



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

منگل، 23- اپریل 2019

(یوم الثلاثاء، 17- شعبان المعظم 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: نواں اجلاس

جلد 9: شماره 2

67

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 23- اپریل 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

(مورخہ 12- مارچ 2019 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

- 1- محترمہ شاہدہ احمد: اس ایوان کی رائے ہے کہ 65 سال اور زائد عمر کے بزرگ شہریوں کو تمام سرکاری ٹرانسپورٹ (ٹرین، بس، میٹرو بس، پیڈوبس) میں کرایہ سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔
- 2- جناب منیب الحق: یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ کھادوں کی قیمت میں حالیہ اضافہ فی الفور واپس لیا جائے۔

68

3۔ جناب محمد منیب سلطان چیمہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے اکثر تعلیمی اداروں نے عوام کو نوٹس کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ ہر سکول یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو از خود منگے داموں فروخت کرتا ہے اور تمام نجی تعلیمی ادارے ایسا یونیفارم، کاپیاں اور کتابیں تیار کرواتے ہیں جو مارکیٹ میں دستیاب نہ ہو اور مجبوراً طلباء کو سکول سے یہ اشیاء منگے داموں خریدنی پڑتی ہیں لہذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ کے تمام نجی تعلیمی اداروں کو پابند کیا جائے کہ وہ ایسے یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کا انتخاب کریں جو تمام تعلیمی اداروں میں یکساں ہوں اور باسانی مارکیٹ میں دستیاب ہوں تاکہ بچوں کے والدین پر فیسوں کے بھاری بوجھ کے علاوہ مہنگا یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو خریدنے کا بوجھ کم ہو سکے۔

69

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کانواں اجلاس

منگل، 23- اپریل 2019

(یوم الثلاثاء، 17- شعبان المعظم 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12 بج کر 48 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ۖ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ۖ
وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا ۖ يَوْمَئِذٍ تُخْبِرُهَا ۖ أَنَّ رَبَّكَ آذَى
لَهَا ۖ يَوْمَئِذٍ يُصْدِرُ الْكَافِرُ شَتَاتًا ۖ لِيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ۖ
فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۖ وَمَنْ يَعْمَلْ
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۖ

سورة الزلزأل آیات 1 تا 8

جب زمین بھونچال سے ہلا دی جائے گی (1) اور زمین اپنے (اندروں) کے بوجھ کال ڈالے گی (2) اور انسان کہے گا کہ اس کو کیا ہوا ہے؟ (3) اُس روز وہ اپنے حالات بیان کر دے گی (4) کیونکہ تمہارے پروردگار نے اس کو حکم بھیجا (ہو گا) (5) اس دن لوگ گروہ گروہ ہو کر آئیں گے تاکہ اُن کو اُن کے اعمال دکھا دیئے جائیں (6) تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہو گی وہ اُس کو دیکھ لے گا (7) اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہو گی وہ اُسے دیکھ لے گا (8)

وما علینا الا البلاغ

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
نگر اُجڑے بساتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
اُنہی کے نام سے روشن رُتیں پھر لوٹ آتی ہیں
نصیبوں کو جگاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
اُنہی کے ذکر سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خدا سے جا ملاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
محبت کے کنول کھلتے ہیں اُن کو یاد کرنے سے
بڑی خوشبوئیں لاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے

سوالات

(محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب منان خان کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب منان خان: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 908 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

نارووال: پی پی۔48 میں بنیادی مراکز

صحت میں بجلی و دیگر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*908: جناب منان خان: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) پی پی۔48 نارووال میں کتنے بی ایچ یو کہاں کہاں ہیں؟
- (ب) کتنے بی ایچ یو میں بجلی کی سہولت دستیاب ہے اور کتنے میں یہ سہولت نہ ہے؟
- (ج) کتنے بی ایچ یو کے ٹرانسفارمر خراب یا چوری ہو چکے ہیں؟
- (د) کیا جو ٹرانسفارمر چوری ہو چکے ہیں یا خراب ہیں، ان کے متبادل فراہم کرنے کی ذمہ داری کس کی ہے؟
- (ه) کیا CEO صحت نارووال ان بی ایچ یوز کے مسائل حل کرانے اور ٹرانسفارمر لگانے کو تیار ہیں تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پی پی-48 نارووال میں بی ایچ یوز کی تعداد 14 ہے جو کہ مندرجہ ذیل دیہات میں واقع

ہیں اور انہی کے نام سے منسوب ہیں:

- 1- گٹالہ (یونین کونسل گٹالہ)
- 2- سنگراں (یونین کونسل گورالہ)
- 3- ڈیرہ افغاناں (یونین کونسل لنگاہ)
- 4- میر پور گجراں (یونین کونسل گلہ)
- 5- ملہ (یونین کونسل ملہ)
- 6- ملک پور (یونین کونسل ملک پور)
- 7- بوعہ (یونین کونسل بوعہ)
- 8- بارہ منگاہ (یونین کونسل بارہ منگاہ)
- 9- کولہیاں (یونین کونسل دودھوچک)
- 10- ہیرال (یونین کونسل ہیرال)
- 11- فتح پور افغاناں (یونین کونسل فتح پور افغاناں)
- 12- کجروڈ (یونین کونسل کجروڈ)
- 13- ولی پور بورا (یونین کونسل ولی پور بورا)
- 14- منڈیالی (یونین کونسل لنگاہ)

(ب) 13 بی ایچ یوز میں بجلی کی سہولت دستیاب ہے۔

ایک ہیلتھ سنٹر میں بجلی کی سہولت نہ ہے۔

بی ایچ یو فتح پور افغاناں کے سنٹر کا ڈیمانڈ نوٹس جون 2015 میں جمع ہو چکا ہے تاحال

ٹرانسفارمر واپڈا کی جانب سے نہیں لگایا گیا۔

(ج) کتنے بی ایچ یوز کے ٹرانسفارمر خراب یا چوری ہو چکے ہیں؟

بی ایچ یو فتح پور افغاناں کا ٹرانسفارمر چوری ہو چکا ہے۔ ایف آئی آر کی کاپی ایوان کی میز

پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) چوری / خراب ٹرانسفارمر کی بحالی / انسٹالیشن کے لئے واپڈا / گیسکو کے مطلوبہ ڈیمانڈ

نوٹسز کی ادائیگی محکمہ صحت کے ذمہ ہے جو کہ ادا کر دی گئی ہے اب بی ایچ یو میں

ٹرانسفارمر مہیا کرنے کی ذمہ داری واپڈا / گیسکو کے ذمہ ہے جو کہ تاحال پوری نہیں کی

گئی ہے۔

(ه) CEO صحت نارووال کی جانب سے تمام ان ہیلتھ سنٹرز کے ڈیمانڈ نوٹسز جمع کروائے

جا چکے ہیں۔ ان میں بی ایچ یو بوعہ اور بی ایچ یو ملہ میں ٹرانسفارمر لگ گئے ہیں باقی

بی ایچ یو فتح پور افغاناں کا ڈیمانڈ نوٹس جمع ہو چکا ہے اور محکمہ واپڈا سے کل مورخہ

2019-04-22 کو بھی اس سلسلے میں بات ہوئی ہے۔ محکمہ واپڈا نے دوبارہ یقین دہانی

کروائی ہے کہ یہ ٹرانسفارمر ایک ہفتہ کے اندر لگ جائے گا۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منان خان: جناب چیئرمین! انہوں نے جواب میں BHU's 14 کے نام دیئے ہیں جبکہ میری انفارمیشن کے مطابق BHU's 15 ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! شاید کوئی typographical error ہو گیا ہو گا میں ابھی محکمہ سے confirm کرا لیتی ہوں۔

جناب منان خان: جناب چیئرمین! میں نے پہلے بھی محکمہ تعلیم کی طرف سے غلط جواب آنے پر ایک تحریک استحقاق دی تھی۔ بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ محکمہ صحیح جواب دے تاکہ یہاں پر وزراء کو پریشانی نہ ہو۔

جناب چیئرمین! جز (ب) کے جواب میں لکھا ہے کہ بی ایچ یو فتح پور افغاناں میں بجلی کی سہولت نہیں ہے جس کا ڈیمانڈ نوٹس جون 2015 میں جمع ہو چکا ہے تاحال ٹرانسفارمر واپڈا کی جانب سے نہیں لگایا گیا اور اس کے ساتھ ہی جز (ج) میں جواب دیا گیا ہے کہ بی ایچ یو فتح پور افغاناں کا ٹرانسفارمر چوری ہو چکا ہے۔ ایف آئی آر کی کاپی ایوان کی میز پر رکھی دی گئی ہے۔ اس کے بارے میں وزیر صاحبہ بتادیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! بی ایچ یو فتح پور افغاناں کا ٹرانسفارمر 2015 میں چوری ہوا تھا اس کی ایف آئی آر بھی ہوئی ہے۔ جب سے میں نے اس محکمہ کا چارج سنبھالا ہے تو میں نے دو دفعہ واپڈا والوں سے کہا ہے کہ مہربانی کر کے وہ ٹرانسفارمر لگائیں۔

جناب چیئرمین! میں نے اپنے محکمہ کو بھی already کہہ دیا ہے کہ آپ واپڈا والوں کو لکھ کر بھیجیں کہ We will take this matter now to the highest forum. واپڈا والوں نے ہم سے 9 تاریخ کو ٹرانسفارمر لگانے کا وعدہ کیا تھا اب انہوں نے پھر کہا ہے کہ ہمیں ایک

ہفتہ اور دے دیں ہم ٹرانسفارمر لگا دیں گے بہر حال ہم اس کام کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ یہ ٹرانسفارمر چونکہ 2015 میں چوری ہوا تھا لیکن پچھلے تین سالوں میں نہیں لگ سکا لیکن انشاء اللہ اگلے دو دن میں یہ ٹرانسفارمر لگ جائے گا۔ جہاں تک ایف آئی آر کا تعلق ہے تو میں نے محکمہ سے personally کہا ہے کہ pursue the FIR تو انشاء اللہ جلد ہی اس کا رزلٹ بھی آجائے گا۔

جناب چیئر مین: منسٹر صاحبہ! یہ بہت بڑا مسئلہ ہے کہ بی ایچ یو بغیر بجلی کے چل رہا ہے۔ آپ اس کو pursue کریں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

جناب چیئر مین! میں pursue کرتی ہوں۔

جناب چیئر مین: جی، جناب منان خان!

جناب منان خان: جناب چیئر مین! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ ٹرانسفارمر لگانا واپڈا کا کام ہے جبکہ جس نے ادائیگی کی ہوتی ہے اس کا کام ہے کہ وہ پوچھے اس لئے محکمہ صحت کا کام ہے کہ ٹرانسفارمر کیوں نہیں لگایا گیا۔ کیا محکمہ صحت نے واپڈا سے پوچھا ہے؟

جناب چیئر مین: منسٹر صاحبہ نے یقین دہانی کرائی ہے کہ میں اس کو follow کر رہی ہوں۔ انہوں نے 9 تاریخ کا وعدہ لیا تھا لیکن اب وہ اس کو follow کریں گی۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

جناب چیئر مین! ان سے 22 اپریل کو دوبارہ پوچھا گیا ہے کہ آپ نے 9 اپریل کا وعدہ کیا تھا لیکن ٹرانسفارمر نہیں لگایا گیا۔ انہوں نے اب ایک ہفتہ کا وقت مزید مانگا ہے۔ میں نے اپنے محکمہ کو کہا ہے کہ ان کو تحریری طور پر لکھ کر بھیجیں تاکہ ان کی جانب سے بھی تحریری جواب آئے کہ اگر یہ ایک ہفتہ میں نہیں لگایا جائے گا تو

He will ensure that action should be taken against the officer concerned.

جناب منان خان: جناب چیئرمین! منسٹر صاحبہ قابل احترام ہیں لیکن یہ مجھے تاریخ بتادیں کہ کس تاریخ تک یہ ٹرانسفار مرلگ جائے گا؟ میرے سوال کرنے پر ہی معلوم ہوا ہے کہ ٹرانسفار مر کا مسئلہ چار سال سے موجود ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحبہ! 2015 سے ابھی تک یہ ٹرانسفار مر نہیں لگا۔ Kindly ٹرانسفار مر لگوائیں اور اس کے لئے pursue کریں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! انشاء اللہ میں اس کو دیکھ لیتی ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1098 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راجن پور: ذہنی اور نشہ کے مریضوں کے لئے علاج کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

* 1098: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں ذہنی امراض اور نشہ کے مریضوں کے علاج معالجہ کے لئے حکومت کے زیر اہتمام کن کن ہسپتالوں میں علاج کی سہولت موجود ہے کیا ان امراض کے لئے مخصوص ہسپتال بنانے کا کوئی منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے؟

(ب) حکومت نے ذہنی اور نشہ میں مبتلا مریضوں کی بحالی کے لئے کتنے سائیکائٹرسٹ متعین کئے ہیں اور آئندہ سال میں مزید کتنے سائیکائٹرسٹ کا تقرر کیا جائے گا؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) راجن پور کے تمام ہسپتالوں میں مذکورہ علاج کے لئے کوئی مخصوص وارڈ موجود نہ ہے لیکن ذہنی مریضوں اور نشہ لینے والے مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ تشویشناک حالت کے مریضوں کو ٹیچنگ ہسپتال ڈیرہ غازی خان میں ریفر کیا جاتا ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال راجن پور، تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جام پور اور روجھان میں سائیکائٹرسٹ کی کوئی اسامی موجود نہ ہے۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئر مین! میرے سوال کے جواب میں محکمہ نے جواب دیا ہے کہ: "راجن پور کے تمام ہسپتالوں میں مذکورہ علاج کے لئے کوئی مخصوص وارڈ موجود نہ ہے۔"

جناب چیئر مین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر کوئی وارڈ موجود نہیں ہے کیونکہ آگے لکھا گیا ہے کہ:

"لیکن ذہنی مریضوں اور نشہ لینے والے مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔"

جناب چیئر مین! جب کوئی وارڈ موجود ہی نہیں تو ان کو کہاں رکھا جاتا ہے یا عام مریضوں کے ساتھ رکھا جاتا ہے؟

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئر مین! ہم نے پہلے ہی ایک نوٹیفکیشن کیا ہوا ہے کہ ہر ہسپتال کے اندر 10 بیڈز ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر لیول پر مخصوص کئے جائیں اور ان کو separate کر دیا جائے۔

جناب چیئر مین! میں اس وقت یہ بتانا چاہتی ہوں کہ ڈی ایچ کیو ہسپتالوں میں بہت دباؤ ہے کہ کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ہم وہ بیڈز علیحدہ نہیں کر سکتے۔ اگر خدا نخواستہ کوئی بندہ reaction کے ساتھ آئے یا نشہ آور دوائی کھانے کے بعد آئے تو اسے ایمر جنسی میں treat کیا جاتا ہے۔

جناب چیئر مین! ان کا کہنا بالکل صحیح ہے کہ ہمیں ان کے لئے علیحدہ مخصوص جگہ بنانی پڑے گی۔ نشہ آور لوگوں کو نارمل لوگوں کے ساتھ نہیں رکھا جاسکتا کیونکہ وہ aggressive ہو جاتے ہیں اور مشکلات پیدا کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں یقین دہانی کراتی ہوں کہ ہم اس پر کام کر رہے ہیں اور ہم انشاء اللہ 10/10 بیڈز علیحدہ علیحدہ کر رہے ہیں لیکن ابھی تھوڑا سا وقت لگے گا۔ اگلے مالی سال میں ہم نے یہ معاملہ ADP میں ڈالا ہوا ہے کہ ہمیں 10/10 اضافی بیڈز دیئے جائیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایسے مریضوں کا علاج کون کرتا ہے، کیا وہاں موجود عام ڈاکٹر کرتے ہیں یا کوئی سپیشلسٹ موجود ہیں؟ وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! جب کسی نشہ آور کا علاج کیا جاتا ہے تو وہ مشکلات ہوتی ہیں۔ ایک یہ ہے کہ جب وہ نشہ لے کر آتا ہے تو اس کی وجہ سے اس کے اندر side effects ہوتے ہیں جس کی وجہ سے اس کی زندگی کو خطرہ ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے عام میڈیکل آفیسر اسے deal کریں گے۔

جناب چیئرمین! اس کے بعد ان کی rehabilitation کا مسئلہ ہوتا ہے کہ پہلے ڈاکٹر اسے detoxify کرتے ہیں پھر اس کی باقاعدہ rehabilitation شروع ہوتی ہے that is under supervision of psychiatrists آج سے پہلے کسی DHQ میں psychiatrists کی کوئی اسامی نہیں رکھی گئی تھی۔

جناب چیئرمین! ہم نے نیا نوٹیفکیشن کیا ہے کہ ہر ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں ایک psychiatrists کی اسامی create کر رہے ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو بہتر سے بہتر علاج مل جائے۔ Detoxification کا کام تو کوئی بھی ڈاکٹر کر سکتا ہے جس کو Causality on the other hand rehabilitation proper training کی Medical Officer یا کسی طریقے سے ان کو نشہ سے روکنے کے لئے specialized psychiatrists چاہئیں۔

جناب چیئرمین! میں نے آپ کو پہلے بھی بتایا ہے کہ آج سے پہلے کسی حکومت نے کبھی psychiatrists کی تعیناتی نہیں کی تھی۔ ہم انشاء اللہ اگلے مالی سال میں شروع کر رہے ہیں کہ psychiatrists are available in all District Head Quarters Hospitals.

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! میں یہ بھی پوچھنا چاہتی ہوں کہ کب تک psychiatrists تعینات ہو جائیں گی؟ یہاں تاریخ بتائیں کیونکہ یہ بہت بڑا issue ہے۔ ہمارا ڈسٹرکٹ راجن پور بہت بڑا ضلع ہے وہاں بہت سے مریض ہیں۔ یہ کب تک وہاں psychiatrists کی اسامی create کر کے تعیناتی ہو جائے گی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ working paper تیار ہے۔ اگلے مالی سال کا بھی ذکر کیا ہے کہ اس میں ڈال رہے ہیں۔ ہم نے اس وقت بھی کوشش کی ہے کہ ہم نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو کہا ہے کہ psychiatrists کی اسامیوں پر بھی selection process شروع کریں۔ ہمارا مقصد ہے کہ ہم کسی طریقے سے psychiatrists کو ڈی ایچ کیو ہسپتالوں کے لیول پر تعینات کر لیں۔

جناب چیئرمین! میں ان کو تسلی دینا چاہتی ہوں کہ اگلے مالی سال میں جون کے بعد انشاء اللہ تعیناتیاں کر لیں گے۔ ہم جب اسامیاں create کرتے ہیں تو وہ محکمہ خزانہ سے بھی approve ہوتی ہیں۔ ہم اس کے لئے پہلے ہی working paper move کر چکے ہیں۔ ہم جون کے بعد اگلے مالی سال میں انشاء اللہ ان کی تعیناتی کے لئے اشتہار بھی دے دیں گے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! جون کے بعد پورا سال ہوتا ہے۔ یہ کوئی تاریخ دے دیں تو بہتر ہے۔

جناب چیئرمین: یہ انشاء اللہ ستمبر تک کر دیں گی۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! ہسپتالوں میں نشہ آور لوگوں کے لئے وارڈز بھی نہیں ہیں۔ کیا ان کا ارادہ ہے کہ ان ہسپتالوں میں نئے مخصوص وارڈز بنائے جائیں گے؟

جناب چیئرمین: انہوں نے ہر ہسپتال میں 10/10 بیڈز مخصوص کئے ہیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! ذہنی مریض یا جو لوگ نشہ کرتے ہیں وہ کافی خطرناک بھی ہوتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ انہیں عام مریضوں کے ساتھ نہیں رکھا جانا چاہئے۔ ان کے لئے وارڈز کا ہونا بہت ضروری ہے۔

وزیر پرانمیری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب چیئرمین! محترمہ بالکل صحیح فرما رہی ہیں کہ ایسے لوگ بہت خطرناک ہوتے ہیں۔ اس خطرے
کے بارے میں دس سال پہچلی حکومت کو بھی معلوم ہونا چاہئے تھا۔ آپ کا خیال ہے کہ تحریک
انصاف کی حکومت کے بعد تو یہ زیادہ خطرناک نہیں ہو گئے۔

جناب چیئرمین! میں یہ تسلی دینا چاہتی ہوں کہ ایک سو بیڈز کا ہسپتال ہم نے سروسز
ہسپتال کے ساتھ مینٹل ہسپتال میں شروع کر دیا ہے۔ ہم نے اپنے دوسرے اضلاع میں بھی کہہ
رکھا ہے کہ اگر آپ اپنے difficult مریض جنہیں آپ refer کرنا چاہیں تو یہاں refer کر دیں
تاکہ ان کو وہاں داخل کر کے proper علاج شروع کیا جائے۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کے لئے علیحدہ
وارڈ ہونا چاہئے لیکن ہر وارڈ کی limitations ہوتی ہیں، ہسپتالوں کی limitations ہوتی ہیں۔ ہم
جب 10 بیڈز مخصوص کریں گے تو کوشش بھی کریں گے کہ ان کو علیحدہ privacy دی جائے اور
اس کے لئے پوری کوشش کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی، جناب مظفر علی شیخ!

جناب مظفر علی شیخ: جناب چیئرمین! میں اسی سلسلہ میں عرض کرنا چاہوں گا کہ ہر ڈسٹرکٹ کے
اندر ایک psychiatrist تعینات کیا جائے گا۔ میں نشہ میں مبتلا مریضوں کے لئے یہ عرض کروں
گا کہ نشہ کے مریضوں کے سب سے پہلے CBT ہونی چاہئے۔ Drug treatment is the
domain of the psychiatrists جبکہ CBT is the domain of the psychologists اور psychologist کے فرق
کو جانتی ہیں۔

جناب چیئرمین! عرض یہ ہے کہ psychiatrists ہمارے یہاں بہت زیادہ
available نہیں ہیں جو وہ بڑے شہروں میں ہیں یا اپنی پرائیویٹ پریکٹس میں مصروف ہیں
یا گورنمنٹ کے ٹیپنگ ہسپتالوں میں موجود ہیں۔ ہمیں ڈسٹرکٹ یا تحصیل لیول پر ان مریضوں
کے لئے psychologists خاص طور پر بہت زیادہ available ہو سکتے ہیں کہ جن بچوں نے
ایم ایس سی سائیکالوجی کی ہوئی ہے یا ایم فل سائیکالوجی کی ہوئی ہے۔ ایسے بہت سے گریجویٹس ہیں جو

بے روزگار ہیں۔ ان مریضوں کے لئے drug treatment ضروری نہیں ہوتا ان کے لئے behavior therapy جس کو (CBT) cognitive behavior therapy کہتے ہیں وہ زیادہ ضروری ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین! میرا وزیر موصوف سے سوال ہے کہ کیا psychologist کی بھی کوئی اسمی ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں کے لئے منظور کی گئی ہے یا نہیں؟ وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! میں اپنے بھائی کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ ہم نے اس سلسلے میں ایک ٹاسک فورس بنائی ہے۔ آپ جب کسی بھی نشے کی یا drug addiction کی بات کرتے ہیں تو we have to work on three parts of it. سب سے پہلے تو ہم اس حوالے سے احتیاطی تدابیر اپنائیں کہ ہم کسی طرح sale of drug کو prevent کریں اس حوالے سے جو ہمارے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن، کالجز اور سکولز ایجوکیشن منسٹرز ہیں وہ تمام directly اس ٹاسک فورس کا حصہ ہیں we are working on a complete programme اس پورے پروگرام کے تین حصے ہیں۔ پہلے حصے میں یہ چیز ہے کہ ہم نے اس کی prevention کس طریقے سے کرنی ہے یعنی drugs کو ہم نے کس طریقے سے روکنا ہے، سکولز اور کالجز میں جو drugs دی جا رہی ہے اس کو ہم نے کس طریقے سے روکنا ہے اور اس حوالے سے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ نے اس پر کیا ایکشن لینا ہے؟ درمیان والا حصہ which is talking about detoxification ہے۔

جناب چیئرمین! Detoxification کا کام ہمارے ڈاکٹرز کا ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں we are organizing that there are proper Psychiatrists who can deal with drug addiction اور اس کی detoxification ہوگی۔ Rehabilitation کا جو حصہ ہے اس پر سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ نے already کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ Rehabilitation کا ایک بہت بڑا حصہ Psychologists پر dependent ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کو یہ بتانا چاہ رہی ہوں کہ they are special Psychologists. ماہرین نفسیات بھی different fields کے ہوتے ہیں جیسا کہ Child Psychologists and they have to be Clinical Psychologists who

Insha deal with the drug addiction ان کو بھی ٹاسک فورس میں شامل کر لیا گیا ہے۔
Allah, we will be employing them. I would like to reassure that
Clinical Psychologists بہت کم بے روزگار ہیں normally وہ روزگار میں ہیں لیکن ہم
ان کو ضرور jobs دیں گے اور اس حوالے سے کوشش بھی کریں گے۔

جناب چیئرمین! اب مسئلہ آگیا ہے ان کی تعیناتی کا کہ ہم ان کو ڈسٹرکٹس میں بھیج سکیں
گے یا نہیں؟ میری بہن نے راجن پور کی بات کی ہے۔ میں آپ کو ایک چھوٹی سی بات بتاتی چلی
جاؤں کہ ہم نے پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ڈی جی خان میں ایک اشتہار دیا ہے اس اشتہار میں
ہم نے پبلک سروس کمیشن کی induction کے لئے کہا کہ ہمیں وہاں پروفیسرز اور ایسوسی ایٹ
پروفیسرز کی ضرورت ہے اور ہم نے specifically یہ بات کہی ہے کہ ہمیں ڈی جی خان کی
employment کے لئے specifically for it وہاں پر ضرورت ہے اس حوالے سے ہم نے
ڈیڑھ ڈیڑھ لاکھ روپے ان کی تنخواہ بڑھا کر بتائی ہے مگر آج پبلک سروس کمیشن سے وہ لیٹر واپس
آگیا ہے کہ کسی ایک بندے نے بھی وہاں پر apply نہیں کیا۔

جناب چیئرمین! میں آپ کو ایک چھوٹی سی بات بتاتی جاؤں کہ ہمیں جو سب سے بڑا مسئلہ
درپیش ہے وہ یہ ہے کہ How are we going to ensure the presence of the
doctors تو میں اپنی بہن کو یہ تسلی ضرور دینا چاہتی ہوں کہ اس وقت پہلی مرتبہ یہ ہوا ہے کہ
96 percent of BHUs and RHCs پر ہم نے ڈاکٹرز تعینات کر دیئے ہیں۔

جناب چیئرمین! اب psychiatrists کی بات آگئی ہے تو ہم انشاء اللہ پوری کوشش
کریں گے کہ ڈی ایچ کیو level پر جائیں لیکن میں آپ کے سامنے ان تمام مشکلات کا ذکر اس لئے
کر رہی ہوں کہ راجن پور ہسپتال میں ان کے اپنے تین لوکل ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں جن میں ایک
فرزیشن، سرجن اور یورالوجسٹ ہے۔ اسی طرح اگر آپ ہمیں وہاں پر ایسے ڈاکٹرز identify
کرتے ہیں جو اس علاقے کے ہیں اور اسی علاقے میں کام کرنا چاہتے ہیں تو ہم ان کا Walk-in
Interview کر کے انشاء اللہ ان کی permanent employment کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ اگلا سوال ملک محمد احمد خان کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! سوال نمبر 1124 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

قصور میں آرائیچ سیز اور بی ایچ یوز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

* 1124: ملک محمد احمد خان: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے

کہ:-

- (الف) پی پی-176 قصور میں RHCs اور بی ایچ یوز کتنے اور کہاں کہاں قائم ہیں؟
- (ب) ان میں سے کس کی عمارت مندوش حالت میں ہے اور کس کی بلڈنگ کب سے زیر تعمیر ہے کتنی رقم خرچ ہوئی ہے کتنا کام ہوا ہے کتنا بچا ہے؟
- (ج) ان میں کون کون سی اسامیاں کس عہدہ / گریڈ کی خالی ہیں کیا تمام میں گائیڈ ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر اور نرسز تعینات ہیں؟
- (د) کس میں ایمرجنسی کی سہولت موجود ہے کس کس کے پاس ایمبولینس اور ایکس رے مشین و دیگر طبی مشینری موجود ہے؟
- (ه) ان کے موجودہ مالی سال 2018-19 کے بجٹ اور ادویات کی تفصیل فراہم کریں؟
- وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
- (الف) پی پی-176 میں تین رورل ہیلتھ سنٹرز اور 12 بی ایچ یوز ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہیں:

رورل ہیلتھ مراکز:

1- کھڈیاں	2- جوڑا	3- گنڈاسگھ والا
بی ایچ یوز:		
1- کھائی ہٹھاڑ	2- مرالیاں ہٹھاڑ	3- پیال کلاں
4- راجوال	5- ڈھولن ہٹھاڑ	6- تارا گڑھ
7- فتح پور	8- ہری ہر	9- نول ہٹھاڑ
10- کھرچڑ ہٹھاڑ	11- برنج کلاں	12- سہمرہ

(ب) ان میں تین بی ایچ یوز (تاراگرٹھ، فتح پور، نول ہٹھار) کی باؤنڈری وال کی حالت مخدوش ہے اور کوئی بلڈنگ زیر تعمیر نہیں ہے۔

(ج) پی پی-176 قصور میں تمام مراکز صحت میں لیڈی ڈاکٹر اور نرسز تعینات ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پی پی-176 قصور کے تمام RHCs میں ایمر جنسی کی سہولت موجود ہے اور ایکس رے مشین اور دیگر طبی مشینری موجود ہیں۔ ان مراکز صحت کی ایبولینسز ریکورڈ 1122 کے استعمال میں ہیں اور کسی بھی ایمر جنسی کی صورت میں ریکورڈ 1122 ان مراکز صحت تک اپنی سروس سات منٹ میں مہیا کر دیتی ہے۔

(ه) ان مراکز صحت کے موجودہ مالی سال 19-2018 کا بجٹ اور ادویات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! میں نے اپنے سوال کے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ RHCs and BHUs میں سے کس کی عمارت مخدوش حالت میں ہے، کس کی بلڈنگ کب سے زیر تعمیر ہے اور ان پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے؟ اس کے جواب میں یہ تو بتا دیا گیا ہے کہ کچھ boundary walls کی حالت مخدوش ہے اور کوئی بلڈنگ زیر تعمیر نہیں ہے لیکن ان پر کتنی رقم خرچ ہوئی یا کتنی رقم بقیہ ہے اس حوالے سے کوئی جواب نہیں دیا گیا؟

(اڈان ظہر)

جناب چیئر مین: ملک محمد احمد خان! کیا آپ کا سوال مکمل ہو چکا ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! Worthy Minister مجھے صرف اتنا بتادیں کہ کیا اس حوالے سے کوئی فنڈ رکھے گئے ہیں کیونکہ میرا سوال اصل میں یہ تھا تو اس کا جواب نہیں دیا گیا لیکن یہ تفصیل اس حوالے سے بتادی گئی ہے کہ کون سی بلڈنگز ہیں اور کون سی بلڈنگز تعمیر کی گئی ہیں یا نہیں؟

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب چیئرمین! میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ 8 ڈسٹرکٹس میں Prime Minister's Initiative کے تحت جتنے بھی BHUs, RHCs, THQs and DHQs ہیں اس حوالے سے special initiative has been taken اس میں قصور بھی شامل ہے جس کے تحت ہم نے تمام بلڈنگز جو مندوش حالت میں ہیں ان کو repair کرنا ہے and we will ensure this کام بھی شروع ہو چکا ہے اس حوالے سے employment بھی شروع ہو گئی ہے ٹینڈرز بھی کئے گئے ہیں تو ہماری پوری کوشش ہو گی کہ اس fiscal year کے اندر اندر آپ کی باقی کی تین عمارات بھی تعمیر ہو جائیں۔

جناب چیئرمین! سب سے اہم چیز یہ ہے کہ جو کہ میں بتانا چاہ رہی ہوں انہوں نے بجٹ کے حوالے سے پوچھا تھا تو spent the total amount of budget which is being spent on all the institutions that you have asked that totals to 35 لاکھ 99 ہزار روپے ہے۔

جناب چیئرمین! یہ میں نے آخر میں تفصیل دی ہے جو کہ آپ نے سوال میں مانگی تھی۔
I would like to tell you that Kasur is one of these districts social indicators بہت poor تھے۔ پنجاب کے 8 ڈسٹرکٹس منتخب کئے گئے ہیں ان میں ہماری maternal mortality ratio and infant mortality ratio بہت poor تھی ان پر خاص طور پر we are concentrating on improving the resources there وہاں پر ہم نے یہ کیا ہے کہ 24/7 and will be repaired کہ وہاں پر مشینری یا کسی چیز کی کوئی کمی ہوئی تو وہ ہم انشاء اللہ پوری کریں گے۔ اسی طرح at least 40 percent RHCs completely neglected تھے ان تمام پر بھی ہم کام کر رہے ہیں اور اسی طرح THQs and DHQs پر کام کر رہے ہیں تاکہ ان کا جو constant system that should not have a problem and their Referral System بھی develop ہو جائے تو میں assure کرنا چاہتی ہوں کہ آپ بالکل فکر نہ کریں we are

working on it غنقریب میرے خیال میں within 15 to 20 days میں آپ کو رپورٹ بھی دے دوں گی کہ اب تک کیا کیا کام ہو چکا ہے؟

I am sure you would be happy with our progress there.

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! میرا concern تھوڑا سا different ہے۔ یہ بڑی اچھی بات ہے کہ کوئی پرائم منسٹر ہیلتھ پروگرام ہو رہا ہے۔ Actually I was interested in listening کہ منسٹر صاحبہ یہ بتائیں گی کہ چیف منسٹر پروگرام کیا ہے کیونکہ ہمارا یہ بہت genuine concern ہے میں اس اسمبلی کے floor پر during the question hour آپ کے سامنے یہ proceedings رکھ رہا ہوں and I would request the Chair to take a very serious note of that.

جناب چیئر مین: ملک محمد احمد خان! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! میرا سوال ہی یہ ہے۔ Please allow me to say. This is my question and exactly this is what my question is. I am not here to listen to Prime Minister's Initiatives. initiatives سننا چاہ رہا ہوں کہ وہ کیا ہیں؟

جناب چیئر مین! میرا سوال یہ ہے کہ یہ ایک provincial subject ہے اور مجھے provincial subject پر ہی جواب چاہئے؟ اگر Prime Minister's initiatives جو کہ وفاقی حکومت لیتی ہے تو اس کی ownership صوبائی اسمبلی پنجاب کے floor پر صوبائی وزیر صحت میرے سوال کا جواب دیتے ہوئے کیسے دے سکتی ہیں؟ I want to know what is the Chief Minister Punjab's initiatives in this regard.

پنجاب اسمبلی سے پاس ہوا بل کہیں راستے میں گم ہے؟

جناب چیئر مین: ملک محمد احمد خان! آپ کا سوال کیا ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! یہی سوال ہے۔ میرے سوال کے جواب میں معزز منسٹر صاحبہ مجھے بتا رہی ہیں کہ جی Prime Minister's Initiatives ہیں جبکہ میں کہہ رہا ہوں کہ یہ ایک صوبے کا معاملہ ہے اور میں یہاں پر ہی آپ کے گوش گزار کر رہا ہوں کہ یہ ایک چیز نہیں ہے بلکہ یہ list of things ہیں آپ یہاں پر کچھ وعدہ کر لیں۔ یہاں بل اسمبلی پاس کرتی ہے۔
جناب چیئر مین: یہ تو سوال نہیں ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! میرا سوال یہ ہے کہ اسمبلی کے پاس کردہ Bills اور صوبے کے initiatives کہاں ہیں؟ سوال یہ کہ وزیراعظم initiatives خود لے رہے ہیں This is what it is.

جناب چیئر مین: یہ سوال نہیں ہے۔ آپ سوال کریں۔
وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئر مین! انڈیا کے وزیراعظم کا نام تو نہیں ہے۔
ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! ہم یہاں صوبائی اسمبلی پنجاب میں بیٹھے ہیں تو صوبائی اسمبلی کے وزیراعلیٰ کی بات کریں۔ جب یہاں سے بل پاس ہو کر جاتا ہے جو گورنر ہاؤس تک نہیں پہنچتا تو کیا اسمبلی کی یہ حیثیت ہے؟ (شیم شیم)
جناب چیئر مین: ملک صاحب! آپ سوال کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! This is what it is! آپ خود بتائیں اور اس بات سے اتفاق کریں۔

جناب چیئر مین: ملک محمد احمد خان! آپ کا سوال کیا ہے؟
ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! سوال کا تو جواب ہی نہیں آیا۔
جناب چیئر مین: کیا آپ وفاق اور صوبے کی debate کروانا چاہتے ہیں یا سوال کرنا چاہتے ہیں؟
ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! سوال کا تو جواب ہی نہیں آیا۔ میں نے پوچھا تھا کہ کتنے فنڈز لگے ہیں؟

جناب چیئر مین: ملک محمد احمد خان! آپ کا سوال بڑا اہم تھا لیکن اس کو آپ ادھر ادھر کر رہے ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! میں نے کیا تو ہے۔

جناب چیئر مین: دیکھیں، Child Mortality Rate پنجاب کا سب سے زیادہ ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! آپ مجھے کہہ رہے ہیں کہ میں بات نہ کروں لیکن وزیر صاحب نے بھی تو یہی کہا لہذا آپ اُن کو روک دیتے۔

جناب چیئر مین: آپ سوال کریں تو وزیر صاحب اس کا جواب دیں گی۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! میں نے صرف آپ کے نوٹس میں لانا تھا کہ یہ اسمبلی جو بل پاس کرتی ہے وہ کدھر جاتا ہے؟

جناب چیئر مین: چلیں، یہ بات نوٹس میں آگئی ہے۔ شکریہ

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! آپ میرا سوال سن لیں۔

جناب چیئر مین: جی، آپ سوال کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! پانچ کروڑ 20 لاکھ روپے کے فنڈز ہیں اور جو تفصیل ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے وہ ساری دیکھی ہے۔ میں نے سوال پہلے بھی پڑھا تھا جس کو منسٹر صاحب نے address نہیں کیا۔

جناب چیئر مین! میرا سوال صرف یہ تھا کہ اگر وہاں پر boundary walls کی حالت مخدوش ہے یا کہیں کوئی کام ہونے والا ہے تو اُس کے لئے فنڈز مختص کئے گئے ہیں یا نہیں لیکن اُس کا جواب نہیں دیا گیا؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئر مین! جی، جواب بتا دیا ہے۔

ملک محمد احمد خان: چلیں، verbally بتا دیا ہے تو اس کے لئے شکریہ

جناب چیئر مین: جی، No cross talk please منسٹر صاحب! آپ فنڈز کی تفصیل بتادیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب چیئر مین! میں بتا چکی ہوں کہ ہم already اس پر کام کر رہے ہیں اور جو PC-I گیا ہے اُس
کی تفصیل ان کو پہنچا دوں گی۔ ہم repair کا part اور مکمل تفصیل ان کو مہیا کر دیں گے۔ انہوں
نے اگلا سوال یہ کیا ہے کہ موجودہ مالی سال 19-2018 کے بجٹ اور ادویات کی تفصیل فراہم
کریں تو میں نے اُس کے جواب میں بتایا ہے کہ ساری details لکھی ہوئی ہیں، جو ادویات موجود
ہیں وہ بھی لکھی ہوئی ہیں اور جو پیسے خرچ ہو رہے ہیں وہ بھی لکھے ہوئے ہیں۔ اب مجھے ان کی ناراضگی
کی وجہ سمجھ نہیں آرہی کہ یہ مجھ سے ناراض کیوں ہو رہے ہیں؟

MR CHAIRMAN: It should be a supplementary question.

MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN: Mr Chairman! It will be.

MR CHAIRMAN: Thank you very much.

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! میرے پچھلے ضمنی سوال میں بھی یہی ہوا کہ جو میں نے سوال
پوچھا تھا اُس کا جواب نہیں آیا اور مجھے وفاق کی پالیسی بتادی گئی جبکہ میں صوبے کی پوچھنا چاہ رہا
ہوں۔

جناب چیئر مین! میرا تیسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر اسمبلی کے floor پر پوچھے گئے
سوال کی requisite information provide نہ کی جائے تو جناب چیئر مین کیا کرتے ہیں؟
جناب چیئر مین: جی، ملک محمد احمد خان! انہوں نے جواب دے دیا ہے کہ فنڈز رکھ دیئے ہیں۔ اگر
جواب نہ آئے تو پھر میرا اختیار چلے گا لیکن اب جواب آپ کے پاس آگیا ہے۔
ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! وہ جواب نامکمل ہے اور غیر متعلقہ ہے۔
جناب چیئر مین: انہوں نے آپ کو کہہ دیا ہے کہ فنڈز رکھ دیئے گئے ہیں۔
ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! آپ مجھے حکم کر دیں کہ آپ مطمئن ہو جائیں تو میں بیٹھ جاتا
ہوں۔

جناب چیئر مین: جی، انہوں نے آپ کو assurance دی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! آپ مجھے کہہ دیں۔

جناب چیئر مین: انہوں نے آپ کو assure کر دیا ہے۔ اب ہم اگلے سوال کی طرف چلتے ہیں۔

اگلا سوال جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے۔ Order in the House, please۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب چیئر مین! شکریہ۔ سوال نمبر 1140 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈی ایچ کیو و ہاڑی میں ڈاکٹرز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

* 1140: جناب محمد ثاقب خورشید: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ڈی ایچ کیو ہسپتال و ہاڑی میں MO اور SMO کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں اور کتنی اسامیاں شعبہ وار خالی ہیں تفصیل بتائی جائے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال و ہاڑی میں MO اور SMO کی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

SMO	=	Sanctioned	Filled	Vacant
		01	11	01
MO	=	Sanctioned	Filled	Vacant
		61	61	00

ایک SMO کی خالی اسامی پرواک ان انٹرویوز کے ذریعے بھرتی جلد مکمل کر لی جائے گی۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب چیئر مین! میں نے سوال کیا تھا کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال وہاڑی میں MO اور SMO کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں اور کتنی اسامیاں شعبہ وار خالی ہیں؟ انہوں نے جواب میں بتایا ہے کہ SMO کی sanctioned صرف ایک اسامی ہے، 11 اسامیاں filled ہیں جبکہ ایک اسامی vacant ہے جس کی سمجھ نہیں آرہی کہ انہوں نے کیا جواب دیا ہے؟

جناب چیئر مین: کیا کہہ رہے ہیں؟

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب چیئر مین! جواب میں لکھا ہوا ہے کہ SMO کی sanctioned ایک اسامی ہے، 11 filled ہیں اور ایک اسامی vacant ہے۔

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئر مین! آپ اجازت دیجئے تو میں ان کو بتاتی ہوں۔ انہوں نے پوچھا تھا کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال وہاڑی میں ٹوٹل کتنی اسامیاں ہیں تو سینئر میڈیکل آفیسرز کی 12 اسامیاں sanctioned ہیں، 11 filled ہیں اور ایک اسامی vacant ہے۔ میڈیکل آفیسرز کی ٹوٹل سیٹیں 61 ہیں اور تمام میڈیکل آفیسرز وہاں موجود ہیں۔ پورے ہسپتال میں صرف ایک اسامی خالی ہے۔

جناب چیئر مین: جناب محمد ثاقب خورشید! یہ typing mistake ہے کیونکہ پرنٹ میں sanctioned ایک لکھی ہوئی ہے۔

وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئر مین! میرے پاس جو document ہے اس میں 12 لکھی ہوئی ہیں۔ میں ان کو یہ پیپر دے دیتی ہوں۔

جناب چیئر مین: جی، یہ typing mistake ہے لہذا sanctioned posts کو 12 تصور کیا جائے۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب چیئر مین! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

خواجہ سلمان رفیق: جناب چیئر مین! اصل میں یہ table اور اُس کی calculation غلط ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے SMO کی سیٹ پر ووموشن کوٹا کی ہے اور direct induction نہیں ہے کیونکہ MO اور WMO کی direct induction ہوتی ہے۔ اگر SMO کی سیٹ ہی پر ووموشن کی ہے تو اُس کا واک ان انٹرویو کیسے کریں گے کیونکہ ہمیں پر ووموشن کر کے ہی SMO لگانا پڑے گا؟ اس کی منسٹر صاحبہ وضاحت کر دیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئر مین! خواجہ سلمان رفیق! کیا کہہ رہے ہیں؟

خواجہ سلمان رفیق: جناب چیئر مین! جواب کے آخری فقرے میں لکھا ہے کہ SMO کی خالی اسامی پر واک ان انٹرویو کے ذریعے بھرتی مکمل کر لی جائے گی جبکہ واک ان انٹرویو induction post کی کرتے ہیں جن کو ہم direct induction کر سکتے ہیں۔

جناب چیئر مین: جی، بالکل۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب چیئر مین! یہ MO اور WMO کو direct induction کیا جاتا ہے جبکہ SMO کی سیٹ پر ووموشن سیٹ ہے اس لئے اس کی direct induction نہیں ہو سکتی۔ یہ جواب غلط دیا ہے۔

جناب چیئر مین: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئر مین! خواجہ سلمان رفیق کافی عرصہ منسٹر رہے ہیں اور ان کو بھی پتا ہے کہ پر ووموشن سے یہ fill ہوتی ہے۔ معزز ممبر نے پوچھا تھا کہ خالی اسامیاں کتنی ہیں تو اس کی تفصیل بتائی ہے۔ سینئر میڈیکل آفیسر کی DPC کے ذریعے ڈیپارٹمنٹل پر ووموشن ہوتی ہے جس سے وہ سیٹ fill ہوتی ہے۔ ہم نے یہی کہا ہے کہ جب DPC ہوگی تو یہ سیٹ fill ہو جائے گی۔ آپ چاہتے ہیں کہ ذکر کریں کہ DPC کے ذریعے fill ہوگی تو پھر میں بتا دیتی۔

جناب چیئر مین: جناب محمد ثاقب خورشید! آپ سوال کرنا چاہ رہے ہیں یا خواجہ سلمان رفیق سوال کریں گے؟

وزیر پرانمیری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب چیئرمین! جب کوئی سیٹ خالی ہوتی ہے اور waiting for promotion ہوتی ہے تو ان کو
بھی پتا ہے کہ اگر ہم پبلک سروس کمیشن میں پوسٹ بھیجیں تو جب تک پروموشن کے لئے کوئی بندہ
تیار نہ ہو تو اُس سیٹ کو ہم ایڈہاک appointment کے طور پر fill کر سکتے ہیں۔ اس سیٹ پر
فی الحال کوئی ڈاکٹر میسر نہیں ہے اس لئے ہم ایڈہاک پرواک ان انٹرویو کرنے لگے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، خواجہ سلمان رفیق!

خواجہ سلمان رفیق: جناب چیئرمین! پہلی بات یہ ہے کہ SMO کی سیٹ پبلک سروس کمیشن میں
نہیں جائے گی البتہ پبلک سروس کمیشن میں جو requisition جائے گی اُس کے against ہم
ایڈہاک کی بنیاد پر رکھ سکتے ہیں۔ پبلک سروس کمیشن میں MO اور WMO یا ٹیننگ کیڈر کی سیٹیں
جائیں گی۔ SMO کی سیٹ پبلک سروس کمیشن میں نہیں جائے گی کیونکہ یہ پروموشن کو ٹاکی سیٹ
ہے یعنی جس MO یا WMO نے پانچ، آٹھ یا دس سال پورے کر لئے ہیں اُس کو پروموشن کے
ذریعے adjust کیا جائے گا۔ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جس نے بھی جواب میں یہ آخری فقرہ لکھا
ہے اُس نے غلط لکھا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

وزیر پرانمیری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب چیئرمین! یہ جواب غلط نہیں ہے۔ انہوں نے اپنی خود ہی یہ پالیسی بنائی ہوئی تھی کہ اگر
SMO کی سیٹ خالی ہے اور پروموشن کے لئے کوئی بندہ میسر نہیں ہے تو محکمہ appointment کر
سکتا ہے۔ یہ ان کی اپنی بنائی ہوئی پالیسی ہے جس کو ہم follow کر رہے ہیں۔

MR CHAIRMAN: This should be the last one.

خواجہ سلمان رفیق: جناب چیئرمین! Regulations کو کوئی supersede نہیں کر سکتا۔ میں
بڑا clear ہوں کہ SMO ایک پروموشن سیٹ ہے کیونکہ واک ان انٹرویو صرف MO اور
WMO کا ہو سکتا ہے۔

جناب چیئرمین! میری صرف یہ request ہے کہ آپ اس کو re-verify کر لیں کیونکہ میرے خیال میں یہ جواب درست نہیں ہے۔ کسی SO یا ڈپٹی سیکرٹری نے یہ فقرہ لکھا ہوگا تو اُس کو اس کی تصحیح کر لینی چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ! اگر ایسا ہے تو اس میں تصحیح ہونی چاہئے۔
 وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
 جناب چیئرمین! یہ جواب بالکل درست ہے۔ انہیں بھی پتا ہے کہ:

Ad-hoc appointments are permitted when you are requiring either for the post or the people are not available from the promotion cadre for that particular seat. It is a policy which was promulgated by them. It is being still followed. So let me tell you this is a correct description. At the moment there isn't anybody available.

جناب چیئرمین! مجھے افسوس اس بات کا ہو رہا ہے کہ آپ اس بات پر appreciate کریں کہ صرف ایک ہی سیٹ خالی ہے۔ آپ کے وہاڑی کی ساری سیٹیں fill ہیں اور صرف ایک ہی سیٹ پر شور ڈال رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ثاقب خورشید! آپ اگلا سوال لیں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب چیئرمین! میں appreciate کرتا ہوں کہ ایک سیٹ خالی ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب چیئرمین! میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحبہ مبارکباد دے رہی ہیں کہ 60 سیٹیں پُر ہیں لیکن میں اس ایوان میں بڑے وثوق کے ساتھ اور حلفاً کہتا ہوں کہ 60 میں سے 20 ڈاکٹر بھی موجود نہیں ہوتے۔ منسٹر صاحبہ یہاں بیٹھی دعویٰ کر رہی ہیں کہ 60 ڈاکٹر وہاں ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ثاقب خورشید! آپ کا اگلا سوال آگیا ہے ناں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب چیئر مین! میں ابھی پہلے سوال سے متعلق بات کر رہا ہوں کہ وہاں پر 60 ڈاکٹرز ڈیوٹی نہیں دے رہے بلکہ 20 یا 25 ڈاکٹرز آتے ہیں اور حضریاں لگا کر باہر نکل جاتے ہیں۔۔۔

جناب چیئر مین: نہیں، آپ کا سوال کیا ہے؟

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب چیئر مین! اسی سوال میں یہ۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، اس کے دو تین ضمنی سوالات ہو گئے ہیں اور ہم اگلے سوال پر آرہے ہیں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب چیئر مین! ابھی انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ہمارے 60۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، وہ اس کو ensure کریں گی انشاء اللہ۔ آپ اگلے سوال پر آجائیں اور اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب چیئر مین! سوال نمبر 1141 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع وہاڑی میں بی ایچ یوز، آر ایچ سیز اور ڈسپنسریوں سے متعلق تفصیلات

* 1141: جناب محمد ثاقب خورشید: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع وہاڑی میں کتنے BHU دیہات وار ہیں؟

(ب) ضلع وہاڑی میں کتنے RHC ہیں تفصیلات فراہم کریں؟

(ج) ضلع وہاڑی میں ضلعی کونسل کی کتنی ڈسپنسریاں ہیں؟

(د) کیا اس مراکز صحت اور ڈسپنسریوں میں ہر طرح کا عملہ مکمل ہے، تفصیلاً بتایا جائے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ضلع وہاڑی میں 74 بی ایچ یوز ہیں اور تمام BHUs دیہاتوں میں واقع ہیں۔ تفصیل

ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ب) ضلع وہاڑی میں 14 آرا بچ سیز ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) ضلع وہاڑی میں ضلعی کونسل کی 35 ڈسپنسریاں ہیں تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان مراکز صحت اور ڈسپنسریوں میں عملہ درج ذیل ہے:

BHUs:	Sanctioned	Filled	Vacant
	14	759	55
RHCs:	774	598	176
Dispensaries:	159	103	56

مزید تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب چیئر مین! اس سوال کے جواب کے جز (د) میں سیٹوں کی vacant position بتائی گئی ہے جن میں BHUs میں 55 ہے، RHCs کی 176 اور ڈسپنسریوں کی 56 سیٹیں شامل ہیں تو کیا ان خالی اسامیوں کے بعد بھی یہ ڈسپنسریاں، BHUs اور RHCs proper کام کر رہے ہیں؟

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئر مین! معزز ممبر اپنا سوال repeat کر دیں۔

جناب چیئر مین: جی، جناب محمد ثاقب خورشید! اپنا سوال repeat کر دیں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب چیئر مین! جز (د) کی تفصیل میں خالی سیٹوں کے متعلق بتایا گیا ہے کہ BHUs میں 55 ہے، RHCs میں 176 اور ڈسپنسریوں میں 56 سیٹیں خالی ہیں تو میرا سوال یہ ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں سیٹیں خالی ہیں تو کیا اس کے باوجود یہ ادارے proper کام کر رہے ہیں؟

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب چیئرمین! شکریہ۔ یہ ادارے تو پہلے بھی آدھی strength پر کام کر رہے تھے۔۔۔

جناب چیئرمین: انہوں نے پوچھا ہے کہ اب بھی کام کر رہے ہیں یا نہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب چیئرمین! میں یہ بتانا چاہ رہی ہوں کہ یہ ادارے تو تب بھی کام کر رہے تھے جب آپ نے
آدھے بندے رکھے ہوئے تھے جبکہ ہم نے تو آکر سارے ڈاکٹرز رکھ لئے ہیں اور at the
moment اگر آپ دیکھیں تو 814 BHUs کی سیٹوں میں سے 759 مکمل طور پر filled ہیں اور
55 vacant ہیں۔

جناب چیئرمین! میں آپ کو بتانا چاہ رہی ہوں کہ ہمارے ٹیکنالوجسٹ کی 5 ہزار نئی
سیٹیں جو کہ پتا نہیں پچھلے کتنے سالوں سے خالی پڑی ہوئی تھیں تو وہ NTS کے through
advertise ہو گئی ہیں۔ یہ جو باقی سیٹیں خالی پڑی ہوئی ہیں they are going to be taken
in اس وقت ہم نے تقریباً ساری نرسیں induct کر لی ہیں اور ڈاکٹرز بھی سارے induct کر لئے
ہیں۔

جناب چیئرمین! اب پیچھے پیرامیڈیکل سٹاف اور ٹیکنالوجسٹ رہ جاتے ہیں تو ان کے
اوپر NTS already کے ذریعے عمل جاری ہے۔ یہ خالی Number of seats تو کچھ بھی نہیں
ہیں لیکن یہ اس علاقے میں number of BHUs, the total number of RHCs and
dispensaries جتنی ہیں اس ٹوٹل کی strength کی آپ بات کر رہے ہیں تو میں اس حوالے
سے آپ کو پوری تسلی سے یہ بتا رہی ہوں کہ سب ادارے کام کر رہے ہیں۔ پہلے بھی کم سٹاف پر کام
کر رہے تھے اور اب تو ہم سٹاف مکمل کر رہے ہیں اور انشاء اللہ 30۔ جون تک سارا سٹاف مکمل ہو
جائے گا۔ شکریہ

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب چیئرمین! منسٹر صاحبہ فرما رہی ہیں کہ ہم نے آکر مختلف ہسپتالوں
اور ڈسپنسریوں میں کافی سیٹیں fill کی ہیں تو کیا منسٹر صاحبہ بتائیں گی کہ ضلع وہاڑی میں پچھلے 8/9 ماہ
میں کن کن شعبوں میں کتنے لوگ بھرتی کئے ہیں؟

جناب چیئرمین: کس شعبے میں؟

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب چیئرمین! محکمہ صحت کے کن کن شعبوں میں کتنی بھرتیاں کی ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سکندری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! ان کو جو تحریری جواب دیا گیا ہے اس کے اندر ایڈیشنل پرنسپل میڈیکل آفیسرز، سینئر میڈیکل آفیسرز اور جن جن کی ہم نے employment کی ہے اس میں باقاعدہ ایک ایک چیز لکھی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین! آپ کو یہ بتاتی جاؤں کہ ستمبر سے اب تک 6800 نئے میڈیکل آفیسرز

Which included male Medical Officers and female Medical Officers have been appointed, 2600 Nurses have been appointed, 550 Pharmacist have been appointed and 2335 Adhoc appointees

جناب چیئرمین! جو جو سیٹیں خالی تھیں ہم ان پر بھرتی کر چکے ہیں۔ اب تک 10 ہزار سے زائد ڈاکٹرز بھرتی ہو گئے ہیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جو خالی اسامیاں ہوئی ہیں وہ دوبارہ پبلک سروس کمیشن کو بھیج دی گئی ہیں تاکہ ان پر regular employment کر لیں۔

جناب چیئرمین! میں اپنے بھائی کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ یہ جو سارے لوگ ہیں، اس میں سے کچھ پہلے کام کر رہے تھے جو کمیاں تھیں وہ ہم نے پوری کی ہیں اور مزید آگے جو کمی باقی رہ گئی ہے وہ مکمل طور پر پوری کر دیں گے۔ اگر آپ تفصیل دیکھیں تو اس کے اندر بہت ساری ٹیکنیکل پوسٹوں کے نام ہیں جن میں ڈسپنسرز، ویکسینیشنرز، نرسز اور ایل ایچ وی کا نام ہے تو میں نے آپ کو بتایا ہے کہ through NTS ہماری پوری کوشش ہے کہ میرٹ پر کام ہو۔ پہلے جو 6800 ڈاکٹرز تعینات ہوئے ہیں ان کا نتیجہ باقاعدہ ویب سائٹ پر دیا گیا اور ویب سائٹ کے مطابق ہر آدمی کی میرٹ کے مطابق appointment ہوئی ہے۔ ایک بھی شکایت کسی بندے نے نہیں کی اور we ensure کہ lit was a transparent process اس میں کسی کو اس طرح سے select نہیں

کیا اور اسی لئے اب ہم نے NTS کو باقاعدہ employ کیا ہے اور 5 ہزار سے زائد ویکسینٹرز، ڈسپنسرز اور ایل ایچ وی کا بھی ٹیسٹ ہونے لگا ہے۔ انشاء اللہ ہم امید رکھتے ہیں کہ 30۔ جون سے پہلے پہلے ان کا result آجائے گا۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحبہ! وہاڑی کی table اس سیشن کے بعد معزز ممبر کو دے دیں۔
وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب چیئرمین! جی، انشاء اللہ

خواجہ سلمان رفیق: جناب چیئرمین! ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

خواجہ سلمان رفیق: جناب چیئرمین! میں اپنی بہن سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو 6 ہزار سے زائد ڈاکٹرز اور 2500 نرسز کی بھرتی ہوئی ہے تو اس کی requisition کس tenure کی ہے؟

MR CHAIRMAN: Sorry

خواجہ سلمان رفیق: جناب چیئرمین! یہ requisition اور data اکٹھا کر کے پبلک سروس کمیشن میں کس تاریخ یا کس مہینے میں کس tenure میں گیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب چیئرمین! ہمارے tenure میں بھرتیاں ہوئی ہیں کیونکہ یہ تو advertisement دے کر بھول گئے تھے جبکہ ہم نے آکر گھسیٹ کر request کر کے اور جنرل صاحب کے "ترلے" کر کے کہا کہ اللہ کے واسطے یہ بھرتیاں کریں کیونکہ ہمیں بندے چاہئیں۔ آپ نے ریکوژیشن ضرور بھیجی تھی تو کس نے انکار کیا ہے۔ دسمبر 2017 کی ریکوژیشن گئی ہوئی تھی اور

Nothing was done on it and we ensured that the people were employed on merit.

خواجہ سلمان رفیق: جناب چیئرمین! میں نے صرف یہ چیز واضح کرنی تھی کہ ریکورڈیشن کے لئے پورے صوبے سے آپ خالی سیٹوں کا data اکٹھے کر کے اس کو پبلک سروس کمیشن کو دیتے ہیں تو انہوں نے سٹاف کی تعیناتی ضرور کی ہے جس کا انہیں کریڈٹ ملنا چاہئے مگر ہمارے دور میں نرسوں اور ڈاکٹروں کی ریکورڈیشن پبلک سروس کمیشن کو گئی تھی تو میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ کریڈٹ انصاف کی بنیاد پر ملنا چاہئے۔

جناب چیئرمین: خواجہ سلمان رفیق! آپ نے execute نہیں کروایا ناں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب چیئرمین! وہ process پبلک سروس کمیشن میں چھ سے آٹھ ماہ کا ہے جو کہ پہلے سالوں کا ہوتا تھا جسے ہم نے مل کر کم کیا ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب چیئرمین! منسٹر صاحبہ نے تفصیلی جواب میں ضلع کونسل وہاڑی کی ڈسپنسریوں کی تعداد 14 بتائی ہے تو کیا ان تمام ڈسپنسریوں میں ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف کام کر رہا ہے؟ جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! یہاں لکھا ہے کہ ضلع وہاڑی میں ضلع کونسل کی 35 ڈسپنسریاں ہیں تو یہ 14 نہیں بلکہ 35 ڈسپنسریاں ہیں۔۔۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب چیئرمین! میں ضلع نہیں تحصیل وہاڑی کی بات کر رہا ہوں۔ وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! BHUs ایک یونٹ ہوتا ہے جبکہ RHCs ایک اور یونٹ ہوتا ہے تو RHCs has ten beds, BHUs کے اندر

There are no extra beds and there are only three beds,

basically it is now been using at the working space

جہاں تک RHC ہے تو یہ ten bedded Hospital ہوتا ہے۔ ڈسپنسریوں کے بارے میں بھی یہ clear کرتی چلی جاؤں کہ جو کارپوریشن کی ڈسپنسریاں تھیں یا لوکل گورنمنٹ کی ڈسپنسریاں تھیں یا بہت ساری ڈسپنسریاں جو کام نہیں کر رہی تھیں they have been handed over to us

ان کے اوپر بھی we have already started them کچھ ہماری اپنی تھیں اور کچھ handover ہوئی ہیں تو اس کے اندر 14 RHCs ہیں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب چیئر مین! منسٹر صاحب نے ضلع کو نسل و ہاڑی کی ڈسپنسریوں کی تعداد 35 بتائی ہے تو ان میں سے 14 تحصیل و ہاڑی کی ہیں اور میں نے یہ سوال کیا ہے کہ کیا ان 14 ڈسپنسریوں میں ڈاکٹر اور دیگر عملہ مکمل طور پر کام کر رہا ہے، ان میں سے کہاں کہاں عملہ پورا ہے اور کہاں کہاں نامکمل ہے؟

جناب چیئر مین: لوکل گورنمنٹ کی ڈسپنسریاں ابھی انہیں handover ہوئی ہیں۔۔۔ وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئر مین! میں آپ کو ایک بات بتاتی ہوں۔۔۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب چیئر مین! میرا ضمنی سوال تو پورا سن لیں۔ جناب چیئر مین: جی، آپ فرمائیں!

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب چیئر مین! یہ ڈسپنسریاں پہلے سے ہیں۔۔۔ وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئر مین! میرے پاس مکمل تفصیل ہے میں اس حوالے سے بتاتی ہوں کیونکہ ان کی مکمل تفصیل جواب میں لگی ہوئی ہے۔ ہر BHU میں ایک ڈاکٹر تعینات ہوتا ہے جس کے ساتھ LHV ہوتی ہے اور ایک ڈسپنسر بھی تعینات ہوتا ہے تو جو بھی ان کا سٹاف ہے وہ تقریباً سارا ہمارے BHU میں مکمل ہے۔ جہاں تک RHCs کا تعلق تھا تو میں نے پہلے بھی آپ کو بتایا تھا کہ وہاں پر بہت incomplete سٹاف تھا it was not properly working اب دوبارہ ہم نے RHCs میں یہ لوگ رکھے ہیں تو آپ RHCs کی بات کر رہے ہیں تو وہ 14 ہیں جبکہ ڈسپنسریاں 35 ہیں۔ We have ensured کہ ڈاکٹر presence دیں اور باقی جو بھی سٹاف ہے وہ انشاء اللہ within the next couple of months they will be there. جہاں تک working کا تعلق ہے ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کہ گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے جتنے institutions بنائے گئے ہیں۔ ان سب institutions کو working condition میں لے کر آئیں۔

جناب چیئر مین: جی، اگلا سوال محترمہ سہلی سعدیہ تیمور کا ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب چیئر مین!۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، آپ کے تین سوال ہو گئے ہیں بلکہ بونس میں خواجہ سلمان رفیق نے بھی ایک سوال کر لیا ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب چیئر مین! میری گزارش سن لیں۔ میں نے RHCs کا پوچھا ہے اور نہ ہی BHUs کا پوچھا ہے۔ میں نے ضلع کونسل کی ڈسپنسریوں کا پوچھا ہے اور منسٹر صاحبہ RHCs کا بتا رہی ہیں۔

جناب چیئر مین: ضلع کونسل والی ڈسپنسریاں تو ابھی handover ہوئی ہیں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب چیئر مین! کون کہہ رہا ہے کہ ضلع کونسل کی ڈسپنسریاں اب handover ہوئی ہیں۔ جب سے ضلع کونسلز بنی ہیں اور یہ ڈسپنسریاں بھی 1962 سے بنی ہوئی ہیں۔

جناب چیئر مین: جناب محمد ثاقب خورشید! منسٹر صاحبہ فرما رہی ہیں کہ ڈسپنسریاں بنی ہوئی ہیں لیکن handover ابھی ہوئی ہیں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب چیئر مین! یہ دعویٰ تو کر سکتی ہیں کہ 35 ہیں، یہ ہے، وہ ہے۔ کیا عملہ کے بارے میں نہیں بتا سکتی؟ کیا ضلع کونسل ان ڈسپنسریز کو جو DHQs کے under کام کرتی ہیں میڈیسنز وغیرہ اور وہاں صرف ایک معمولی سے ڈسپنسر دو دو، تین تین ڈسپنسریوں میں کام کرتے ہیں اور کوئی عملہ نہیں ہوتا۔

جناب چیئر مین: منسٹر صاحبہ! آپ بتادیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئر مین! جو ہاڑی ضلع ہے وہ CEO کے under آتا ہے جو چیف ایگزیکٹو آفیسر ہے اور اُس کے نیچے باقی DHQs ہیں تو یہ ایک باقاعدہ سسٹم ہے اُس کے اندر

They are looking after all the dispensaries and now, they are looking after all the RHCs and the BHUs.

جناب چیئرمین! میں یہ assure کرنا چاہتی ہوں کہ اگر کوئی لوگ وہاں نہیں جا رہے اور آپ کو اُس کے بارے میں شکایت ہے آپ ہمیں شکایت دے دیں ہم انشاء اللہ آپ کی شکایت کو رفع دفع کریں گے۔ اس وجہ سے ہم نے وہاں بندے لگائے ہیں کہ وہ وہاں بیٹھیں اور اگر نہیں بیٹھ رہے تو we will ensure that they stay there, otherwise we will throw them out اُن کو نکال دیں گے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ثاقب خورشید! آپ شکایت کریں۔ جی، اگلا سوال محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔

جناب خالد محمود: جناب چیئرمین! اُسی سوال کے حوالے سے ضمنی سوال تھا۔

جناب سٹیکر: جی، اب وہ سوال ختم ہو گیا ہے۔ چلیں جناب خالد محمود! آپ بات کر لیں۔

جناب خالد محمود: جناب چیئرمین! میں منسٹر صاحبہ سے یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ جو ضلع کونسل کی ڈسپنریاں ہیں اُن کو CEO یا DHQ handle کرتا ہے، اُس کے سٹاف کو بھی، اُس کی maintenance کو بھی تو ظاہر ہے وہ under Punjab government ہیں تو میں منسٹر صاحبہ سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ میں ضلع و ہاؤزی کی بات کر رہا ہوں کہ CEO صاحب کے پاس ہم ضلع کونسل کی ایک ڈسپنری کی complain لے کر گئے۔

جناب چیئرمین: آپ سوال پوچھیں۔

جناب خالد محمود: جناب چیئرمین! سوال ہی پوچھنے لگا ہوں۔

جناب چیئرمین: سوال کریں۔ چوری نہیں ڈالنی۔

جناب خالد محمود: جناب چیئرمین! CEO کا جواب یہ تھا کہ ہمیں گورنمنٹ کی طرف سے instructions ہیں کہ جو بندہ وہاں پر ڈسپنر، ڈاکٹر اور peon یا جو بھی ریٹائرڈ ہو جائے گا اُس کی جگہ نیا بندہ بھرتی نہیں کیا جائے گا بلکہ اُس کو lock up کر دیا جائے گا اور وہاں پر ایک 331 گاؤں میں ایک ڈسپنری ہے جو اب اس پالیسی کی وجہ سے locked up ہوئی پڑی ہے۔

جناب چیئرمین! میں پوچھنا چاہوں گا کہ کیا ان کی یہی پالیسی ہے؟

وزیر پر انٹری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب چیئر مین! ان کے سوال کی سمجھ نہیں آئی۔

جناب چیئر مین: جناب خالد محمود! آپ اپنے سوال کو repeat کر دیں۔

جناب خالد محمود: جناب چیئر مین! ضلع کونسل میں۔۔۔

جناب چیئر مین: جناب خالد محمود! آپ specific سوال کریں۔

جناب خالد محمود: جناب چیئر مین! ٹھیک ہے۔ ضلع کونسل وہاڑی میں۔۔۔

جناب چیئر مین: آپ ویسے ہی نیا سوال لے آئیں اس میں ڈسپنسریز کی بات تو نہیں ہے۔

جناب خالد محمود: جناب چیئر مین! ابھی تو ضلع کونسل کی ڈسپنسری کی بات چل رہی ہے تو وہاں پر جو
ڈسپنسریز ہیں۔۔۔

جناب چیئر مین: اب مسئلہ تو 14 ڈسپنسریز کا ہے۔

جناب خالد محمود: جناب چیئر مین! وہاں پر جو ڈسپنسریز ہیں ان کا service structure کیا ہے،
کیا وہ continue ہیں یا ان کو اب بریک کر دیا گیا ہے؟ جیسے کے CEO وہاڑی نے ہمیں یہ بتایا ہے۔
جناب چیئر مین: جناب خالد محمود! آپ fresh question ڈال دیں۔ جی، اگلا سوال محترمہ سلٹی
سعدیہ تیمور کا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئر مین! On her behalf

جناب چیئر مین: جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئر مین! سوال نمبر 152 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے محترمہ سلٹی سعدیہ تیمور کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل سانگلہ ہل میں بی ایچ یوز اور آراج سیز سے متعلقہ تفصیلات

*1152: محترمہ سہلی سعدیہ تیمور: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل سانگلہ ہل ضلع نیکانہ میں ہسپتال، آراج سیز، بی ایچ یوز اور میٹرنٹی سنٹرز کے نام مع جگہ کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) ان ہسپتالوں اور مراکز صحت میں ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل سٹاف کی اسامیوں کی تفصیل دی جائے نیز کتنی اسامیاں کس کس جگہ خالی ہیں اور یہ کب تک پرکی جائیں گی؟

(ج) ان ہسپتالوں اور مراکز صحت میں کون کون سی مسنگ فسیلیٹیز ہیں اور یہ کب تک فراہم کر دی جائیں گی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل سانگلہ ہل ضلع نیکانہ صاحب میں طبی اداروں کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال سانگلہ ہل	2- سول ہسپتال سانگلہ ہل
3- بنیادی مرکز صحت بدولہی	4- بنیادی مرکز صحت بہوڑو
5- بنیادی مرکز صحت بھلیر چک نمبر 119	6- بنیادی مرکز صحت کوٹ رحمت خان
7- بنیادی مرکز صحت مڑھ بلوچاں	8- بنیادی مرکز صحت چک نمبر 41 مرڈ
9- بنیادی مرکز صحت چک نمبر 42 مرڈ	10- بنیادی مرکز صحت چک نمبر 45 مرڈ
11- بنیادی مرکز صحت پکھار پوال	12- بنیادی مرکز صحت پنڈ دریاں
13- رورل ڈسپنری سٹھیلی کلاں	14- رورل ڈسپنری / میٹرنٹی سنٹر چھور مسلم سانگلہ ہل
15- رورل ڈسپنری لوگو دوال	16- رورل ڈسپنری چھور مسلم
17- رورل ڈسپنری سرانوالی بھلیر	18- رورل ڈسپنری ڈیڑھ چک نمبر 29/RB

(ب) تحصیل سانگلہ ہل ضلع نیکانہ صاحب کے ہسپتالوں اور مراکز صحت کے ڈاکٹرز اور

پیرامیڈیکل سٹاف کی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ گریڈ 5 سے

15 تک تعیناتی کا عمل ٹیننگ سروس کے ذریعے شروع کیا جا رہا ہے۔ جلد ہی خالی

اسامیاں پرکری جائیں گی۔

(ج) تحصیل سانگلہ ہل ضلع نیکانہ صاحب کے تمام بنیادی مراکز صحت پر تمام بنیادی فسیلیٹیز

موجود ہیں۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئر مین! میرا اس میں ضمنی سوال ہے کہ جو لسٹ ہمیں ملی ہے اس بارے میں کوشش کروں گی کہ اُس زبان میں سوال کروں جس میں آپ کو سمجھ آجائے کہ میں کیا سوال کر رہی ہوں۔

جناب چیئر مین: محترمہ سب کو سمجھ آرہی ہے آپ اپنا سوال بتائیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئر مین میری یہ گزارش ہے کہ جو لسٹ ہمیں اس سانگلہ بل کے حوالے سے ملی ہے جس میں بائیس paramedics ہیں جو filled نہیں ہیں، جو ڈاکٹر ہیں اور ابھی منسٹر صاحبہ فرما رہی تھیں کہ انہوں نے یہ کر دیا، وہ کر دیا، ویسے تو آپ کو پتا ہے کوئی بھی وزیر مستقل نہیں ہے اور کسی کی بھی وقت کسی کی بھی چھٹی ہو سکتی ہے۔۔۔

جناب چیئر مین: محترمہ! آپ سوال کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئر مین! آپ سوال کرنے کی اجازت تو دیا کریں۔ Rapid fire questions تو نہیں کھیل رہی۔

جناب چیئر مین: محترمہ! آپ وزیر کو discuss کر رہی ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئر مین! آپ مجھے سوال کرنے کی اجازت تو دیں۔ اور سوال یہ ہے کہ ڈاکٹر کے حوالے سے جو لسٹ ہمارے سامنے ہے اُس میں radiologist بھی نہیں ہے، consultant surgeon بھی نہیں ہے، سینئر میڈیکل آفیسر بھی نہیں ہے، نرسز بھی نہیں ہیں، ہیڈ نرس بھی نہیں ہے میں صرف ڈاکٹر صاحبہ سے یہ بڑا particular ایک ہی sentence میں سوال پوچھنا چاہتی ہوں کہ ڈاکٹر صاحبہ جب تشریف لائیں تھیں تو پہلے انہوں نے کہا کہ ہم 100 دن کے اندر تعیناتیاں مکمل کریں گے، پھر کہاتین مہینے کے اندر مکمل کریں گے۔

جناب چیئر مین! میرا سوال یہ ہے اب ان کو آٹھ ماہ سے زائد ہو چکے ہیں جو وعدے انہوں نے کئے تھے کہ تعیناتیاں یہ آتے ہی جادو کا چراغ رگڑ کر پوری کر دیں گے وہ کب ہوں گی؟ وہ ابھی تک کیوں نہیں ہوئی میرا بڑا simple سا سوال ہے؟ جو میں نے بڑا سادہ اردو میں کیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! اس کے ساتھ جتنی details لکھی ہوئی ہیں ہر BHU میں اور ہر RHC کے اندر جو جو لوگ appointed ہیں اور جو vacancies ہیں وہ ان کے سامنے ہیں۔ Majority میں اگر missing ہیں تو سینئر میڈیکل آفیسرز missing ہیں، majority of the medical officers have already been appointed. رورل ایریوں کے اندر بھیج دیں گے اس سے پہلے والے سوال میں آپ کو بتایا تھا کہ ہماری پوری کوشش ہو رہی ہے کہ ہم ہر طریقے سے proper میرٹ maintain کرنے کے لئے NTS کے، through technicians، vaccinator کو employ کر رہے ہیں یہ سارے تقریباً کوئی ساڑھے پانچ ہزار بندوں کی advertisement already چاچکی ہیں۔ NTS ان ساروں کی appointment کرے گی۔

جناب چیئرمین! ان کو بھی پتا ہے کہ appointment کا مرحلہ جس طرح ہوتا ہے اور جس طرح میں نے آپ کو پہلے بتایا ہے۔ اب تک دس ہزار کے قریب پبلک سروس کمیشن سے ایڈہاک پر ڈاکٹرز employ ہو چکے ہیں اور تقریباً 2 ہزار 600 نرسز، اس کے علاوہ Pharmacists جو آج سے پہلے کبھی کسی گورنمنٹ نے شروع نہیں کئے تھے ہم نے 550 Pharmacists کو آکر employ کیا۔ صرف اس لئے کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہر جگہ Pharmacists موجود ہوں تاکہ لوگوں کو دوائیوں کے اندر مسئلہ نہ بنے۔

جناب چیئرمین! اب آگے ہم نے جو سکیل 5 تا 15 کا سٹاف ہے اس کو NTS کو بھیج دیا ہے ان کو بھی پتا ہے کہ ان کو ٹینڈر کرنا پڑتا ہے اور باقاعدہ ان کی financial Bids آتی ہیں پھر lowest bidders ہوتے ہیں ان کے ساتھ آپ بات کرتے ہیں the whole process has been completed اور advisement چلی گئی ہے advisement پر لوگوں نے apply کرنا شروع کر دیا ہے اور انشاء اللہ by the end of this year جو ساری خالی اسامیاں ہیں ان کو پُر کر دیں گے۔

جناب چیئر مین: شکریہ۔ جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئر مین! میری گزارش ہے ڈاکٹر صاحبہ بھی practicing doctor ہیں اور یہ ہماری صحت کی اسد عمر صاحبہ ہیں اور ان کو تو معلوم تھا technicians کیسے بھرتی ہوتے ہیں، ان کو معلوم تھا paramedics کیسے بھرتی ہوتے ہیں، ان کو معلوم تھا ڈاکٹرز کیسے بھرتی ہوتے ہیں اُس کے باوجود پہلے 100 دن، پھر 3 مہینے، پھر 6 مہینے، اب 8 مہینے سے بھی زیادہ ہو گئے ہیں میرا دوبارہ simple سوال یہ ہے کہ جو وعدے آپ نے کئے تھے کیا وہ وعدے آپ نے جھوٹے کئے تھے اور اب یہ وعدہ وفا ہونے تک ہم زندہ رہیں گے یا نہیں رہیں گے؟

جناب چیئر مین: محترمہ! آپ سوال پر رہیں آپ تو گورنمنٹ پر سوال کرنے لگ گئی ہیں، آپ ہیلتھ کے حوالے سے سوال کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئر مین! میرا خیال ہے میں نے بڑی سادہ اردو بولی تھی۔ میں اب پنجابی کس کر کے سوال کر دیتی ہوں۔

جناب چیئر مین: محترمہ! آپ سوال کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئر مین! میری گزارش یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحبہ کو تمام طریقوں کا پہلے معلوم تھا یہ practicing doctor ہیں ان کو تمام معاملات کا پہلے سے معلوم ہے اور منسٹر صاحبہ بہت سے teaching hospitals کو ہیڈ بھی کرتی رہی ہیں اور میری گزارش یہ ہے کہ جو وعدے آپ نے کئے تھے 100 دن، 3 مہینے، 6 مہینے اور اب 8 مہینے بعد آج آپ پھر زیر و پر کھڑے ہیں اس کا کیا جواب دیں گے؟

جناب چیئر مین: محترمہ اس میں آپ کا سوال کیا ہے؟ یہ relevant سوال نہیں ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئر مین! میرا سوال یہ ہے کہ یہ ناکام کیوں ہیں اس کا جواب دے دیں۔ میرا آسان سوال ہے کہ آپ 8 مہینے کے بعد بھی ناکام کیوں ہیں؟ یہ میرا سوال ہے۔

جناب چیئر مین: محترمہ! یہ سوال نہیں بنتا۔ آپ fresh question لے آئیں۔ آپ کے سوال کا جواب ڈاکٹر صاحبہ نے دے دیا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کا ڈاکٹر صاحبہ سے سوال یہ ہے کہ کیا ڈاکٹر صاحبہ صحت کی اسد عمر صاحب ہیں محترمہ یہ پوچھ رہی ہیں۔

جناب چیئر مین: جی، اگلا سوال نمبر 1153 بھی محترمہ سلٹی سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب چیئر مین! سوال نمبر 1169 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ: ڈی ایچ کیو ہسپتال کے بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

* 1169: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال اوکاڑہ کو 19-2018 کے لئے کتنا بجٹ جاری ہوا، کتنا خرچ ہوا اور کتنا laps ہوا؟

(ب) اس ہسپتال میں سٹاف نرسوں (میل اور فی میل) کی کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں اور کتنی خالی ہیں؟

(ج) اس ہسپتال میں سال 19-2018 کے دوران صفائی کی مد میں فنڈ کتنا خرچ ہوا تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) اس ہسپتال میں سٹریچر بیریز کی job description کیا ہے نیز ان کی کوئی یونیفارم ہے اگر ہاں تو کیا وہ باقاعدگی سے یونیفارم پہنتے ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) کل جاری شدہ بجٹ 2018-19 -/- 6,25,24,727 روپے

کل خرچ: 5,51,60,083 روپے -/-

بقایا بجٹ: 73,64,644 روپے -/-

بجٹ 30- جون 2019 تک lapse نہیں ہو سکتا کیونکہ مالی سال 30- جون 2019 تک

ہے۔

(ب) اس ہسپتال میں سٹاف نرسز (فی میل) کی کل اسامیاں = 122

خالی اسامیاں سٹاف نرسز = 18

(ج) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال اوکاڑہ میں سال 2018-19 کے دوران صفائی کی مد میں

13.7 ملین خرچ ہوئے۔

(د) سٹریچ بیریز کی job description کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

سٹریچ بیریز مریض کو ایڈمیشن پوائنٹ سے ایمرجنسی میں منتقل کرتے ہیں کسی بھی

ایمرجنسی کی صورت میں مریض کو اور اس کے لواحقین کو مدد فراہم کرتے ہیں۔

مریض کو ایمرجنسی پروسیجر روم سے بیڈ وارڈز میں شفٹ کرتے ہیں تمام سٹریچرز کو

اکٹھے کر کے ایمرجنسی کے باہر اکٹھے کر کے رکھتے ہیں نرسنگ سٹاف اور دوسرے

میڈیکل سٹاف سے تعاون کرتے ہیں جو حکم افسران بالا کی طرف سے ملتا ہے اس پر عمل

کرتے ہیں نیز ان کی یونیفارم خاکی رنگ کی ہے اور وہ باقاعدگی سے یونیفارم پہنتے ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عزیزہ فاطمہ: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سوال میں لکھا ہوا ہے اس ہسپتال

میں سٹاف نرسز (فی میل) کی کل اسامیاں 122 ہیں تو میرا منسٹر صاحبہ سے یہ سوال ہے کہ کیا

ساڑھے چھ لاکھ کی جو آبادی ہے اُس کے لئے 122 نرسز کا سٹاف کافی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

جناب چیئرمین! محترمہ سوال دوبارہ کر دیں۔

جناب چیئر مین: محترمہ! آپ سوال کو repeat کر دیں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب چیئر مین! میرا سوال یہ ہے کہ اوکاڑہ کی ساڑھے 6 لاکھ کی آبادی ہے تو کیا اس کے لئے 122 نرسز اور ہسپتال کا سٹاف کافی ہے؟

جناب چیئر مین: منسٹر صاحبہ! محترمہ آپ سے according to the population پوچھ رہی ہیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئر مین! بالکل ناکافی ہیں۔ محترمہ صحیح فرما رہی ہیں there are two hospitals in Okara basically وہاں ایک ڈی ایچ کیو ہسپتال ہے ایک South City Hospital ہے۔

جناب چیئر مین! یہ صحیح فرما رہی ہیں کہ وہاں بیڈز ناکافی ہیں۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ in the next phase اسے بڑھانے کی پوری کوشش کریں گے۔ ہم نے پہلے ہی پانچ mother and child hospitals کا کہا ہوا ہے اور in the next phase ہم نے اوکاڑہ کو بھی under consideration رکھا ہوا ہے۔ انہوں نے جو سوالات پوچھے تھے ان کے مطابق اس وقت functioning of the hospital is very well پہلے ان کا میٹرنٹی وارڈ ناکمل تھا۔

جناب چیئر مین! میں نے پچھلے دنوں دیکھا ہے اب وہ مکمل ہو چکا ہے اور اس وقت deliveries ہو رہی ہیں۔ دونوں ہسپتالوں میں گائناکالوجسٹ موجود ہیں، دونوں ہسپتالوں میں cesarean ہو رہے ہیں، دونوں ہسپتالوں میں anesthetist موجود ہیں اور ہم اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہے ہیں۔

جناب چیئر مین! یہ بالکل صحیح فرما رہی ہیں کہ ہمیں کچھ کرنا چاہئے لیکن ہم سے پہلے تو انہوں نے ہسپتالوں پر پیسے خرچ ہی نہیں کئے اور آج ہمارے ساتھ لڑائی کرنا شروع کر دی ہے۔ اس وقت انہیں اور نچ لائن ٹرین پر خرچ نہیں کرنا چاہئے تھا بلکہ ہسپتالوں پر خرچ کرنا چاہئے تھا۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب چیئر مین! میرا سوال یہ ہے کہ ان کی حکومت کو نو مہینے سے زیادہ ہو گئے ہیں۔۔۔

جناب چیئر مین: محترمہ! آپ سوال کریں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب چیئرمین! میں ان کی بات کا جواب دینا چاہتی ہوں یہ حکومت کی کارکردگی پر بات نہ کریں بلکہ ہمیں یہ بتائیں کہ ان کی پالیسی کیا ہے؟ (شورو غل)

MR CHAIRMAN: Order in the House.

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب چیئرمین! یہ بہت ہو گیا کہ آپ کی حکومت، آپ کی حکومت۔ یہ بہانہ اب مزید نہیں چلے گا۔

جناب چیئرمین: انہوں نے آپ کے سوال کو admit کیا ہے۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب چیئرمین! 122 اسمبلیوں میں سے ابھی بھی 18 اسمبلیاں خالی ہیں مجھے بتایا جائے کہ یہ کب تک پُر ہو جائیں گی؟

جناب چیئرمین: محترمہ! انہوں نے یہ admit کیا ہے کہ یہ ناکافی ہیں۔ منسٹر صاحبہ! آپ خالی اسمبلیوں کا بتادیں کہ کب تک پُر کر دی جائیں گی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! ہمارے آنے کے بعد یہ نرسیں آئی ہیں اور اب خالی اسمبلیاں صرف اٹھارہ رہ گئی ہیں۔ اس وقت پبلک سروس کمیشن کو نئی requisition بھیج دی گئی ہے وہاں سے جب نرسیں آئیں گی تو ہم تعینات کر دیں گے۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

خواجہ سلمان رفیق: جناب چیئرمین! میرا اپنی بہن سے سوال صرف یہ ہے کہ ہم نے تو اپنے tenure میں ہزاروں کی تعداد میں سیٹیں create کروائی تھیں مجھے بتایا جائے کہ جون میں جو نیا بجٹ آ رہا ہے اس میں یہ نرسیں کی کتنی نئی سیٹیں create کروائیں گے؟

جناب چیئرمین: یہ تو fresh question بنتا ہے اگر اوکاڑہ کے حوالے سے کوئی سوال ہے تو وہ کریں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب چیئر مین! میری بہن نے جو بات کی تھی وہ بھی overall ہی تھی۔ میں گزارش کر رہا ہوں کہ ہم نے ہزاروں کی تعداد میں سیٹیں create کروائی ہیں جو نیا financial year آرہا ہے اس میں ان کا کیا plan ہے کہ یہ کتنے ہزار سیٹیں نئی create کروائیں گے؟

جناب چیئر مین: خواجہ سلمان رفیق! یہ تو بجٹ پر سوال ہے آپ اس پر fresh question کر لیں۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب چیئر مین! میرا بھی ضمنی سوال رہتا ہے۔

جناب چیئر مین: اس پر تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔ چلیں، This should be last one، محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب چیئر مین! میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ ایمر جنسی سے جب مریض کو وارڈ میں شفٹ کرنا پڑتا ہے تو مریض کو ایک مین روڈ کر اس کرنی پڑتی ہے، کیا منسٹر صاحبہ کو پتا ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئر مین! میں دو دفعہ اوکاڑہ کا چکر لگا آئی ہوں اور میں اس ہسپتال میں بالکل ہو کر آئی تھی میں نے سڑک پر ایمر جنسی کر اس کی تھی اور یہ بالکل صحیح فرما رہی ہیں۔ انہوں نے جو پہلے bad planning کی تھی اس کو ہم انشاء اللہ ٹھیک کرنے لگے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین: اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئر مین! میرا سوال نمبر 1174 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جعلی ادویات بیچنے والوں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*1174: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت جعلی ادویات بیچنے والوں کے خلاف کارروائی کر رہی ہے تو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) حکومت نے اب تک کتنے ایسے عناصر کو گرفتار کیا اور ان کے خلاف کیا کارروائی کی، تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ج) حکومت چھوٹے علاقوں میں کھلے میڈیکل سٹور پر فروخت ہونے والی جعلی ادویات پر کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے تحصیل سطح پر تعینات کئے ہوئے ڈرگ انسپکٹرز جعلی ادویات بیچنے والوں کے خلاف کارروائی کرتے ہیں۔ یہ ڈرگ انسپکٹرز مختلف میڈیکل سٹورز / فارمیسیز کا معائنہ کرتے ہیں اور مختلف ادویات کے نمونہ جات برائے تجزیہ محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے تحت قائم کردہ ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹریز کو بھیجتے ہیں۔ یہ ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹریز دورِ حاضر کے جدید تقاضوں کے مطابق اور ISO 17025 کے تحت تصدیق شدہ ہیں۔

جعلی ادویات بنانے اور بیچنے والوں کے خلاف ڈرگ ایکٹ 1976 کے سیکشن (1) 27 کے تحت تین سے دس سال قید اور ایک لاکھ روپے جرمانے کی سزا متعین تھی۔ صوبہ پنجاب میں جعلی ادویات بنانے اور بیچنے والوں کے خلاف ڈرگ ایکٹ 1976 میں سال 2018 میں ایک ترمیم کے تحت سزائوں کو مزید سخت کیا گیا ہے جو کہ تین سال سے دس سال تک قید اور اڑھائی کروڑ سے پانچ کروڑ روپے تک جرمانے کی سزا ہے۔

(ب) گزشتہ سال 2018 کے دوران صوبہ بھر کے ڈرگ انسپکٹرز نے سال بھر میں مجموعی طور پر کل 40556 مرتبہ میڈیکل سٹورز / فارمیسیز کا معائنہ کیا اور مختلف ادویہ جات کے 6438 نمونہ برائے تحقیق و تجزیہ ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹریز کو بھیجے۔ جن میں سے 29 ادویات کے نمونہ جات جعلی (spurious) نکلے جن کے کیسز متعلقہ ڈسٹرکٹ کوالٹی کنٹرول بورڈ اور صوبائی کوالٹی کنٹرول بورڈ میں درج ہو چکے ہیں اور ان پر ڈرگ ایکٹ 1976 پنجاب ڈرگ رولز 2007 اور DRAP Act 2012 کے تحت کارروائی کی گئی اور کیس متعلقہ ڈرگ کورٹ کو بھجوائے گئے۔

(ج) محکمہ صحت حکومت پنجاب کے ٹاؤن اور تحصیل کی سطح تک تعینات کئے ہوئے ڈرگ انسپکٹرز اپنے علاقے کے میڈیکل سٹورز اور فارمیسیز کو چیک کرتے رہتے ہیں اور جو کوئی بغیر لائسنس، جعلی، غیر معیاری unregistered expired یا کوالیفائیڈ پرسن کے بغیر ادویات کی فروخت میں ملوث پایا جائے تو اس کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور اس کا چالان یا اس کو seal کر دیا جاتا ہے۔

سال 2018 میں ڈرگ انسپکٹرز نے کھلے میڈیکل سٹورز کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے 1061 میڈیکل سٹورز کو seal کیا اور ان کے کیس متعلقہ بورڈ اور عدالت کو بھجوائے۔

محکمہ صحت حکومت پنجاب اپنی ذمہ داریوں سے بخوبی واقف ہے۔ جہاں کہیں اسے بغیر لائسنس میڈیکل سٹور کے متعلق اطلاع ملے یا کوئی شکایت موصول ہو تو فوری کارروائی کی جاتی ہے۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئر مین! انہوں نے جزی (ب) میں کہا ہے کہ یہ متعلقہ کیسز ڈرگ کورٹ میں چل رہے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان کیسز پر ابھی تک کیا فیصلہ ہوا ہے کیا منسٹر صاحبہ کے پاس کوئی تفصیلات موجود ہیں؟

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئر مین! جعلی ادویات فروخت کرنے والوں کے خلاف ہمارے ڈرگ انسپکٹرز کارروائی کرتے ہیں۔ جب ڈرگ انسپکٹرز نے ادویات کے سیمپلز لیبارٹریز میں بھیجے تو اس میں سے 29 سیمپل spurious drugs کے نکلے اور ان تمام افراد کے خلاف کارروائی کی گئی۔ کیسز کورٹ میں پیش کر دیئے جاتے ہیں اور FIRs are registered. اگر محترمہ مجھے کہیں گی تو میں اس کی تمام تفصیلات منگوا کر انہیں دے دوں گی۔

جناب چیئرمین! انہوں نے مجھ سے پوچھا تھا کہ ابھی تک performance کیا رہی ہے؟ میں نے performance کی detail دے دی ہے اور جعلی ادویات کے بارے میں بھی بتا دیا ہے کہ 29 ادویات کے نمونہ جات جعلی نکلے تھے جس پر ایکشن لے لیا گیا ہے مزید un-registered and expired medicine پر بھی ایکشن لیا گیا ہے۔ 2018 کے بعد ہم نے 1061 میڈیکل سٹور seal کر دیئے۔ That is an action which is taken. میڈیکل سٹور seal کر دیتے ہیں اور یہ میڈیکل سٹور اس وقت تک نہیں کھولے جاتے until unless proper action has been taken اس میں ساری detail دی ہوئی ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ منسٹر صاحبہ سے جب سوال کیا جاتا ہے تو جو متعلقہ ضمنی سوالات ہوتے ہیں وہ بھی۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ سوال کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئرمین! مجھے بھی بات کر لینے دیں، ہمیں بھی اجازت دے دیں کہ ہم دو جملے آپ کے لئے ارشاد فرما دیں ہم پر اتنی بھی سختی نہ کریں۔ منسٹر صاحبہ کو اجازت ہے کہ وہ سیاسی بیان بھی اپنی گفتگو کے درمیان دے دیں اور ہمیں اتنی بھی اجازت نہیں کہ ہم اپنے ضمنی سوالات کر سکیں۔

جناب چیئرمین: چلیں، آپ سوال کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئرمین! اس سوال کا جو جواب دیا گیا ہے اس کے مطابق میں صرف لاہور شہر کی بات کرتی ہوں کہ یہاں پر جواب دیا گیا ہے کہ کارروائی کی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین! میں منسٹر صاحبہ کو کہتی ہوں کہ یہ ابھی چلیں میں انہیں صرف شمالی لاہور کی ایک specific جگہ بتاتی ہوں مجھے یہ بتائیں کہ کیا ان علاقوں میں جعلی ادویات فروخت نہیں ہو رہی ہیں، کیا انہوں نے وزٹ کیا ہے؟ انہوں نے اس سارے جواب میں صرف ڈرگ انسپکٹر پر focus کیا ہے۔ انہوں نے 2018 کا سارا کچھ بتا دیا ہے اور ان کی حکومت 2019 کے بھی چار پانچ ماہ گزار چکی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کا سوال کیا ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئر مین! میرا سوال یہی ہے کہ اس وقت جعلی ادویات فروخت ہو رہی ہیں اور کھلے عام فروخت ہو رہی ہیں۔ ان کے ڈرگ انسپکٹرز ان کی طرح سو رہے ہیں۔ یہ میرا ضمنی سوال ہے اور انہوں نے یہ غلط جواب دیا ہے۔

جناب چیئر مین: ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئر مین! وہاں سے جواب تو لے لیں۔ کیا جعلی ادویات فروخت نہیں ہو رہی ہیں؟ یہ کہہ دیں کہ جعلی ادویات فروخت نہیں ہو رہی ہیں تو میں پھر بیٹھ جاتی ہوں اگر فروخت ہو رہی ہیں تو مجھے بتایا جائے۔

جناب چیئر مین: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئر مین! میرے سوال کا جواب تو لے دیں۔

جناب چیئر مین: محترمہ! آپ تشریف رکھیں منسٹر صاحبہ جواب دے رہی ہیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئر مین! جہاں تک ڈرگ انسپکٹرز اور ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹیز کا تعلق ہے تو میں نے اس سلسلے میں جتنی بھی میٹنگز کی ہیں ان کے بارے میں مجھے بہت اچھی طرح سے پتا ہے۔ اگر ان کا خیال ہے کہ ڈرگ انسپکٹر صحیح کام نہیں کر رہے وہ غلط کام کر رہے ہیں تو یہ ہمیں بتادیں، لکھ کر دے دیں ہم انشاء اللہ اس پر proper action لیں گے۔

جناب چیئر مین: محترمہ! آپ کی جو انفارمیشن ہیں وہ منسٹر صاحبہ سے share کر لیں وہ اس پر ایکشن لیں گی۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئر مین! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔

جناب چیئر مین: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جوابیوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: سلامت پورہ میں زچہ و بچہ سنٹرز سے متعلقہ تفصیلات

*1153: محترمہ سہلی سعدیہ تیمور: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) لاہور داروغہ والا میں ہسپتال کی تعمیر کب مکمل ہوئی اور اس کا موجودہ اسٹیٹس کیا ہے؟
(ب) سلامت پورہ لاہور میں کئی سالوں سے زچہ و بچہ سنٹر کی تعمیر رکی ہوئی ہے، اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) یہ ہسپتال کب تک اپریشنل ہوگا۔ تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟
وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) 100 بستروں پر مشتمل ہسپتال داروغہ والا انڈوپاک فیکٹری کی جگہ پر بنانے کی سکیم 16-2017ء ڈی پی میں شامل کی گئی تھی۔ وفاقی وزیر مواصلات کو ایک مراسلہ لکھا گیا کہ اس زمین کو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے نام ٹرانسفر کیا جائے۔ وفاقی وزیر مواصلات نے جواب دیا کہ یہ زمین انڈوپاک کی ہے جو ٹرانسفر نہیں ہو سکتی۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اس کے بعد ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو بھی ایک مراسلہ لکھا گیا کہ اس علاقہ میں 40 تا 50 کنال گورنمنٹ کی جگہ ہسپتال بنانے کے لئے مہیا کی جائے۔ انہوں نے جواب دیا کہ داروغہ والا چوک میں ہسپتال بنانے کے لئے کوئی جگہ موجود نہیں ہے کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سلامت پورہ میں 10 بستروں پر مشتمل زچہ بچہ ہسپتال کی تعمیر کی سکیم سابقہ ضلعی حکومت نے اپنے وسائل سے 16.220 ملین کی منظوری کی اور اس سکیم پر سابقہ ضلعی حکومت نے تعمیر کا کام شروع نہیں کیا جس کی وجہ زمین کی عدم دستیابی تھی۔ چونکہ اس سکیم کے فنڈز سابقہ ضلعی حکومت نے دیئے تھے اور یہ فنڈز اب ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی

کے اکاؤنٹ (VI) میں پڑے ہیں جسکا ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی کو بلڈنگ یا مشینری پر خرچ کرنے کا کلی اختیار ہے اور ان فنڈز کا ادل بدل کرنے کا صوبائی حکومت کو کوئی اختیار نہیں ہے۔ ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی لاہور کو دستیاب فنڈز ضرورت کے مطابق Financial Rules کو مد نظر رکھ کر خرچ کرنے چاہیں۔

(ج) چونکہ یہ ہسپتال صوبائی حکومت نے منظور نہیں کیا ہے۔ اس کی تکمیل کی ذمہ داری ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی لاہور پر ہے۔ تاہم ہسپتال کی تعمیر کا کام شروع ہونے کے بعد ایک سال کے اندر ر فنکشنل ہو سکتا ہے۔

سرگودھا: تحصیل شاہ پور کے ہسپتال میں گائنی وارڈ سے متعلق تفصیلات

* 1191: چودھری افتخار حسین: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) تحصیل شاہ پور (سرگودھا) کے کس کس ہسپتال میں گائنی وارڈ ہیں ان میں کتنے ڈاکٹر کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں ہر وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟
- (ب) ان کے سال 2017-18 کے اخراجات بتائیں؟
- (ج) ان وارڈز میں سال 2017-18 کے دوران کتنے مریض داخل ہوئے؟
- (د) ہر ہسپتال کے گائنی آؤٹ ڈور اور گائنی ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے ان میں کتنے اور کون سے ڈاکٹر فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟
- (ه) ہر ہسپتال کے گائنی آؤٹ ڈور اور گائنی ایمرجنسی میں کون کون سی مشینری ٹیسٹوں کے لئے موجود ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل شاہ پور سرگودھا کے ٹی ایچ کیو ہسپتال میں ایک گائنی وارڈ ہے اور دو کنسلٹنٹ گائناکالوجسٹ گریڈ 18 اور آٹھ دو من میڈیکل آفیسرز گریڈ 17 میں کام کر رہی ہیں۔ گائنی وارڈ میں بیڈز کی تعداد 10 ہے اور تحصیل شاہ پور میں 13 بی ایچ یوز، ایک آر ایچ سی، ایک سول ڈسپنسری اور دو گورنمنٹ رورل ڈسپنسریز ہیں جن میں گائنی کی

سہولت موجود ہے جبکہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال اور مراکز صحت میں تعینات میڈیکل آفیسرز / وومن میڈیکل آفیسرز مع نام لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال شاہ پور سرگودھا کے گائنی وارڈ کے سال 18-2017 کے اخراجات - / 1,16,00,000 روپے ہیں۔ اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 18-2017 گائنی وارڈ میں 2523 مریض داخل ہوئے۔

(د) جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(ه) گائنی آؤٹ ڈور اور گائنی ایمر جنسی میں الٹراساؤنڈ مشین، فیٹل ہارٹ ڈکٹر، سکر مشین، ویکيوم، فور سبز، بے بی وارمر، بے بی ویٹ مشین کی سہولیات موجود ہیں۔

ٹی ایچ کیو تحصیل شاہ پور میں عملہ کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

* 1192: چودھری افتخار حسین: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازارہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال شاہ پور (سرگودھا) میں میڈیکل آفیسر، نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی تعداد پوری ہے اگر کم ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
(ب) ہسپتال میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟
(ج) ہسپتال میں کتنے مریض OPD اور ایمر جنسی میں علاج کے لئے آتے ہیں؟
(د) ہسپتال میں ٹیسٹوں کے لئے کون کون سی مشینری موجود ہے نیز کس کس مشینری کی ضرورت ہے اور کب تک مہیا کر دی جائے گی؟
(ه) کیا حکومت ہسپتال میں مسنگ فسیلیٹیز اور اس کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال شاہ پور سرگودھا میں سینئر میڈیکل آفیسرز، سینئر وومن میڈیکل آفیسرز، میڈیکل آفیسرز، وومن میڈیکل آفیسرز، نرسیں اور پیرامیڈیکل سٹاف کی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

	Sanctioned	Filled	Vacant
SMO	10	02	08
SWMO	04	00	04
MO	11	07	04
WMO	09	08	01
Charge Nurse	24	14	10
Para-medical Staff	12	06	06

ہر جمعرات کو واک ان انٹرویو کے تحت ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں پر بھرتی جاری ہے جیسے ہی اہل امیدوار دستیاب ہوں گے جلد تعینات کر دیئے جائیں گے اور ڈاکٹرز کی کمی پوری ہو جائے گی۔

(ب) ہسپتال میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے:

Sanctioned	Filled	Vacant
173	99	74

اسامیوں کی تفصیل، عہدہ اور گریڈ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ہسپتال میں روزانہ کی بنیاد پر تقریباً (OPD) 800 مریض اور 50 مریض ایمرجنسی میں علاج کے لئے آتے ہیں۔

(د) ہسپتال میں لیبارٹری ٹیسٹوں کے لئے ہیموگلوبن اینالاؤزر، چیسٹری اینالاؤزر، اینکوبیٹر، مائیکروسکوپ، گلو میٹرز موجود ہیں اور تحصیل لیول ہسپتال کی سطح پر تمام سہولیات موجود ہیں۔

(ه) حکومت پنجاب، پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ نے تحصیل ہسپتال شاہ پور ڈسٹرکٹ سرگودھا کی سہولیات کو بڑھانے کے لئے اور مسنگ فسیلیٹیز مہیا کرنے کے لئے ایک سکیم ری ویمنگ آف ٹی ایچ کیو ہسپتال شاہ پور ڈسٹرکٹ سرگودھا جو کہ

2017-11-16 کو منظور کی ہے جس کی کل لاگت 218.318 ملین ہے۔ اس سکیم کے ذریعے ہسپتال میں اضافی مشینری، اضافی میڈیکل و پیرامیڈیکل سٹاف اور بلڈ بینک کی تجدید کا کام کیا جائے گا۔ اس سکیم کے مکمل ہونے پر یہ ہسپتال اس علاقے کے لوگوں کو پہلے سے بہتر سہولیات مہیا کر سکے گا۔

خوشاب: پی پی-84 میں محکمہ صحت کے زیر انتظام ڈسپنسریوں سے متعلق تفصیلات

* 1231: جناب محمد وارث شاد: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) خوشاب پی پی-84 میں کتنی اور کون سی محکمہ صحت کی ڈسپنسریاں زیر تعمیر ہیں زیر تعمیر ڈسپنسریوں کا کتنے فیصد کام ہو چکا ہے؟
(ب) بقیہ تعمیراتی کام کب تک مکمل ہو جائے گا ان تمام ڈسپنسریوں کی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پی پی-84 میں دو سول ڈسپنسریاں زیر تعمیر ہیں جن کے نام یہ ہیں:

1- سول ڈسپنسری وارث آباد، 2- سول ڈسپنسری محمود شہید،

ان ڈسپنسریوں کی منظوری سابقا ضلعی حکومت نے 2015-02-26 کو دی اور سابقا ضلعی حکومت نے اپنے بجٹ سے ان ڈسپنسریوں کی تعمیر کے لئے فنڈز جاری کئے۔ سول ڈسپنسری وارث آباد کا 39 فیصد کام مکمل ہوا ہے جبکہ سول ڈسپنسری محمود شہید کا 93 فیصد کام مکمل ہوا ہے۔

(ب) چونکہ ان ڈسپنسریوں کا کام سابقا ضلعی حکومت نے شروع کیا تھا تاہم سابقا ضلعی حکومت کی جگہ ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹیز قائم ہوئی ہیں اور سابقا ضلعی حکومت کے کاموں کی تکمیل متعلقہ ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی کی ذمہ داری ہے اس سلسلہ میں سی ای او ہیلتھ خوشاب نے ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریٹر خوشاب، ڈپٹی کمشنر خوشاب کو فنڈز کی فراہمی کے لئے خط لکھ

دیا ہے جو نہی فنڈز دستیاب ہوں گے ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی خوشاب ان ڈپنسیوں کا کام مکمل کرے گی۔

خوشاب: پی پی۔84 نور پور تھل کے ہسپتال کی اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات
***1232: جناب محمد وارث شاد:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

خوشاب پی پی۔84 میں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال نور پور تھل اپ گریڈ ہوا تھا کیا اس کا کام مکمل ہوا ہے کون سا کام مکمل ہو چکا ہے اور کون کون سا کام بقایا ہے بقایا کام کب تک مکمل ہونے کی توقع ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
 تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال نور پور تھل کا اندرونی حصہ کی تعمیر و مرمت کا کام مکمل ہو چکا ہے صرف داخلی دروازے اور ایلو مینیم لگانا باقی ہیں۔ عمارت کے سامنے والے حصے کی تعمیر و مرمت کا کام اور بیرونی حصے کی بجلی کی وائرنگ وغیرہ کا کام ابھی باقی ہے۔ چونکہ اس سال محکمہ صحت P&SH Department کا ترقیاتی بجٹ جو کہ 18-2017 کے مالی سال سے تقریباً 35 فیصد کم ملا ہے اس لئے بقایا کام کی تکمیل سست روی کا شکار رہی۔ تاہم مکمل شدہ اور نامکمل کام کی تکمیل درج ذیل ہے:

مکمل شدہ کام:

ایمرجنسی وارڈ، مردانہ وارڈ، زنانہ وارڈ، آپریشن تھیٹر، لیبر روم، آئی سی یو، سی سی یو، پتھالوجی لیبارٹری، ایکس رے روم، ڈینٹل روم،

او پی ڈی بلاک، یو روم، نیشنل گھر

نامکمل شدہ کام:

Plinth Protection زیر تعمیر ہے۔ عمارت کے سامنے والے حصے کی تعمیر و مرمت کا کام اور بیرونی حصے کی بجلی کی وائرنگ کا کام باقی رہتا ہے۔

منڈی بہاؤ الدین: ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات
 *1244: محترمہ حمیدہ میاں: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں
 گے کہ:-

- (الف) منصوبہ قیام ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال منڈی بہاؤ الدین کی پہلی بار منظوری کب ہوئی
 اور اس منصوبہ کا کل تخمینہ لاگت کیا تھا؟
- (ب) اس منصوبہ کی کتنی بار ترمیمی منظوری جاری ہوئی ہے تاریخ اور کل لاگت کے ساتھ
 تفصیل علیحدہ علیحدہ دیں؟
- (ج) اس منصوبے کی تکمیل کے لئے اس کو کتنے حصوں میں تقسیم کر کے ٹھیکہ دیا گیا نیز اس
 منصوبے کے تمام کنٹریکٹرز نے کتنے کتنے فیصد کام مکمل کیا، مکمل تفصیلات علیحدہ علیحدہ
 فراہم کریں؟
- (د) ڈی ایچ کیو ہسپتال منڈی بہاؤ الدین کی مرکزی بلڈنگ کی تعمیر کتنا عرصہ رک رہی اور
 کب سے کب تک عدالت میں کیس زیر سماعت رہا ان مقدمات کی وجوہات کیا تھیں اور
 مرکزی بلڈنگ کی تعمیر کا کام کب دوبارہ شروع ہوا؟
- (ه) اس منصوبہ کے مطابق سالانہ ترقیاتی بجٹ کے مطابق ہر سال مختص اور خرچ کئے گئے
 فنڈز کی معلومات مہیا کی جائیں؟
- (و) گزشتہ مالی سال 2017-18 میں capital کے لئے 100 فیصد فنڈز مختص کئے گئے اس
 منصوبہ کے لئے 2018-19 میں فنڈز کیوں کم کر دیئے گئے کیا اب یہ منصوبہ ترجیح
 حیثیت نہیں رکھتا ہے؟
- (ز) ڈی ایچ کیو ہسپتال، منڈی بہاؤ الدین کے منصوبہ کی حتمی تکمیل کی تاریخ سے مطلع
 فرمائیں؟

- وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
- (الف) منصوبہ قیام ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال منڈی بہاؤ الدین کی پہلی بار منظوری ECNEC نے مورخہ 03.11.2007 کو دی۔ اس منصوبہ کی کل لاگت 971.154 ملین تھی۔
- (ب) اس منصوبہ کی چار بار ترامیم ہوئی۔ تاریخ اور لاگت کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) اس منصوبے کی تکمیل کے لئے اس کو 13 حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) ڈی ایچ کیو ہسپتال منڈی بہاؤ الدین کی مرکزی بلڈنگ کی تعمیر 2015 سے دسمبر 2017 تک رکی رہی۔ عدالت میں کیس مارچ 2016 سے اگست 2016 تک زیر سماعت رہا۔ ہسپتال کی مین بلڈنگ کے کنٹریکٹر کو اس کی ناقص کارکردگی کی وجہ سے بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ڈیفالٹر قرار دے دیا گیا۔ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے اس ایکشن کے خلاف کنٹریکٹر نے عدالت میں رٹ دائر کر دی۔ مین بلڈنگ کی تعمیر کا کام دوبارہ ستمبر 2018 میں شروع ہوا۔
- (ه) منصوبہ کی سالانہ فنڈز کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔
- (و) مالی سال 2017-18 کے دوران 175.000 ملین کے فنڈز allocate/release کئے گئے تھے۔ مالی سال 2018-19 کے دوران 50.000 ملین فنڈز allocate کئے گئے ہیں اور تاحال 37.500 ملین فنڈز release کئے گئے ہیں۔
- (ز) بلڈنگ کی تعمیر کا انحصار فنڈز کی دستیابی پر منحصر ہے۔ تاہم بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے شیڈول کے مطابق اس کی تکمیل 2019-06-30 تک متوقع ہے۔

سرکاری ہسپتالوں میں شوگر کے

مریضوں کو مفت ادویات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*1245: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں شوگر کے مریضوں کے لئے علیحدہ علیحدہ وارڈ کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شوگر کے مریضوں کو اپنی ساری زندگی دوائیوں پر گزارنا ہوتی ہے؟

(ج) کیا حکومت تمام سرکاری ہسپتالوں میں شوگر کے مریضوں کو ادویات مفت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی، یہ درست ہے کہ پریوینشن اینڈ کنٹرول آف نان کمیونیکل ڈیزیزز پروگرام پنجاب کے تحت 36 اضلاع میں تمام 26 ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں اور 104 تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں شوگر کے مریضوں کے لئے این سی ڈیز سکرینگ ڈیسک اور کلینک کام کر رہے ہیں جہاں ان کے مرض کی تشخیص اور علاج کیا جاتا ہے۔ ہسپتالوں کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی، یہ درست ہے کہ شوگر کے مریض کو تاحیات ادویات پر گزارا کرنا پڑتا ہے۔ مگر بروقت تشخیص اور علاج سے شوگر سے ہونے والی طبی پیچیدگیوں پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

(ج) حکومت کی موجودہ پالیسی کے تحت تمام سرکاری ہسپتالوں کے indoor میں شوگر کی ادویات مفت فراہم کی جا رہی ہیں۔

سرگودھا: پی پی۔79 میں بی ایچ یو، آراچی سی اور ٹی ایچ کیو ہسپتال

میں ادویات کی فراہمی سے متعلق تفصیلات

* 1251: رانا منور حسین: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بی ایچ یو، آراچی سی اور ٹی ایچ کیو ہسپتال میں ادویات کی فراہمی، ڈاکٹرز دیگر سٹاف کی بھرتی سے متعلق تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) پی پی۔ 79 ضلع سرگودھا میں موجود بی ایچ یو، آر ایچ سی اور ٹی ایچ کیو ہسپتالوں میں مریضوں کو ادویات کی مفت فراہمی نہیں ہو رہی اس کی وجوہات بتائی جائے؟

(ج) ان مراکز صحت اور ٹی ایچ کیو ہسپتالوں میں دیگر سٹاف کی خالی اسامیوں پر کب تک بھرتی ہوگی؟

(د) ان میں فری ٹیسٹ وغیرہ کی سہولت لوگوں کو کیوں نہیں مل رہی؟

(ه) مریضوں کو ادویات کی عدم فراہمی اور ڈاکٹرز کی خالی اسامیاں پر کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ضرورت کے مطابق بی ایچ یو کو مناسب ادویات کی مسلسل فراہمی جاری ہے۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے توسط سے 6637 ڈاکٹرز (3620 مرڈاکٹرز، 2717 خواتین میڈیکل آفیسرز) اور 2834 چارج نرسز کی تعیناتی کا عمل مکمل کیا جا چکا ہے۔

مزید برآں 437 فارماسٹ کی تعیناتی کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن نے لسٹ محکمہ کو بھجوا دی ہے جس کی تعیناتی کا عمل جاری ہے اس کے علاوہ ہر جمعرات کو ایڈہاک ڈاکٹرز کے واک ان انٹرویو کے تحت بھرتی جاری ہے۔ جیسے ہی اہل امیدوار دستیاب ہوں گے تعینات کر دیئے جائیں گے۔ جلد ہی ڈاکٹرز کی کمی پوری ہو جائے گی تاہم گریڈ 5 سے 15 تک تعیناتی کا عمل ٹیسٹنگ سروس کے ذریعے شروع کیا جا رہا ہے۔ جلد ہی خالی اسامیاں پُر کر لی جائیں گی۔ اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پی پی۔ 79 ضلع سرگودھا میں موجود بی ایچ یو، آر ایچ سی اور ٹی ایچ کیو میں مریضوں کو ادویات کی فراہمی مفت ہو رہی ہے، اور مریضوں کی طرف سے کوئی شکایت نہ موصول ہوئی ہے۔

(ج) جز (الف) میں جواب دے دیا گیا ہے۔

- (د) سرکاری ہسپتالوں میں مریضوں کو فری ٹیسٹ کی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں اور اس سلسلہ میں مریضوں کی طرف سے کوئی شکایت نہ موصول ہوئی ہے۔
- (ه) جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

ساہیوال بی ایچ یو قطب شہانہ سے متعلقہ تفصیلات

*1290: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں بی ایچ یو قطب شہانہ قیام کب عمل میں لایا گیا اور یہ کتنے رقبہ پر محیط ہے؟

(ب) بی ایچ یو قطب شہانہ میں مریضان کو کیا کیا سہولیات اور کون کون سی ادویات فراہم کی جاتی ہیں کیا وہاں پر کوئی ٹیسٹ کی سہولت میسر ہے اگر ہاں تو تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) بی ایچ یو ہذا میں کتنا عملہ تعینات ہے اور وہاں پر تعینات میڈیکل آفیسر کی تعیناتی کب عمل میں آئی کیا اس کی تعیناتی عارضی ہے یا اس کی تعیناتی مستقل بنیادوں پر PPSC کے ذریعے ہوئی ہے وہاں پر تعینات دیگر عملہ کی بھی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) بی ایچ یو ہذا کے سالانہ بجٹ بابت 16-2015، 17-2016 اور 18-2017 کتنا تھا ان میں سے کتنا دوا خرچ ہوا ہے مکمل تفصیل سال وار فراہم فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) بنیادی مرکز صحت قطب شہانہ 1981 میں قائم ہوا اور اس کا رقبہ تقریباً 32 کنال (640 مرلہ) ہے۔

(ب) بنیادی مرکز صحت 24/7 پر فرسٹ لیول کیئر کی تمام ادویات اور مریضوں کے لئے درج ذیل ٹیسٹ / سہولیات میسر ہیں۔

شوگر، میپائٹس بی اور سی کے ٹیسٹ، ہیپوگلو بن ٹیسٹ، طیر یا سلائیڈز، حمل ٹیسٹ، نارل ڈیوری، حفاظتی ٹیکہ جات، اے این سی، بی این سی، OTP سائٹ، ایمر جنسی روم، بریسٹ فیڈنگ کارنر، وارڈ۔

(ج) میڈیکل آفیسر کی تعیناتی 18-2012-08 کو (PHFMC) میں کنٹریکٹ پر ہوئی۔ دیگر عملہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) بی ایچ یو ہذا کا سالانہ بجٹ درج ذیل ہے:

	Total Budget	Expenditure
Budget 2015-16	Rs. 35,33,560	Rs. 34,09,143
Budget 2016-17	Rs. 33,38,853	Rs. 29,99,196
Budget 2017-18	Rs. 17,22,887	Rs. 17,02,981

ساہیوال: بی ایچ یو ز اور آرا بیچ سی میں سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

* 1291: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر پر انٹری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع ساہیوال میں موجود بی ایچ یو ز اور آرا بیچ سیز کی حالت درست نہ ہے اور ان میں سے اکثر و بیشتر میں بنیادی سہولیات کا فقدان ہے اور ان کی چار دیواری بھی نہ ہیں؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع ساہیوال کے بی ایچ یو 58/GD اور 6/91-بی ایچ یو، قطب شہانہ، اسد اللہ پور و دیگر بی ایچ یو / آرا بیچ سی پر کچھ افراد نے غیر قانونی قبضہ کیا ہوا ہے اگر ہاں تو ان کی تاحال مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان بی ایچ یو ز / آرا بیچ سیز پر مکمل ادویات بھی موجود نہ ہیں اور انہی ہسپتالوں / یونٹس کے ملازمین نے اپنے پرائیویٹ میڈیکل سٹورز کھول رکھے ہیں اگر درست ہے تو حکومت اس بابت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پر انٹری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

- (الف) ضلع ساہیوال میں موجود بی ایچ یو ز اور آرا بیچ سی میں تمام بنیادی سہولیات میسر ہیں اور حالت زار کے متعلق بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کو متعدد بار خطوط لکھے جا چکے ہیں جس میں بلڈنگ کی مرمت / نئی تعمیر اور چار دیواری کی مرمت / نئی تعمیر شامل ہے اور فنڈز کی کمی کی وجہ سے اس کام میں تاخیر کا سامنا ہے۔

(ب) موجودہ حکومت کے بننے کے بعد غیر قانونی رہائش پذیر افراد کے خلاف محکمہ کارروائی جاری ہے۔ جس کے مطابق ماسوائے 58/GD اور بنیادی مرکز صحت قطب شہانہ کے تمام ضلع میں کسی بھی سنٹر پر کوئی غیر قانونی رہائش پذیر نہیں ہے۔ مندرجہ بالا دونوں سنٹرز پر ایک ایک کوارٹر میں غیر متعلقہ افراد رہائش پذیر ہیں جن کو نوٹسز جاری کر دیئے گئے ہیں اور جلد ہی ان سے کوارٹرز خالی کر لئے جائیں گے۔

(ج) ان تمام سنٹرز پر ادویات مکمل طور پر موجود ہیں اور Monitoring Evaluation and Assistants کے ڈیش بورڈ سے تصدیق کی جاسکتی ہے۔

صوبہ میں ایڈز کنٹرول کے افسران اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

* 1321: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ صحت کے پروگرام ایڈز کنٹرول پنجاب میں اس وقت کتنے افسران اور ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) صوبہ میں اس وقت ایڈز کے کتنے مریض ہیں؟

(ج) سال 2017-18 کے درمیان محکمے نے ایڈز کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھائے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام، محکمہ صحت میں اس وقت 16 ڈاکٹرز اور 19 ماہر نفسیات پنجاب بھر میں مختلف مراکز میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ سات افراد پر مشتمل لیبارٹری سے متعلقہ تکنیکی ماہرین جن میں پی ایچ ڈیز بھی شامل ہیں۔ سنٹرل لیبارٹری میں کام کر رہے ہیں جبکہ انتظامی، آئی ٹی، فنانس اور دیگر شعبہ جات میں 30 گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ افراد خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

(ب) صوبہ بھر میں اس وقت ایڈز کے رجسٹرڈ مریضوں کی تعداد 11,500 کے لگ بھگ ہے۔

(ج) سال 2017-18 کے درمیان محکمہ نے ایڈز کی روک تھام کے لیے درج ذیل اقدامات کئے ہیں:

- پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام صوبہ بھر میں اٹھارہ علاج معالجے، مشاورتی اور چار والدین سے بچوں کو منتقلی سے بچاؤ کے مراکز کے ذریعے مفت تشخیص، ادویات اور مشاورت کی خدمات فراہم کر رہا ہے۔
- پروگرام پنجاب بھر کی 38 جیلوں میں مفت ٹیسٹ کی سہولیات فراہم کر رہا ہے جہاں قیدیوں کے مفت ایچ آئی وی، ہیپاٹائٹس بی، سی، سٹفل، اور دیگر ٹیسٹ کئے جاتے ہیں۔ اس ضمن میں 2017 سے اب تک دو مرحلوں میں پنجاب بھر کی جیلوں میں 89,000 قیدیوں کی مفت سکرینگ کی جا چکی ہے۔
- پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام نے پنجاب بھر میں ٹرک ڈرائیورز کے لئے اس وقت 7 مقامات پر سکرینگ کیپس قائم کئے ہیں۔ مجموعی طور پر اب تک 20 شہروں میں 24 مقامات پر پنجاب گڈز ٹرانسپورٹ ایسوسی ایشن کے اشتراک سے مفت کیپ قائم کئے ہیں جہاں بس / ٹرک ڈرائیورز کو ایچ آئی وی، ہیپاٹائٹس بی، سی، سٹفل اور شوگر کی مفت تشخیص کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔
- پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام نے این جی اوز کے اشتراک سے سرنج سے نشہ کے عادی افراد کے لئے تمام اضلاع میں سکرینگ کی جاری ہے۔
- ہیلتھ ویک 2017-18 میں 6,50,000 سے زائد عوام الناس کے ٹیسٹ کئے گئے۔ علاوہ ازیں خصوصی بچوں، پولیس ملازمین، محکمہ صحت اور لوکل گورنمنٹ کے ملازمین کی سکرینگ بھی کی گئی۔

مظفر گڑھ: سنانواں کوٹ ادورول ہیلتھ سنٹر میں

عدم سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*1337: جناب نیاز حسین خان: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سنانواں تحصیل کوٹ ادو (مظفر گڑھ) رورل ہیلتھ سنٹر کب سے قائم ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل کوٹ ادو میں رورل ہیلتھ سنٹر ایک ہی کام کر رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس رورل ہیلتھ سنٹر میں ایمر جنسی اور فرسٹ ایڈ کی ادویات دستیاب نہ ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ متعلقہ رورل ہیلتھ سنٹر کی چار دیواری نہ ہے؟
(ه) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت اس سنٹر کی تمام مسنگ فسیلیز پوری کرنے اور چار دیواری تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) رورل ہیلتھ سنٹر سنانواں 1973 سے کام کر رہا ہے۔

(ب) جی، یہ درست نہیں ہے۔ تحصیل کوٹ ادو میں تین رورل سنٹرز کام کر رہے ہیں:

1. رورل ہیلتھ سنٹر دائرہ دین پناہ۔
2. رورل ہیلتھ سنٹر قصبہ گجرات۔
3. رورل ہیلتھ سنٹر سنانواں۔

(ج) یہ درست نہیں ہے بلکہ تحصیل کوٹ ادو کے تمام رورل ہیلتھ سنٹر پر ایمر جنسی اور فرسٹ ایڈ کی ادویات موجود ہیں۔

(د) رورل ہیلتھ سنٹر کی چار دیواری ہے لیکن سیلاب کی وجہ سے اس کی مشرقی دیوار 300 فٹ اور مغربی دیوار 120 فٹ گری ہوئی ہے۔

(ه) حکومت پنجاب محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ نے مالی سال

2019-20 ADP کی ایک سکیم Strengthening of Rural Health

Centres Phase-I کے نام سے شامل کی ہے اس سکیم کے ذریعے دیہی مراکز

صحت کی مرمت (عمارت رہائشیں اور چار دیواری وغیرہ) کا کام کیا جائے گا اور ان

مراکز میں مشینری کی کمی کو پورا کیا جائے گا محکمہ کی یہ کوشش ہوگی کہ رورل ہیلتھ سنٹر

سنانواں تحصیل کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ کی چار دیواری کی تعمیر کا کام بھی اس سکیم کے

ذریعے ترجیحی بنیادوں پر کروایا جائے۔

اوکاڑہ: حلقہ پی پی-189 میں ہسپتال / ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

*1367: جناب منیب الحق: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-189 ضلع اوکاڑہ میں کتنے سرکاری ہسپتال اور ڈسپنسریاں کہاں کہاں موجود ہیں؟
(ب) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-189 اوکاڑہ میں موجود ہاسپٹلز / ڈسپنسریوں میں عملہ کی تعداد مع ادویات نہ ہونے کے برابر ہے اور عمارتیں بھی مکمل طور پر خستہ حال ہو چکی ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت تمام ان ہسپتالوں / ڈسپنسریوں میں مسنگ فسیلئیر: فوری طور پر فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) حلقہ پی پی-189 میں کوئی سرکاری ڈسپنسری نہیں ہے۔ دو DHQs، دو BHUs، تین MCH سنٹر اور ایک ٹی بی کلینک محکمہ صحت کے تحت کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. DHQ Hospital Okara City	UCO-91
2. DHQ Hospital (South City) Okara	UCO-17
3. BHU 1/4-L	UCO-89
4. BHU 53/2-L	UCO-16
5. TB Clinic	UCO-93
6. MCH Center People Colony No. 2	UCO-97
7. MCH Center Aastana Aalia	UCO-95
8. MCH Center Samad Pura	UCO-96

(ب) درست نہیں ہے تمام ہاسپٹلز میں عملہ اور ضروری ادویات موجود ہیں اور تمام ہاسپٹلز کی عمارتیں تسلی بخش حالت میں موجود ہیں۔ تمام مراکز صحت کی اسامیوں اور ادویات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پی پی۔ 189 اوکاڑہ کے ہسپتالوں اور مراکز صحت میں عملہ اور ادویات موجود ہیں اور تعمیر و مرمت کا کام بھی ضرورت کے مطابق ہوتا رہتا ہے اس لئے حکومت پنجاب مزید عملہ اور ادویات کی فراہمی کافی الحال ارادہ نہیں رکھتی ہے۔

ضلع سیالکوٹ میں بی ایچ یوز کی تعداد و عملہ سے متعلقہ تفصیلات

* 1380: محترمہ گلناز شہزادی: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع سیالکوٹ میں کتنے بی ایچ یوز ہیں؟
- (ب) کیا ان سب بی ایچ یوز میں ڈاکٹرز، مع عملہ، ادویات اور سب سہولیات موجود ہیں؟
- (ج) پچھلے تین سالوں میں کتنے بی ایچ یوز اپ گریڈ کئے گئے تفصیل بتائی جائے؟
- وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
- (الف) ضلع سیالکوٹ میں 88 بی ایچ یوز کام کر رہے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ب) تمام بی ایچ یوز میں ڈاکٹرز، مع عملہ، ادویات و سہولیات موجود ہیں۔ گریڈ 5 سے 15 تک تعیناتی کا عمل ٹیسٹنگ سروس کے ذریعے شروع کیا جا رہا ہے۔ جلد ہی خالی اسامیاں پر کر لی جائیں گی۔ اسامیوں، ادویات اور سہولیات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) بی ایچ یو گروڈیہی مرکز صحت (RHC) کی صورت میں اپ گریڈ ہو رہا ہے۔

ملتان: شجاع آباد میں پی سی آر لیب

اور مفت ویکسین کی فراہمی میں بندش سے متعلقہ تفصیلات

* 1403: رانا اعجاز احمد نون: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-21 ضلع ملتان تحصیل شجاع آباد میں کروڑوں روپے کی لاگت سے گورنمنٹ نے PCR لیب بنوائی اور لوگوں کو مفت انجکشن اور ویکسین کی سہولت دی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب ویکسین لگانا بند کر دی گئی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس حلقہ کی عوام کو دوبارہ مفت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائی جائے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ پی سی آر لیب ٹی ایچ کیو، شجاع آباد ہسپتال میں موجود ہے اور عرصہ 2008 سے کام کر رہی ہے اور انجکشن اور ویکسین ضرورت مند مریضوں کو فراہم ہو رہی ہے حال میں (پی کے ایل آئی) پنجاب کڈنی اور لیور ٹرانسپلانٹیشن نے بھی اپنا کام ہسپتال کے احاطہ میں جنوری 2018 سے شروع کیا ہے PKLI مریضوں کے سیمپل لے کر سنٹرل لیب لاہور برائے تجزیہ بھجوائے جاتے ہیں تاکہ متاثرہ مریضوں کو ویکسین مل سکے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ گورنمنٹ کی فراہم کردہ پیپائٹس بی کی ویکسین لوگوں کو بدستور لگائی جا رہی ہے جبکہ پیپائٹس سی کی ویکسین نہیں ہوتی ہے۔

(ج) محکمہ صحت متاثرہ مریضوں کو ہر قسم کی طبی سہولیات مہیا کرنے پر کاربند رہے گا اور عوام کی خدمت کرنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

بھکر: ٹی ایچ کیو ہسپتال دریاخان میں ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز سے متعلقہ تفصیلات

428: محترمہ شاہدہ احمد: کیا وزیر پرانمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال دریاخان ضلع بھکر میں کتنے ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹرز، نرسز، ڈسپنسرز اور پیرا میڈیکل سٹاف ڈیوٹیاں سرانجام دے رہے ہیں ان کے نام، مقام تعیناتی اور عہدہ کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس ہسپتال میں تعینات ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹرز اکثر اپنے ڈیوٹی پوائنٹ سے غیر حاضر رہتے ہیں ان کی جگہ ڈسپنسرز اور نرسز سے جبراً ڈیوٹیاں لی جاتی ہیں؟

(ج) اس ہسپتال میں موجود کتنے ڈاکٹرز کے خلاف کرپشن کے کیسز درج ہوئے اور ان کے خلاف کیا کیا کارروائی کی گئی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(د) ٹی ایچ کیو ہسپتال دریاخان کو سال 17-2016 اور 18-2017 کے دوران کتنا بجٹ فراہم کیا مدوار تفصیلات بیان فرمائیں؟

وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال دریاخان میں موجود ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹرز، نرسز، ڈسپنسرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی ڈیوٹیاں، مقام تعیناتی اور عہدہ کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی نہیں! اس بات میں کوئی حقیقت نہیں ہے، تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال دریاخان میں ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹرز اپنی ڈیوٹی احسن طریقے سے سرانجام دے رہے ہیں اور کسی بھی نرس یا ڈسپنسر سے جبراً ڈیوٹی نہیں لی جا رہی۔

(ج) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال دریاخان میں کسی بھی ڈاکٹر کے خلاف کوئی کرپشن کیس درج نہیں ہے۔

(د) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال دریاخان، سال 17-2016 اور 18-2017 کے بجٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

شینو پورہ: پی پی-139 کے ہسپتالوں میں عملہ سے متعلقہ تفصیلات

487: میاں جلیل احمد: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع شینو پورہ پی پی-139 میں کل کتنے RHCs، BHUs اور THQ ہسپتال ہیں؟
(ب) ٹی ایچ کیو ہسپتال شرق پور شریف کے عملے کی تفصیل بتائیں مزید برآں خالی اسامیاں کب تک پر ہو جائیں گی؟

(ج) اس ٹی ایچ کیو ہسپتال میں کون کون سی مشینری کی کمی ہے، کتنے آپریشن تھیٹرز کی ضرورت ہے اور کتنے موجود ہیں۔

(د) حکومت کی ترجیحات کے مطابق ٹی ایچ کیو ہسپتال میں کون کون سی سہولیات ہونی چاہیں اور کیا مذکورہ ٹی ایچ کیو ہسپتال میں تمام سہولیات حکومتی معیار کے مطابق ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ضلع شینو پورہ کے حلقہ پی پی-139 میں ایک ٹی ایچ کیو ہسپتال، شرق پور شریف اور 9 BHUs ہیں۔

(ب) ٹی ایچ کیو ہسپتال شرق پور شریف کی کل منظور شدہ 178 اسامیاں ہیں جن میں 130 فیل ہیں اور 48 اسامیاں خالی ہیں۔ خالی اسامیاں جلد ہی ضروری کارروائی کے بعد فیل کر دی جائیں گی۔

(ج) ٹی ایچ کیو ہسپتال شرق پور شریف کے میڈیکل سپرٹینڈنٹ کے مطابق سیکنڈری level کی تمام مشینری موجود ہے اور Functional ہے۔ Operation Theater بھی فنکشنل ہے اور Gyne & Obs, Orthopedic, General Surgery اور گورنمنٹ کے SOPs کے مطابق ہو رہی ہے۔

ٹی ایچ کیو ہسپتال شرقپور شریف میں سیکنڈری لیول کی تمام سہولیات موجود ہیں اور مریضوں کو مہیا کی جارہی ہیں جس میں

Emergency Department, Gyne & Obs, Pediatric Department, General Surgery Department, Dermatology Department, Radiology Department, Ophthalmology Department, Medicine Department, Hepatitis Clinic and NCD clinic etc Dialysis centre

ڈائلیسز سنٹر کا PC-1 منظور ہو چکا ہے اور ضروری کارروائی کے بعد کام کرنا شروع کر دے گا۔ Eye Surgical Instruments بھی خریداری کے مراحل میں ہے اور Codal formalities کے بعد نصب ہو جائے گا۔

(د) حکومت کی ترجیحات کے مطابق ٹی ایچ کیو ہسپتال شرقپور شریف میں مریضوں کو تمام سہولیات موجود ہیں اور مہیا کی جارہی ہیں۔

جناب عمر تنویر: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

جناب عمر تنویر: جناب چیئر مین! میری بہن نے جو جعلی ادویات کے حوالے سے سوال پوچھا ہے میرے خیال میں اس کا جواب انہیں رانیونڈ سے بڑی اچھی طرح مل جائے گا۔

جناب چیئر مین: بہت شکریہ۔ This is not relevant۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب چیئر مین: آپ تشریف رکھیں میں نے انہیں بھی بات نہیں کرنے دی۔ جی، منسٹر تو انائی!

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! آپ اپوزیشن کو بات کرنے کا موقع نہیں دیتے آپ کو بات کرنے کی اجازت دینی چاہئے۔

جناب چیئر مین: اب میں نے منسٹر تو انائی جناب محمد اختر کو مائیک دے دیا ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئر مین: آپ بعد میں بات کر لیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! چلیں، مجھے بعد میں بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب چیئر مین: ٹھیک ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب چیئر مین! میں اس ہاؤس کی توجہ پچھلے ہفتے وقوع پذیر ہونے والا جو المناک واقعہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں جس میں طوفان آیا اور ژالہ باری ہوئی اور ساؤتھ پنجاب کے کافی سارے اضلاع اس سے متاثر ہوئے ہیں۔ اس ہاؤس کی توجہ اس طرف دلوانا مطلوب ہے کہ جو کسان بھائیوں کا نقصان ہوا ہے، یہاں میڈیا کے دوست بھی پوچھ رہے تھے کہ اس پر کیا کر رہے ہیں؟ گورنمنٹ نے اس پر instructions دے دی ہیں، اس کا سروے کیا جا رہا ہے اور even میرا حلقہ بھی متاثر ہوا ہے، ملتان سے میاں طارق عبداللہ کا حلقہ بھی شدید متاثر ہوا ہے۔ ہم اس ہاؤس کی وساطت سے کسانوں کو بتانا چاہتے ہیں کہ انشاء اللہ پنجاب حکومت ان کسانوں کے ساتھ ہے اور میں یہ request کروں گا کہ جب اس سروے کی رپورٹ آجائے گی تو اس ہاؤس میں وہ بھی پیش کی جائے گی اور کسانوں کی امداد کا بندوبست بھی کر دیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، شکریہ۔ یہ بڑا اہم مسئلہ تھا جو آپ نے اٹھایا ہے۔ بہت شکریہ

تحریر التوائے کار

جناب چیئر مین: اب ہم تحریر التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی اگلی تحریر التوائے کار نمبر 361 محترمہ راحیلہ نعیم کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کی غیر قانونی تعیناتی

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئر مین! شکریہ۔ میں یہ تحریر پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ چند دن پہلے سردار احمد جمال سکھیر اکو ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کی اہم ترین

پوسٹ پر تعینات کیا جس کی تقرری تمام قانونی تقاضوں کو پس پشت ڈال کر میرٹ سے ہٹ کر صرف اور صرف سیاسی بنیادوں پر کی گئی ہے جیسا کہ دوسرے محکمہ جات میں بھی حکومت کی طرف سے اہم پوسٹوں پر سفارشی حضرات کو نوازا جا رہا ہے۔ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کو بنا پر و فیشنل معلومات کے غیر قانونی طور پر تعینات کی وجہ سے وکلاء برادری میں خصوصی طور پر اور عام عوام میں عمومی طور پر شدید غصہ پایا جا رہا ہے اور ان کا حکومت سے مطالبہ بھی ہے کہ ایڈووکیٹ جنرل کی اہم پوسٹ پر کسی غیر سیاسی شخص کو تعینات کیا جائے جو کہ تمام تر قانونی تقاضوں پر پورا اترتا ہو۔

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! مجھے ابھی اس کی کاپی ملی ہے تو براہ مہربانی اس تحریک التوائے کار کو پرسوں کے لئے pending کر لیں تو میں اس تحریک التوائے کار کا جواب دے دوں گا۔

جناب چیئر مین: جی، اس تحریک التوائے کار کو پرسوں تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اور وزیر قانون اس کا جواب دیں گے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئر مین! اسی نوعیت کی میری بھی ایک تحریک التوائے کار ہے تو اگر اس کو بھی ساتھ clip کر لیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، اس کی کاپی اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کروادیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئر مین! میں نے کاپی جمع کروادی ہے۔

جناب چیئر مین: اگلی تحریک التوائے کار جناب محمد ارشد ملک کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! بہت شکریہ۔ منسٹر صاحب نے جس طرح ڈالہ باری کا ذکر کیا تو انہوں نے اپنے حلقوں کا ذکر ضرور کیا لیکن اس میں ساہیوال بھی شامل ہے اور اسے بھی شامل کر لیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، بالکل، انہوں نے پنجاب کا ذکر کیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! انہوں نے اپنے حلقوں کا خصوصی ذکر کیا ہے لیکن ساہیوال بھی اس شامل ہے۔۔۔

جناب چیئر مین: آپ خصوصی طور پر ساہیوال کا ذکر کر کے یہ تحریک التوائے کارپڑھ لیں۔ آپ کی مہربانی ہوگی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! یہ مہربانی کریں اور سارے پنجاب کو consider کر لیں جہاں پر جہاں پر ژالہ باری ہوئی ہے۔

جناب چیئر مین: جی، انہوں نے بتایا ہے کہ پورے پنجاب کو consider کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! پورے پنجاب کو consider کیا جائے اور public کو facilitate کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، انشاء اللہ۔

آلو کی قیمت مقرر نہ ہونے کی وجہ سے کسانوں کو پریشانی کا سامنا

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اس وقت صوبہ پنجاب میں آلو کی اچھی فصل ہوئی ہے مگر ستم ظریفی دیکھیں کہ حکومت کی زرعی پالیسی نہ ہونے کے موجب آلو کے کسان کسمپرسی کی حالت میں ہیں۔ کسانوں کو آلو کی قیمت عدم مقرر ہونے کے باعث اصل لاگت بھی نہیں مل رہی ہے۔ گرتے ہوئے نرخوں کے موجب آلو کے کاشتکار ملک میں بالخصوص اور ضلع ساہیوال، اوکاڑہ، پاکپتن وہ دیگر اضلاع شامل ہیں میں بہت پریشانی کی حالت میں ہیں۔ حکومت کے پاس زرعی پالیسی کی عدم دستیابی کے باعث کوئی statistics of potatoes crop نہیں ہیں جو کہ حکومت کی export policy کی ناکامی ہے جس سے کسانوں کا معاشی استحصال ہو رہا ہے اور آلو کے کاشتکاروں نے اپنی اصل لاگت بھی نہ ملنے کے موجب فضل کو تلف کرنا شروع کر دیا ہے لہذا حکومت وقت سے گزارش ہے کہ درج بالا

واقعہ کافی الفور نوٹس لیتے ہوئے آلو کو بین الاقوامی منڈیوں میں export کیا جائے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئر مین! یہ زمیندوں کا بہت اہم مسئلہ ہے تو آپ مہربانی کریں۔

جناب چیئر مین: جی، بہت شکریہ۔ جی، متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیتے ہیں۔ اب تحریک التوائے کار نمبر 19/75 جناب محمد لطاسب سٹی کی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب منسٹر صاحب نے دینا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

ضلع راولپنڈی کے سکولوں میں تعینات اساتذہ کو ہارڈ ایریا الاؤنس دینے کا مطالبہ
(-- جاری)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئر مین! شکریہ۔ تحریک ہذا میں گزارش ہے کہ بلاشبہ کسی بھی معاشرے کی ترقی کے لئے تعلیم کو کلیدی حیثیت حاصل ہوتی ہے محکمہ سکول ایجوکیشن حکومت کی ہدایت کی روشنی میں صوبہ بھر تعلیم پالیسیوں پر عملدرآمد کرتا ہے۔ اساتذہ کرام کی بھرتی تبادلہ جات اور ان کی تدریسی کارکردگی کے حوالے سے صوبہ بھر میں یکساں پالیسی لاگو ہے۔ محکمہ کی کوشش ہوتی ہے کہ صوبہ بھر کے دور افتادہ پسماندہ علاقوں کے سکولوں میں اساتذہ تعلیمی سہولت فراہم کریں۔ سکولوں میں ہیڈ ماسٹرز اور ہیڈ مسٹریں کی تعیناتی کے لئے محکمہ سکول ایجوکیشن کی جانب سے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو ہیڈ ماسٹرز اور ہیڈ مسٹریں کی براہ راست بھرتی کے لئے کیس تکمیل کے مراحل میں ہے۔ PPSC کی طرف سے بھرتی کے لئے سفارشات موصول ہونے پر نہ صرف ضلع راولپنڈی کی تحصیلیں مری، کہوٹہ اور کوٹلی ستنیاں بلکہ صوبہ بھر کے دیگر اضلاع کے سکولوں میں بھی ہیڈ ماسٹرز اور ہیڈ مسٹریں تعینات کر دیئے جائیں گے۔ ان تحصیلوں کے اساتذہ کرام کی حوصلہ افزائی کے لئے انہیں ہارڈ ایریا الاؤنس بصورت Hill الاؤنس دیا جا رہا ہے۔ جہاں تک پہاڑی علاقوں میں تعینات اساتذہ کے تبادلہ جات کا تعلق ہے تو اس ضمن میں گزارش ہے کہ حکومت کی منظوری کے بعد صوبہ بھر میں تبادلہ جات کے لئے یکساں پالیسی پر عملدرآمد کیا جاتا ہے۔ تاہم اس ضمن میں حکومتی اقدامات کی روشنی میں محکمہ ضروری کارروائی عمل میں لائے گا۔ محکمہ سکولز ایجوکیشن میں اس وقت اساتذہ کو ہارڈ ایریا الاؤنس دینے کے بارے میں

بھی پالیسی پر محکمہ میں عملدرآمد نہیں ہو رہا تاہم حکومت کی طرف سے منظوری اور رقم کی فراہمی پر محکمہ ضروری کارروائی کرے گا۔

جناب چیئر مین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔ آپ نے کہا تھا کہ منسٹر صاحب کے بعد موقع دوں گا۔

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! ایک extension ہے۔

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون!

سپیشل کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"سپیشل کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں

22- اپریل 2019 سے دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب چیئر مین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"سپیشل کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں

22- اپریل 2019 سے دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:
 "سپیشل کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں
 22- اپریل 2019 سے دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"
 (تحریک منظور ہوئی)

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین!۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، رانا مشہود احمد خان! You should be relevant please!

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! جی۔۔۔

جناب چیئر مین: پوائنٹ آف آرڈر relevant ہونا چاہئے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! کس چیز سے؟

جناب چیئر مین: مفاد عامہ کی بات ہونی چاہئے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! میرا خیال ہے کہ ہمیں اتنی دیر اسمبلی میں ہو گئی ہے تو جو
 مفاد عامہ کی بات ہوگی تو اس floor پر وہی ہوگی اور اس کے علاوہ کچھ نہیں ہوگا۔

جناب چیئر مین: شکریہ

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! دوسری بات جو آپ نے اب کی ہے وہ میں کرنا نہیں چاہتا تھا
 تو kindly اس ہاؤس کو bulldoze کرنے کی کوشش نہ کریں۔ یہ اپوزیشن کا right ہے۔۔۔

جناب چیئر مین: نہیں، آپ اپنی بات کریں ناں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! یہاں کے عوام کے جو جذبات ہیں ان کی ترجمانی کرنا۔۔۔

جناب چیئر مین: آپ اپنی بات کریں ناں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! اگر بات شروع کی ہے تو اس کا جواب بھی سننے کا حوصلہ ہونا
 چاہئے۔

جناب چیئرمین: میں نے آپ کو مائیک دیا ہے آپ بات شروع کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! میں آج اس ہاؤس میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کل ہائر ایجوکیشن کمیشن کی ایک میٹنگ ہوئی ہے جس میں وائس چانسلر کمیٹی بیٹھی تھی اور اس کے حوالے سے میں بتانا یہ چاہتا ہوں کہ پاکستان کے ساتھ جو ظلم کیا جا رہا ہے، یہاں پر تعلیم کے ساتھ جو مذاق کیا جا رہا ہے، معاشرے تعلیم کے سر پر بڑھتے ہیں اور جب آپ وزارت سائنس و ٹیکنالوجی سزا کے طور پر منسٹر کو دیں گے تو آپ کا اور قوم کا وژن نظر آجائے گا کہ آپ تعلیم کے کتنے دوست ہیں۔

جناب چیئرمین! دوسری کل جو وہاں پر میٹنگ ہوئی اس کے اندر ایجوکیشن کے بجٹ پر drastic cut لگایا گیا ہے اور یہ کام اپوزیشن نہیں ہونے دے گی۔ کل فیصلہ یہ کیا گیا ہے کہ پبلک سیکٹر یونیورسٹیوں کی جو ٹیوشن فیس ہے اس کو ڈبل کیا جائے۔ کل فیصلہ یہ کیا گیا ہے کہ وہاں پر ریسرچ کے لئے جو پیسے دیئے جاتے تھے تو ریسرچ کو بند کر دیا جائے جب یونیورسٹیز میں ریسرچ نہیں ہوگی، یہ مسئلہ مسلم لیگ (ن) کا نہیں ہے، میں یہاں پر بیٹھے ہوئے تمام فاضل ممبران سے کہوں گا کہ یہ ہماری قوم کے مستقبل کا مسئلہ ہے، ہماری نوجوان نسل کو پڑھانے کا مسئلہ ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! جس کے بارے میں رانا مشہود احمد خان بات کر رہے ہیں یہ معاملہ وفاقی حکومت سے متعلق ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! ہماری یونیورسٹیوں کے وائس چانسلر بھی وہاں پر شریک ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین: رانا مشہود احمد خان! آپ جس میٹنگ کا ذکر فرما رہے ہیں کیا آپ اس میٹنگ میں خود موجود تھے؟

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! اس میٹنگ کی details میرے پاس موجود ہیں۔ میں جب on the floor of the House بات کرتا ہوں تو پوری ذمہ داری کے ساتھ کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: رانا مشہود احمد خان! جہاں تک بجٹ پر cut لگنے کی بات ہے تو اس حوالے سے ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! آج پنجاب کے معاملات اسلام آباد میں discuss ہو رہے ہیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئر مین! معزز ممبر رانا مشہود احمد خان غلط بات کر رہے ہیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! میں آپ کی وساطت سے چودھری ظہیر الدین سے کہوں گا کہ وہ اپنی باری پر بات کریں اور اس وقت مجھے اپنی بات مکمل کرنے دیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئر مین! معزز ممبر رانا مشہود احمد خان چھ ماہ کے بعد ہاؤس میں تشریف لائے ہیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! ہم اس طرح کے غلط کام اور پنجاب کے عوام کا استحصال نہیں ہونے دیں گے۔ کل وزیراعظم جناب عمران خان نے ایران میں بیٹھ کر کہا کہ پاکستان کی سرحدوں کے اندر سے ایران کے اندر حملے ہو رہے ہیں۔

جناب چیئر مین: رانا مشہود احمد خان! آپ غلط بات کر رہے ہیں۔ آپ National issues کو یہاں پر نہیں اٹھا سکتے۔ آپ تشریف رکھیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئر مین! رانا مشہود احمد خان غلط بات کر رہے ہیں۔ یہ بالکل جھوٹ بول رہے ہیں۔ یہ ہاؤس کو dictate کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے اور

"گو عمران گو" کی نعرے بازی شروع کر دی)

جناب چیئر مین: رانا مشہود احمد خان! یہ انتہائی نامناسب رویہ ہے۔ Order in the House.

میں تمام معزز ممبران سے درخواست کرتا ہوں کہ اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب چیئرمین: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں اور ہم مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں take up کرتے ہیں۔ مورخہ 12-مارچ 2019 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی زیر التواء قرارداد محترمہ شاہدہ احمد کی ہے۔ یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اور اس پر منسٹر ٹرانسپورٹ نے حکومتی موقف پیش کرنا تھا۔ وہ اپنا موقف پیش کریں۔ منسٹر ٹرانسپورٹ اس وقت ایوان میں موجود نہیں ہیں تو اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ دوسری زیر التواء قرارداد جناب منیب الحق کی ہے۔ وہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

کھادوں کی قیمتوں میں اضافہ واپس لینے کا مطالبہ

جناب منیب الحق: جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ کھادوں کی قیمت میں حالیہ

اضافہ فی الفور واپس لیا جائے"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ کھادوں کی قیمت میں حالیہ

اضافہ فی الفور واپس لیا جائے"

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

جناب چیئرمین! یہ ایک انتہائی اہم issue ہے۔ معزز ممبر کا concern بھی اپنی جگہ پر درست ہے

لیکن یہ ایک پالیسی matter ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں وفاقی حکومت اور صوبائی حکومت کی

پالیسی involved ہے اس لئے میری استدعا ہوگی کہ منسٹر صاحب کی طرف سے محکمے کا موقف

آنے کے بعد اس کو take up کیا جائے۔

جناب چیئرمین: محترم منیب الحق! اس معاملے میں ہم سب آپ کے ساتھ ہیں لیکن پہلے محکمے کا موقف آجائے۔ اس قرار داد کو pending کیا جاتا ہے تاکہ محکمے کا موقف آسکے۔ تیسری زیر التواء قرار داد جناب محمد منیب سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس قرار داد کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! وزیر توانائی، جناب محمد اختر نے جنوبی پنجاب کے بارے میں بہت اچھی بات کہی ہے۔ وزیر اعظم جناب عمران خان نے وزیر اعلیٰ پنجاب کو یہ ہدایت جاری کر دی تھی کہ کسانوں کا جو نقصان ہوا ہے اس کا فی الفور ازالہ کیا جائے۔ مہربانی کر کے مجھے بتائیں کہ ابھی تک وہاں پر کون سے وزیر گئے ہیں اور کسانوں کے نقصان کا کیا ازالہ کیا گیا ہے؟ تمام کسانوں کے لئے انشورنس پالیسی بہت ضروری ہے۔ کسان پورا سال اپنی فصلوں کا خیال رکھتے ہیں اور اس مرتبہ جب گندم کی فصل بالکل تیار ہو گئی تو بارشوں اور طوفان کی وجہ سے اس کا بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ نے ہمارے حق میں یعنی کسانوں کے لئے بات کی ہے۔ وزیر زراعت اس حوالے سے بات کر چکے ہیں اور ایگریکلچر انشورنس پالیسی آپ کی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

سری لنکا میں چرچہ پر حملوں کے بارے میں قرارداد دلانے کا مطالبہ

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ گزشتہ اتوار کے دن ہمارا ایسٹر ڈے پوری دنیا میں منایا گیا۔ ایسٹر ڈے کے موقع پر سری لنکا میں تین چرچہ کے اندر دھماکے ہونے کی وجہ سے وہاں پر سینکڑوں لوگ شہید ہوئے ہیں۔ جناب چیئرمین! میں چاہتا ہوں کہ اس حوالے سے حکومت کی طرف سے ایک مشترکہ قرارداد لائی جائے۔

جناب چیئرمین! میں گزارش کروں گا کہ اس مقدس ایوان میں سری لنکا کے چرچہ پر حملے کی مذمت کے حوالے سے ایک مشترکہ قرارداد لائی جائے تاکہ پوری دنیا میں یہ پیغام جائے کہ ملک پاکستان میں امن پسند لوگ رہتے ہیں اور ہم دہشت گردی کی مخالفت کرتے ہیں۔ سری لنکا کے چرچہ پر حملہ کر کے انسانیت کی تذلیل کی گئی ہے۔ جناب چیئرمین! میں یہ کہوں گا کہ حملہ کرنے والے انسان نہیں اور ان کا انسانیت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: طارق مسیح گل! آپ نے بہت valid پوائنٹ اٹھایا ہے۔ جی، وزیر قانون! وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ معزز ممبر نے بالکل صحیح نشاندہی کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان دھماکوں کی وجہ سے مسیحی برادری کے جو جذبات متاثر ہوئے اور انہیں جو تکلیف پہنچی ہے ہم سب بھی اس میں برابر کے شریک ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ایسٹر کے دن پنجاب میں اس قسم کا کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا اور انتہائی پُر امن طریقے سے ایسٹر کا تہوار گزارا ہے۔ سری لنکا میں یہ جو ناگہانی واقعہ ہوا ہے ہم اس حوالے سے آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ آپ قرارداد لے کر آئیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کو ایوان سے متفقہ طور پر منظور کروایا جائے گا۔

جناب چیئرمین: طارق مسیح گل! وزیر قانون نے وعدہ کیا ہے کہ جب آپ کی طرف سے اس حوالے سے قرارداد پیش کی جائے گی تو اسے متفقہ طور پر منظور کیا جائے گا۔

زیر وارنٹس

جناب چیئر مین: اب ہم زیر وارنٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیر وارنٹس محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

تحصیل کمیٹی جام پور کے ملازمین کو تنخواہ کی عدم ادائیگی

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئر مین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ تحصیل میونسپل کمیٹی جام پور کے خاکروہوں کو گزشتہ چار ماہ سے تنخواہوں کی ادائیگی نہیں کی جارہی جس سے ان غریب ملازمین کے گھروں میں فاقہ کشی کی نوبت آگئی ہے لہذا مجھے اس مسئلہ پر زیر وارنٹس کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئر مین: جی، آپ بات کر لیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئر مین! جام پور شہر کے اندر یہ بہت بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے۔ پچھلے دنوں سینٹری ورکرز باقاعدہ احتجاج بھی کرتے رہے ہیں۔ چار ماہ گزر چکے ہیں لیکن ابھی تک ان کو تنخواہیں نہیں مل سکیں۔ حکومت کی طرف سے ان کو تنخواہیں نہیں دی جارہیں اور بار بار یہ کہا جاتا ہے کہ فنڈز نہیں ہیں۔ جن لوگوں کے گھروں میں فاقے ہو رہے ہیں وہ کہاں جائیں؟ میں اس معزز ایوان کے سامنے ان غریب لوگوں کی آہ لے کر آئی ہوں۔ جن سینٹری ورکرز کو تنخواہیں نہ دی جائیں تو ان کے گھروں میں کیسے ایتر حالات ہوں گے؟ اس وقت وزیر قانون ایوان میں تشریف فرما ہیں تو میں آپ کی وساطت سے ان سے بھی گزارش کروں گی کہ ان سینٹری ورکرز کو تنخواہوں کی ادائیگی فوری طور پر کی جائے بلکہ وہ مجھے کوئی تاریخ دیں کہ کب تک ان کو تنخواہیں ادا کر دی جائیں گی؟

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! گزارش یہ ہے کہ محترمہ نے جس مسئلے کی نشاندہی فرمائی ہے وہ میونسپل کمیٹی جام پور سے متعلق ہے تو میں یہ تو نہیں کہتا کہ محترمہ کی بات غلط ہے کیونکہ محترمہ کے پاس جو انفارمیشن

ہے اُس کے مطابق انہوں نے یہاں پر یہ معاملہ اٹھایا ہے۔ میں اس معاملے کو دیکھ لیتا ہوں لیکن میں صرف اتنا ضرور کہنا چاہوں گا کہ میں محترمہ کو assure کرتا ہوں کہ دودن کا وقت دے دیں، انشاء اللہ تعالیٰ اُن کو تنخواہیں ادا کر دی جائیں گی۔

جناب چیئر مین: محترمہ! وزیر قانون نے assurance دے دی ہے کہ دودن میں یہ مسئلہ حل ہو جائے گا لہذا اس زیر و آرنوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیر و آرنوٹس ملک محمد احمد خان کا ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

میونسپل کمیٹی مصطفیٰ آباد قصور کے ملازمین کو تنخواہ کی عدم ادائیگی

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو کہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میونسپل کمیٹی مصطفیٰ آباد، قصور کے عملہ نے تنخواہیں نہ ملنے کی وجہ سے ہڑتال کر دی ہے۔ ملازمین کو ہر ماہ دس سے پندرہ تاریخ تک تنخواہ دی جاتی ہے۔ اس ماہ افسران کی باہمی چپقلش کی وجہ سے ملازمین کو تنخواہوں کی ادائیگی نہیں کی جا رہی۔ ملازمین اور اُن کی فیملی شدید اضطراب کا شکار ہیں لہذا مجھے اس مسئلے پر زیر و آرنوٹس کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئر مین: جی، بات کر لیں آپ!

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! شکریہ۔ گزارش یہ ہے کہ political rhetoric میں گئے بغیر یہ ایک genuine مسئلہ ہے اور وزیر قانون و پارلیمانی امور سے میری یہ درخواست ہوگی کہ kindly اس مسئلے کو priority پر address کروادیں کیونکہ اُن لوگوں کو آٹھ ماہ سے تنخواہ نہیں مل رہی۔

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):
جناب چیئرمین! ملک محمد احمد خان نے نشاندہی کی ہے کہ افسران کی باہمی چپقلش کی وجہ سے تنخواہیں
نہیں مل رہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ میں اس مسئلے کو personally sort out کر کے میں assure
کراتا ہوں کہ ان کو تنخواہ ملنی چاہئے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگلا زیرو آر نوٹس جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی شہر کی صفائی میں ناکام

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے
فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔
معاملہ یہ ہے کہ فیصل آباد جو کہ ایک انٹرنیشنل سٹی ہے جس میں ہزاروں لوگ اندرون ملک اور
بیرون ملک سے کپڑے کے کاروبار کے ساتھ ساتھ دیگر کاروبار کے لئے آتے ہیں۔ اس شہر میں
جگہ جگہ گندگی اور کوڑے کرکٹ کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی شہر بھر
کی صفائی میں ناکام ہو چکی ہے لہذا مجھے اس مسئلے پر زیرو آر نوٹس کے تحت بات کرنے کی اجازت دی
جائے۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بات کر لیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے پاس 189 یونین کونسلز
ہیں ہر یونین کونسل میں صرف 17 سینٹری ورکر موجود ہیں اور یہ 17 سینٹری ورکر بھی صرف
کاغذوں میں ہیں۔ آپ اگر موقع پر جا کر دیکھیں تو وہاں پر آپ کو سات سے آٹھ لوگوں سے زیادہ
نہیں ملیں گے۔ یونین کونسلوں کے چیئرمین حضرات نے ایم ڈی، ڈی سی اور کمشنر صاحب کو بارہا
دفعہ درخواستیں بھی دی ہیں لیکن اُس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہو سکا ہے۔ فیصل آباد پاکستان کا مائینسٹر
ہے اور ایک انڈسٹریل شہر ہے۔ فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی طرف سے مشینری خریدنے کے
لئے ایک اشتہار دیا گیا تھا وہ مشینری بھی فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے ابھی تک نہیں پہنچ سکی۔

جناب چیئرمین! میرے اپنے حلقہ میں جھنگ روڈ کے علاقے جن میں باؤ والا، ارشاد ناؤن، رشید آباد، سیف آباد، نعمت آباد اور ساہیانوالہ میں کوئی بھی سینٹری ورکر موجود نہیں ہے۔ ایم ڈی سے ٹیلیفون پر رابطہ کیا جاتا ہے تو وہ ایک دو دن کے لئے بندے بھیجتے ہیں پھر وہ کہتے ہیں کہ میاں صاحب! ہمارے پاس تنخواہیں دینے کے لئے پیسے نہیں ہیں لہذا ہم آپ کو ورکر کہاں سے arrange کر کے دیں؟

جناب چیئرمین! ایم ڈی نے مجھے کہا کہ آپ پنجاب اسمبلی میں اس مسئلہ کو اٹھائیں تاکہ وہ ہمیں نئی بھرتیوں کی اجازت دیں کیونکہ سالڈ ویسٹ کمپنی میں ہزاروں ورکروں کی ابھی ضرورت ہے۔ ایک ایک سٹی کونسل کے اندر تقریباً 15 سے 20 محلے موجود ہیں لیکن اتنے محلوں کے لئے صرف 10 سے 12 سینٹری ورکر ہیں۔ اب ایک سینٹری ورکر اگر سارا دن بھی کام کرتا رہے تو وہ ایک محلے کو صاف نہیں کر سکتا تو میری گزارش ہوگی کہ اس مسئلے کی مفصل رپورٹ منگوا کر یہاں ہاؤس میں ہمیں تسلی بخش جواب دیا جائے اور نئی بھرتیوں پر سے پابندی اٹھا کر وہاں پر سینٹری ورکرز کو بھرتی کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! چونکہ یہ زیر و آرنوٹس ابھی مجھے ملا ہے لیکن بجائے اس کے کہ ہم کسی بحث میں جائیں اس کی تفصیلی رپورٹ منگوا لیتا ہوں۔ ویسے بھی وہاں پر صفائی کو ensure کرنا متعلقہ محکمے کا کام ہے تو جو بھی رپورٹ آئے گی میں وہ بھی معزز ممبر کے ساتھ share کر دوں گا اور انشاء اللہ تعالیٰ اس پر عملی طور پر اقدامات بھی کریں گے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: اس زیر و آرنوٹس کا جواب آگیا ہے لہذا اس زیر و آرنوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس کل بروز بدھ 24- اپریل 2019 صبح 11:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

بدھ، 24- اپریل 2019

(یوم الاربعاء، 18- شعبان المعظم 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: نواں اجلاس

جلد 9: شمارہ 3

155

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 24- اپریل 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سکولز اینجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1- سدھنائی میلی لنک کینال اور لوئر بہاول کینال کی ری ماڈلنگ پر محکمہ آبپاشی

حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال 2012-13

ایک وزیر سدھنائی میلی لنک کینال اور لوئر بہاول کینال کی ری ماڈلنگ پر محکمہ آبپاشی حکومت پنجاب

کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال 2012-13 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2- شمالی و جنوبی بائی پاس کی تعمیر پر ملتان ڈویلپمنٹ اتھارٹی حکومت پنجاب کی پراجیکٹ

آڈٹ رپورٹ برائے سال 2013-14

ایک وزیر شمالی و جنوبی بائی پاس کی تعمیر پر ملتان ڈویلپمنٹ اتھارٹی حکومت پنجاب کی پراجیکٹ

آڈٹ رپورٹ برائے سال 2013-14 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

156

- 3- ضلع چکوال میں چھوٹے ڈیموں کی تعمیر (فیئر-ii) پر محکمہ آبپاشی کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال 2013-14
- ایک وزیر ضلع چکوال میں چھوٹے ڈیموں کی تعمیر (فیئر-ii) پر محکمہ آبپاشی کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال 2013-14 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔
- 4- آزار مغلاں ڈیم چکوال کی تعمیر پر محکمہ آبپاشی حکومت پنجاب کی پرفارمنس آڈٹ رپورٹ برائے سال 2015-16
- ایک وزیر آزار مغلاں ڈیم چکوال کی تعمیر پر محکمہ آبپاشی حکومت پنجاب کی پرفارمنس آڈٹ رپورٹ برائے سال 2015-16 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔
- 5- جی ٹی روڈ گوجرانوالہ پر فلائی اوور کی تعمیر پر محکمہ مواصلات و تعمیرات حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال 2014-15
- ایک وزیر جی ٹی روڈ گوجرانوالہ پر فلائی اوور کی تعمیر پر محکمہ مواصلات و تعمیرات حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال 2014-15 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

157

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کانواں اجلاس

بدھ، 24- اپریل 2019

(یوم الاربعاء، 18- شعبان المعظم 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12 بج کر 43 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

عوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ۝ مَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ ۝
وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ ۝ وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝
فَسَتَبْصِرُ وَيُبْصِرُ ۝ يَا أَيُّهَا الْمَفْتُونُ ۝ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ
بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ ۝ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۝ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِينَ ۝

سورۃ القلم آیات 1 تا 8

ن۔ قلم کی اور جو (اہل قلم) لکھتے ہیں اس کی قسم (1) کہ (اے محمد) تم اپنے پروردگار کے فضل سے دیوانے نہیں ہو (2) اور تمہارے لئے بے انتہا اجر ہے (3) اور تمہارے اخلاق بہت (عالی) ہیں (4) سو عنقریب تم بھی دیکھ لو گے اور یہ (کافر) بھی دیکھ لیں گے (5) کہ تم میں سے کون دیوانہ ہے (6) تمہارا پروردگار اس کو بھی خوب جانتا ہے جو اس کے رستے سے بھٹک گیا اور ان کو بھی خوب جانتا ہے جو سیدھے راستے پر چل رہے ہیں (7) تو تم جھٹلانے والوں کا کہنا نہ مانا (8)

وما علینا الا البلاغ

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

رحمت دو جہاں حامی بے کساں
 شافع اُمتاں وہ کہاں میں کہاں
 اُن کی خوشبو سے مہکیں چمن درچمن
 تذکرے آپ کے انجمن انجمن
 چاند کی چاندنی، تاروں کی روشنی
 اُن کے رُخ سے عیاں وہ کہاں میں کہاں
 مہ لقا، خوشنوا، دلربا،
 دلکشا، مُجتبیٰ، مُصطفیٰ، راہنما، پیشوا
 جملہ محبوبیاں ان گنت خوبیاں
 ہو سکیں نہ بیاں وہ کہاں میں کہاں

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب ڈپٹی سپیکر: وقفہ سوالات کے بعد پوائنٹ آف آرڈر لیں گے۔

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ سکولز ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔
محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 833 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں واقع سرکاری ونجی سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

- *833: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) صوبائی دارالحکومت لاہور میں اس وقت کتنے سرکاری ونجی سکول کام کر رہے ہیں؟
- (ب) لاہور کے سرکاری سکولوں اور ونجی سکولوں میں کتنے بچے زیر تعلیم ہیں اس کی مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ ونجی سکول اپنی مرضی کی فیسیں وصول کر رہے ہیں کیا حکومت نے ونجی سکولوں کی کوئی فیس مقرر کی ہے تو اس کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے، اگر نہیں تو کیا حکومت فیس مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) صوبائی دارالحکومت لاہور میں اس وقت 1128 سرکاری اور 17-2016 کے سروے کے مطابق پرائیویٹ تعلیمی اداروں کی تعداد 5216 ہے۔ پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے حوالے سے نیا سروے جاری ہے جس کی دو ماہ تک مکمل ہونے کی امید ہے۔ سروے مکمل ہونے کے بعد لاہور میں نجی سکولوں کی حتمی تعداد سامنے آئے گی۔

(ب) لاہور کے سرکاری سکولوں میں بچوں کی تعداد 6,46,833 ہے جبکہ نجی تعلیمی اداروں میں بچوں کی تعداد تقریباً دس لاکھ سے زائد ہے۔ نجی تعلیمی اداروں کے متعلق جاری سروے مکمل ہونے کے بعد ان میں زیر تعلیم بچوں کی نئی تعداد کا پتا چل سکے گا۔

(ج) درست نہ ہے۔ کوئی نجی سکول اپنی مرضی سے فیس وصول نہیں کر سکتا۔ رجسٹریشن کے وقت ہر نجی تعلیمی ادارہ اپنی فیس لکھنے کا پابند ہوتا ہے اور ڈسٹرکٹ رجسٹریشن اتھارٹی کی منظوری سے فیس وصول کر سکتے ہیں۔ نجی تعلیمی ادارے پانچ فیصد سالانہ اضافہ اپنی مرضی سے کر سکتے ہیں اور تین فیصد سالانہ اضافہ ڈسٹرکٹ رجسٹریشن اتھارٹی کی اجازت سے کر سکتے ہیں۔ سپریم کورٹ کے حالیہ حکم کے مطابق تمام نجی سکولز جن کی فیس پانچ ہزار یا اس سے زائد ہے وہ فیس میں 20 فیصد کمی کریں گے اور موسم گرما کی تعطیلات کی پچاس فیصد فیس واپس کرنے کے پابند ہوں گے جس پر عملدرآمد کروایا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ج: (الف) پر ہے کہ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ:

"صوبائی دارالحکومت لاہور میں اس وقت 1128 سرکاری سکول ہیں اور

اس کے مقابلے میں پرائیویٹ تعلیمی اداروں کی تعداد 5216 ہے۔ اس کا

مطلب ہے کہ پرائیویٹ سکول پانچ گنا زیادہ ہیں۔"

یہ گورنمنٹ کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ:

Government decided to make new schools but because of what I know in the last one year they have decided but not made any new school.

مہربانی سے اس پر elaborate کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز امیجوشن (جناب مراد اس): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کو اس پر اتنا بتا دوں کہ جب سکول بند کئے گئے تھے۔۔۔

(اذان ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ بات کیجئے۔

وزیر سکولز امیجوشن (جناب مراد اس): جناب سپیکر! جب بھی gap چھوڑا جائے گا اور space دی جائے گی تو وہ fill ہو جائے گی۔ آج سے کافی سال پہلے کی بات ہے کہ گورنمنٹ سکول بنے، جب وہ بننے کم ہو گئے یا نہیں بنے تو اس کے مقابلے میں لاہور کی آبادی بڑھتی گئی۔ گورنمنٹ نے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے سرکاری سکول نہیں بنائے تو یہ gap پرائیویٹ سکولوں نے پورا کیا۔ جہاں بھی کوئی gap چھوڑا جائے گا تو وہ کوئی نہ کوئی fill کر دے گا۔ اس وجہ سے پرائیویٹ سکولوں کی تعداد پانچ ہزار سے زائد اور ہماری 1128 ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آگے کوئی پالیسی نہیں بنائی گئی۔ ان کا سوال یہ تھا کہ پرائیویٹ سکول five time زیادہ ہیں۔ کیا حکومت ایسی کوئی پالیسی بنا رہی ہے کہ یہ gap کم ہو جائے؟

وزیر سکولز امیجوشن (جناب مراد اس): جناب سپیکر! گورنمنٹ کے پہلے سکولوں کو ٹھیک کرنا ہے بجائے اس کے کہ ہم نئے سکول بناتے جائیں۔ اس وقت گورنمنٹ کے سکولوں کے جو حالات ہیں اگر وہ آپ میرے ساتھ جا کر دیکھیں تو پریشان ہو جائیں گے کیونکہ میں تو پریشان ہوں۔ ہمیں پہلے ان کے حالات ٹھیک کرنے چاہئیں بجائے اس کے کہ ہم نئی عمارات بناتے جائیں۔ اس وقت سکولز امیجوشن ڈیپارٹمنٹ میں سکولوں کی سہولیات اور اساتذہ کو بھی جو مشکلات درپیش ہیں ہمیں

پہلے انہیں ٹھیک کرنا چاہئے پھر ہم آگے چلیں گے نہیں تو اور عمارات بنانے سے مشکلات بڑھتی جائیں گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں جناب مراد اس کی عزت کرتی ہوں کہ انہوں نے ایسا نہیں کیا کہ سوال کا جواب ہم پر نہیں ڈالا۔ It is progressive thinking۔ جناب سپیکر! ج: (ب) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ چھ لاکھ طلباء گورنمنٹ سکولوں میں ہیں اور دس لاکھ طلباء پرائیویٹ سکولوں میں ہیں تو

What steps is the government taking in the upcoming year to increase the quality of education and to improve enrollment and I would want you to answer this question without blaming the previous governments.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس): جناب سپیکر! How can you not blame the previous government کیونکہ انہوں نے سکول ڈیپارٹمنٹ کی تباہی مچا دی ہے؟ In a row انہوں نے تولا ہور کا 10 سال یہ سسٹم چلایا ہے پھر یہ کہہ رہی ہیں کہ سابق حکومت کو blame نہ کریں۔ ہماری حکومت کو آئے ہوئے ابھی صرف آٹھ ماہ ہوئے ہیں لہذا جو problems create کی گئی ہیں وہ ان کی اپنی ہیں ہم نے تو ان کو ٹھیک کرنا ہے۔

جناب سپیکر! معزز خاتون ممبر پوچھ رہی ہیں کہ اس سال کے لئے کیا گیا ہے؟ تو سب سے پہلے ہم curriculum ٹھیک کرنے جا رہے ہیں تاکہ بچوں کو ہم کو الٹی ایجوکیشن دے سکیں تو انشاء اللہ تعالیٰ first phase of curriculum changes اگلے سال آپ کو books میں نظر آئے گا۔ It is not an easy thing کہ آپ overnight اس کو change کر سکیں لہذا phase by phase اس کو ہم change کریں گے پہلا فیئر انشاء اللہ تعالیٰ within one year جو کتابیں اس summer میں پرنٹ ہوں گیں اس میں نظر آئے گا۔

MS HINA PERVAIZ BUTT: Mr Speaker! We will be waiting for the new education policy. Thank you.

جناب سپیکر! میرا جز (ج) کے حوالے سے ضمنی سوال یہ ہے کہ سپریم کورٹ کے آرڈر کے مطابق پانچ ہزار روپے سے زائد فیس لینے والوں پر ایڈیوٹ سکولز کے خلاف کارروائی کی جائے گی تو کون سے ایسے پر ایڈیوٹ سکولز ہیں جن کے خلاف ایکشن لیا گیا، because of coming summer season, ACs and other extra curriculum activities پر ایڈیوٹ سکولز extra fee charge کر رہے ہیں تو وہ کون سے ایسے سکولز ہیں جن کے خلاف ایکشن لیا گیا ہے؟

MR DEPUTY SPEAKER: This is very important question.

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس): جناب سپیکر! Absolutely اس حوالے سے جو سپریم کورٹ کا فیصلہ آیا تھا کہ it was only for that one year it was not for the other years. مگر جن سکولز کے خلاف ہم نے ایکشن لیا ہے انہوں نے اپنی فیسیں کم کی ہیں اگر محترمہ کو ان سکولز کی لسٹ چاہئے تو یہ میرے پاس آجائیں میں ان کو وہ لسٹ فراہم کر دوں گا۔ اگر کسی سکول نے فیس کم نہیں کی تو یہ مجھے اس سکول کی نشاندہی کریں پھر ہم ان کو پکڑیں گے کیونکہ ہم نے ایسے سکولز کو پکڑا ہے اور ان سے فیسیں کم کروائی ہیں۔ لوگ ہمارے پاس fee bill لے کر آئے ہم نے ایک ٹیلیفون نمبر رکھا جو کہ صبح 9:00 بجے سے شام 5:00 تک بجے تک چلتا تھا جتنے دن فیس میں کمی کی جانی تھی، اس نمبر پر لوگوں کی complaints آتی تھیں اور لوگ ہمارے پاس fee bills لاہور آفس میں لے کر آتے تھے۔ جن جن ڈسٹرکٹس میں سکولز کی complaints آئی ہیں وہاں پر ہم نے فیسیں کم کروائی ہیں۔ اگر ابھی کسی سکول نے فیس کم نہیں کی تو یہ ان کی complaint ہمارے پاس لے کر آئیں ہم ان کا مسئلہ حل کروائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اگر آپ کے پاس کوئی لسٹ یا کوئی ایسا سکول ہے تو وہ آپ identify کر دیں تو پھر اس حوالے سے ہم بات کر لیں گے۔ اب ہم اگلا سوال لیتے ہیں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میرا اسی سوال کے حوالے سے ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں معزز منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کیونکہ انہوں نے ابھی یہاں پر ایک بات کی ہے کہ سپریم کورٹ نے فیسوں کے حوالے سے ایک سال کے لئے آرڈر کیا تھا تو اب ان کی کیا پالیسی ہے they are going to move forward یا اسی پر stay کریں گے کیونکہ یہ بہت important issue ہے کیونکہ اگر لوگوں نے پہلے کی نسبت کم فیسیں جمع کروائی ہیں اس پر منسٹر صاحب نے ایکشن بھی لیا ہے تو میرا خیال ہے کہ اس کو continue کرنا چاہئے تو اس پر آپ kindly کچھ فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس): جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ کو بتاؤں کہ پہلی مرتبہ گورنمنٹ نے فیسیں کم کروانے کے حوالے سے اتنا سخت ایکشن لیا ہے کیونکہ کورٹ آرڈرز تو پہلے بھی آتے تھے لیکن ان پر implement نہیں ہوتا تھا۔ جناب سپیکر! پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ ہم نے سکولز کو فیسیں کم کرنے کے لئے force کیا ہے اور انہوں نے فیسیں کم کی ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری چیز میں ان کو بتاؤں کہ سکولز کو سالانہ 5 فیصد فیس میں اضافہ کرنا allowed ہے لیکن کئی سکولز ایسے ہیں جنہوں نے کہا ہے کہ 5 فیصد فیس بڑھانے سے ہمارے expenditure پورے نہیں ہو رہے تو اس کے لئے ڈسٹرکٹ رجسٹریشن اتھارٹی ہے جس میں ان سکولز نے اس چیز کو prove کرنا ہے۔ They have to prove it then they can increase from 5 to 8 percent fee otherwise increase وہ پانچ فیصد سے زیادہ نہیں کر سکتے۔ اگر اس سے زیادہ کوئی fee increase کرے تو ہمیں بتائیں we will take action جب تک کہ وہ اس چیز کو prove نہیں کرے گا کہ اس کو مزید تین فیصد اضافہ کرنا ہے تب تک ان کو اجازت نہیں دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! ملک ندیم کامران کا یہ سوال تھا کہ ایک سال فیس کی مد میں جو relaxation دی گئی تھی آیا آپ اس کو continue کریں گے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! معزز ممبر نے پوچھا ہے کہ آگے آپ کس طرح اس کو لے کر چلیں گے تو آگے بھی ہم سالانہ پانچ فیصد اضافے کی ہی اجازت دیں گے۔ اگر کسی نے پانچ فیصد سے تین فیصد مزید یعنی آٹھ فیصد تک فیس بڑھانی ہے تو they have to us come into with to us کہ پانچ فیصد فیس بڑھانے سے ان کے expenditure پورے نہیں ہو رہے۔ otherwise five percent increase is for every year.

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرا بھی ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرے خیال میں بڑا سادہ سا سوال ہے جس کو منسٹر صاحب یا تو سمجھ نہیں رہے یا سمجھنا نہیں چاہتے۔

جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ انہوں نے یہاں پر statement دی ہے کہ سپریم کورٹ کا جو فیصلہ ہے وہ صرف ایک سال کے لئے تھا اب چونکہ یہ سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے اس لئے اس پر زیادہ بحث نہیں ہو سکتی میں common sense سے بات کر رہا ہوں یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک بچے کی فیس 20 ہزار روپے ماہانہ ہے اور سپریم کورٹ حکم دے کہ اس سال اس بچے کے والدین فیس 20 ہزار روپے سے کم کر کے 15 ہزار روپے دیں گے اور جب اگلا سال شروع ہو گا تو پھر سے 20 ہزار روپے فیس دیں گے یعنی یہ relief سپریم کورٹ نے صرف ایک سال کے لئے دیا ہے۔ Common sense اس بات کو نہیں مانتی لہذا اب میں ان کی statement کے بعد سپریم کورٹ کے مختلف وکلاء سے مشورہ کرتا ہوں میں آپ کی اس statement کو چیلنج نہیں کر رہا کیونکہ جس چیز کا علم نہ ہو اس پر بحث نہیں کرنی چاہئے لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ عقل نہیں مانتی کہ سپریم کورٹ ایک بچہ جو کہ پہلی یا دوسری کلاس میں ہے اس کو صرف ایک سال کے لئے relief دے اور اس کی اگلی پندرہ سالہ ایجوکیشن پر اسی طرح سے پرائیویٹ سکولز کا کلہاڑا چلتا رہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آپ نے بالکل ٹھیک کہا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ایک تو یہ بات ہے دوسرا وہی سوال ابھی باقی رہتا ہے کہ فرض کریں کہ ہم منسٹر صاحب کی اس statement کو درست مان لیں کہ سپریم کورٹ نے صرف ایک سال کے لئے relief دیا ہے اگلے سالوں کا relief نہیں دیا اگر یہ درست بھی مان لیں تو پھر ملک ندیم کامران نے جو سوال کیا ہے اس کا بڑا واضح جواب آنا چاہئے کہ اگلے سالوں کے لئے سپریم کورٹ نے relief نہیں دیا تو کیا پنجاب حکومت اس حوالے سے relief دینے کا ارادہ رکھتی ہے جیسا کہ سپریم کورٹ نے حکم دیا ہے یا پنجاب حکومت کا بھی یہی خیال ہے کہ ایک سال کے لئے relief دے کر باقی اگلے سالوں سے relief نہیں دینا تو یہ بڑا واضح سوال ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز امیجوشن (جناب مراد اس): جناب سپیکر! میں آپ کو اس حوالے سے یہ بتا دوں کہ جو پالیسی ہے وہ پانچ فیصد ہے اب پندرہ ہزار روپے فیس پر پانچ فیصد اضافے کے ساتھ ایک ہزار یا پندرہ سو روپے بن رہے ہیں تو وہ فیس ہر سال increase ہوتی ہے۔ سپریم کورٹ کا یہ فیصلہ کیوں آیا کیونکہ پرائیویٹ سکولز نے فیسوں میں پانچ فیصد سے بہت زیادہ اضافہ کر دیا تھا اور کوئی اس کو چیک کرنے والا نہیں تھا کہ سکولز نے فیسوں میں 10، 5 یا 20 فیصد اضافہ کر دیا ہے everyone was out of control کہ کوئی 5 ہزار، 10 ہزار اور کوئی 20 ہزار روپے فیس بڑھا رہا ہے ان کو کوئی روکنے والا نہیں تھا۔ جب سے سپریم کورٹ کا آرڈر آیا ہے اس کے بعد اب پانچ فیصد کی پالیسی ہے اور آٹھ فیصد جو فیس بڑھائے گا اس حوالے سے میں نے آپ کو پہلے بتا دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! میرا خیال ہے آپ جناب سمیع اللہ خان کا سوال سمجھ نہیں رہے۔ ان کے سوال کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جو relaxation سپریم کورٹ نے دی تھی وہ صرف ایک سال کے لئے تھی تو پنجاب گورنمنٹ اس حوالے سے کیا کرنے جا رہی ہے، Are you planning to do something to reduce the fee.

وزیر سکولز امیجوشن (جناب مراد اس): جناب سپیکر! دیکھیں، فیسیں تو پہلے ہی کم ہو چکی ہوئی ہیں اب ہم اس سے زیادہ مزید کم نہیں کر سکتے۔ اب inflation with everything else وہ پانچ فیصد کی پالیسی چلتی ہے۔ ہم سکولز کو یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ آپ فیسیں نہ بڑھائیں اور

تین سال، پانچ سال یا دس سال تک ایک ہی فیس رکھیں۔ This is not worth of it. it's a business so they have also to see to it. reasonable amount ہے وہ ہم نے رکھی ہوئی ہے اگر پانچ فیصد سے اوپر کوئی جائے گا تو اس کا ہمیں بتائیں۔ آپ ہمارے پاس fee bill لے کر آئیں۔ we will take care of it.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب سميع اللہ خان!

جناب سميع اللہ خان: جناب سپیکر! میرا تو یہی خیال تھا شاید منسٹر صاحب درست ہی کہہ رہے ہوں سپریم کورٹ نے بڑے واضح طور پر 20 فیصد فیسوں میں کمی کا حکم دیا تھا لہذا اب آئندہ سال فیسوں میں اضافہ پانچ فیصد ہے یعنی 20 فیصد کمی کا اعلان صرف ایک سال کے لئے ہی لاگو ہے اس کے بعد یہ لاگو نہیں ہوگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وہ ایک سال کے لئے ہی لاگو ہے اور اس کے بعد سکولز پانچ فیصد فیس سالانہ بڑھاتے رہیں گے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک محمد احمد خان! ویسے اس پر بہت ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری اس پر چھوٹی سی submission یہ ہے کہ معزز منسٹر نے سپریم کورٹ کے حکم کے بعد اس حوالے سے جو پالیسی وضع کی ہے اس پالیسی کے ساتھ اس ہاؤس کو during the question hour پوچھ سکتے ہیں کیونکہ ان کا سٹاف بھی یہاں پر بیٹھا ہے تو یہ ہاؤس کو apprise کر دیں before the conclusion of this question hour کہ وہ پالیسی کے تحت کیا جو 20 فیصد فیسیں کم کر دی گئی تھیں اس کے بعد سالانہ جو پانچ فیصد فیس بڑھانی ہے اس پالیسی کے خدوخال بیان کر دیں کیونکہ یہ پورے صوبے میں بہت اضطراب ہے کیونکہ جس طریقے سے فیسیں بڑھ رہی ہیں تو اس حوالے سے کوئی uniform policy نہیں ہے اگر ہے تو اس کو kindly یہ بیان فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION (Mr Murad Raas):

Mr Speaker! Again I will repeat the same thing uniform policy is five percent increase

اگر پانچ فیصد سے زیادہ کوئی فیس وصول کرتا ہے تو یہ آکر بتائیں۔

We will handle it, we will take care of it.

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! اگر فیسیں 20 فیصد کم ہو گئی تھیں اب یہ جو پانچ فیصد سالانہ فیس بڑھانے کی بات کر رہے ہیں تو کیا یہ جو 20 فیصد فیسیں کم ہوئی ہیں اس سے پانچ فیصد زیادہ فیس وصول کریں گے یا جو پہلے 20 فیصد زیادہ تھی اس سے پانچ فیصد سالانہ اضافہ کریں گے؟ وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! جو existing fee ہے اس سے پانچ فیصد زیادہ سالانہ فیس وصول کی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم اگلا سوال لیتے ہیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! جب ہماری حکومت تھی تب یہ پالیسی آئی تھی جو ایک uniform پالیسی تھی۔ اس وقت ڈرامہ یہ کیا جا رہا ہے کہ پچھلے ڈیڑھ سال کے اندر فیسوں میں جو اضافہ ہوا اب اُس کے اوپر وہ پانچ سے بیس فیصد اضافہ لے کر گئے اور اب کہا جا رہا ہے کہ uniform پالیسی سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد ہے تو جو فیسیں بڑھادی گئیں اس پر پانچ فیصد ہے۔ ان کو یہ چاہئے کہ جو فیسیں پانچ فیصد سے اوپر جہاں جہاں بڑھائی گئی ہیں وہ واپس لیں کیونکہ یہ طے ہے کہ ہر سال آپ پانچ فیصد بڑھا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! پہلے پالیسی یہ تھی کہ پانچ فیصد سے اگر اوپر اضافہ کرنا ہے تو اس حوالے سے جو کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں اُن کو آپ نے satisfy کرنا تھا۔ یہ جو اتنا زیادہ increase آیا ہے اور والدین پر بوجھ پڑا ہے اس پر آپ کو بھی دیکھنا چاہئے کیونکہ آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں اور حکومت کا کام ہے کہ اس اضافے کو واپس لیا جائے اور سالانہ پانچ فیصد پر اس کو cap کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! بڑی اچھی بات ہے کہ پچھلی دفعہ جو وزیر تعلیم تھے انہوں نے اٹھ کر بات کی ہے۔ میں اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے پہلے فیسوں کو کبھی کنٹرول کیا اور نہ کبھی ایکشن لیا لیکن اب پہلی دفعہ یہ ایکشن لیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بتا دوں کہ وزیر تعلیم کا اٹھ کر اس طرح بات کرنا جن کی وجہ سے آج ہم یہاں مسائل کے اندر کھڑے ہیں۔ یہ پانچ فیصد cap ہے there is nothing more than five percent اور اس سے زیادہ نہیں ہے۔ یہ پانچ فیصد existing فیسوں کے اوپر ہے جبکہ پچھلی بڑھی ہوئی فیسوں پر نہیں ہے۔ ایک ہی بات بار بار repeat کی جا رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلے سوال کی طرف چلتے ہیں کیونکہ اس پر کافی ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔ اگلا سوال بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! آپ Custodian of the House ہیں تو جب personal attack آئے گا تو اُس پر آپ وقفہ سوالات کے بعد ٹائم دے دیں کیونکہ میں وقفہ سوالات کو خراب نہیں کرنا چاہتا۔ اس بات کا جواب دینا ہے کہ پچھلی حکومت نے کیا کیا اور انہوں نے کیا بیڑا غرق کیا ہے اس پر پوری بات ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1034 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں گرلز سکولوں کی تعداد اور سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*1034: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں اس وقت کتنے گرلز سکولز قائم ہیں؟

(ب) کیا ان تمام گرلز سکولوں میں ٹائلٹ کی سہولت میسر ہے۔

(ج) صوبہ کے جن گرلز سکولوں میں ٹائلٹ نہ ہیں کیا حکومت ٹائلٹ بنوانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت 27,734 گرلز سکولز قائم ہیں۔

(ب) 27,705 گرلز سکولوں میں ٹائلٹ کی سہولت میسر ہے جبکہ 29 گرلز سکولوں میں ٹائلٹ کی سہولت میسر نہ ہے۔

(ج) صوبہ کے جن گرلز سکولوں میں ٹائلٹ موجود نہ ہے وہاں ٹائلٹ کی تعمیر کے لئے آئندہ ترقیاتی منصوبہ 2019-20 میں رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! ج: (ب) میں elaborate کیا گیا ہے کہ پنجاب میں ٹوٹل 27 ہزار 734 گرلز سکول ہیں جن میں 29 سکولوں میں ٹائلٹ کی سہولت نہ ہے۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ کون سے areas ہیں جہاں ٹائلٹ نہیں ہیں اور اگر بچیوں نے ٹائلٹ استعمال کرنا ہو تو کس طرح کرتی ہیں؟ اسی طرح انہوں نے جواب میں یہ بھی elaborate کیا ہے کہ 2019-20 میں ڈویلپمنٹ فنڈ رکھا جائے گا لہذا بتایا جائے کہ کتنا ڈویلپمنٹ فنڈ رکھا گیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میرے پاس 29 سکولوں کی لسٹ ہے جو میں ممبر صاحبہ کو بھجوا دیتا ہوں۔ انہوں نے سوال میں یہ نہیں پوچھا کہ وہ واش رومز کہاں استعمال کرتی ہیں لہذا یہ fresh question بنتا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے فنڈز کے متعلق پوچھا ہے تو اس کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ NSB فنڈز میں سے استعمال کریں لیکن اگر نہ ہوئے تو ہم ADP میں ڈالیں گے۔ اگر existing ٹائلٹ کو add کرنا ہو تو اس پر 30 ہزار روپے لگتے ہیں لیکن نیا ٹائلٹ بنانا ہو تو اس میں سیوریج کا بھی کام کرنا ہوتا ہے جس پر تقریباً 50 ہزار روپے لگتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ اسی سال میں بن جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا اس بجٹ میں شامل کروائیے ہیں؟
 وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! جی، بالکل کروائیے ہیں۔
 جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال جناب محمد ارشد جاوید کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔
 جناب محمد ارشد جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 780 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
 جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خان پور کیڈٹ کالج کی بلڈنگ کی تعمیر اور جاری کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*780: جناب محمد ارشد جاوید: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کیڈٹ کالج خان پور ضلع رحیم یار خان کی بلڈنگ جس پر اب تک تقریباً 70 فیصد کام ہو چکا ہے؟
 (ب) کیا محکمہ نے بقایا بلڈنگ کے لئے فنڈز جاری کر دیئے ہیں، اگر نہیں تو کب تک جاری کرنے کا ارادہ ہے؟

(ج) محکمہ کالج کا کام جلد مکمل کرنے اور کلاسز شروع کرنے کا کب تک ارادہ رکھتا ہے؟
 وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) کیڈٹ کالج خان پور ضلع رحیم یار خان کی بلڈنگ کا 80 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔
 (ب) کیڈٹ کالج خان پور کی عمارت کی تعمیر ایک جاری سکیم ہے جس کا 80 فیصد کام پورا ہو چکا ہے۔ اس منصوبہ کے layout plan کی تبدیلی کی وجہ سے اس کی لاگت میں اضافہ ہو چکا ہے۔ منصوبہ کا نظر ثانی PC-I جس کی مالیت 611.495 ملین روپے ہے، متعلقہ فورم پر جمع کروادیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں Pre-PDWP میٹنگ مورخہ 02-04-2019 کو ہو چکی ہے جس کی منظوری اور فنڈز کی دستیابی پر یہ منصوبہ مالی سال 2019-20 میں مکمل ہو جائے گا۔

(ج) اگلے مالی سال 2019-20 کے دوران کیڈٹ کالج خان پور کی عمارت کی تکمیل کے لئے بقیہ رقم جاری کر دی جائے گی اور اسی سال کلاسز بھی شروع کر دی جائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد جاوید: جناب سپیکر! جی (ج) میں انہوں نے لکھا ہے کہ 20-2019 کے دوران کیڈٹ کالج خان پور کی عمارت کی تکمیل کے لئے بقیہ رقم جاری کر دی جائے گی اور اسی سال کلاسز بھی شروع کر دی جائیں گی۔ میری جناب منسٹر سکولز ایجوکیشن سے گزارش ہے کہ اگر کالجوں کے حساب سے دیکھیں تو 20-2019 کا سیشن 15- اگست 2019 سے شروع ہونا ہے۔ اگر سکول کا حساب لگایا جائے تو یکم اپریل 2019 کو سیشن شروع ہو چکا ہے۔ کیا منسٹر صاحب یہ assure کریں گے کہ یہ 15- اگست تک سیشن شروع ہو جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! کیا اسی سال شروع کر دیا جائے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس): جناب سپیکر! بلڈنگ کی تعمیر کا 80 فیصد کام ہو چکا ہے اور بقیہ 20 فیصد رہ گیا ہے۔ ہماری پوری کوشش ہے کہ اسی سال کام ختم کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگست میں سیشن شروع ہو جائے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس): جناب سپیکر! اگست نہ سہی لیکن ہم کم از کم اس سال ان کو بلڈنگ تیار کر دیں گے۔ اگر طلباء کو کلاسوں میں بٹھانا ہو تو extra جگہ تیار ہو چکی ہوگی۔ اگر اگست میں کام مکمل نہ ہو تو اسی سال دسمبر سے پہلے پہلے یہ جگہ تیار ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد جاوید! منسٹر صاحب on the floor of the House surety دے رہے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس): جناب سپیکر! اگر درمیان میں problems آتی ہیں تو معزز ممبر میرے پاس ضرور آئیں۔ اگست ستمبر تک کوئی issues سامنے آئیں تو یہ میرے پاس آ کر ضرور discuss کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد جاوید! آپ خود visit کر کے منسٹر صاحب کے ساتھ میٹنگ کر لیجئے گا۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب سپیکر! تحریک انصاف کی حکومت میں خاص طور پر مسلم لیگ (ن) کے sitting ایم پی ایز پر ban ہے کہ وہ ڈی سی صاحبان کے پاس نہیں جاسکتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! کیا آپ نے ban لگایا ہوا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! اصل میں issue یہ ہے کہ پچھلے پانچ سال ہمارے اوپر ban تھا لیکن ہم نے ان پر کوئی ban نہیں لگایا۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب سپیکر! کالجوں کے by laws میں sitting ایم پی اے اُس کا ممبر ہوتا ہے لیکن ان سے جواب طلب کیا جاتا ہے کہ مسلم لیگ (ن) کا sitting ایم پی اے کیوں آیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، تشریف رکھیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ب) سے متعلق ہے جس میں انہوں نے بتایا ہے کہ 611.495 ملین روپے متعلقہ فورم پر جمع کروادیئے ہیں۔ مجھے پہلے وہ متعلقہ فورم بتا دیں کہ کون سا ہے اور دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا کیڈٹ کالج حکومت پنجاب کی domain میں آتا ہے یعنی اس کی رجسٹریشن کیا سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے under ہوتی ہے؟ وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! سوال ذرا repeat کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! سوال repeat کر دیجئے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا پہلا سوال یہ ہے کہ متعلقہ فورم پر انہوں نے 611.495 ملین روپے کی رقم جمع کروائی ہے لہذا وہ متعلقہ فورم بتا دیں اور دوسرا سوال یہ ہے کہ کیڈٹ کالج محکمہ سکولز ایجوکیشن پنجاب کے زیر اثر آتا ہے یا نہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! یہ دوبارہ PC-I اس لئے بناتھا کیونکہ اس میں additions کرنی تھیں اور بتایا گیا تھا کہ ان additions کی ضرورت ہے اس کے تحت یہ increase کیا گیا اور محکمہ نے obviously discuss کر کے کیا ہے۔ وہاں پر extra سہولیات چاہئیں جو پہلے شامل نہیں تھیں اس کی وجہ سے وہ add کیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ نے چیزیں add کی ہوں گی۔ ان کا دوسرا سوال بھی تھا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں نے سوال کچھ اور پوچھا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ متعلقہ فورم بتادیں جس پر آپ نے یہ 611 ملین روپے سے زیادہ رقم جمع کروائی ہے؟ ویسے بوٹی آ گئی ہے۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا کیڈٹ کالج آپ کے محکمہ کے under ہے یا نہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! اگر یہ پڑھ لیں تو جواب میں یہ لکھا ہوا ہے کہ Pre-PDWP میٹنگ مورخہ 02-04-2019 کو ہو چکی ہے جس کی منظوری اور فنڈز کی دستیابی پر یہ منصوبہ مالی سال 2019-20 مکمل کیا جائے گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! مجھے نہیں سمجھ آرہی کہ منسٹر صاحب اتنا shy کیوں ہیں؟ میں پوچھ رہی ہوں کہ متعلقہ فورم بتادیں اور وہ مجھے ادھر ادھر گھما رہے ہیں۔ جناب سپیکر! دوسرے سوال کا یہ جواب دے دیں کہ کیا یہ کیڈٹ کالج محکمہ تعلیم پنجاب کے under آتا ہے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ بتادیں کہ یہ کالج آپ کے under آتا ہے یا نہیں؟ وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! یہ ہمارے محکمہ کے نیچے ہی آتا ہے۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! یہ ساری facility اور سارا انتظام محکمہ تعلیم پنجاب کرے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! جی، ہم سارے انتظامات کریں گے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! یہ جواب غلط ہے۔ انہیں معلوم نہیں ہے اور انہیں کہیں کہ ایک اور پرچی منگوائیں کیونکہ یہ غلط کہہ رہے ہیں اور کیڈٹ کالج ان کے under نہیں آتا اس لئے یہ پرچی منگوائیں کیونکہ ان کو معلوم نہیں ہے۔ متعلقہ فورم جس کا یہ نام نہیں لے رہے تو کیا اس کا نام میں لے دوں؟

جناب سپیکر! محکمہ تعلیم کے منسٹر صاحب کی تعلیم کا اندازہ لگائیں کہ وہ یہاں پر غلط جواب دے رہے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ج) کے حوالے سے ہی ہے چونکہ یہاں پر بہت سینئر پارلیمنٹیرین بیٹھے ہوئے ہیں جن میں منسٹر حضرات بھی ہیں تو میں اپنا ضمنی سوال منسٹر صاحب کی ہمدردی میں کر رہا ہوں کہ محکمہ نے اتنا غلط جواب دیا ہے کہ ان کے خلاف تحریک استحقاق تو آئے گی یعنی منسٹر صاحب کے خلاف لیکن لفظ ٹھیک نہیں ہے تو راہنمائی کے لئے کہہ رہا ہوں کہ آپ کو پتا ہے کہ ہر سال بجٹ آتا ہے، فنڈز کی allocation ہوتی ہے، پھر محکمہ پی اینڈ ڈی اس کا PC-I بناتا ہے تو اس کے بعد اس کے فنڈز جاری ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! اب ذرا جواب پڑھ لیں کہ:

"20-2019 کے دوران کیڈٹ کالج خان پور کی عمارت کی تکمیل کے لئے

بقیہ رقم جاری کر دی جائے گی۔"

جناب سپیکر! جو تجربہ کار وزراء یہاں بیٹھے ہیں اب وہ مجھے اگر بتائیں کہ جب پہلی release ہوتی ہے، پہلی release میں یہ بھی اگر مان لوں کہ صوبہ پنجاب میں پہلی release خان پور کیڈٹ کالج کی ہوگی یعنی اتنے بڑے صوبے میں جہاں 36 ڈیپارٹمنٹس ہیں اور ہر ڈیپارٹمنٹ کے اندر ان کا بہت وسیع infrastructure ہے۔

جناب سپیکر! اگر میں یہ بھی مان لوں کہ وہ جو پوری کتابیں شائع ہوں گی اس کے اندر ہزاروں کی تعداد میں schemes ہوں گی اور اگر میں یہ مان لوں کہ ان میں پہلی سکیم خان پور کی ہوگی، پہلی سکیم ان ہزاروں schemes میں ہوگی تو ان کے فنڈز کی release جو ہے۔

جناب سپیکر! میں یقین سے آج اس floor پر کہہ رہا ہوں کہ وہ کسی بھی صورت نومبر سے پہلے release نہیں ہوگی اور جب نومبر میں release ہوگی تو ٹھیکیدار جو ہے وہ inaction آئے گا اور یہ کرتے کرتے فروری مارچ 2020 میں یہ بات جائے گی۔

جناب سپیکر! میں یہ بات common sense سے اور جن کا تجربہ ہے، اس کی بنیاد پر کر رہا ہوں اور اس سے آگے بھی یہ جاسکتی ہے تو اس میں کوئی برائی نہیں ہے کیونکہ یہ کام سرکاری ہے اور میں تو اس پر کوئی تنقید نہیں کر رہا یعنی اگر اس کی تکمیل، فنڈز جاری ہونا اور اس کو سارا execute ہونا، اگر اس میں چھ ماہ یا سال لگتا ہے تو یہ ہمارے سرکاری محکموں کی کارکردگی کی routine ہے۔

جناب سپیکر! اب انہوں نے کہہ دیا ہے کہ اسی سال وہ کام بھی مکمل ہو جائے گا اور اسی سال کلاسز بھی لگیں گی۔۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! یہ اسی سال لکھا ہوا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین بڑا درست اور valid point اٹھا رہے ہیں لیکن منسٹر صاحب نے یہاں معزز ممبر کو surety دی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دسمبر کی۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ کلاسز بھی شروع ہوں گی۔ میں اپنا ضمنی سوال صرف استحقاق برقرار رکھتے ہوئے کہ اگر اس سال یہ کلاسز شروع نہ ہوئیں تو سیکرٹری سکولز ایجوکیشن اور منسٹر سکولز ایجوکیشن کے خلاف یہاں تحریک استحقاق آئے گی اور پھر ان کے بارے میں یہ ہاؤس فیصلہ کرے گا کیونکہ میں ابھی assumption پر بات کر رہا ہوں کہ اللہ سب کی زندگی رکھے، یہ 10- ستمبر آجائے گا لیکن یہاں کچھ نہیں ہوگا تو میری صرف اتنی گزارش ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! شکریہ۔ اپنے سوال پر جانے سے پہلے اگر آپ اجازت دیں تو میں صرف ایک بات کرنا چاہوں گا کہ جو محترمہ حنا پرویز بٹ نے کہا کہ 29 سکول پنجاب میں toilet کی facilities سے محروم ہیں تو اس کی سب سے بڑی وجہ میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ پچھلے سات سالوں میں جو پنجاب کی PSDP تھی وہ 2048 بلین روپے کی تھی جس میں سے 1048 بلین روپے لاہور پر خرچ کیا گیا باقی 1000 بلین روپے spent in the remaining 35 Districts of Punjab تو اس پر میں حوالہ دینا چاہوں گا کہ جب French Revolution آئی تھی ناں جی تو Marie Antoinette کو بتایا گیا تھا کہ people don't have bread to eat تو انہوں نے کہا تھا کہ they should have cake تو میں اپنی newly opposition Government کو یہ کہوں گا کہ میٹرو بس اور اورنج لائن ٹرین میں بھی bathroom ہیں تو وہاں پر استعمال کر لیں بچے تو کوئی ایسی بڑی بات نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

Now, I would like to go to my own question

جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں بڑے سرکاری سکولوں کو این جی اوز کے سپرد کر دیا گیا ہے جو سکولز این جی اوز کو دیئے گئے ہیں ان کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے تو مجھے جواب میں بتایا گیا کہ جی ہاں! 196 سرکاری سکولز مختلف این جی اوز کے سپرد کر دیئے گئے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! اپنے سوال کا نمبر بول دیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا سوال 931 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں بڑے سرکاری سکولوں کو این جی اوز کے سپرد کرنے سے متعلقہ تفصیلات

* 931: سید عثمان محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں بڑے سرکاری سکولوں کو این جی اوز کے سپرد کر دیا گیا ہے جو سکول این جی اوز کو دیئے گئے ہیں ان کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ این جی اوز، سکولوں اور طلباء کے نام پر مالی امداد اور فنڈز حاصل کرتی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مالی امداد اور فنڈز سے حاصل ہونے والی رقم کا کوئی آڈٹ نہیں ہوتا، اگر ہوتا ہے تو اس کی تفصیل سے بھی آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) درست ہے۔ لاہور شہر کے 196 سرکاری سکولوں کو مختلف این جی اوز کے سپرد کیا گیا ہے تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مختلف این جی اوز کو سپرد کردہ سکولوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام این جی او	سکولز کی تعداد	نام این جی او	سکولز کی تعداد
کیئر فائونڈیشن	168	ہیلپ لائن	01
PEN	21	سوشل ویلفیئر سوسائٹی	01
ادارہ تعلیم و آگہی	02	روٹری کلب ساؤتھ ایشیاء	01
نظریہ پاکستان ٹرسٹ	01	سٹیپ ٹو گیدر	01

(ب) درست نہ ہے۔ مندرجہ بالا این جی اوز کو سکولوں اور طلباء کے نام پر کسی قسم کی مالی امداد نہیں دی جاتی ہے۔

(ج) ضلع لاہور میں مندرجہ بالا این جی او سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے مالی امداد یا فنڈ وصول نہیں کر رہی لہذا آڈٹ کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 196 سرکاری سکولز لاہور شہر جیسے آپ کے capital میں اگر این جی اوز کے سپرد کر دیئے گئے ہیں تو کیا یہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ اس صوبے کے بچوں کی تعلیم میں اہم کردار ادا کرے یا یہ این جی اوز کی ذمہ داری ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں اپنے فاضل ممبر کی بات سے بالکل agree کرتا ہوں کہ یہ پچھلی حکومت میں 196 سکولز این جی اوز کو دیئے گئے ہیں اور اس حکومت میں نہیں دیئے گئے۔ جہاں پر حکومت کا failure آ رہا تھا تو اس failure کو چھپانے کے لئے جو بھی اقدامات اٹھا سکتی تھی اس وقت حکومت اٹھا رہی تھی۔ ہماری کوشش ہوگی انشاء اللہ کہ ہم یہ 196 سکولز ان سے واپس لیں اور ہم خود ان کو چلائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ بھی ہے کہ ضلع رحیم یار خان میں بھی ایسے 19 سکولز ہیں جنہیں این جی اوز کے سپرد کر دیا گیا ہے جس سے تعلیم کے معیار پر کافی حد تک compromise ہو تا جا رہا ہے اور 19 سکولوں میں سے 10 ایسے سکول ہیں جنہیں اب تک ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے NOC بھی نہیں دیا گیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت کو as such یہ نہیں پتا کہ what is happening in those schools? ان سکولوں میں کیا curriculum ہو گا اور جو حکومت نے decide کیا ہے۔۔۔

MR DEPUTY SPEAKER: Do you have a list?

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! I have the list، جی، and I have it on WhatsApp اور میں منسٹر صاحب کو share کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! آپ وہ لسٹ منسٹر صاحب کو provide کر دیں۔ منسٹر صاحب! آپ اس کو kindly دیکھ لیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! معزز ممبر مجھے لسٹ دے دیں تو I will look into the matter

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! آپ لسٹ منسٹر صاحب کو دے دیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ منسٹر سکولز ایجوکیشن کے ساتھ ساتھ اگر ہوم ڈیپارٹمنٹ کو بھی کہہ دیں کہ ان 19 کے 19 سکولوں کو NOC فراہم کر دیئے جائیں۔

So, that the Government can monitor that what's happening in those schools

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! آپ ان کو لسٹ فراہم کر دیں۔ we will take care of it.

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں صرف چند سیکنڈ میں ایک بات کرنا چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! نئی تبدیلی سرکار کو آئے ہوئے 9 ماہ ہو چکے ہیں اور پنجاب اسمبلی کا نواں اجلاس چل رہا ہے جو کہ پری بجٹ اجلاس ہے اور میں توقع اور امید کرتا ہوں کہ جو بنیادی حقوق 12 کروڑ کی آبادی کے اس صوبہ پنجاب کے ہیں ان میں ہیلتھ، ایجوکیشن، sanitation اور صاف پینے کا پانی ہیں جو حکومت اور اپوزیشن میں differentiate نہیں کرنی چاہئیں these things should be across the board and I hope the Government sets new precedent جس میں یہ چند بنیادی حقوق سارے ممبران جو اس معزز ایوان میں موجود ہیں، ان سب کے حلقوں کو دیئے جائیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، محترمہ حنا پرویز بٹ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! 29 سکولوں میں جو toilet facilities نہیں ہیں اور بچیاں جا کے میٹرو بس میں toilet use کریں تو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، انہوں نے میٹرو بس کی بات اس طرح کی ہے he said کہ ان کو اپنے زمانے میں جب ان کا دور تھا تو انہیں وہاں پر toilets بنانے چاہئے تھے تاکہ میٹرو بس کی جگہ پر toilets بننے، وہ زیادہ ضروری تھا۔ وہ یہ کہہ رہے تھے۔ سید عثمان محمود یہ کہہ رہے تھے ناں۔ سید عثمان محمود! اس حوالے سے clarify کر دیں کہ آپ نے کیا بات کی۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! ہم جو سکول چلاتے تھے اور جنہیں اب یہ بندرتج بند کرتے جا رہے ہیں تو اس وقت حکومت کا سب سے زیادہ فنڈ سکولز ایجوکیشن کے اوپر لگتا تھا اور حکومت کے اندر جب ہم آئے تھے تو سکولوں میں 90 لاکھ بچہ تھا جن کی تعداد ڈیڑھ کروڑ سے زائد ہو گئی تھی اور اب پھر تعداد کم ہو گئی ہے، enrollment کے اندر بھی failure نظر آرہا ہے اور سکولوں کے اندر جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ کل ہی یہاں پر میں نے اس ہاؤس میں بتایا کہ HEC میں یونیورسٹیوں کا فنڈ بند کر دیا گیا ہے تو میٹرو بس کو اس سے جوڑنا مناسب نہیں ہے کیونکہ جنوبی پنجاب کے لئے سب سے زیادہ فنڈ ایجوکیشن کی مد میں ہم نے دیا تھا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا مشہود احمد خان! آپ تشریف رکھیں۔ Order in the House۔ یہ طریق کار صحیح نہیں ہے۔ جی، سید عثمان محمود! آپ بات کریں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! ہم پیپلز پارٹی والے ہیں ایک طرف مسلم لیگ (ن) والے اور ایک طرف پی ٹی آئی والے ہیں ہم کہاں جائیں؟

جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ پچھلے دس سالوں میں پنجاب کی PSDP میں disparity رہی ہے اسی وجہ سے انٹی تخت لاہور کے نعرے جنوبی پنجاب میں گونجتے رہے، اسی وجہ سے پاکستان تحریک انصاف سے آج بھی ہمیں اس بات پر اعتراض ہے کہ جنوبی پنجاب محاذ بنا اور آپ نے وعدہ کیا کہ 100 دن میں عملی جامعہ پہنچا دیا جائے گا لیکن آپ بھی اپنے اُس وعدے پر پورا اترنے کے لئے ناکام رہے۔ ہم on the floor of the House اپنے حقوق مانگتے رہیں گے چاہے تخت لاہور رائیونڈ میں ہو یا بنی گالہ میں ہو ہم اپنے حقوق مانگتے رہیں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

"جنوبی پنجاب صوبہ چاہئے" کی نعرے بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ سید عثمان محمود! اگلا سوال میاں شفیع محمد کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! Order in the House!

میاں شفیع محمد: جناب سپیکر! اس میں میری گزارش ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: میاں شفیع محمد کا سوال ہے۔ جی، سوال نمبر بول دیں۔

میاں شفیع محمد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 992 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: خان پور کیڈٹ کالج سے متعلقہ تفصیلات

*992: میاں شفیع محمد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ خانپور ضلع رحیم یار خان میں کیڈٹ کالج کی تعمیر تقریباً تین سال قبل شروع کی گئی تھی جو ابھی تک زیر تعمیر ہے؟

(ب) اس کیڈٹ کالج کی تعمیر پر اب تک کتنی لاگت آئی ہے کتنے فنڈز مختص کئے گئے تھے اب تک کتنے فنڈز خرچ ہو چکے ہیں کتنے فنڈز مزید درکار ہیں اور تعمیر کا کتنا کام باقی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس کیڈٹ کالج کی تعمیر کا کام مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس):

(الف) کیڈٹ کالج خان پور، ضلع رحیم یار خان کی تعمیر مورخہ 16.01.2017 کو شروع ہوئی جو ابھی تک جاری ہے۔

(ب) کیڈٹ کالج خان پور کی تعمیر پر اب تک 382.555 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ اس کالج کی تعمیر کے لئے 544.757 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔ کالج کی تعمیر کے لئے

مزید 228.940 ملین روپے درکار ہیں جبکہ 20 فیصد تعمیر کا کام ابھی باقی ہے۔

(ج) حکومت کیڈٹ کالج خان پور کی تعمیر مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تاہم اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ layout پلان کی تبدیلی کی وجہ سے منصوبہ کی لاگت میں اضافہ ہو چکا ہے جس کے تحت revised PC-I جس کی مالیت 611.495 ملین روپے ہے، متعلقہ فورم پر جمع کروا دیا گیا ہے اس سلسلہ میں Pre-PDWP میٹنگ مورخہ 02.04.2019 کو ہو چکی ہے جس کی منظوری اور فنڈز کی دستیابی پر منصوبہ مالی سال 2019-20 میں مکمل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں شفیع محمد: جناب سپیکر! اس کیڈٹ کالج کی اہمیت یہ ہے کہ ساؤتھ پنجاب کا یہ واحد کیڈٹ کالج ہے اور جو منسٹر صاحب نے یہاں جواب دیا ہے میں اُس سے مطمئن تو ہوں لیکن ان کی اس بات سے میں بالکل مطمئن نہیں ہوں کہ یہ اس سال کلاسز شروع کر سکیں گے کیونکہ یہ سکول میرے گھر سے دو کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

جناب سپیکر! میرے بھائی کی تجویز پر یہ کالج بنا تھا لیکن facts on ground یہ بتاتے ہیں کہ اس سال اس میں کلاسز شروع نہیں ہو سکتیں تو میری معزز منسٹر سے یہ عرض ہے کہ اس commitment کو تھوڑا سا آگے کر دیں تاکہ اسمبلی کے floor پر genuine commitment آئے کہ کیڈٹ کالج میں کلاسز کب شروع ہوں گی۔

وزیر سکولز امپروویشن (جناب مراد اس): جناب سپیکر! اس پر پہلے بھی بات ہوئی ہے کیونکہ پہلے بھی اس پر ایک سوال آچکا ہے تو ہم نے commitment کی ہے کہ دسمبر تک کلاسز available کر دیں گے، فنڈز release ہو چکے ہیں اور فنڈز کے release ہونے کے ساتھ کام چل رہا ہے 80 فیصد کام ہو چکا ہے، 20 فیصد کام رہ گیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہماری پوری کوشش ہے کہ دسمبر تک وہاں پر ان کو کلاسز دے دی جائیں۔

میاں شفیع محمد: جناب سپیکر! میں اس جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سميع الله خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سید اللہ خان: جناب سپیکر! اس سے پہلے بھی جو خان پور کا ایک کیڈٹ کالج ہے اس حوالے سے پہلے بھی ایک معزز ممبر نے سوال کیا ہے اب میں آپ کی توجہ بھی چاہوں گا کہ جب یہ منصوبہ بنا تو اس کی ٹوٹل مالیت 544 ملین تھی۔ اس میں سے 382 ملین خرچ ہو چکے ہیں اور باقی 228 ملین درکار ہیں یہ جواب میں لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! اب اس کے آگے ایک جملہ ہے جس پر میں آپ کی بھی توجہ چاہوں گا کہ ایک نیا layout plan لایا گیا ہے اور اس کے نتیجے میں جو 228 ملین روپے درکار تھے اس کی جگہ پر اب محکمہ نے کہا ہے کہ 611 ملین ہمیں چاہئے یعنی یہ منصوبہ جس کی اصل cost 544 ملین تھی اس میں سے 382 ملین خرچ کرنے کے بعد یہ 611 ملین اضافی مانگ لیا گیا ہے اس طرح اس منصوبہ کی cost جو تقریباً 550 ملین تھی وہ بڑھ کر ایک ہزار ملین تک چلی گئی ہے۔

جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وہ نیا layout plan کیا ہے؟ کیوں اس منصوبہ کی cost تقریباً double ہو گئی ہے اور جب انہوں نے 611 ملین مانگ لیا ہے اور انہوں نے 382 ملین تقریباً ڈیڑھ سال میں خرچ کیا۔ یہ 611 ملین کے بارے میں کہہ رہے ہیں کیونکہ بجٹ توجون میں آئے گا اور یہ اگست میں ان کو releases بھی ہو جائیں گے؟ اگست میں وہاں کوئی جادو ٹونے سے وہ 611 ملین کا خرچ بھی پورا ہو جائے گا اور اس کے بعد وہاں کلاسز بھی شروع ہو جائیں گی؟

جناب سپیکر! یہ اس ہاؤس کے ساتھ بہت نا انصافی ہے کہ اس طرح کی figures یہاں پر دی جا رہی ہیں۔ میں پھر یہ کہوں گا کہ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو اس کی لاگت بڑھی ہے اس کے بارے میں منسٹر صاحب بتائیں کہ 228 ملین کی بجائے اب ڈیپارٹمنٹ 611 ملین کیوں مانگ رہا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس): جناب سپیکر! ان کو details چاہئے جو سوال میں پہلے نہیں مانگی گئی تھیں۔ اب چاہئے تو معزز ممبر میرے پاس آئیں میں ان کو 611 ملین کی پوری details دے دیتا ہوں کیونکہ 611 ملین کی پوری details ہمارے پاس پڑی ہیں ساری جو چیزیں increase کی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! یہ آئیں میں ان کے ساتھ شیئر کر سکتا ہوں کیونکہ سوال میں یہ details انہوں نے نہیں مانگی تھیں اس لئے ہم نے نہیں دیں تو اب مانگ لی ہیں تو میرے پاس آجائیں میں ان کے ساتھ شیئر کر لیتا ہوں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ جو سوال ہوتا ہے آپ کا اس ہاؤس میں سب سے زیادہ تجربہ ہے۔ یہ جو under training ministers ہیں ان کے لئے یہ جو سوال ہے اور جو ضمنی سوال ہے۔ اُس کو کرتا میں ہوں لیکن وہ ہاؤس کی امانت ہوتا ہے یعنی ان under training ministers کو یہ sense نہیں کہ rules of procedure کیا ہیں۔

جناب سپیکر! میرا سوال، میرا سوال نہیں ہے میں جب سوال کرتا ہوں تو اس ہاؤس کے لئے کرتا ہوں۔ اب اگر انہوں نے تفصیل دینی ہے تو اس ہاؤس میں وہ تفصیل رکھیں کہ یہ 228 ملین کی جو لاگت ہے 611 ملین پر کیسے چلی گئی؟ یہ مجھے بھی چاہئے اور اس ہاؤس کو بھی تفصیل چاہئے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! اس میں بڑی simple سی بات ہے سوال میں دے دیں اور میں تو ویسے ہی کہہ رہا ہوں میرے پاس آجائیں، اس وقفہ سوالات کے بعد آجائیں۔

(اس مرحلہ پر آفیسر ز گیلری سے منسٹر سکولز ایجوکیشن کو "چٹ" بھجوائی گئی)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ایسے ہی پرچیاں بھج رہے ہیں مجھے پرچی نہیں چاہئے معزز ممبر میرے پاس آجائیں میں ان کو بتا دیتا ہوں، نہیں تو معزز ممبر سوال میں بتائیں۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! چٹ کو دیکھ لیں ہو سکتا ہے کہ کوئی کام کی پرچی ہو۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! بالکل پرچی کی ضرورت نہیں ہے میں صرف یہ کہہ رہا ہوں۔ اس میں دو باتیں ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کو کہیں کہ پرچی پکڑ لیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں نے پرچی نہیں پکڑنی۔ یہ ہے پرچی۔
(اس مرحلہ پر وزیر سکولز ایجوکیشن نے "چٹ" نیچے پھینک دی)

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ان کو کہیں کہ پرچی پڑھ لیں یہ نہ ہو کہ جاپان اور جرمنی کی سرحد ایک کر دی جائے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! جو انہوں نے حالات پیدا کئے ہیں اسی کی وجہ سے آج ہم یہاں پہنچے ہوئے ہیں۔ آج ہم جو یہاں پر اس وقت ہیں وہ ان کی وجہ سے ہی ہیں۔ اس میں دو چیزیں ہیں نمبر 1 تو سوال میں پوچھ لیتے ہم details دے دیتے۔

جناب سپیکر! اب معزز ممبر ضمنی سوال پوچھ رہے ہیں ابھی وقفہ سوالات کے بعد میرے ساتھ چلیں میں ان کو details دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کی detail ایوان کی میز پر رکھ دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! بالکل ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1094 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گورنمنٹ اقبال ہائی سکول کو این ایس بی فنڈ اور آڈٹ سے متعلقہ تفصیلات

* 1094: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ اقبال ہائی سکول گڑھی شاہو لاہور کی عمارت کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سکول ہذا کو بھی NSB فنڈ فراہم کیا جاتا ہے اگر ہاں تو گزشتہ تین

سال میں کتنا فنڈ فراہم کیا گیا ہے، سال وار تفصیل فراہم کریں؟

(ج) نان سیلری بجٹ کو کہاں خرچ کیا گیا ہے۔ کیا اس کا آڈٹ ہوا ہے اگر ہاں تو کب ہوا،

نہیں ہوا تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

- (د) یکم جنوری 2018 سے یکم دسمبر 2018 تک کتنی دفعہ اس سکول کی بلڈنگ کو وائٹ واش کروایا گیا نیز وائٹ واش کے لئے کس کمپنی کو ٹھیکہ / ٹینڈر کب دیا گیا۔ اخبار میں اشتہار کی کاپی فراہم کی جائے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
- (ه) کیا حکومت سکول کا کوئی سپیشل آڈٹ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

- (الف) گورنمنٹ اقبال ہائی سکول گڑھی شاہولا ہور کی عمارت 30 کمروں اور ایک ہال پر مشتمل ہے۔

- (ب) درست ہے۔ سکول ہذا کو نان سیلری بجٹ فراہم کیا جاتا ہے۔ گزشتہ تین سالوں کے دوران فراہم کردہ نان سیلری بجٹ کی سال وار تفصیل درج ذیل ہے:

سال	جاری کردہ این ایس بی فنڈ
2016-17	2,00,000
2017-18	2,00,000
2018-19	2,77,219

- (ج) نان سیلری بجٹ کو طلباء کی فلاح و بہبود، سکولوں کے یوٹیلٹی بلز کی ادائیگی، وائٹ واش، معمولی مرمت اور دیگر معاملات پر خرچ کیا جاتا ہے۔ مذکورہ سکول کو فراہم کردہ نان سیلری بجٹ 14-2010 تک کا آڈٹ 06-2014-30 کو ہوا تھا۔

- (د) یکم جنوری 2018 تا یکم دسمبر 2018 کے عرصہ کے دوران مذکورہ سکول کی عمارت کو ایک مرتبہ وائٹ واش کروایا گیا تھا جو کہ یومیہ اجرت پر ہوا تھا۔ وائٹ واش کا کام سکول کونسل کے قوانین کے تحت کروایا گیا تھا لہذا اخبار میں اشتہار دینے کی ضرورت پیش نہ آئی۔

- (ه) حکومت مذکورہ سکول کا سپیشل آڈٹ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ڈائریکٹر جنرل آڈٹ کی جانب سے سکولوں کے آڈٹ کاشیڈول جاری ہونے پر مذکورہ سکول کا سپیشل آڈٹ کروایا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں جنوبی پنجاب سے ہوں تو میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں پوری cabinet سے کہ ہمیں جنوبی پنجاب صوبہ کب دیا جائے گا؟
جناب سپیکر: محترمہ! disallowed اس لئے کہ آپ کا یہ سوال نہیں ہے آپ اپنے سوال کے اوپر بات کریں یہ وقفہ سوالات چل رہا ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! ہمارے درد بھی ہیں وہ بھی ہم نے ساتھ ساتھ ہی سنا ہے۔
جناب سپیکر: محترمہ! یہ کسی اور وقت بات ہوگی۔ ابھی سوال کے حوالے سے بات کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! یہ جو جواب دیا گیا ہے اس میں NSB fund کی detail دی گئی ہے میں نے اس کو count کیا ہے یہ تقریباً 7 لاکھ 92 ہزار 572 روپے کی رقم بنتی ہے مگر آگے جو اس کا خرچ بیان کیا گیا ہے اس پر کوئی ٹینڈر نہیں کیا گیا۔ اتنی بڑی رقم سے بغیر ٹینڈر کے ایک دفعہ وائٹ واش کروایا گیا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کا ٹینڈر کیوں نہیں کروایا گیا؟
جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! جب وائٹ واش کروایا گیا تو وہ NSB سے کروایا گیا اور اس کا ٹینڈر نہیں کیا جاتا کیونکہ وہ چھوٹی رقم ہے۔

It was done from NSB fund of the school. That is the reason why there was no tendering.

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! یہ تقریباً 8 لاکھ روپے کی رقم ہے تو کیا یہ چھوٹی رقم ہے؟ یہ رقم قومی خزانے سے گئی ہے اور کہا گیا کہ اس سے صرف وائٹ واش کروایا گیا ہے۔ یہ اتنی بڑی رقم چھوٹی کیسے ہو گئی ہے؟

جناب سپیکر: چلیں، آپ اگلا سوال کر لیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! یہ تو بتائیں کہ اتنی بڑی رقم صرف 30 کمروں کے وائٹ واش پر کیسے خرچ ہو گئی؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے پاس اس کا جواب ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! یہ وائٹ واش NSB فنڈ سے کروایا گیا تھا۔ اگر ان کو کوئی problem آرہی ہے اور پوچھنا چاہ رہی ہیں کہ اس کی details کیا ہیں تو یہ ہمارے پاس آجائیں ہم ان کو اس کی details بتا دیں گے۔ یہ رقم NSB فنڈ سے استعمال کی گئی اور اس سے وائٹ واش کیا گیا ہے۔ جہاں تک آڈٹ کا تعلق ہے تو وہ ایک certain amount سے اوپر ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس وقت آٹھ ہزار پیرے ہیں جن کا آڈٹ ہونا ہے اور یہ پچھلی گورنمنٹ سے چل رہے ہیں۔ آڈٹ ڈیپارٹمنٹ کے پاس لوگ ہی نہیں ہیں کہ وہ آڈٹ کر سکیں۔ اگر یہ چاہ رہی ہیں کہ وائٹ واش کا آڈٹ بھی اسی میں ڈال دیں تو ہم ڈال دیتے ہیں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب کو یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ہر سوال کے جواب میں ایک ہی بات کر رہے ہیں کہ میرے پاس آجائیں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے یقیناً ہم ان کی دعوت قبول کرتے ہیں، یہ کھانے پر بلائیں یا ویسے بلائیں ہم حاضر ہوں گے لیکن جو questions answers ہوتے ہیں یہ ہاؤس کی امانت ہوتے ہیں۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ یہ ویسے ہمیں بلائیں ہم ضرور ان کے پاس حاضر ہوں گے لیکن سوال جواب کا معاملہ اسی ہاؤس میں ہونا چاہئے۔ جیسے ابھی آپ نے ہدایت فرمائی ہے کہ آپ details ایوان کی میز پر رکھ دیں تو آپ انہیں ہدایت دیں کہ وہ ایوان کی میز پر رکھ دیں ہم لے لیں گے۔

جناب سپیکر! دوسری بات میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ 8 لاکھ روپے کی رقم ہے تو کتنی رقم ہو تو پھر ٹینڈر کی ضرورت ہوتی ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میں آپ کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہاؤس کا ایک طریق کار ہوتا ہے ضروری نہیں کہ ساری انفارمیشن آپ کے پاس موجود ہوں کئی دفعہ انفارمیشن نہیں بھی ہوتی۔ اس میں پھر یہی کہا جاتا ہے کہ میرے پاس جو انفارمیشن آئے گی وہ میں ہاؤس کی میز پر رکھ دوں گا پھر وہ ممبر کو بھی مل جاتی ہے۔ جب وقفہ سوالات ہوتا ہے تو اس میں ہر قسم کا سوال expect کیا جاسکتا ہے اور کسی بھی issue پر ضمنی سوال آسکتا ہے۔

میں یہ بات اپنے تجربے کی بنا پر کہہ رہا ہوں کیونکہ میں 1985 میں لوکل گورنمنٹ کا وزیر تھا۔ آپ maximum میٹریل اکٹھا کریں اور جو سوال آئے اُس میٹریل کو سامنے رکھ کر جواب دیتے جائیں اگر دوبارہ کوئی سوال آئے تو پھر اس کو دیکھ کر جواب دے دیں۔ اس میں کوئی گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے یہ محکموں نے جواب دینے ہیں اور اس میں کافی چیزیں وہ ہیں جو پچھلی حکومتوں کی ہیں۔ اگر کوئی انفارمیشن نہیں آتی تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ میں انفارمیشن لے کر ٹیبل پر رکھ دوں گا۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! اس میں جو 8 لاکھ روپے کی بات کر رہے ہیں یہ over the period of 2016 to 2019 کی ہے۔ اس میں 2 لاکھ روپے 17-2016 کے تھے، 3 لاکھ روپے 18-2017 کے تھے اور 2 لاکھ 70 ہزار روپے 19-2018 کے تھے۔ یہ over the period of three years or four years کے ہیں وہ سمجھ رہے ہیں کہ یہ پورے پیسے وائٹ واش پر نہیں گئے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جب انفارمیشن مانگی جاتی ہے تو اس میں گھبرانے والی بات نہیں ہوتی کہ انہوں نے اتنے سالوں کی انفارمیشن اکٹھی مانگ لی ہے۔ انفارمیشن مانگی بھی جاتی ہے اور دی بھی جاتی ہے اس میں کوئی فکر والی یا گھبرانے والی بات نہیں ہوتی۔ یہاں کوئی competition نہیں چل رہا ہے اگر انفارمیشن نہیں آتی تو جب آجائے گی آپ دوبارہ دے دینا۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔ اب کچھ چیزیں lay کرنی ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں آخر میں صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ آج جو سوالات پوچھے گئے تھے میں نے ان کے exact جواب دیئے ہیں اور اگر انہوں نے extra بھی پوچھا ہے تو وہ بھی میں نے بتایا ہے اس کے علاوہ بھی میں ان کو invite کرتا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ invite نہ کریں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! اگر ان کے issues ہیں تو یہ آکر میرے ساتھ discuss کریں۔

جناب سپیکر: آپ کو invite کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔
وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

قصور میں بوائز و گرلز سکولوں سے متعلق تفصیلات

* 1125: ملک محمد احمد خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-176 قصور میں گرلز و بوائز پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان سکولوں میں کس کس عہدہ اور گریڈ کی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) کس کس سکول کی بلڈنگ مخدوش حالت میں ہے اور کس کی بلڈنگ زیر تعمیر کب سے ہے؟

(د) کس سکول میں ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس تعینات نہ ہے؟

(ه) ان سکولوں میں کون کون سی مسنگ فسیلٹیز ہیں؟

(و) ان کے لئے مالی سال 19-2018 کے دوران کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ز) کیا حکومت اس حلقہ کے سکولوں کے تمام مسائل حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

- (الف) پی پی-176 قصور میں گرلز بوائز پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں کی کل تعداد 212 ہے۔
- (ب) پی پی-176 قصور کے 16 گرلز سکولوں اور 58 بوائز سکولوں میں عہدہ اور گریڈ وار خالی اسامیوں کی تعداد Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) پی پی-176 قصور کے جن سکولوں کی عمارات مخدوش حالت میں ہیں ان کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ان سکولوں میں سے کسی بھی سکول کی عمارت زیر تعمیر نہ ہے۔ تعمیر کے لئے سروے کمیٹی کی طرف سے جوائنٹ سروے ہو چکا ہے آئندہ مالی سال 20-2019 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں عمارات کی تعمیر کو شامل کیا جائے گا۔
- (د) پی پی-176 قصور کے جن سکولوں میں مستقل ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس تعینات نہ ہیں ان کی تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ه) پی پی-176 قصور کے جملہ سکولوں میں بنیادی سہولیات میسر ہیں۔
- (و) ان سکولوں کے لئے مالی سال 19-2018 میں محکمہ کی جانب سے 2,21,15,339 روپے مہیا کئے گئے۔
- (ز) مذکورہ حلقہ کے سکولوں کے مسائل کافی حد تک حل ہو چکے ہیں تاہم جن سکولوں کے مسائل ابھی باقی ہیں انہیں آئندہ مالی سال 20-2019 کے ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا جائے گا۔

وہاڑی میں رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ سکولوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

- * 1132: جناب محمد ثاقب خورشید: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:
- (الف) تحصیل وہاڑی میں درجہ بدرجہ کتنی تعداد میں سکول پرائیویٹ سطح پر رجسٹرڈ ہیں ان پرائیویٹ سکولز کی تفصیل علیحدہ علیحدہ بیان کی جائے؟
- (ب) کیا ضلع میں پرائیویٹ سکول غیر رجسٹرڈ بھی ہیں اگر ہاں تو ان کی تعداد بیان فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) تحصیل وہاڑی میں درجہ بدرجہ رجسٹرڈ شدہ نجی سکولوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

سکول کا درجہ	رجسٹرڈ
مڈل سکول	195
پرائمری سکول	08
ہائیر سیکنڈری سکول	14
ہائی سکول	83
مجموعی نوٹس:	300

(ب) ضلع وہاڑی میں کل 336 غیر رجسٹرڈ پرائیویٹ سکولز ہیں۔

ضلع راجن پور میں بوائز و گرلز سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

*1154: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں کتنے بوائز و گرلز سکول ہیں کتنے پرائمری اور ہائی سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس ضلع میں بوائز و گرلز سکولوں کی تعداد بہت کم ہے کیا حکومت مزید سکولز خصوصاً گرلز کے لئے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) ضلع راجن پور میں بوائز اور گرلز سکولوں کی تعداد 951 ہے اور گزشتہ تین سالوں کے دوران کسی سکول کو اپ گریڈ نہیں کیا گیا ہے۔

(ب) درست ہے۔ حلقہ جام پور میں آبادی کے لحاظ سے بوائز و گرلز سکولوں کی تعداد کم ہے۔ ضلع راجن پور کی تحصیلوں بشمول جام پور میں نئے سکولوں کے قیام کی فزہ بیلٹی رپورٹ سی ای او (ڈی ای اے) راجن پور کی جانب سے محکمہ سکول ایجوکیشن کو موصول ہو چکی ہے۔ مجوزہ شرائط اور پروگرام کے مطابق نئے سکولوں کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

صوبہ میں پرائمری سکولوں میں

عربی بطور زبان شامل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

* 1163: محترمہ نسرین طارق: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت صوبہ میں یکساں نصاب تعلیم رائج کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا حکومت اس نصاب کے رائج کے وقت پرائمری سکولوں میں عربی بطور language شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ ہمارے بچے دینی تعلیم حاصل کریں اور عربی زبان بھی سمجھ سکیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس):

(الف) درست ہے۔ حکومت صوبہ میں یکساں نصاب تعلیم رائج کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ب) اس ضمن میں گزارش ہے کہ پرائمری کے نصاب میں عربی کو فی الحال بطور language شامل نہیں کیا جا رہا تاہم حکومت عربی زبان کی اہمیت سے بخوبی آگاہ ہے اور اس وقت جماعت دوم میں جنرل نالج کے مضمون میں اسلامیات شامل ہے جس میں قرآنی قاعدہ بھی پڑھایا جاتا ہے۔ اسی طرح جماعت سوئم سے پنجم تک اسلامیات کا مضمون پڑھایا جاتا ہے جس میں قرآنی آیات کے علاوہ ناظرہ قرآن پارہ 1 سے 30 تک شامل ہے۔

سنگل ٹیچر ٹرانسفر پالیسی سے متعلقہ تفصیلات

* 1164: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ سکولز ایجوکیشن کی پالیسی کے تحت سنگل ٹیچر جس سکول میں ہو اس کا تبادلہ نہیں ہو سکتا؟

(ب) اس پالیسی کے تحت کتنے عرصہ تک سنگل ٹیچر کا تبادلہ نہیں ہو سکتا؟

- (ج) ضلع جہنگ کے علاقہ شاہ جیوانہ کے کتنے گرلز سکولوں میں ایس ایس ٹی سنگل ٹیچر تعینات ہیں وہ کتنے عرصہ سے ان سکولوں میں تعینات ہیں؟
- (د) کس کس ٹیچر نے تبادلہ کے لئے درخواست حال ہی میں محکمہ کو دی مگر ان کا تبادلہ سنگل ٹیچر ہونے کی وجہ سے نہ ہو سکا؟
- (ه) کیا حکومت جن ٹیچر کا عرصہ تعیناتی تین سال سے زائد ان سکولوں میں ہو چکا ہے ان کو سنگل ٹیچر کی پالیسی میں نرمی کر کے تبادلہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟
- وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

- (الف) درست ہے۔
- (ب) سنگل ٹیچر کے تبادلہ کے لئے عرصہ کی شرط نہ ہے۔ بلکہ متبادل ٹیچر کا ہونا ضروری ہے۔
- (ج) شاہ جیوانہ کے تین گرلز سکولوں میں سنگل ٹیچر تعینات ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1. رابعہ اظہر ایس ایس ٹی (انگلش) (ہیڈ ٹیچر) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول رتہ کلان 02.10.2012 سے تعینات ہے۔
2. ثمر اقبال ایس ایس ٹی (میتھ) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول شاہ جیوانہ 30.12.2009 سے تعینات ہے۔
3. آمنہ رشید ایس ایس ٹی (میتھ) (ہیڈ ٹیچر) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول بھون 17.04.2014 سے تعینات ہے۔

- (د) مذکورہ بالا اساتذہ نے تبادلہ کے لئے درخواست دی تھی لیکن سنگل ٹیچر ہونے کی وجہ سے تبادلہ نہ ہوا ہے۔
- (ه) اگر سنگل ٹیچر کو ٹرانسفر کرتے ہیں تو سکول بند ہو جاتا ہے۔ بہر حال سنگل ٹیچر کے لئے باہمی تبادلہ کرانے کی اجازت پہلے ہی سے موجود ہے مزید برآں نئی بھرتی کے بعد جب سنگل ٹیچر نہیں رہے گی تو ٹرانسفر کرانے کا حق مل جاتا ہے۔

سرگودھا: تحصیل بھیرہ میں گرلز

اور بوائز سکولوں کی تعداد سے متعلق تفصیلات

*1172: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل بھیرہ (ضلع سرگودھا) کے ہائی سکولوں گرلز و بوائز کی عمارات ضرورت کے مطابق ناکافی ہیں ان سکولز کی عمارتوں میں کمرہ جات کی تفصیلات علیحدہ علیحدہ فراہم کریں؟

(ب) کیا ان سکولز میں اساتذہ کی تعداد پوری ہے تفصیل اساتذہ سکولز وار فراہم کی جائے؟

(ج) کیا حکومت ان سکولوں میں مسنگ فسیلٹیز کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس):

(الف) تحصیل بھیرہ میں اس وقت 19 گرلز و بوائز ہائی سکولز کام کر رہے ہیں۔ ان میں سے 9 سکولوں کی عمارات طلباء کی تعداد کے مطابق ہے جبکہ 10 سکولوں میں مزید کمرہ جات کی ضرورت ہے۔ ان تمام سکولوں کے کمرہ جات کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل بھیرہ کے سکولوں میں اساتذہ کی تعداد پوری نہ ہے۔ ان سکولوں میں اساتذہ کی 452 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے 367 پر اساتذہ تعینات ہیں جبکہ 85 اسامیاں خالی ہیں۔ اساتذہ کی سکول وار تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل بھیرہ میں تمام گرلز و بوائز ہائی سکولوں میں پہلے سے ہی بجلی، پانی، چار دیواری اور ٹائلٹ کی سہولیات موجود ہیں۔ تاہم اضافی کمرہ جات کی تعمیر کے لئے آئندہ مالی سال 2019-20 میں رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ توقع ہے کہ مالی سال 2020-2019 کے دوران تحصیل بھیرہ کے سکولوں میں کمروں کی کمی پوری کر دی جائے گی۔

تحصیل شاہ پور میں غیر رجسٹرڈ سکولوں سے متعلق تفصیلات

*1195: چودھری افتخار حسین: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل شاہ پور پی پی۔ 81 میں کتنے پرائیویٹ سکولز غیر رجسٹرڈ کہاں کہاں کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان غیر رجسٹرڈ سکولوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ پرائیویٹ سکولوں نے اپنی اپنی فیس مقرر کر رکھی ہیں جو کہ عام لوگوں کی پہنچ سے باہر ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت تحصیل شاہ پور کے ان غیر رجسٹرڈ اور بچوں سے بھاری فیسیں وصول کرنے والے سکولوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) تحصیل شاہ پور پی پی۔ 81 میں کل 47 پرائیویٹ سکولز غیر رجسٹرڈ ہیں۔ یہ پرائیویٹ سکولز جہاں جہاں واقع ہیں ان کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سی ای او (ڈی ای اے) سرگودھا کی جانب سے موصول شدہ رپورٹ کے مطابق تحصیل شاہ پور کے غیر رجسٹرڈ سکولوں کو مراسلہ جاری کر دیا گیا ہے جس کے تحت انہیں پابند کیا گیا ہے کہ وہ اپنے سکول کی رجسٹریشن کا کیس متعلقہ دفاتر میں جمع کروائیں۔ کچھ پرائیویٹ سکولوں کی رجسٹریشن کی فائلیں جمع ہو چکی ہیں۔ مطلوبہ شرائط پر پورا اترنے والے سکولوں کو رجسٹرڈ کر دیا جائے گا۔

(ج) یہ بات اس حد تک درست ہے کہ پرائیویٹ سکولز اپنی فیسوں کا تعین خود کرتے ہیں۔ تاہم تحصیل شاہ پور میں کوئی بھی پرائیویٹ سکول ایسا نہ ہے جو۔ / 5000 روپے یا اس سے زائد فیس وصول کر رہا ہو۔

(د) تحصیل شاہ پور میں کوئی بھی پرائیویٹ سکول ایسا نہ ہے جو۔ / 5000 روپے یا اس سے زائد فیس وصول کر رہا ہو۔ مقررہ حد سے زائد فیس وصول کرنے والے سکول کے خلاف فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

سرگودھا: پی پی۔ 81 میں گرلز ہائی سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

* 1196: چودھری افتخار حسین: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔ 81 سرگودھا میں گرلز ہائی سکول کے نام اور ان میں زیر تعلیم طالبات کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان سکولوں میں کون کون سی مسنگ فسیلٹیز ہیں اور کتنے سکولوں کو اپ گریڈ کر دیا گیا ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ان سکولوں میں درجہ چہارم کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کتنی ہے کس کس سکول میں درجہ چہارم کی اسامیاں سکول میں زیر تعلیم طالبات کی تعداد سے کم ہیں؟

(د) کیا حکومت ان سکولوں میں مسنگ فسیلٹیز فراہم کرنے اور ان میں مزید درجہ چہارم کی اسامیاں منظور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس):

(الف) حلقہ پی پی۔ 81 سرگودھا میں 13 گرلز ہائی سکول ہیں۔ ان سکولوں کے نام اور ان میں زیر تعلیم طالبات کی تعداد کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حلقہ پی پی۔ 81 کے گرلز ہائی سکولوں میں جملہ بنیادی سہولیات دستیاب ہیں۔ تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مذکورہ حلقہ کے سکولوں کو مختلف ادوار میں اپ گریڈ کیا گیا ہے۔ ان سکولوں کی تفصیل مع تاریخ اپ گریڈیشن Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان سکولوں میں درجہ چہارم کی منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 74 ہے۔ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول جہاں آباد، گورنمنٹ گرلز ہائی سکول بکھر بار، گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سدا کنبوہ، گورنمنٹ گرلز ہائی سکول گوندل اور گورنمنٹ گرلز ہائی سکول مانگووال میں لیبارٹری اینڈنٹ کی ضرورت ہے۔ تفصیل Annex-D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حلقہ پی پی-81 کے گرلز ہائی سکولوں میں پہلے سے ہی تمام سہولیات موجود ہیں۔ سی ای او (ڈی ای اے) سرگودھا کی جانب سے محکمہ سکول ایجوکیشن کو مورخہ 03.04.2019 کو مراسلہ جاری کیا گیا ہے جس میں مذکورہ بالا سکولوں میں لیب اٹینڈنٹ کی پانچ اسامیاں منظور کرنے کی استدعا کی گئی ہے۔ ضروری محکمہ کارروائی کے بعد عنقریب منظوری کے لئے کیس محکمہ خزانہ کو بھیج دیا جائے گا۔

خوشاب: پی پی-84 میں سکولز کی چار دیواری سے متعلق تفصیلات

*1233: جناب محمد وارث شاد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع خوشاب پی پی-84 میں سال 18-2017 میں کل کتنے سکولوں کی چار دیواری کا کام ہوا ہے کتنے سکولوں میں کمرہ جات تعمیر کئے گئے ہیں؟
- (ب) کیا ان سکولوں میں مسنگ فسیلٹیز پر کام جاری ہے تو یہ کب تک مکمل ہو جائے گا؟
- وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) ضلع خوشاب پی پی-84 میں سال 18-2017 کو 13 سکولوں کی چار دیواری منظور ہوئی جس پر کام جاری ہے۔ سال 18-2017 میں کمرہ جات کی تعمیر کے لئے کوئی فنڈز مختص نہیں کئے گئے لہذا سال 18-2017 میں پی پی-84 کے سکولوں میں کوئی نئے کمرے تعمیر نہ کئے گئے ہیں۔

(ب) پی پی-84 کے مندرجہ بالا 13 سکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی پر کام جاری ہے جو 30.06.2019 تک مکمل ہو جائے گا۔

خوشاب: پی پی-84 میں ایلیمینٹری سکولوں کی تعداد سے متعلق تفصیلات

*1234: جناب محمد وارث شاد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع خوشاب پی پی-84 میں کتنے ایلیمینٹری سکول ہیں ان سکولوں میں بچوں کی تعداد کتنی ہے اور کب سے ایلیمینٹری چل رہے ہیں؟
- (ب) کون سے ایلیمینٹری سکول اپ گریڈیشن کر دیئے گئے ہیں ان کی تفصیلات مہیا کی جائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) پی۔ پی۔ 84 ضلع خوشاب میں ایلمینٹری سکولوں کی تعداد 42 ہے۔ ان سکولوں میں بچوں کی تعداد اور جب سے یہ سکول چل رہے ہیں ان کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 18-2017 میں چار سکولوں کو اپ گریڈ کرنے کی منظوری کی گئی ہے جن میں تین سکولوں کی بلڈنگ مکمل ہو گئی ہے اور ایک سکول کی بلڈنگ زیر تعمیر ہے۔ اپ گریڈ ہونے والے سکولوں کے نام درج ذیل ہیں۔

1. گورنمنٹ گرلز ایلمینٹری سکول مہ قائم دین
2. گورنمنٹ بوائز ایلمینٹری سکول 52/DB
3. گورنمنٹ بوائز ایلمینٹری سکول چاہ جہاندر گھور
4. گورنمنٹ بوائز ایلمینٹری سکول جالدا

ساہیوال میں سکولوں کی اپ گریڈیشن اور کلاسز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*1316: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ "پڑھو پنجاب بڑھو پنجاب" پروگرام کے تحت سال 2014 تا 2017-18 ضلع ساہیوال کے موجودہ حلقہ پی۔ پی۔ 198 سابقا حلقہ پی۔ پی۔ 222 کے سکولز کو اپ گریڈ ہوئے ان پر کتنے اخراجات آئے اور کیا ان میں اپ گریڈیشن کے مطابق کلاسز منعقد ہو رہی ہیں تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ GGHSs مثالی گاؤں 92/6-R اور GGHS چک نمبر 100/9-L میلادال والا میں اپ گریڈیشن ہوئی اور عمارتیں بھی تعمیر ہوئی مگر SNE اور کلاسز کا اجراء نہ ہوا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ بلڈنگ کو تمام فنڈز بابت سکولز اپ گریڈیشن جاری ہو چکے ہیں اور عمارتیں مکمل ہیں؟

(د) اگر جڑہائے بالا کا جواب اثبات میں ہیں تو حکومت کب تک موجودہ پی پی-198 سابقہ پی پی-222 کے تمام سکولز کی SNE منظور کرنے اور کلاسز کا اجراء کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) سال 2014 میں حلقہ پی پی-198 سابقہ پی پی-222 میں کل سات سکولز اپ گریڈ ہوئے جن پر 41.859 ملین روپے خرچ ہوئے۔ تمام سکولوں کی SNE منظور ہو چکی ہے اور کلاسز شروع ہو چکی ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

1. گورنمنٹ گرلز ہائی سکول محمد پور ہائی لیل
2. گورنمنٹ گرلز ہائی سکول R-6/96 ہائی لیل
3. گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول L-9/87 ہائی لیل
4. گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول L-10/9 ہائی لیل
5. گورنمنٹ گرلز کیو بی ہائی سکول GD/58 ہائی لیل
6. گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول L-132/9 ہائی لیل
7. گورنمنٹ گرلز ہائی سکول R-6/88 ہائی لیل

سال 2017-18 میں اپ گریڈ ہونے والے سکولوں کے لئے 121.331 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں ان سکولوں میں تعمیر کا کام آخری مراحل میں ہے۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ ان دونوں سکولوں کی SNE منظور ہو چکی ہے اور کلاسز بھی شروع ہو چکی ہیں۔

(ج) درست ہے۔ محکمہ بلڈنگ کو فنڈز جاری ہو چکے ہیں اور سکول عمارات تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں۔

(د) سال 2017-18 کے دوران اپ گریڈ ہونے والے سکولوں کی عمارات تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں جو نہی محکمہ بلڈنگ کی جانب سے یہ عمارات محکمہ سکول کے حوالے کی جائیں گی تو فوری طور پر SNE منظور کروا کر کلاسز شروع کر دی جائیں گی۔

فیصل آباد: پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

*1325: محترمہ خالدہ منصور: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں کتنے پرائمری، مڈل اور ہائی سکول ہیں ان میں کتنی اسامیاں پر اور کتنی خالی ہیں۔ ان میں سے کتنے سکولوں کی بلڈنگ خستہ حال ہے اور کتنے سکولوں کی چار دیواری نہ ہے؟

(ب) کتنے سکولوں میں لیٹرین اور پینے کے صاف پانی کی سہولت موجود نہ ہے مسنگ فسیلیٹیز کی مد میں جون 2018 سے لے کر اب تک کتنے فنڈز جاری کئے گئے، تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کیا حکومت اس ضلع کے تمام سکولوں میں مسنگ فسیلیٹیز پوری کرنے اور مزید فنڈ دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی جو وہاں کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس):

(الف) ضلع فیصل آباد میں 1205 پرائمری سکولز، 481 مڈل سکولز اور 522 ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز ہیں۔ ان میں 126,163 اسامیاں پُر ہیں۔ 3006 اسامیاں خالی ہیں، 96 سکولوں کی بلڈنگ خستہ حال ہے اور 27 سکولوں کی چار دیواری نہ ہے۔

(ب) تمام سکولوں میں لیٹرین اور صاف پانی کی سہولت موجود ہے۔ جون 2018 سے اب تک مسنگ فسیلیٹیز کی مد میں ضلع فیصل آباد کو سالانہ ترقیاتی منصوبہ کے تحت 127.371 ملین روپے اور نان سیلری بجٹ کی مد میں 856.935 ملین روپے جاری کئے گئے۔

(ج) حکومت ضلع فیصل آباد کے سکولوں کی بہتری اور ان میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کا ارادہ رکھتی ہے اور اس سلسلہ میں آئندہ ترقیاتی منصوبہ 20-2019 میں مزید فنڈز رکھے جائیں گے۔

رحیم یار خان: گورنمنٹ بوائز سینکڈری سکول جب عباسیاں تحصیل خانپور

میں کلاس روم اور اساتذہ کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1378: میاں شفیع محمد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) گورنمنٹ بوائز سینکڈری سکول جب عباسیاں تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان کب بنا؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ سکول ابتداء میں پرائمری سکول تھا یہ کب مڈل اور کب ہائی سکول بنا۔ اس سکول کی عمارت کتنے کمروں پر مشتمل ہے اور کتنے طلباء یہاں پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟
- (ج) اس سکول کا ٹوٹل رقبہ کتنا ہے اور کتنے رقبے پر عمارت تعمیر ہے نیز اس سکول میں اساتذہ کی تعداد کتنی ہے؟
- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ طلباء کی تعداد زیادہ ہونے اور کلاس روم کم ہونے کی وجہ سے یہاں پر موجود اساتذہ طلباء کو گراؤنڈ میں پڑھانے پر مجبور ہیں؟
- (ه) کیا حکومت اس سکول میں طلباء کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر مزید کلاس روم اور اساتذہ کی تعداد کو بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس):

- (الف) گورنمنٹ بوائز سینکڈری سکول جب عباسیاں تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان 1974 میں ہائی سکول بنا۔
- (ب) درست ہے۔ یہ سکول ابتدا میں پرائمری سکول تھا جو 1928 میں بنا۔ یہ سکول 1947 میں مڈل سکول کے طور پر اپ گریڈ ہوا اور 1974 میں ہائی سکول بنا۔ اس سکول کی عمارت 11 کمروں پر مشتمل ہے اور اس سکول میں 1037 طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔
- (ج) اس سکول کا کل رقبہ 67 کنال ہے۔ تین کنال پر عمارت تعمیر ہے جبکہ مذکورہ سکول میں اساتذہ کی کل تعداد 38 ہے۔

(د) درست ہے۔ طلباء کی تعداد کے مطابق مذکورہ سکول میں کلاس رومز کی تعداد کم ہے لیکن طلباء کے لئے اچھی تعداد میں فرنیچر موجود ہے۔ کچھ کلاسز گراؤنڈ میں موجود سایہ دار درختوں کے نیچے لگائی گئی ہیں لیکن تمام طلباء فرنیچر پر بیٹھتے ہیں۔

(ه) طلباء کی تعداد کے مطابق اس وقت اساتذہ کی تعداد کافی ہے جسے فی الحال بڑھانے کی ضرورت نہ ہے۔ اضافی کمرہ جات کے لئے مالی سال 19-2018 میں کوئی فنڈز مختص نہیں کئے گئے تھے تاہم شعبہ تعلیم ضلع رحیم یار خان نے اپنی مدد آپ کے تحت مذکورہ سکول میں آٹھ کلاس رومز اور ٹوائلٹ بلاک کی تعمیر کے سلسلہ میں آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کمپنی لمیٹڈ (OGDCL) سے "کارپوریٹ سوشل ریسپانسیبلٹی" (CSR) پروگرام کے تحت درخواست کی جو منظور کر دی گئی۔ اس سلسلہ میں متعلقہ کمیٹی کی میٹنگ ہو چکی ہے جس کے minutes آئندہ چند روز میں جاری ہو جائیں گے جس کے بعد تعمیر کا کام جولائی 2019 میں شروع کر دیا جائے گا۔

مزید برآں آئندہ ترقیاتی منصوبہ 20-2019 میں اضافی کمرہ جات کے لئے فنڈز رکھنے کی تجویز ہے جس کے بعد مذکورہ سکول میں کلاس رومز کی کمی کو پورا کر دیا جائے گا۔

ضلع سیالکوٹ PMIU کی رینکنگ پوزیشن سے متعلقہ تفصیلات

*1379: محترمہ گلناز شہزادی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ Programme monitoring and implementation unit

(PMIU) کی ranking میں ستمبر 2018 سے دسمبر 2018 تک کس نمبر پر رہا؟

(ب) ضلع سیالکوٹ کی ranking میں بہتری لانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے؟

(ج) PMIU کی ranking کا معیار کیا ہوتا ہے اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس):

(الف) ضلع سیالکوٹ جولائی، اگست اور ستمبر 2018 کی PMIU کی رینکنگ میں چوبیسویں

نمبر پر تھا جبکہ اکتوبر تا دسمبر 2018 میں گیارہویں نمبر پر رہا۔

(ب) ضلع سیالکوٹ کی رینکنگ میں بہتری کے لئے نان سیلری بجٹ کو بہتر طریقے سے استعمال کرتے ہوئے ضلع بھر کے سکولوں میں باہم مشاورت اور محکمہ سکول ایجوکیشن کی ہدایات کی روشنی میں مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے گئے:

- (i) سکولوں میں بچوں کی تعداد کے مطابق نئے واش رومز تعمیر کروائے گئے۔
- (ii) سکولوں میں بجلی کی فراہمی کو یقینی بنایا گیا۔
- (iii) صاف پانی کے لئے کچھ سکولوں میں گہرے بور کروائے گئے اور کچھ سکولوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹ بھی لگوائے گئے۔
- (iv) سکولوں کی صفائی ستھرائی کے لئے نان سیلری بجٹ سے خاکروب تعینات کئے گئے۔
- (v) سکولوں کے ماحول کے معیار کو مد نظر رکھتے ہوئے شجرکاری مہم کے دوران Clean Green Pakistan & منصوبہ کے تحت بھرپور شجرکاری کروائی گئی سکولوں کی عمارات کی بہتری اور خوبصورتی کے لئے نان سیلری بجٹ سے سفیدی و روغن کا کام بھی کروایا گیا۔
- (vi) تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے لئے طلباء و طالبات کے لئے ہر سکول میں 2 ٹیبلٹ خریدے گئے ہیں تاکہ طلباء و طالبات کو جدید تعلیمی معیار سے متعارف کروایا جاسکے اور رزلٹ کو بھی بہتر کیا جاسکے۔

(ج) ضلعوں کی رینکنگ کے لئے PMIU کے معیار کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پی پی۔ 221 ملتان میں 2016 سے

اب تک بوائز / گرلز سکولوں سے متعلق تفصیلات

* 1399: رانا اعجاز احمد نون: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔ 221 ضلع ملتان تحصیل شجاع آباد میں کتنے گرلز / بوائز سکولز 2016 سے اب تک تعمیر کئے گئے؟

(ب) مذکورہ بالا سکولز میں فرنیچر اور سٹاف سے متعلق تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ج) درج بالا حلقہ میں جو سکول اپ گریڈ کئے گئے ہیں کیا ان میں کلاسز کا اجراء ہو گیا ہے اگر نہیں ہوا تو کب تک، ان میں کلاسز کا اجراء کر دیا جائے گا؟

(د) درج بالا سکولز کے لئے جو فنڈز یلیز کے گئے ان میں سے موقع پر کتنے خرچ کئے گئے جو فنڈز lapse ہو گئے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) حلقہ پی پی۔ 221 ضلع ملتان تحصیل شجاع آباد میں 2016 سے اب تک کوئی بھی نیا گرلز یا بوائز سکول تعمیر نہیں کیا گیا۔

(ب) جواب جز: (الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) حلقہ پی پی۔ 221 میں درج ذیل سکولز آپ گریڈ کئے گئے ہیں:-

1. گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول منظور آباد نمبر 1 سے مل یول۔

2. گورنمنٹ گرلز مل سکول بنگالہ سے ہائی یول۔

3. گورنمنٹ ماڈل پرائمری سکول شاہ موٹی سے مل یول۔

درج بالا سکولوں میں سے سیریل نمبر 1 کا مل کاسٹاف اور سیریل نمبر 2 کا ہائی کاسٹاف منظور ہو چکا ہے اور باقاعدہ کلاسز کا اجراء بھی ہو چکا ہے۔ البتہ سیریل نمبر 3 کے سکول کی عمارت زیر تعمیر ہے۔ سکول کی عمارت آئندہ مالی سال 2019-20 میں مکمل ہو جائے گی اور اسی سال مذکورہ سکول میں کلاسوں کا اجراء کر دیا جائے گا۔

(د) درج بالا سکولوں میں جو فنڈز خرچ کئے گئے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام سکول / سکیم	منظور شدہ بجٹ	تفصیل
1-	آپ گریڈیشن گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول منظور آباد (مل یول)	5.039 ملین	مل سکول چل رہا ہے۔
2-	آپ گریڈیشن گورنمنٹ گرلز مل سکول بنگالہ (ہائی یول)	6.345 ملین	ہائی سکول چل رہا ہے
3-	آپ گریڈیشن گورنمنٹ ماڈل پرائمری سکول شاہ موٹی، کوٹ امام دین (مل یول)	8.500 ملین	سکول کی عمارت آئندہ مالی سال 2019-20 میں مکمل ہو جائے گی اور اسی سال مذکورہ سکول میں کلاسوں کا اجراء کر دیا جائے گا۔

مذکورہ بالا سکولوں میں سے کسی بھی سکول کے فنڈز lapse نہ ہوئے ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور شہر کے سکولوں میں اساتذہ

کی خالی اسامیوں اور صاف پانی سے متعلقہ تفصیلات

135: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر کے کتنے سکولوں میں اساتذہ کی کون کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں

حکومت ان اسامیوں کو کب تک fill کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) مذکورہ بالا شہر میں کتنے ایسے سکول ہیں جن کی عمارات زیر تعمیر اور نامکمل ہیں حکومت

ان عمارات کو کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) لاہور شہر کے کتنے سکولوں میں صاف پانی کی فراہمی کی سہولت نہ ہے اور کب تک یہ

سہولت فراہم کر دی جائے گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) ضلع لاہور کے 1126 سکولوں میں اساتذہ کی پرنسپلز، ہیڈ ماسٹرز، سبجیکٹ سپیشلسٹ،

ESE اور PST، DM، EST، SESE، SST کیلنگریز کی 2308 اسامیاں گزشتہ

سال سے خالی ہیں۔ حکومت ان کو آئندہ انٹر ڈسٹرکٹ ٹرانسفر اور بذریعہ ریکروٹمنٹ

پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں 89 سکول ایسے ہیں جن کی عمارات زیر تعمیر اور نامکمل ہیں۔ اس ضمن میں

محکمہ سکول ایجوکیشن نے بحوالہ چٹھی نمبر/ SO(ADP-I)Release-420

2018/19 مورخہ 2019-01-01-ADP-Schemes-1903 کے

تحت ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی لاہور کو فنڈز جاری کر دیئے ہیں جس کے تحت مختلف

سکیموں پر کام جاری ہے۔

(ج) ضلع لاہور کے تمام سکولوں میں صاف پانی کی سہولت موجود ہے۔

جھنگ حلقہ پی پی-126 کے سکولوں میں

وائر فلٹریشن پلانٹ نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

192: جناب محمد معاویہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جھنگ شہر حلقہ پی پی-126 کے کافی سکولوں میں فلٹریشن پلانٹ نہ ہیں جس کی وجہ سے ان سکولوں کے طالب علم مضر صحت پانی پینے پر مجبور ہیں اور بہت سی بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول جھنگ کو 2016 میں ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دیا گیا تھا لیکن ابھی تک اس میں کلاسز کا اجرا نہیں ہو سکا؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک سکولوں میں فلٹریشن پلانٹ لگائے اور ہائر سیکنڈری سکول میں کلاسز کا اجرا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) حلقہ پی پی-126 جھنگ میں سرکاری سکولوں کی کل تعداد 77 ہے۔ جن میں سے اکیس سکولوں میں فلٹریشن پلانٹ لگے ہوئے ہیں۔ باقی ماندہ سکولوں میں طلباء کو فلٹر شدہ پانی مہیا کیا جا رہا ہے جہاں تک مزید فلٹریشن پلانٹ لگانے کا تعلق ہے تو اس ضمن میں گزارش ہے کہ موجودہ مالی سال 19-2018 میں اس حوالے سے کوئی رقم مختص نہ ہے۔ مخیر حضرات کے تعاون اور اپنی مدد آپ کے تحت ضلع جھنگ کے سکولوں میں فلٹریشن پلانٹ لگانے کے لئے ضلعی تعلیمی افسران کو ششیں کر رہے ہیں۔

(ب) درست ہے۔ گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول جھنگ کو 2016 میں ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دیا گیا تھا۔ SNE کی منظوری کے لئے کیس محکمہ خزانہ کو ارسال کر دیا گیا ہے جو نہی منظوری موصول ہوگی، باقاعدہ کلاسز کا اجرا کر دیا جائے گا۔

(ج) جواب جز (الف) اور (ب) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

پری پرائمری سکولنگ کے تحت نیا ٹیرف متعارف کروانے سے متعلقہ تفصیلات

278: جناب نصیر احمد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پری پرائمری سکولنگ کے تحت کن کن اضلاع میں پہلے مرحلے میں تعلیم کا ایک نیا ٹیرف متعارف کروایا جا رہا ہے؟

(ب) ضلع لاہور کے اندر کتنی رقم سے مجوزہ سکیم شروع کی جا رہی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) پری پرائمری سکولنگ کے تحت ضلع لاہور میں تعلیم کا کوئی نیا ٹیرف متعارف نہیں کروایا جا رہا ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں ابھی تک کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے اور نہ ہی مجوزہ سکیم شروع کی جا رہی ہے۔

فیصل آباد: پی پی-112 میں

سکولوں کی تعداد اور ان میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

297: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-112 فیصل آباد میں پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری (بوائے و گرلز) کے نام اور جگہ بتائیں؟

(ب) کس کس سکول کی ذاتی بلڈنگ نہ ہے بلکہ کرایہ کی بلڈنگ میں ہے؟

(ج) اس سکولوں میں کیا کیا مسنگ فسیلیٹیز ہیں؟

(د) ان سکولوں میں کتنی اسامیاں کس کس عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں؟

(ه) کیا حکومت درج بالا سکولوں کی مسنگ فسیلیٹیز پوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

- (الف) پی پی-112 فیصل آباد میں پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری (بوائز و گرلز) کے نام اور جگہ کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) مذکورہ حلقہ کے تمام سکولز اپنی عمارات میں چل رہے ہیں اور کوئی سکول کرایہ کی عمارت میں نہ ہے۔
- (ج) مذکورہ حلقہ کے دو سکولوں میں Annex-A کی سیریل نمبر (12, 15) چار دیواری کی تعمیر کا کام جاری ہے جبکہ باقی تمام سکولوں میں بنیادی سہولیات دستیاب ہیں۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) مذکورہ حلقہ کے سکولوں میں خالی اسامیوں کی تعداد، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ه) جواب جز: (ج) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

بہاولپور: پی پی-251 میں سکولوں

کی تعداد اور دیگر سہولیات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

401: ملک خالد محمود بابر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) پی پی-251 (بہاولپور) میں کتنے گرلز و بوائز، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکول ہیں؟
- (ب) کیا ان تمام میں ٹیچرز کی اسامیاں پُر ہیں؟
- (ج) ان میں ٹیچرز کی خالی اسامیاں کتنی اور کس کس سکول میں ہیں؟
- (د) کس کس سکول میں ہیڈ ماسٹریں اور ہیڈ ماسٹرز تعینات ہیں نیز کس کس سکول میں عارضی ہیڈ ماسٹرز / ہیڈ ماسٹریں کام کر رہے ہیں؟
- (ه) کیا حکومت ان سکولوں کی تمام بنیادی سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

- (الف) پی پی-251 بہاولپور میں بوائز / گرلز ہائی / ہائر سیکنڈری سکولوں کی تعداد 11 ہے۔
Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) پی پی-251 کے سرکاری سکولوں میں اس وقت اساتذہ کی 30 اسامیاں خالی ہیں۔ لسٹ
Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) حلقہ پی پی-251 کے 9 سکولوں میں اساتذہ کی کل 30 مختلف اسامیاں خالی ہیں۔ خالی
اسامیوں کی سکول وار تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) حلقہ پی پی-251 کے 10 سکولوں میں ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریں تعینات ہیں صرف
گورنمنٹ ہائی سکول چک لوہارن میں عارضی انچارج ہیڈ ماسٹر کام کر رہا ہے۔
ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریں کی تعیناتی کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی
ہے۔
- (ه) پی پی-251 بہاولپور کے زیادہ سکولوں میں بنیادی سہولیات فراہم کر دی گئی ہیں تاہم
کچھ سکولوں میں بنیادی سہولیات کی کمی ہے ان سکولوں کو بنیادی سہولیات کی فراہمی
کے لئے 20-2019 کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ میں شامل کر دیا گیا ہے۔

سرکاری سکولوں کے معائنہ کے بارے میں

عوامی نمائندہ کے اختیارات سے متعلقہ تفصیلات

410: جناب منان خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) صوبہ کے سرکاری سکولوں کا وزٹ کون کون کر سکتا ہے؟
- (ب) کیا کوئی منتخب عوامی نمائندہ بھی اپنے حلقہ کے سکولوں کا وزٹ کر سکتا ہے اگر ہاں تو جو
نقائص سکولوں میں ہوتے ہیں ان کی نشاندہی کس کو کی جاسکتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

- (الف) صوبہ کے سرکاری سکولوں کا وزٹ محکمہ تعلیم کے افسران کے علاوہ ضلعی انتظامیہ کے
افسران بھی کر سکتے ہیں۔

(ب) منتخب عوامی نمائندہ بھی اپنے حلقہ کے سکولوں کا وزٹ کر سکتا ہے جو نقص سکولوں میں ہوتے ہیں ان کی نشاندہی چیف ایگزیکٹو آفیسر ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی کو کی جاسکتی ہے۔

نارووال: پی پی۔48 میں اساتذہ کے تبادلہ جات سے متعلقہ تفصیلات

411: جناب منان خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم اگست 2018 سے آج تک پی پی۔48 ضلع نارووال کے کتنے ٹیچرز، ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس کے تبادلہ جات کن بنیادوں پر کئے گئے؟

(ب) ان میں سے کتنے ملازمین کے تبادلہ جات ان کی اپنی request پر اور کتنے تبادلہ جات ملازمین کی مرضی کے برخلاف ہوئے؟

(ج) کیا تمام تبادلہ جات حکومتی پالیسی کے مطابق ہوئے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) یکم اگست 2018 تا 28 جنوری 2019 کے دوران پی پی۔48 ضلع نارووال میں کل 54 اساتذہ / ہیڈ ماسٹرز / ہیڈ مسٹریس کے تبادلہ جات محکمہ قواعد و ضوابط کی بنیادوں پر ہوئے۔

(ب) 53 اساتذہ، ہیڈ ماسٹرز / ہیڈ مسٹریس کے تبادلہ جات ان کی درخواست پر محکمہ قواعد و ضوابط کے مطابق ہوئے۔ تاہم ایک ایس ایس ٹی ہیڈ ٹیچر کا تبادلہ انتظامی بنیاد پر ڈپٹی کمشنر نارووال کی باقاعدہ منظوری سے ہوا۔

(ج) تمام تبادلہ جات حکومتی پالیسی کے مطابق ہوئے ہیں۔

وہاڑی: شرقی کالونی میں گرلز ہائی سکول کی بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

422: جناب محمد ثاقب خورشید: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شرقی کالونی وہاڑی میں گرلز ہائی سکول کی بلڈنگ زیر تعمیر ہے؟

(ب) کیا اس کی بلڈنگ کی تعمیر کے لئے موجودہ مالی سال 19-2018 میں رقم مختص ہے تو کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ج) مذکورہ سکول کی بلڈنگ کب تک مکمل ہو جائے گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) درست ہے۔ شرقی کالونی وہاڑی میں گرلز ہائی سکول کی بلڈنگ زیر تعمیر ہے۔

(ب) موجودہ مالی سال 19-2018 میں مذکورہ سکول کی عمارت کی تعمیر کے لئے 42.995

ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جس میں سے 7.099 ملین روپے جاری ہو چکے ہیں۔

(ج) مذکورہ سکول کی عمارت کی تعمیر ایک بڑی سکیم ہے جس کا تخمینہ لاگت 100.902 ملین

روپے منظور شدہ ہے۔ توقع ہے کہ آئندہ دو سالوں کے اندر عمارت کی تعمیر مکمل ہو

جائے گی۔

جناب سپیکر: وزیر قانون کچھ چیزیں lay کرنا چاہتے ہیں۔ تمام ممبران تشریف رکھیں میں بعد میں

سب کو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی اجازت دوں گا۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ میں یہ move کروں میں اس کا background بتا دیتا ہوں اور میں

صرف اس لیٹر کو refer کرنا چاہ رہا تھا جس لیٹر کے تحت ہم یہ ترمیم کرنے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، بتادیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی طرف سے Provincial

Assembly of the Punjab کو ایک لیٹر موصول ہوا ہے جو آپ کو address ہے۔ انہوں

نے اس میں یہ لکھا ہے کہ:

Independent office of Director General of Audit has been established in 2003 for conducting audit of the district governments of the Punjab. Since the inception of this office no permanent forum has been established

so far to discuss the audit reports of Director General Audit, district governments of the Punjab. Total number of pending audit reports for discussion at PAC of the Provincial Assembly is 964.

جناب سپیکر! 2003 میں آڈیٹر جنرل کے آفس میں ایک علیحدہ آفس بنادیا گیا تھا جس نے لوکل گورنمنٹ کا آڈٹ carry out کرنا تھا۔ انہوں نے اس وقت ایک لیٹر صوبائی اسمبلی پنجاب کو لکھا تھا کہ آپ بھی اس کے لئے ایک forum create کریں جہاں پر ان audits reports کو دیکھا جائے لیکن افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ Provincial Assembly of the Punjab کے رولز میں ایک طویل عرصہ سے کوئی ترمیم نہیں ہوئی تھی۔ جناب سپیکر! یہ آپ کی مہربانی ہے کہ آپ نے پروڈکشن آرڈر کے حوالے سے بھی ترمیم کی اور ہمیں مزید بھی حکم دیا کہ ہم سٹینڈنگ کمیٹیوں کو strengthen کرنے کے لئے ترمیم لے کر آئیں۔ ہمارے ہاں دو PACs موجود ہیں آپ کا حکم ہے اور میں یہ تحریک پیش کرنے جا رہا ہوں کہ ایک PAC اور بنادی جائے جو exclusively لوکل گورنمنٹ کے audits کو deal کرے۔

جناب سپیکر! آج ہم صرف رولز میں ترمیم کریں گے اور PAC بعد میں بنائی جائے گی۔ ہم آپس میں بیٹھ کر بات کر لیں گے اور اس کی constitution کے متعلق سارا طے کر لیں گے لیکن میں آج صرف رولز کی ترمیم کے حوالے سے move کرنا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر: جی، move کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT

(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That requirements of sub-rule (1) and sub-rule (3) of Rule 244-A of Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 be dispensed with under

Rule 234, for taking up motions for amendments in the said Rules."

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That requirements of sub-rule (1) and sub-rule (3) of Rule 244-A of Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 be dispensed with under Rule 234, for taking up motions for amendments in the said Rules."

(The motion was carried.)

تحریک

MR SPEAKER: Minister for Law may move the motion for leave of the Assembly.

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترامیم کی اجازت کی تحریک

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT**

(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to move the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That leave be granted to move the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, the proposed amendments are as under:

1. In rule 176, for sub-rule (1), the following shall be substituted:

"(1) There shall be constituted, after a general election, two Public Accounts Committees and one Public Accounts Committee for the local governments, established under the relevant local government law for the time

being in force, for the duration of the Assembly."

2. In rule 177:

- (a) in sub-rule 1, after the word "Government", the expression "or, as the case may be, the local governments" shall be inserted; and
- (b) in sub-rule (3), after the word "Government" occurring for the first time, the expression "or, as the case may be, the local governments" shall be inserted.

3. In rule 179, for the sub-rule (3), the following shall be substituted:

"(3) Unless otherwise permitted by the Speaker, each of the Public Accounts Committees constituted under sub-rule(1) of the rule 176 shall meet during the first , second and third ten days of a month to dispose of the pending business:

Provided that a Committee shall not meet for more than three days in a week without approval of the Speaker."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Leave is granted. Minister for Law may move the motion for consideration of the proposed amendments.

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترامیم
(جوزیر غور لائی گئیں)

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT

(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the proposed amendments in the Rules of
Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab
1997 be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: the motion moved and the question is:

"That the proposed amendments in the Rules of
Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab
1997 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the proposed
amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of
the Punjab 1997 one by one.

RULE 176

MR SPEAKER: Now, the proposed amendment in Rule 176 is under
consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the proposed amendment in Rule 176, do stand
part of the Rules of Procedure of the Provincial
Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried.)

RULE 177

MR SPEAKER: Now, the proposed amendment in Rule 177 is under
consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the proposed amendment in Rule 177, do stand
part of the Rules of Procedure of the Provincial
Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried.)

RULE 179

MR SPEAKER: Now, the proposed amendment in Rule 179 is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the proposed amendment in Rule 179, do stand part of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law may move the motion for the passage of the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT**

(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, be passed."

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, be passed."

(The motion was carried.)

(The Proposed Amendments are passed.)

Applause!

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی سیٹوں

سے کھڑے ہو گئے اور نعرے بازی شروع کر دی)

جناب سپیکر: اچھا میری بات سن لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ کو اس پر ہماری بات سننی چاہئے تھی۔۔۔

جناب سپیکر: بات یہ نہیں ہے۔ آپ کو پتا نہیں ہے کہ بات کیا ہے؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی "No, No" کی مسلسل نعرے بازی)

جناب سپیکر: میری بات سنیں، بات یہ ہے کہ یہ 900 objections ہیں۔ 2003 کی یہ ترامیم آپ نے کرنی تھیں وہ آپ نے نہیں کی اور ابھی جو PAC-III بنے گی اس میں آپ سے مشورہ ہو گا۔

میں آپ کو بتاؤں کہ یہ جو لوکل سطح پر آڈٹ ہے، وہاں آڈٹ والوں کا پورا اسٹاف ہوتا ہے اور اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے جب تک آپ اسمبلی میں بیٹھ کر یہ چیک نہ کریں گے کہ لوکل سطح پر جو پیسایہاں سے جارہا ہے آیا وہ استعمال صحیح ہو رہا ہے یا نہیں۔ آپ سمجھ نہیں رہے اس میں آپ کا بھی role ہے۔

ملک ندمیم کامران: جناب سپیکر! اس پر مشورہ تو کیا جاتا، ہماری بات تو سننی جاتی۔۔۔

جناب سپیکر: اس پر آپ سے مشورہ کا ٹائم آرہا ہے اور وہ آپ کے مشورہ کے بغیر نہیں ہو گا۔ آپ میری بات سنیں کہ ایک ایسا کام کیا ہے جو بیس سال سے نہیں ہوا، بیس سالوں کے بعد یہ کام ہو رہا ہے اور آپ کو اس بات کا کریڈٹ جائے گا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ ہماری بات تو سن لیتے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ لوگوں نے بات نہیں سمجھی، آپ نے بات سمجھی نہیں ہے۔ یہ آپ کو کریڈٹ جانا ہے جب PAC-III بنے گی تو آپ کو کریڈٹ جائے گا۔ یہ ہم کرنے اس لئے جارہے ہیں کہ آڈیٹر جنرل آف پاکستان خود یہاں تشریف لائے تھے اور اس کے بعد یہ ان کا لیٹر آیا ہے اور یہ لیٹر سارے صوبوں کو گیا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ صرف ہماری بات تو سن لیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بات پہلے سمجھ تو لیں، آپ لوگوں نے بات سمجھی نہیں ہے اور بلاوجہ شور ڈالنا شروع کر دیا ہے۔ میں آپ کو floor دے رہا ہوں پہلے بات تو سن لیں۔ آپ ایک سیکنڈ بیٹھ جائیں، اس کے بعد آپ بولیں، آپ کو پورا اختیار ہے۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری! آپ بھی بیٹھ جائیں۔ دیکھیں! بات یہ ہے کہ آپ بغیر سوچے سمجھے بولنا شروع کر دیتے ہیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! نہیں، نہیں۔۔۔

جناب سپیکر: رانا مشہود احمد خان! آپ تو آتے نہیں ہیں۔ آپ باہر سے بیس سال بعد آگئے ہیں۔۔۔ (تہقہم)

بات یہ ہے، آپ ذرا پہلے توجہ سے بات سن لیں۔ کل ہم نے ایک ایسا کام کیا جس میں آپ سے مشورہ ہوتا رہا ہے اور اپنی Standing Committees کو strengthen کرنے کے لئے کل بل پاس کیا ہے اور آپ اس میں بھی No, No کر رہے تھے۔ خدا کا خوف کریں آپ نے خود ہی کہا ہے، کل Standing Committees کو strengthen کرنے کے لئے legislation کی ہے اور آپ اس میں بھی No, No کر رہے ہیں اور آپ نے خود کہا ہے کہ وہاں سیکرٹریز نہیں آتے اور وہاں لاء ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کوئی help نہیں ہے۔ وہ ہم بل لے کر آئے ہیں، وہ ہم نے پاس کیا ہے اور آپ اس میں بھی No, No کر رہے ہیں یہ عجیب بات ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اچھا بات تو سن لیں۔۔۔

جناب سپیکر: اب آپ بات کر لیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ پہلے بات کر لیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! معذرت کے ساتھ، مجھے بڑا افسوس ہے کہ آپ اس معزز ہاؤس میں کسٹوڈین کی حیثیت سے تشریف فرما ہیں لیکن اپوزیشن کو بھی آپ پر بڑا اعتماد ہے اور آپ Custodian of the House ہیں۔ اگر وہ کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو سننے میں کیا حرج ہے؟ آپ نے سپیڈ اتنی تیز کر دی، دیکھیں! ہم اس کو oppose کرنا چاہتے تھے لیکن محترم آپ نے ہماری بات نہیں سنی اور بلاوجہ آپ نے اپنی تیز سپیڈ سے اس کو منظور کرنا کرنا ایک سائیڈ پر رکھا دیا، ہمیں آپ پر اعتماد ہونا بھی چاہتے اور آپ کو Being Custodian of this House ان کا بھی احترام کرنا چاہئے، ان کی بات سننی چاہئے اور بات سننے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن کرنا تو آپ نے وہی ہے جو اکثریت نے فیصلہ کرنا ہے۔ شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):
 جناب سپیکر! مجھے سابق سپیکر رانا محمد اقبال خان کا بڑا احترام ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ مجھے بڑا
 افسوس ہے۔ رانا محمد اقبال خان! افسوس تو اس پورے ایوان کو آپ پر ہے کہ جو آپ کے کرنے والا
 کام تھا وہ پچھلے دس سالوں میں آپ نہیں کر سکے اور اگر آج ہم وہی کام کرنا چاہتے ہیں تو خدا کے لئے
 ہمیں وہ کرنے دیں۔

جناب سپیکر! کیا یہ معزز ایوان اس بات کا گواہ نہیں کہ پچھلے دس سالوں میں
 رانا محمد اقبال خان رولز میں ترمیم نہیں کر دے سکے اور پروڈکشن آرڈر سے متعلق قانون نہیں
 بنا سکے۔ یہ credit کس کو جاتا ہے؟ یہ credit آپ اور اس اسمبلی کو جاتا ہے۔ Standing
 Committees کو پروڈکشن آرڈر جاری کرنے کا اختیار کس نے دیا؟ یہ اختیار آپ اور اس ہاؤس
 نے دیا ہے۔ سابق سپیکر صاحب پچھلے دس سال چپ کر کے بیٹھے رہے، آپ جو کام نہیں کر سکے یا
 آپ کو نہیں کرنے دیا گیا اگر آج وہ کام یہ اسمبلی کرنا چاہتی ہے تو اس میں رکاوٹ نہ بنیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! آپ اپنی بات میں ایک چیز کا اضافہ کر لیں کہ Standing
 Committees کو strengthen کرنے کے حوالے سے محترمہ زاہد عظمیٰ بخاری نے جب بات
 شروع کی تھی تو میرے ذہن میں اسی وقت آیا کہ واقعی جب سے ہم اس ہاؤس میں آئے ہیں یا اس
 سے پہلے بھی کسی نے اس طرف توجہ نہیں دلائی۔ میں ان کا احسان مند ہوں کہ انہوں نے
 Standing Committees کو strengthen کرنے کی جانب میری توجہ مبذول کروائی
 ہے۔ ہم نے اس حوالے سے بہت سی efforts کی ہیں۔

سب معزز ممبران یہ کہہ رہے تھے کہ Standing Committees میں محکمہ جات
 کے سیکرٹری صاحبان نہیں آتے اور محکمہ قانون کی طرف سے بھی معزز ممبران کی proper
 معاونت ہونی چاہئے۔

آپ سب معزز ممبران جو کام چاہتے تھے وہ ہم نے کر دیا لیکن اس پر بھی حزب اختلاف
 کے معزز ممبران No, No کر رہے ہیں۔ یہ عجیب بات ہے۔ آپ خدا کے لئے پہلے بات کو سمجھ لیا
 کریں اور پھر اس پر رد عمل دیا کریں۔ جی، جناب سمیع اللہ خان! اب آپ بات کر لیں۔

جناب سميع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ اور وزیر قانون نے جو باتیں کی ہیں، ابھی شور کے دوران آپ نے reading کی ہے اور تحریک بھی move کی ہے۔ میں شور میں غور کر رہا تھا کہ وزیر قانون یہ کیا move کر رہے ہیں؟ اس تحریک کے دو حصے ہیں۔ ایک حصہ وہ ہے کہ جس کے تحت آپ یہ Standing Committees کو strengthen کرنے جا رہے ہیں اور اس پر پورے ہاؤس کا اتفاق ہے۔

جناب سپیکر! وزیر قانون نے جو تحریک move کی ہے اس کے دوسرے حصے پر ہمیں اعتراض ہے۔ ابھی وزیر قانون نے ایک لمبا چوڑا lecture دیا اور آپ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے لیکن دوسرے حصے کے بارے میں آپ نے کچھ فرمایا اور نہ ہی وزیر قانون نے بات کی ہے۔ اس تحریک پر ہمیں اعتراض ہے اور ہم اس پر بات کرنا چاہتے تھے۔

جناب سپیکر! اکثریت کی بنیاد پر یہ تحریک دوبارہ پاس ہو سکتی ہے لیکن اگر اس ہاؤس میں آپ حزب اختلاف کی بات ہی نہیں سنیں گے تو پھر یہ انتہائی نامناسب ہو گا۔ مجھے آج بڑے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ڈپٹی سپیکر صاحب اجلاس کی صدارت کر رہے تھے، آپ اچانک تشریف لائے ہیں اور مجھے اسی وقت سمجھ آگئی تھی کہ کوئی چیز bulldoze ہونے والی ہے۔

جناب سپیکر: اس کا مطلب یہ ہوا کہ میرا آپ کو پسند نہیں۔ آپ ڈپٹی سپیکر صاحب کو اتنا کمزور نہ سمجھیں۔

جناب سميع اللہ خان: جناب سپیکر! اب میں اس تحریک کے دوسرے حصے کے بارے میں عرض کرنی چاہتا ہوں۔ 2003 میں آپ اس صوبے کے چیف ایگزیکٹو تھے۔ مجھے یہ سنائی دیا ہے کہ لوکل باڈیز کے 2003 کے آڈٹ کے حوالے سے آپ نے ایک تحریک move کی ہے۔ آڈیٹر جنرل آف پاکستان نے پنجاب اسمبلی کو ایک لیٹر لکھا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ اس لئے دُہرا رہا ہوں کہ شور کی وجہ سے بہت سے دوستوں کو سمجھ نہیں آ سکی۔ آڈیٹر جنرل آف پاکستان نے پنجاب اسمبلی کو ایک لیٹر لکھا ہے کہ 2003 سے لوکل باڈیز کا proper audit نہیں ہو سکا۔ 2003 سے 2008 یا 2009 تک پچھلے بلدیاتی اداروں نے کام کیا، اس کے بعد ایک gap آیا اور پھر موجودہ بلدیاتی ادارے وجود میں آئے۔

جناب سپیکر! اب ان بلدیاتی اداروں کو وجود میں آئے ہوئے تقریباً دو سال ہو گئے ہیں۔ آپ آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی direction کے مطابق اس کا audit کروانا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے آڈیٹر جنرل آف پاکستان نے تجویز کیا ہے کہ ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائی جائے۔ اب مجھے یہ سمجھ نہیں آئی کہ انہوں نے PAC-III بنانے کی تجویز دی ہے یا ہاؤس کی کوئی بھی کمیٹی بنانے کے لئے کہا ہے۔ مجھے شور میں اس بات کی سمجھ نہیں آ سکی۔ ہم اس کے اوپر اپنا point of view دینا چاہتے تھے۔ پہلے ہی PAC-II & PAC-I موجود ہیں اور اب آپ PAC-III بنا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! پچھلے آٹھ ماہ سے آپ کی کوششوں اور اس ہاؤس کے consensus کے باوجود PAC-I کی تشکیل نہیں ہو سکی تو ہم کس طرح یقین کر لیں کہ PAC-III بن جائے گی؟

جناب سپیکر! ہم یہ بات کرنا چاہ رہے تھے کہ PAC-I کی تشکیل کے لئے حکومت اور اپوزیشن کے درمیان dialogues ہوئے اور ان dialogues کے نتیجے میں ایک اتفاق رائے ہوا تھا۔ آپ نے ان مذاکرات کی بطور سپیکر توثیق کی ہے۔ ان مذاکرات کی وجہ سے 19 مجالس قائمہ کی سربراہی حزب اختلاف کے پاس آئی اور 21 مجالس قائمہ کی سربراہی حکومت کے پاس گئی ہے۔

جناب سپیکر! حکومت نے یہ وعدہ کیا تھا کہ PAC-II کی سربراہی حکومت کے پاس رہے گی اور PAC-I کی سربراہی یعنی چیئرمین شپ قائد حزب اختلاف کو دی جائے گی لیکن اس پر ابھی تک عملدرآمد نہیں ہو سکا۔ چونکہ صوبہ پنجاب کو وفاق سے چلایا جا رہا ہے اور یہاں میرے ساتھیوں نے بار بار بات کی ہے کہ یہ روش اس صوبے کے کاموں میں صریحاً مداخلت ہے۔

جناب سپیکر! وزیراعظم لاہور میں دس تاریخ کو تشریف لاتے ہیں، 10- اپریل 2019 تک یہ سارا عمل چل رہا تھا۔ وہ 10- اپریل کو یہاں آکر اپنی پارٹی میٹنگ میں ایک statement دیتے ہیں۔۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! سمیع اللہ خان بالکل غلط بات کر رہے ہیں کیونکہ ایسی کوئی بات نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین! آپ تشریف رکھیں۔ میں ان کو جواب دیتا ہوں۔ آپ جناب سمیع اللہ خان کو اپنی بات مکمل کرنے دیں۔

جناب سميع اللہ خان: جناب سپيڪر! وزير قانون كى statement ميڏيا كے اوپر موجود ہے كہ PAC-I كے بارے ميں جو فيصلہ مركز ميں ھو اے وہي ھم صوبہ پنجاب ميں كريں گے۔ اگر آپ فرمائیں گے تو ميں ميڏيا كى يہ رپورٹ پيش كر دوں گا۔ مجھے پتا ہے كہ اب بھي آپ كى خواهش يہي ہے۔ حكومت كى طرف سے اپوزيشن كے ساتھ جو منسٹر مذاكرات كر رہے تھے ان كى خواهش بھي يہي تھي ليكن وزير اعظم لاھور آتے ھيں اور وہ اپني پارٽي مينٽنگ ميں direction ديتے ھيں كہ اوپر تو مجھ سے غلطى ھو گئي ہے۔

جناب سپيڪر! يہ quote ھو اے، ھو سكتا ہے كہ انھوں نے ايسانہ كہا ھو ليكن ميڏيا ميں يہي رپورٹ ھو اے كہ مركز ميں ميرے رفقاء كار نے مجھ سے غلط فيصلہ كر وايا ہے۔ يہ ميڏيا ميں آيا ہے۔ اس كے بعد وزير قانون نے بھي ميڏيا كے اوپر بيان دے ديا كہ اس حوالے سے ھم ميں بھي تحفظات ھيں۔

جناب سپيڪر! ميرى بات تھوڑى تلخ ہے كہ اگر الزامات كے اوپر آپ PAC كى Chairmanship قائد حزب اختلاف كو نہيں ديں گے تو پھر حكومت سے تعلق ركھنے والے جن ممبران كے خلاف نيب كى inquiries چل رہي ھيں يا جن پر الزامات ھيں وہ سارے پہلے استعفى ديں۔ ميں في الحال قومی اسمبلى كے ممبران كے حوالے سے كوئى مطالبہ نہيں كر رہا ليكن ميں كم از كم يہ مطالبہ كرنے ميں حق بجانب ھوں كہ اس ھاؤس كے معزز ممبران ميں سے جن پر نيب كى طرف سے الزامات ھيں يا inquiries چل رہي ھيں انھيں فوري طور پر step down كرنا چاہئے۔ چاہے وہ منسٹر ہے يا سپيڪر ان سب كو اپنا عہدہ چھوڑنا چاہئے۔

جناب سپيڪر: جناب سميع اللہ خان! آپ نے بات كر لي ہے اب تشریف ركھيں۔

جناب سميع اللہ خان: جناب سپيڪر! مجھے wind up كر لينے ديں۔

جناب سپيڪر: آپ نے wind up كر ليا ہے اور اب ميرى بات سُن ليں۔

وزير پبلڪ پراسيكيوشن (چودھري ظهير الدين): جناب سپيڪر! مجھے جواب دينے كى اجازت ديں۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین! آپ تشریف رکھیں کیونکہ میں بات کروں گا۔
 جناب سميع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ بات میں نے بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں بھی کی تھی اور آپ نے کہا تھا کہ ہمیں تھوڑا سا time چاہئے۔

جناب سپیکر: آپ نے بات کر لی ہے اب آپ تشریف رکھیں۔ آپ کے ساتھ بات ہوئی تھی آپ ہمیں تھوڑا ٹائم دیں۔ کچھ چیزیں ہوتی ہیں جو فوری کوشش کے باوجود نہیں ہوتیں۔ آپ کو پتا ہے کئی چیزیں ایسی ہوئی ہیں جن میں سے کئی چیزوں پر ابھی بھی عمل ہونا باقی ہے اور ہم نے کب یہ کہا ہے کہ ہم کوشش نہیں کر رہے۔ ہم نے آج بھی کوشش کی ہے، کل بھی کوشش کریں گے اور ہم اس بات کو نہیں چھوڑ رہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ آپ کا یہ اعتراض بڑا ہی غلط ہے کہ پرائم منسٹر صاحب صوبہ پنجاب کو چلا رہے ہیں یا فیڈرل سے صوبہ پنجاب کو چلایا جا رہا ہے۔ دیکھیں، میاں محمد نواز شریف بطور وزیراعظم راینونڈ میں بیٹھ کر آپ کے اجلاس کرتے تھے۔ (قطع کلامیاں)

رانا مشہود احمد خان! بیٹھ جاؤ، مجھے سب پتا ہے۔ کیا میں نہیں جانتا؟ لوکل باڈیز کے حوالے سے میاں محمد نواز شریف کا فیصلہ اور تھا اور میاں محمد شہباز شریف کا فیصلہ اور تھا۔ مجھے ان باتوں کا نہیں پتا؟ (قطع کلامیاں)

آپ نے ابھی جس کو سینیٹر کھڑا کیا تھا میاں محمد شہباز شریف اور میاں حمزہ شہباز اُس کے لئے دن رات کوشش کر رہے تھے کہ یہ بڑا اچھا آدمی ہے اور میاں محمد شہباز شریف نے میسر بنانے کے لئے کیا زور نہیں لگایا؟ میاں محمد نواز شریف نے بطور وزیراعظم آکر فیصلے بدلے۔ ایک ضلع نہیں بلکہ دس اضلاع کے میاں محمد شہباز شریف کے کئے ہوئے فیصلے میاں محمد نواز شریف نے آکر بدلے۔ میرے پاس سب باتیں ہیں لہذا یہ بات نہیں ہو سکتی۔ رانا مشہود احمد خان! اب آپ کی حاضری لگ گئی ہے آپ بیٹھ جائیں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

وزیراعظم جناب عمران خان پاکستان تحریک انصاف کے ہیڈ ہیں اور پہلے بھی یہ فیصلے اسی طرح ہوتے رہے ہیں۔ جناب عمران خان اپنی جماعت کے ساتھ بیٹھ کر اگر کوئی بات کرتے ہیں تو یہ اُن کا حق ہے کیونکہ یہ اُن کی جماعت ہے۔ آپ نے یہ کون سی اچنبھے والی بات کر دی ہے کیونکہ آپ خود یہ سارا کچھ کرتے رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

ابھی میری بات ختم نہیں ہوئی اور آپ درمیان میں ہی اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ میرے پاس یہ ساری مثالیں ہیں اور ہو سکتا ہے کہ سارے لاہور کی خواہش بھی یہ تھی کہ لاہور کا میٹرو شخص بنے جس نے پارٹی کے ساتھ بھی loyalty کی ہے، جو کام کرنا بھی جانتا تھا، پھر اُس کو mass transit train کے اوپر بھی لگایا ہوا تھا اور اُس کے بعد سینٹر بھی بناتا لیکن دل سے کسی نے تسلیم نہیں کیا۔ اُس وقت پنجاب کے آدھے اضلاع کے کئے ہوئے فیصلے میاں محمد نواز شریف نے change کئے تھے تو یہ کون سی بات ہے؟ ایسے ہی فضول باتیں نہ کریں، یہ کوئی بات ہے کرنے والی؟ (قطع کلامیاں)

جناب سمیع اللہ خان! ہم نیک نیتی سے کوشش بھی کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ کوشش کرتے بھی رہیں گے۔ کئی چیزیں کرنے میں دیر بھی ہو جاتی ہے کیونکہ کئی چیزیں out of control ہوتی ہیں پھر ہم اُن کو ٹھیک کرتے ہیں۔ یہ بات نہیں ہے کہ جو کہہ دیا وہ اُسی وقت ہو جائے۔

میں بھی جو کام کہوں، کئی دفعہ وہ کام نہیں بھی ہوتا پھر ہم کوشش کرتے رہتے ہیں، وزیر قانون کوشش کرتے رہتے ہیں، چودھری ظہیر الدین کوشش کرتے رہتے ہیں اور لوگ بھی کوشش کرتے ہیں۔ کس کا دل نہیں کرتا کہ ہم اکٹھے مل کر چلیں؟ جی، سردار اولیس احمد خان لغاری! اب آپ بات کر لیں۔

سردار اولیس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! آپ کی بہت مہربانی۔ میں صرف دو issues کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ آپ اگر آج کے ایجنڈے کو دیکھیں یا اس اسمبلی کے جتنے بھی اجلاس ہوئے ہیں تو صرف ایک یا دو دفعہ کچھ issues کے اوپر باقاعدہ طور پر معنی خیز debates ہوئی ہیں۔ اس وقت ہمارے صوبے کے اندر دو بہت اہم issues ہیں جو آپ کی attention demand کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ایک issue یہ ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ صوبہ پنجاب کی تقسیم کے متعلق قومی اسمبلی کے اندر ایک آئینی ترمیم پیش کی گئی ہے۔ اُس کے اندر لوگوں کے مختلف پارٹیوں کے حوالے سے مختلف آراء ہیں۔

جناب سپیکر! آپ سے میری یہ درخواست ہوگی کہ اگر آپ اسی اجلاس کے دوران اس چیز کی اجازت دے دیں کہ دو چار گھنٹے کے لئے صوبہ جنوبی پنجاب یا صوبہ بہاولپور کے حوالے سے بحث ہو جائے تو پنجاب کے ہر حلقے سے نکلنے والی آواز کم از کم اس ایوان کے ذریعے پنجاب کی عوام تک پہنچ سکے گی اور ہمیں اس ہاؤس کی راہنمائی بھی مل سکے گی۔ اگر حکومت کو اس پر کوئی اعتراض ہے تو پھر بہت ہی بڑی بد قسمتی ہوگی کیونکہ یہ صوبہ تو بنا نہیں سکے تو کم از کم اس پر بحث کرانے کو oppose نہ کریں۔

جناب سپیکر! دوسرا issue یہ ہے کہ آپ نے خود مہربانی کر کے میری ایک تحریک التوائے کار کی اجازت دی تھی۔ جنوبی پنجاب کی ایک فارسٹ کمپنی تھی جو اُن 56 کمپنیوں میں سے ایک تھی جو ہمارے دور حکومت میں بنی تھی اور اُس کمپنی کا چیئرمین میں خود تھا اُس کمپنی کی formation، اُس کی تمام activities اور اُس کی تمام transparency کے اوپر مجھے بذات خود ایک sense of pride ہے وہ ہم نے جنوبی پنجاب کے لوگوں کو ماحولیاتی آلودگی سے بچانے کے لئے ایک بہت بڑا قدم اٹھایا تھا۔

جناب سپیکر! اس دور حکومت میں پنجاب کی کابینہ کے ایجنڈے پر یہ چیز پانچ دفعہ آئی اُس پر discussion ہوئی ان کو اُس میں اعتراض کی کوئی بات اس حد تک محسوس نہیں ہوئی کہ اُس process کو scrape کر سکیں۔

جناب سپیکر! آخر کار ایک ہی طریقہ ہوا اور انہوں نے کابینہ کی پچھلی میٹنگ میں اُس کمپنی کو ختم کر دیا ہے۔ آپ نے چونکہ اس کمپنی کے حوالے سے مہربانی کر کے میری تحریک التوائے کار کی اجازت دی ہوئی ہے اُس کے اوپر بھی اگر جناب discussion کرادیں تاکہ transparency کے تحت پاکستان اور پنجاب کی عوام کو جناب کے توسط سے ان دونوں issues کے حوالے سے آگہی ہو سکے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جہاں تک صوبے کی بات ہے تو اس پر بحث کے حوالے سے ابھی کوئی بات کریں گے لیکن جب تک اس پر بحث نہیں ہوتی اس وقت تک آپ کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ دس سال اور پچھلے پانچ سال آپ کی two third majority تھی تو آپ اس وقت اسمبلی کے اندر یہ بل کیوں نہیں لے کر آئے؟ (قطع کلامیاں)

آپ ابھی نہ بتائیں جب بحث ہوگی تب تک آپ سوچ کر رکھیں۔ جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے بہت ہی اچھے اور محبت والے انداز میں ان کو ساری چیزیں سمجھا دی ہیں۔ انہوں نے جو بات کی ہے کہ مرکز سے dictation آتی ہے اور وزیراعظم یہاں پر تشریف لائے انہوں نے پارلیمانی پارٹی سے ملاقات کی۔

جناب سپیکر! پچھلے دس سالوں کے اندر یہ ایک خواہش ہو ا کرتی تھی کہ وزیراعلیٰ سے ہی کوئی بالمشافہ ملاقات ہو جائے۔ یہاں پر تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا communication gap بالکل ختم ہو گیا ہے جو کہ ان کے دور میں بہت زیادہ تھا۔ ہمیں اوپر سے کوئی ڈکٹیشن نہیں آتی۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے PAC-I کے بارے میں فرمایا تو اس حوالے سے بات یہ ہوئی تھی قیادت کے ساتھ مشاورت کر کے کیا جائے گا۔ PAC-III کے حوالے سے جناب سمیع اللہ خان کو خدشات ہیں کہ وہ شاید نہیں بن سکے گی تو شاید وہ PAC-I سے پہلے ہی بن جائے۔ اس پر بڑی تیزی سے کام ہو گا۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ COD جو Charter of dacoits تھا ہم اس کے حصہ دار نہیں تھے۔ اس کی روایات ہم پر apply نہیں کرتیں لیکن چونکہ یہ کہا گیا ہے اور جناب سپیکر نے فرمادیا ہے کہ ہم اس کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ہمیں امید ہے کہ سپیکر صاحب کی کوششیں بار آور ہوں گی اور آپ کی خواہشات کے قریب قریب کام ہو جائے گا لیکن مشاورت کے ساتھ اور ایک اچھے طریقے کے ساتھ بات کر کے ہو گا جیسا کہ آپ نے بڑی مشکل سے سپیکر صاحب کی بات سنی ہے۔ اگر بات سن لیا کریں تو اس کے بعد بات کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! آپ یہاں پر جو بھی debate چاہتے ہیں تو یہاں پر ہر قسم کی debate ہوتی رہی ہے اور ہر محکمہ پر ہوتی رہی ہے، لاء اینڈ آرڈر اور economy پر ہوتی رہی ہے۔ اب یہاں پر جن خواہشات کا اظہار کیا گیا ہے ان پر بھی debate کی جاسکتی ہے لیکن کچھ چہرے ایسے ہیں جو کہ آٹھ ماہ تک کسی وجہ سے غائب تھے یا ان کو منع کیا گیا تھا اب آکر وہ ساری حاضریاں پوری کرنا چاہتے ہیں۔ یہ طریقہ ٹھیک نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ جس طریقے سے ہم عرض کرتے ہیں اور تمیز سے بات کرتے ہیں اسی طریقے سے مخاطب ہونا چاہئے۔ بہت بہت شکریہ

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ مجھے missst کرتے رہے ہیں کیونکہ میں مہینوں کے لئے گیا تھا آپ نے اس کو سالوں پر ڈال دیا۔

جناب سپیکر! اس ہاؤس کو چلانے کے حوالے سے جس طرح سابق سپیکر صاحب نے کہا کہ Chair Custodian of the House ہوتی ہے۔ سپیکر نے اس ہاؤس کا decorum maintain رکھنا ہوتا ہے اور اپوزیشن کے بغیر کام کبھی بھی نہیں چل سکتا۔ جب رانا محمد اقبال خان سپیکر تھے، یہاں پر وہ لوگ موجود ہیں جو اس وقت اپوزیشن میں بیٹھتے تھے ان کو پورا وقت بھی دیا جاتا تھا، ان کی پوری بات کو سنا بھی جاتا تھا اور ان کی بات پر عمل بھی ہوتا تھا لیکن آج کا جو رویہ تھا اس میں ہمارا مسئلہ اور نہیں ہے ہم خود چاہتے ہیں کہ یہ ہاؤس انہی روایات کے مطابق چلے جس کے لئے پنجاب کے عوام نے ہمیں ووٹ دے کر یہاں بھیجا ہے اور ان کی ہم سے توقعات ہیں۔ اگر آپ ہمیں موقع نہیں دیں گے تو یہ ممکن نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! میں دو چیزیں شامل کرنا چاہوں گا کہ یہاں پر آج جو بات کی گئی کہ یہاں پر ex-cabinet کے بہت سے ممبر بیٹھے ہیں آج تک کسی ایک میٹنگ کو چیئر بطور وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے کی ہو تو بتادیں۔

جناب سپیکر: میں جب قومی اسمبلی کے ہاؤس میں بیٹھتا تھا تو آپ کے فیڈرل منسٹر کہتے تھے کہ میاں محمد نواز شریف سے ہاتھ ملائے ہوئے چھ چھ ماہ ہو گئے ہیں۔ یہاں یہ بات نہ کریں۔ آپ کے آدھے وزیر روتے تھے کہ ہمیں وقت ہی نہیں ملتا۔ ہمیں معلوم ہی نہیں کہ ہم وزیر ہیں۔ رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! جو روتے تھے وہ پھر رہے بھی نہیں۔

جناب سپیکر: مجھے معلوم ہے کہ ان کا آپ نے جو حال کیا تھا۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ جمہوریت کی روایات کو آگے لے کر چلنا ہے۔ آپ کے پاس اکثریت ہے لوکل باڈیز پر آپ نے اکثریت کی بنیاد پر جو کرنا ہے وہ کرنا ہے لیکن جو لوگ اس وقت بیٹھے ہیں جن کو عوام نے ووٹ دے کر ایک tenure دیا، وہ احتجاج کرنے یہاں پر آئے۔

جناب سپیکر! آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں تو اس حکومت کا یہ حال ہے کہ ان کے خلاف پرچہ دے دیا گیا۔ اس میں لارڈ میئر لاہور کا نام بھی ڈالا گیا اور مجھے ابھی رپورٹ آئی ہے کہ ایم پی ایز صاحبان جو وہاں پر گئے تھے ان کے نام بھی ڈالے گئے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے وزیر قانون سے یہ کہوں گا۔۔۔

جناب سپیکر: میرا خیال نہیں کہ لارڈ میئر پرچہ درج ہوا ہے۔ وہ تو ہسپتال چلے گئے تھے۔ ان کی طبیعت خراب تھی۔ میں نے تو کہا تھا کہ اگر آپ ہمیں بتاتے تو ہم سائبان لگوا دیتے اور انہیں ٹھنڈا پانی بھی دیتے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! یہ آپ کا ظرف ہے۔ آپ حکومت کا رویہ دیکھیں اس کا رویہ کیا رہا ہے۔

جناب سپیکر: اگر پرچہ درج ہوا ہے تو مجھے ایف آئی آر کی کاپی دے دیں۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! میرے پاس کاپی ہے۔ WhatsApp پر ہے۔

جناب سپیکر: میں WhatsApp کو نہیں مانتا۔ آپ مجھے اصل کاپی دیں۔ جناب محمد بشارت راجا! کیا پرچہ درج ہوا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ میرے بھائی حقائق سے بہت دور ہیں۔ یہ میرے کہنے کی بات نہیں ہے بلکہ آج اخبارات میں رپورٹ ہوا ہے کہ کل کے احتجاج کو کسی بھی اخبار نے پورے پنجاب سے آئے ہوئے بلدیاتی نمائندوں کی تعداد اڑھائی سو سے لے کر تین سو سے اوپر رپورٹ نہیں کی۔ یہ میں نے نہیں کہا بلکہ آج کے اخبارات میں ہے۔ یہ آج کے اخبارات اٹھا کر دیکھ لیں تو جو ہزاروں کی تعداد میں نمائندے ہیں اگر ان میں سے اڑھائی تین سو احتجاج کرتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ جو گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں وہ ہمارے فیصلے یا ہمارے قانون سے اتفاق کرتے ہیں۔ یہ آپ کو ماننا پڑے گا۔

جناب سپیکر! دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ میں کسی تھانے کا محرر نہیں کہ میں نے پرچہ کاٹا ہے۔ اگر انتظامیہ نے لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کو قائم رکھنے کے لئے پرچہ دیا ہے تو اس کو دیکھا جاسکتا ہے۔ ملک محمد احمد خان میرے بھائی ہیں اگر ان کے خلاف ہوا ہے یا محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کے خلاف ہوا ہے تو اسے دیکھا جاسکتا ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! اس طرح کریں کہ ایف آئی آر کی کاپی لے لیں اور اس کو ٹھیک کر دیتے ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے پورے ہاؤس کے سامنے یہ رکھنا چاہتا ہوں کہ خاص طور پر جب سپیکر صاحب بول رہے ہوں، وزیر قانون بول رہے ہوں یا پارلیمانی پارٹی کے لیڈر بول رہے ہوں تو ہم سب ممبران کو چاہئے کہ اسے غور سے سنیں اور debate کا momentum غلط نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میری درخواست آپ اور جناب محمد بشارت راجا سے یہ ہے کہ اگر ہم نے پارلیمانی کمیٹیوں کو strengthen کرنا ہے تو حکم فرمائیں آج رولز کو at par with National Assembly کر دیں اور ابھی کر لیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ آج جس بات پر اعتراض ہے کہ اس احتجاج جس میں ہم یہاں سے گئے ہیں تو کیا جناب محمد بشارت راجا چاہتے ہیں کہ حکومت کے آٹھ ماہ میں ہی لوگ اڑھائی سو یا اڑھائی ہزار کے بجائے یہاں آکر سڑکیں بھر دیں، کیا یہ چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر! یہ جواب آئی آر درج ہوئی ہے وہ میں نے پڑھی ہے۔ میں آپ کے سامنے پوری ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کا پی دے دیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! وزیر قانون یہاں پر undertaking دیں اور یہاں پر ایف آئی آر منگوا کر seal کریں گے۔ میں خود اس احتجاج میں شامل تھا۔

جناب سپیکر: میں آپ سے یہ بات کہہ رہا ہوں کہ آپ ایف آئی آر کی کاپی سپیکر آفس میں دے دیں۔ میں جناب محمد بشارت راجا کو بھی دے دوں گا۔ جناب محمد بشارت راجا کو اور مجھے بھی معلوم نہیں لیکن جناب محمد بشارت راجا ضرور اس کو take up کریں گے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ کا یہ حکم ہے کہ ہم کاپی لادیں تو آپ کی بڑی مہربانی ہوگی کہ اگر آپ حکومت کو کہیں جس نے یہ پرچہ کاٹا ہے۔ اگر جناب محمد بشارت راجا کہہ رہے ہیں کہ ہم محرر نہیں ہیں ہمیں یقین ہے کہ یہ محرر نہیں ہیں لیکن آج محرر کے اوپر انچارج یہی ہیں۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ دے دیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ ان سے مانگ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ملک محمد احمد خان میرے بھائی اور عزیز ہیں۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ میں اس معاملہ کو دیکھ لوں گا یہ فکر نہ کریں۔ میں ابھی ایف آئی آر منگوا لیتا ہوں اور اس کا حل بھی نکل آئے گا اور آپ کی تسلی کے مطابق نکلے گا۔

جناب سپیکر! میں انتہائی ادب سے گزارش کروں گا کہ آپ آپس میں بھی دیکھ لیا کریں۔ ملک صاحب ہمارے محترم بھائی کل احتجاج میں تھے اور جو نیا لوکل گورنمنٹ کا قانون آرہا ہے اس کی مخالفت میں تقریریں بھی کر رہے تھے اور باہر ایک ماحول بنایا ہوا تھا لیکن میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ پی ایم ایل (ن) کے جو ممبران لوکل گورنمنٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی میں شامل ہیں وہ تو ہمارے ساتھ ترمیم میں بھی شامل تھے۔ ان کی ہمارے ساتھ حاضری ہے اور ان کی inputs ہمارے ساتھ ہیں۔ ہم ان کی رائے کو احترام دے رہے ہیں۔ ہم نے categorically کل اس میٹنگ میں کہا کہ آپ اپنی inputs دیں انشاء اللہ تعالیٰ ہم ان کا احترام کریں گے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آپ تھوڑا تسلی سے کام کریں۔

جناب سپیکر: ابھی تو اس بل نے ہاؤس میں آنا ہے۔ آپ اس میں ترمیم دے دیجئے گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ہم کمیٹی کی کارروائی میں بھی ہمارے جو اعتراضات ہوں گے وہ ہم دیں گے اور ہم نے کہا ہے کہ ہاؤس کے اندر بھی اس پر اپنی ترمیم دیں گے۔ اگر یہ کالا قانون bulldoze کرنے کی کوشش کی گئی تو سڑکوں پر احتجاج بھی کریں گے۔ اس پر تو ہمارا کوئی اعتراض نہیں لیکن یہ حوصلہ ہے اس پارٹی کا جو تین سال ملک میں انتشار پھیلا کر سول نافرمانی تک جاتی رہی اب ایک ہلکا سا مظاہرہ اور ان کی جمہوریت پسندی کا جنازہ کہ فوراً پرچہ دے دیا۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم کنٹینر دیں گے تو یہ تو ایک نعرے کو برداشت نہیں کر سکے۔ ابھی تو صرف ہمارے عوامی نمائندے وہاں پر تھے اور ایف آئی آر درج کرانے پر آگئے ہیں۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ نے ہمیں بتایا ہی نہیں۔ میں نے تو ان کو پیغام بھیجا تھا کہ ہم وہاں پر ٹینٹ لگوا دیتے ہیں اور پانی کا انتظام کرتے ہیں۔ آپ نے ہمیں بتانا تھا لیکن آپ نے ہمیں کچھ بتایا ہی نہیں۔ آپ کچھ کام اچانک کرتے ہیں تو پھر اسی طرح ہوتا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! یہ آپ کا ظرف اور مہربانی ہے کہ آپ نے کہا کہ میں یہاں پر یہ سہولیات دیتا ہوں لیکن حکومت نے تو اسمبلی کے دروازے کے باہر تھڑوں کے اوپر پرچے دیئے اور اس پر اٹھارہ انیس دفعات جو ان کی سمجھ میں آئی وہ لگا دی۔ انہوں نے یہ کیا کہ جو Cr.PC کے اندر لکھا ہے وہ لگا دو۔ انہوں نے خود جو کیا سپریم کورٹ کا محاصرہ، اسلام آباد کا محاصرہ، پشاور سے

دستے منگوا کر دارالخلافہ پر حملہ کرایا اور یہاں ایک احتجاج نہیں برداشت کر سکے۔ ہم بنانے والے ہیں گنوائے والے نہیں ہیں۔

تحریر التوائے کار

جناب سپیکر: اب تحریر التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریر التوائے کار محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریر التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریر التوائے کار بھی محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریر التوائے کار بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب سید سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ان تحریر التوائے کار کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: ایسا نہیں ہوتا کیونکہ یہ رولز کے مطابق ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! ایک تحریر التوائے کار کو pending کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کی تحریر التوائے کار نمبر 330 کو pending کر لیتے ہیں۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پاکستان پیپلز پارٹی کے جناب ممتاز علی ایم پی اے ہیں۔ وہ کل بھی بات کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ براہ مہربانی انہیں بات کرنے کے لئے دو منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، جناب ممتاز علی!

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! میرا پی پی۔ 266 ہے اور جنوبی پنجاب کے آخری حلقہ صادق آباد سے میرا تعلق ہے۔

جناب سپیکر: جناب ممتاز علی! گندم کے حوالے سے آپ ہی نے بات کی تھی۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! نہیں، میں نے گندم کی بات نہیں کرنی بلکہ میرا ایک general question ہے۔

جناب سپیکر: جناب ممتاز علی! نہیں، میں ویسے ہی پوچھ رہا ہوں کہ کل گندم کے حوالے سے آپ نے بات کی تھی؟

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! جی، کل میں نے ہی گندم کے حوالے سے بات کی تھی۔

جناب سپیکر: میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ آپ کا وہی حلقہ ہے ناں۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! ابھی آپ ایف آئی آر کی بات کر رہے تھے۔ ہمارا پانی عباسیہ کینال سے چوری ہو رہا تھا تو اس حوالے سے ہم نے ایک احتجاج کیا تھا تو اس پر معصوم لوگوں اور اسمبلی ممبران پر ایف آئی آر درج ہوئی اور وہ ایف آئی آر ابھی تک ہے۔ وہ ہمارا پرامن احتجاج اپنے حق کے لئے تھا۔

جناب سپیکر! دوسرا میں آپ کی گورنمنٹ کو appreciate بھی کرنا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ ابھی ڈسٹرکٹ رجم یار خان یا کچے کے علاقے میں پولیس کام کر رہی ہے تو اس میں سیاسی مداخلت کم ہے لہذا ہماری تحصیل میں آفیسرز اچھا کام کر رہے ہیں اس میں جو تھوڑی بہت مداخلت ہے اس کو بھی ختم کر دیا جائے تو اس سے بھی بہتر کام ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر! اب میں دوسرے مسائل کی طرف آتا ہوں۔ ہم سندھ کے ساتھ ہیں۔ سابقہ اور موجودہ دونوں گورنمنٹس نے ہماری تحصیل پر توجہ نہ دی ہے۔ آپ کی گورنمنٹ نے ہمارے ساتھ علیحدہ صوبہ بنانے کے حوالے سے وعدہ کیا لیکن مجھے پتا ہے کہ آپ ہمیں الگ صوبہ نہیں دیں گے لیکن ہمیں ہماری بنیادی سہولیات تو دے دیں۔ میرے حلقے کی آبادی 4 لاکھ ہے یہاں پر ایجوکیشن منسٹر اور کینٹ بھی موجود ہے وہ دیکھیں کہ اتنی بڑی آبادی ہونے کے باوجود وہاں پر ایک کالج تک نہیں ہے۔

جناب سپیکر! پچھلی گورنمنٹ سے ہائر سکولز کی بلڈنگز بنی ہوئی ہیں لیکن ابھی تک وہاں پر سٹاف نہیں ہے۔ ہمارے ہاں 70 فیصد تک میٹھا پانی نہیں ہے میں اپنی salary and pocket money سے، اپنے زمیندارے کی رقم سے واٹر پلانٹ اور سیوریج بھی بنا کر دے رہا ہوں حالانکہ یہ کام گورنمنٹ کا ہے اور ایک ممبر یہ کام نہیں کر سکتا۔۔۔

جناب سپیکر: جناب ممتاز علی! بس، آپ کی بات ہو گئی ہے کیونکہ یہ کوئی تقریر تو نہیں ہے آپ نے تو باقاعدہ تقریر شروع کر دی ہے۔ بس پانی کی بات ہو گئی ہے۔ آپ اس طرح کریں آپ اس حوالے سے ایک تحریک التوائے کار لے آئیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 331 محترمہ شازیہ عابد اور سید حسن مرتضیٰ کی ہے اب آپ بیٹھ جائیں۔ میں نے floor سید حسن مرتضیٰ کو دیا ہے، وہ اپنی تحریک التوائے کار پیش کریں۔ جی، سید حسن مرتضیٰ! اسے پیش کریں۔

پنجاب میں پیپائٹس کے مرض میں خطرناک حد تک اضافے کا انکشاف

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ڈنیا" لاہور کی اشاعت مورخہ 11-اپریل 2019 کی خبر کے مطابق پیپائٹس میں خطرناک حد تک اضافہ، پنجاب میں ایک کروڑ سے زائد مریض ہونے کا انکشاف۔ ادارہ شماریات کے 2008 کے بعد ہونے والے حالیہ سروے کے مطابق پیپائٹس کی شرح میں خطرناک حد تک اضافہ ہوا ہے۔ 10 سال میں پیپائٹس "سی" کے پھیلنے کی شرح 6.7 فیصد سے بڑھ کر 8.9 فیصد ہو گئی۔ ہر سو میں دوسرا شخص پیپائٹس "بی" کا شکار، پنجاب حکومت کی جانب سے پیپائٹس کنٹرول پروگرام، پی کے ایل آئی اور 116 فلٹر کلینکس بھی مرض کی شرح کو قابو نہ کر سکے۔ عالمی سطح پر مصر پہلے اور پاکستان کا دوسرا نمبر ہے۔ عالمی ادارے صحت کی طرف سے 2030 تک پیپائٹس کو ختم کرنے کی ڈیڈ لائن دی گئی ہے۔ پیپائٹس ایک مہلک مگر قابل علاج مرض ہے۔ 2008 کے سروے کے مطابق پنجاب میں پیپائٹس "سی" کی شرح پھیلاؤ میں 6 سے 7 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ موجودہ سروے کے ابتدائی رزلٹ ادارہ شماریات پنجاب نے فروری 2019 میں اپنے پارٹنر اداروں سے شیئر کئے تھے۔ حالیہ سروے کے مطابق پیپائٹس "بی اور سی" کی صورت حال جوں کی توں ہے۔ جس سے حکومت کے کھوکھلے نعروں کی کلی کھل کر سامنے آ گئی ہے۔ حکومت نے صحت کے اہم شعبہ کو مکمل طور پر نظر انداز کر دیا ہے۔ روزنامہ "ڈنیا" کی اس خبر سے ناصرف پنجاب بلکہ پاکستان کی عوام میں سخت تشویش اور غم و غصہ پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، جناب نذیر احمد چوہان جو کہ اس سے متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری ہیں وہ اس کا جواب دیں گے۔ جی، جناب نذیر احمد چوہان!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب نذیر احمد چوہان): جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ کا اور اس کے بعد سید حسن مرتضیٰ کا بہت مشکور ہوں کیونکہ ہمارے معزز ممبر نے بہت حساس اور بہت ضروری مسئلہ کی طرف توجہ مبذول کروائی ہے تو میں یہاں پر یہ گزارش کرتا چلوں کہ چند دن پہلے ہی پارلیمانی سیکرٹری announce کیا گیا ہے اور میں کوئی بھی اس حوالے سے جواب دینے سے اس لئے قاصر ہوں کیونکہ مجھے اس حوالے سے پوری معلومات نہ ہے۔

جناب سپیکر! میں دفتر لینے کے لئے گیا ہوں تو مجھے پارلیمانی سیکرٹری کا دفتر ہی نہیں دیا گیا تو میں نے بریفنگ ہی نہیں لی۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ میں انتہائی اہم نوعیت کے مسئلے کا پھر جواب کس طرح سے دے سکتا ہوں؟ ہماری منسٹر صاحبہ کے پاس ماشاء اللہ وقت ہی بہت زیادہ ہے تو براہ مہربانی مجھے ناکردہ گناہوں کی سزا نہ دی جائے۔

جناب سپیکر: جناب نذیر احمد چوہان! چلیں، اس تحریک التوائے کار کو pending کر کے پہلے آپ کے دفتر کا بندوبست کرتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب نذیر احمد چوہان): جناب سپیکر! برائے مہربانی پہلے مجھے دفتر دیا جائے۔

سرکاری کارروائی

رپورٹیں

(جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)

جناب سپیکر: جی، اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے میں Audit Reports lay ہیں۔ جی، وزیر قانون! Audit Reports lay کریں۔

سدھنائی میلیں لنک کینال اور لوئر بہاول کینال کی ری ماڈلنگ پر
محکمہ آبپاشی حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ
برائے سال 2012-13 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT**
(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Project Audit Report on Remodeling of Sidhani Mailsi Link Canal and Bahwal Canal Lower, Irrigation Department, Government of the Punjab for the year 2012-13.

MR SPEAKER: The Project Audit Report on Remodeling of Sidhani Mailsi Link Canal and Bahwal Canal Lower, Irrigation Department, Government of the Punjab for the year 2012-13 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No.2, for examination and report within one year. Minister for Law!

شمالی و جنوبی بائی پاس کی تعمیر پر ملتان ڈویلپمنٹ اتھارٹی حکومت پنجاب کی
پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال 2013-14 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT**
(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Project Audit Report on Construction of Northern & Southern Bypass, Multan Development Authority, Government of the Punjab for the year 2013-14.

MR SPEAKER: The Project Audit Report on Construction of Northern & Southern Bypass, Multan Development Authority, Government of the Punjab for the year 2013-14 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No.2, for examination and report within one year. Minister for Law!

ضلع چکوال میں چھوٹے ڈیموں کی تعمیر (فیز-ii) پر محکمہ آبپاشی کی پراجیکٹ
آڈٹ رپورٹ برائے سال 2013-14 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT**
(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Project Audit
Report on Construction of Small Dams in District Chakwal (Phase-II)
Irrigation Department for the year 2013-14.

MR SPEAKER: The Project Audit Report on Construction of Small
Dams in District Chakwal (Phase-II) Irrigation Department for the
year 2013-14 has been laid and is referred to the Public Accounts
Committee No.2, for examination and report within one year. Minister
for Law!

آزار مغلان ڈیم چکوال کی تعمیر پر محکمہ آبپاشی حکومت پنجاب کی پرفارمنس
آڈٹ رپورٹ برائے سال 2015-16 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT**
(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Performance
Audit Report on Construction of Arrar Mughlan Dam, Chakwal,
Irrigation Department, Government of the Punjab for the year 2015-16.

MR SPEAKER: The Performance Audit Report on Construction of
Arrar Mughlan Dam, Chakwal, Irrigation Department, Government of
the Punjab for the year 2015-16 has been laid and is referred to the
Public Accounts Committee No.2, for examination and report within
one year. Minister for Law!

جی ٹی روڈ گوجرانوالہ پر فلائی اوور کی تعمیر پر محکمہ مواصلات و تعمیرات

حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال 2014-15

کابینہ کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT

(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Project Audit Report on Construction of Flyover on G.T. Road, Gujranwala, C&W Department, Government of the Punjab, for the year 2014-15.

MR SPEAKER: The Project Audit Report on Construction of Flyover on G.T. Road, Gujranwala, C&W Department, Government of the Punjab, for the year 2014-15 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No.2, for examination and report within one year.

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے ایک تحریک التوائے کارپیش کی جس پر حکومت کا جو رویہ تھا وہ آپ نے دیکھ لیا ہے۔ منسٹر صاحبہ یہاں پر تشریف فرما تھیں اور جب انہوں نے دیکھا کہ تحریک التوائے کار آرہی ہے تو یہاں سے اٹھ کر آرام سے چلی گئیں اور جس بے بسی کا اظہار پارلیمانی سیکرٹری نے کیا وہ بھی آپ کے سامنے ہے۔

جناب سپیکر: میں نے اسی لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیا تھا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! وہ pending ہو گئی ہے لیکن میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! گزارش ایہہ ہے کہ میں اگے وی کئی دفعہ عرض کر چکیا آں پر ایہہ میری گل نون ہمیشہ شور شرابے دی نذر کر دیندے نیں۔ پنجاب حکومت جیہڑی اے۔۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! اگر آپ نے پنجابی میں بات کرنی ہے تو اس کی پہلے اجازت لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اگر آپ حکم دیں تو میں پنجابی میں بات کر لوں؟

جناب سپیکر: جی، آپ پنجابی میں بات کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میری تے ہمیشہ ایہہ کوشش رہی اے کہ ہاؤس

smoothly چلے اور ہاؤس دا بزنس interrupt نہ ہووے لیکن ہمیشہ ہاؤس دے اندر کسے

دی serious issue دے حوالے نال عجیب ماحول پیدا کر دتا جاندا اے۔

جناب سپیکر! آج تسیں کسے دی ہسپتال وچ چلے جاؤ اوتھے تن توں چار گھنٹے دی جدوجہد

توں بعد دس روپے دی دوائی ملدی اے، ایس تو زیادہ دوائی نہیں ملدی۔ BHUs تے RHCs دے

اندر تسی جا کے ویکھ لو اوتھے لکھاں روپے تنخواہواں دی مد وچ جارے نیں پر دوائیاں لئی اوتھے

زیر و بجٹ اے تے کوئی وی دوائی نئی ملدی۔ [*****]

جناب سپیکر: وزیر اعلیٰ نہیں گئے بلکہ جہانگیر ترین گئے ہیں۔ آپ کے یہ الفاظ میں کارروائی سے

حذف کرتا ہوں کیونکہ وہ ہمارے معزز وزیر اعلیٰ ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! وہ میرے بھی وزیر اعلیٰ ہیں۔

جناب سپیکر: وہ اس پورے صوبے کے وزیر اعلیٰ ہیں۔ یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ آپ کہیں کہ وہ

چڑیا گھر گئے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرے پنجاب دا وزیر اعلیٰ اے تے میرا وی وزیر اعلیٰ اے۔

جناب سپیکر: جی، وہ معزز وزیر اعلیٰ ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جی، وہ معزز وزیر اعلیٰ ہیں جو جس بے جا میں تھے اور کسی آدمی نے

انہیں وہاں جس بے جا سے حذف نہیں کیا۔

جناب سپیکر: نہیں لیکن وہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیں۔

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری بات سن لیں۔ ایک غیر منتخب شخص پوری کابینہ کو چلا رہا ہے اور میں یہ حلفاً کہہ رہا ہوں بلکہ یہ سارے وزیر میرے ساتھ اتفاق کریں گے۔ یہ اندر سے خوش ہو رہے ہیں اور ریوڑیاں بانٹ رہے ہیں۔ اوہ کلا چلائی فیر دا اے۔ میں ایس ہاؤس دی supremacy سے sovereignty دی گل کرنا آں تے ایس حکومت نوں powerful دیکھنا چاہتا آں۔

جناب سپیکر! میں ایہہ قطعاً نہیں آکھدا۔ تسیں اگے فرمایا کہ وزیر اعظم دا حق اے اوہ جم جم تشریف لیان پنجاب دے وچ لیکن اوہ میرے وی وزیر اعظم نہیں۔ اوہ تشریف لیان، اپنی پارلیمانی پارٹی نوں ملن، اپنے وزیر اراں نوں ملن پر اوہ پنجاب کیونٹ نوں خطاب کرن تے ایہہ پنجاب دی صوبائی خود مختاری دے وچ مداخلت اے۔ ایہہ نئی ہونا چاہیدا۔ ساڈی پنجاب اسمبلی دے اندر جے کوئی قانون پاس ہوندا اے تے اکثریت رائے دے نال تسیں اوہنوں ڈک سکدے او، افہام و تفہیم نال تسیں منظور فرما سکدے او لیکن اگر کوئی چیز تسیں bulldoze کرو یا اتوں bulldoze ہووے تے فیر اے پنجاب دی توہین تے تضحیک اے بلکہ ایس ہاؤس دی تضحیک اے۔

جناب سپیکر! میں واحد آدمی ساں جنے Privilege Act دے بل نوں نا منظور دا نعرے لگایا سی تے No کیتی سی لیکن اگر ارج دوبارہ اوہ بل ہووے تے شاید میں واحد آدمی ہوواں جیہڑا اوہی حمایت وچ گل کرے کہ اوہ جائز سی۔ اوہدی وجہ صرف ایہہ اے کہ وزیر اعظم دی اس صوبائی اسمبلی دے طریق کار دے اندر مداخلت اے۔ اوہ اپنی پارلیمانی پارٹی دے اندر debate کرن تے اپنی پارلیمانی پارٹی نوں convince کرن کہ اسیں ایہہ کرنا اے پر ایہہ گل ہرگز منظور نہیں اے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں بول رہا ہوں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میں نے وزیر قانون کو floor دیا ہے لہذا آپ سب تشریف رکھیں۔ No cross

talk.

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):
جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! کیا یہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہے ہیں، یہ کیا باتیں کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: میں نے تمام ممبران کو بات کرنے سے روکا ہے کیونکہ وزیر قانون کچھ بات کرنا چاہ رہے ہیں لہذا آپ ان کی بات سنیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):
جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ سید حسن مرتضیٰ ہمارے لئے محترم ہیں۔ ان کی ایک تحریک التوائے کار تھی اور وہ بھی ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ تھی۔ اس کا جواب پارلیمانی سیکرٹری نے نہیں دیا لیکن پھر اس پر انہوں نے general discussion شروع کر دی۔ مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ اگر وزیر اعظم یہاں پر تشریف لاتے ہیں اور اپنی کابینہ کے ممبرین، ممبران یا پارلیمانی پارٹی سے ملتے ہیں تو آپ کو کس بات کی تکلیف ہے؟ تیس روز جا کر ملو اپنے لیڈرانوں لیکن تہانوں اپنے نہ ملن تے ایہدے وچ ساڈا کی قصور اے؟

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 25- اپریل 2019 صبح 11:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

جمعرات، 25- اپریل 2019

(یوم انجیس، 19- شعبان المعظم 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: نواں اجلاس

جلد 9: شمارہ 4

247

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 25- اپریل 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1- مدبندی حسابات، حکومت پنجاب برائے سال 2015-16

ایک وزیر مدبندی حسابات، حکومت پنجاب برائے سال 2015-16 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2- آرڈی اے راولپنڈی کے تحت پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں پر محکمہ ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ

ای حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16

ایک وزیر آرڈی اے راولپنڈی کے تحت پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں پر محکمہ ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای

حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16 ایوان کی میز پر

رکھیں گے۔

248

- 3- ارین واٹر سپلائی اینڈ ڈریجنگ سکیم، ڈنگہ شہر ضلع گجرات پر محکمہ ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16
- ایک وزیر ارین واٹر سپلائی اینڈ ڈریجنگ سکیم، ڈنگہ شہر ضلع گجرات پر محکمہ ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔
- 4- نیو آزادی چوک لاہور پر سگنل فری جکشن کی تعمیر پر محکمہ ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال 2014-15
- ایک وزیر نیو آزادی چوک لاہور پر سگنل فری جکشن کی تعمیر پر محکمہ ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال 2014-15 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔
- 5- ملتان اور ڈی جی خان زونز میں فلڈ پروٹیکشن ورکس پر محکمہ آبپاشی حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16
- ایک وزیر ملتان اور ڈی جی خان زونز میں فلڈ پروٹیکشن ورکس پر محکمہ آبپاشی حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

249

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کانواں اجلاس

جمعرات، 25- اپریل 2019

(یوم النہیس، 19- شعبان المعظم 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12 بج کر 48 منٹ پر زیر صدارت

جناب سپیکر جناب پرویز الہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلْبَقِيَّةِ أَقْوَمُ وَ
يُذَكِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا
كَثِيرًا ۝ وَأَنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ أَعْتَدْنَا
لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ وَ يَذُكُّ الْإِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَهُ
بِالْخَيْرِ وَكَانَ الْإِنْسَانُ عَجُولا ۝

سورۃ بنی اسرائیل آیات 9 تا 11

یہ قرآن وہ رستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے اور مومنوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ ان کے لئے اجر عظیم ہے (9) اور یہ بھی (بتاتا ہے) کہ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے لئے ہم نے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے (10) اور انسان جس طرح (جلدی سے) بھلائی مانگتا ہے اسی طرح برائی مانگتا ہے۔ اور انسان جلد باز (پیدا ہوا) ہے (11)

وما علینا الا البلاغ

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

جہاں بھی ہو وہیں سے دو صدا سرکار سنتے ہیں
 سر آئینہ سنتے ہیں پسے دیوار سنتے ہیں
 میری ہر سانس ان کی آہٹوں کے ساتھ چلتی ہے
 میرے دل کے دھڑکنے کی بھی رفتار سنتے ہیں
 میں صدقے جاؤں ان کی رحمت العالمینی کے
 پکارو چاہے جتنی بار وہ ہر بار سنتے ہیں
 مظفر جب کسی محفل میں میں ان کی نعت پڑھتا ہوں
 میرا ایمان ہے وہ بھی میرے اشعار سنتے ہیں

محترمہ زینب النساء: جناب سپیکر!۔۔۔

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 972 محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے اور ان کی request آئی ہے کہ اس سوال کو pending کر لیں تو لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ جی، محترمہ! آپ کا کیا issue ہے؟

تعزیت

سابق ممبر اسمبلی محترمہ نگہت میر کی وفات پر دعائے مغفرت

محترمہ زینب النساء: جناب سپیکر! ہماری بڑی پیاری بہن محترمہ نگہت میر جن کا تعلق جہلم سے تھا وہ سابقاً صوبائی اسمبلی کی ممبر رہ چکی ہیں اور قومی اسمبلی کی بھی ممبر رہ چکی تھیں۔ وہ کل وفات پا گئی ہیں تو لہذا ان کے لئے دعائے مغفرت کرائی جائے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر و جمیل عطا فرمائے۔ جناب سپیکر: جی، محترمہ نگہت میر کے لئے دعا مغفرت کی جائے۔ (اس مرحلہ پر محترمہ نگہت میر کے لئے دعائے مغفرت کرائی گئی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(۔۔۔ جاری)

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 1206 چودھری افتخار حسین چچھر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1249 جناب علی عباس خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، ملک صاحب! سوال نمبر بولنے لگا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1276 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: پی ایچ اے کے پاس سرکاری گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

*1276: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) پی ایچ اے ساہیوال کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں ان میں سے کتنی ناکارہ ہیں؟
- (ب) کتنی گاڑیاں افسران کے زیر استعمال ہیں اور کتنی گاڑیاں اور ٹریکٹر پارکس کے کاموں کے لئے مختص ہیں؟
- (ج) مندرجہ بالا ویکلز کے لئے مینٹیننس / پٹرول کی مد میں سال 2016-17 اور 2017-18 میں کتنے اخراجات ہوئے تفصیل سے آگاہ کریں؟
- (د) کیا پی ایچ اے ساہیوال کے پاس گاڑیاں / ٹریکٹر کی تعداد پارکس / آبادی کے لحاظ سے کافی ہے اگر کم ہے تو کب تک مزید فراہم کرنے کا ارادہ ہے؟
- (ه) پی ایچ اے ساہیوال کی حدود میں کون کون سے پارکس اور روڈز ہیں کیا میونسپل کمیٹی کمیر میں پی ایچ اے کام کر رہی ہے اگر ہاں تو کتنا کام اس کمیٹی کی حدود میں ہوا ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) صرف ایک گاڑی ڈبل کین ڈالہ ترمیم شدہ ازاں سنگل کین ہے اور کوئی بھی ناکارہ گاڑی نہ ہے۔

(ب)

(i) صرف ایک گاڑی جو کہ ترمیم شدہ ڈبل کین ڈالہ افسران کے زیر استعمال ہے جبکہ مشینری کی مد

میں آٹھ ٹریکٹر اور Isuzu گاڑی واٹر باؤزر ہیں جو کہ پارکوں اور گرین۔بلٹس کی دیکھ بھال، پانی

دینے اور دیگر امور کے لئے مختص ہیں۔

(ii) تمام مشینری قابل استعمال ہے اور کوئی بھی ناکارہ نہ ہے۔

(ج) درج بالا گاڑی / مشینری کے استعمال اور دیکھ بھال وغیرہ کے اخراجات برائے سال

17-2016 اور 18-2017 اس طرح ہیں

(i) سال 17-2016 = 30,73,624/- روپے

(ii) سال 18-2017 = 50,98,178/- روپے

تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(د)

(i) پی ایچ اے ساہیوال کے پاس افسران کے استعمال کے لئے گاڑیاں موجود نہ ہیں۔ صرف ایک ترمیم شدہ سنگل کین ڈالہ ہے جو کہ دیگر اشیاء اور پودوں کی نقل و حمل کے علاوہ بوقت ضرورت افسران بھی اسی کو استعمال کرتے ہیں۔

(ii) پی ایچ اے ساہیوال کو افسران کے لئے سرکاری گاڑیوں کی اشد ضرورت ہے۔

(iii) پی ایچ اے ساہیوال کے پاس پارکس کی تعداد کے حساب سے موجود ٹریکٹروں کی تعداد مناسب ہے اور پارکس / گرین۔ پیلٹس کو پانی فراہم کرنے کے لئے گاڑیوں / واٹر پاؤزر کی مناسب تعداد موجود ہے۔

(ه)

(i) پی ایچ اے ساہیوال اس وقت میونسپل کارپوریشن ساہیوال کی حدود (شہری حدود ساہیوال) میں کام کر رہی ہے۔

(ii) پی ایچ اے ساہیوال کے زیر انتظام پارکس کی تعداد 29 رقبہ 116.42 ایکڑ، گرین۔ پیلٹس کی تعداد 20 رقبہ 132 ایکڑ اور چوک وغیرہ کی تعداد 12 رقبہ 12.8 ایکڑ ہے۔ زمری پی ایچ اے کا رقبہ 12 ایکڑ ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(iii) میونسپل کمیٹی کبیر میں پی ایچ اے ساہیوال کام نہیں کر رہی ہے۔ پی ایچ اے ساہیوال کے مالی و تکنیکی معاملات، افرادی قوت کی تعداد اور دیگر امور کی وجہ سے پی ایچ اے ساہیوال شہر سے باہر کام کرنے سے قاصر ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جز (د) میں پوچھا گیا تھا کہ پی ایچ اے ساہیوال میں پارکس

آبادی کے لحاظ سے کم ہیں تو کب تک مزید فراہم کرنے کا ارادہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پی ایچ اے ساہیوال میں گاڑیوں کی ضرورت ہے اور صرف ایک گاڑی ان کے زیر استعمال ہے۔ ماضی میں PHAs کو proper funding نہیں ہوتی رہی، ان کے پاس مشینری اور equipment نہ ہونے کی وجہ سے کام بھی متاثر ہو رہا ہے۔ آئندہ بجٹ میں ہم تمام PHAs کے لئے ایک جامع منصوبہ بنا رہے ہیں اور اس میں پی ایچ اے ساہیوال بھی شامل ہے۔ اس منصوبے کے تحت تمام PHAs کو ان کی ضرورت کے مطابق گاڑیاں فراہم کی جائیں گی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں پی ایچ اے ساہیوال کی جانب توجہ دلائی ہے۔ میں نے اپنے سوال کے جز (ہ) میں پوچھا ہے کہ پی ایچ اے ساہیوال کی حدود میں کون کون سے پارکس اور روڈز ہیں، کیا میونسپل کمیٹی کیر میں پی ایچ اے کام کر رہی ہے اگر ہاں تو کتنا کام اس کمیٹی کی حدود میں ہوا ہے اگر نہیں تو جو بات سے آگاہ کریں؟ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ پی ایچ اے ساہیوال اس وقت میونسپل کارپوریشن ساہیوال کی حدود (شہری حدود ساہیوال) میں کام کر رہی ہے۔ پارک اینڈ ہارٹیکچر ایک پورا ادارہ ہے۔ میونسپل کارپوریشن ساہیوال کی حدود میں تو already میونسپل کارپوریشن بھی کام کر رہی۔ پی ایچ اے میونسپل کارپوریشن کی حدود سے باہر کام کیوں نہیں کر رہی؟

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! پی ایچ اے کا دائرہ کار شہری حدود تک ہے۔ پی ایچ اے کا قانون آپ کے دور حکومت میں بنایا گیا تھا اور اس کا دائرہ کار شہری حدود کے اندر اندر ہے۔ جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میونسپل کمیٹی شہر میں ہوتی ہے اور کیر ایک شہر ہے تو پی ایچ اے کیر شہر میں کیوں کام نہیں کرتی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پچھلی حکومت نے پی ایچ اے کو بنایا اور اس کا دائرہ کار شہر کے اندر اندر رکھا۔ اُس وقت چاہئے تھا کہ اس کے دائرہ کار یا حدود کو extend کر لیتے۔ اب صورتحال یہ ہے کہ پی ایچ اے ساہیوال کے پاس شہری حدود کے لئے وسائل موجود نہیں ہیں جبکہ معزز ممبر فرما رہے ہیں کہ یہ شہر کی حدود سے پانچ سات کلو میٹر دور جا کر کیر میونسپل کمیٹی میں بھی کام کرے۔ ابھی حالات اس کی اجازت دیتے ہیں

اور نہ ہی پی ایچ اے کو اتنا پھیلا یا جاسکتا ہے۔ وہ میونسپل حدود کے اندر ہی کام کرے گی اور پی ایچ اے کے جو وسائل کم ہیں ہم ان کو پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی حکومت نے پی ایچ اے کا ادارہ بنا تو دیا لیکن اس وقت اس کے حالات انتہائی اتر ہیں کیونکہ ان اداروں کو فنڈز نہیں دیئے گئے۔ منسٹر صاحب کی بات صحیح ہے کہ پہلے جو چیز بن گئی ہے اس کو strengthen ہو لینے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! کیا مجھے بات کرنے کی اجازت ہے؟

جناب سپیکر: جی، بالکل آپ کو اجازت ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہاں جواب میں لکھا گیا ہے کہ سال 17-2016 میں پی ایچ اے ساہیوال کو -/30,73,624 روپے کے فنڈز دیئے گئے اور اسی طرح 18-2017 میں -/50,98,178 روپے کے فنڈز مہیا کئے گئے ہیں۔ پی ایچ اے ساہیوال کو فنڈز تو ملے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے میونسپل کارپوریشن کے ساتھ ساتھ میونسپل کمیٹی کے لئے عرض کیا ہے یعنی پی ایچ اے ساہیوال میونسپل کمیٹی کیر میں بھی کام کرے۔ میں نے rural area کے لئے نہیں کہا بلکہ میونسپل کمیٹی کیر کے لئے گزارش کی ہے اور یہ میری بڑی جائز demand ہے۔

پی ایچ اے ساہیوال کارپوریشن کی حدود میں کام کر رہی ہے اگر آپ اس کا دائرہ کار بڑھا کر اسے میونسپل کمیٹی کیر کی حدود میں بھی کام کرنے کا حکم دے دیں تو بڑی مہربانی ہوگی اور وہاں کی عوام آپ کو دعائیں دے گی۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! میری بات سنیں۔ ضلع کے اندر بہت سی میونسپل کمیٹیاں ہوتی ہیں تو سب کو پی ایچ اے کے دائرہ کار میں کیسے لایا جاسکتا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ضلع ساہیوال میں تو ایک ہی میونسپل کمیٹی ہے لہذا میونسپل کمیٹی کیر کے لئے منسٹر صاحب مہربانی کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! گزشتہ دس سال مسلم لیگ (ن) کی حکومت رہی ہے۔ اُس وقت انہیں میونسپل کمیٹی کیریڈا نہیں آئی کہ اس کو پی ایچ اے ساہیوال کے دائرہ کار میں لانا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ پچھلی حکومت نے پی ایچ اے بنا تو دی لیکن اس کے بہت ابتر حالات ہیں۔ پی ایچ اے ساہیوال کو 17-2016 میں 30 لاکھ روپے اور 18-2017 میں 50 لاکھ روپے کے فنڈز دیئے گئے ہیں۔ آپ دیکھ لیں کہ اتنی رقم سے کیا کام ہو سکتا ہے، plantation کیسے ہو سکتی ہے اور باقی کام کیسے کئے جاسکتے ہیں؟ لہذا حکومت کا ابھی تک کوئی ایسا ارادہ نہیں کہ میونسپل کمیٹی کیریڈا کو پی ایچ اے ساہیوال کے دائرہ کار میں لایا جائے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ نے یہ اچھا کام دکھایا ہے کہ 20 یا 30 لاکھ روپے کے فنڈز رکھو دیئے ہیں تاکہ سکیم ongoing ہو سکے۔ اب اگلے سوال کو لیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں in the lighter way کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ منسٹر صاحب مسلم لیگ (ن) کے دور حکومت کے دس سال بھول نہیں رہے۔ انہیں ground reality کا علم نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب کو بتانا چاہتا ہوں کہ میونسپل کمیٹی کیریڈا ایک سال پہلے وجود میں آئی ہے اس لئے یہ دس سال کے معیار میں نہیں آتی۔ اگر منسٹر صاحب مہربانی کر کے میونسپل کمیٹی کیریڈا کو پی ایچ اے ساہیوال کے دائرہ کار میں لانے کے لئے احکامات صادر کر دیں تو کیریڈا شہر کے عوام انہیں اور آپ کو بہت دعائیں دیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اب اگلے سوال کو لیتے ہیں۔ اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1416 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل جام پور عوامی کالونی میں سیوریج کے پانی کی نکاسی سے متعلقہ تفصیلات

*1416: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) عوامی کالونی تحصیل جام پور (راجن پور) میں سیوریج سسٹم نہ ہے؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ سیوریج کا گند اپانی کالونی کے درمیان ایک کھولے پلاٹ میں پھینکا جا رہا ہے جس کی وجہ سے لوگ مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں؟
- (ج) کیا حکومت عوامی کالونی میں سیوریج سسٹم ڈالنے اور سیوریج کے پانی کو کالونی سے باہر کسی سرکاری جگہ پر پھینکنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

- (الف) اس وقت عوامی کالونی میں سیوریج سسٹم نہ ہے۔ گندے پانی کی نکاسی کے لئے اس کالونی میں نالیاں بنی ہوئی ہیں۔
- (ب) میونسپل کمیٹی جام پور کی ذمہ داری ہے کہ اس کالونی کے گندے پانی کو نکالنے کے لئے نالیوں کی صفائی کا خاطر خواہ انتظام کرے۔ صفائی نہ ہونے کی وجہ سے بعض اوقات خالی پلاٹ میں گند اپانی جمع ہو جاتا ہے۔
- (ج) درج ذیل منصوبہ مبلغ 365.753 ملین روپے کے تخمینہ سے مورخہ 23.12.2014 کو منظور ہوا۔

"اربن سیوریج ڈرنیج ٹف ٹائل سکیم جام پور سٹی تبدیلی پرانا سیوریج اور نیو سیوریج سسٹم ان فیصل کالونی، شاہ جمال کالونی اور تھار والا جام پور ضلع راجن پور"

اس پر اب تک 220.169 ملین فنڈز مہیا کئے گئے۔ جو کہ خرچ ہو چکے ہیں۔ ڈسپوزل سسٹم مکمل ہو گیا ہے۔ ٹرنک سیوریج کا 70 فیصد کام ہو گیا ہے۔

مزید کام جاری ہے ٹرنک سیور مکمل ہونے کے بعد اندرون شہر سیور اور بقایا کام کیا جائے گا۔ عوامی کالونی اسٹیمپٹ میں شامل ہے جیسے ہی مزید فنڈز مہیا ہوئے سیور و نالیوں کا کام اس کالونی میں مکمل کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! عوامی کالونی تحصیل جام پور (راجن پور) کے سیور تاج سسٹم کے حوالے سے یہ سوال تھا۔ جواب کے جز (الف) میں کہا گیا ہے کہ اس وقت عوامی کالونی میں سیور تاج سسٹم نہ ہے۔ گندے پانی کی نکاسی کے لئے اس کالونی میں نالیاں بنی ہوئی ہیں اور ٹف ٹائلز لگی ہوئی ہیں۔ منسٹر صاحب سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کتنی گلیوں کو ٹف ٹائل کیا گیا ہے؟ وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! تفصیلی جواب دیا گیا ہے۔ اب کتنی گلیوں میں ٹف ٹائلز لگی ہیں اور کتنی گلیوں میں نہیں لگ سکیں اس بارے میں محکمہ سے انفارمیشن لے کر میں معزز ممبر کو فراہم کر دوں گا۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! پوری عوامی کالونی کے حوالے سے میرا سوال ہے۔ محکمہ نے جواب دیا ہے کہ کالونی میں ٹف ٹائلز لگی ہوئی ہیں اور نالیاں بنی ہوئی ہیں۔ مجھے منسٹر صاحب سے یہ تفصیل چاہئے کہ کتنی گلیوں میں ٹف ٹائلز لگی ہوئی ہیں اور وہاں پر نالیاں بنی ہوئی ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! میری بات سنیں۔ میں نے آپ کا سوال اور جواب پڑھا ہے۔ آپ کو جو انفارمیشن لینی چاہئے وہ آپ نہیں لے رہیں۔ آپ یہ پوچھیں کہ عوامی کالونی تحصیل جام پور (راجن پور) میں جہاں سیور تاج سسٹم نہیں ہے کیا حکومت وہاں پر سیور تاج سسٹم دینے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں، آپ نے ٹف ٹائل کیا کرنی ہے؟ وہاں پر تو سیور تاج سسٹم ہی نہیں ہے تو پھر آپ نے ٹف ٹائل کو کیا کرنا ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں یہی پوچھنا چاہتی ہوں کہ وہاں پر تو سیور تاج سسٹم ہی نہیں ہے تو پھر ٹف ٹائلز کیسے لگ گئیں اور نالیاں کیسے بن گئی ہیں، جب سیور تاج سسٹم نہیں ہے تو پھر کہاں ٹف ٹائلز لگی ہوئی ہیں اور کہاں پر نالیاں بنی ہوئی ہیں؟ حکومت ہمیشہ on the floor of the House غلط بیانی کرتی ہے اور غلط جواب دیتی ہے۔ یہاں پر ہر بات کا غلط جواب دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ بیٹھ جائیں اور پہلے میری بات سنیں۔ میں نے آپ کو تھوڑا guidel کر کے صحیح سمت کی طرف متوجہ کیا ہے۔ اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ یہاں پر ہر بات کا غلط جواب دیا جاتا ہے۔ یہ بالکل درست نہیں ہے۔ ٹف ٹائلز لگائی گئیں یا نہیں، یہ مسئلہ نہیں بلکہ وہاں پر اصل میں سیوریج کا problem ہے۔ آپ اپنی میونسپل کمیٹی جام پور (راجن پور) کے حوالے سے یہ پوچھ سکتی ہیں کہ کیا حکومت یہاں پر proper سیوریج سسٹم کا انتظام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ سیوریج سسٹم بن جائے تو لوگوں کو صاف پانی مہیا ہوتا رہے گا اور وہاں پر گلیوں میں بارش کے دوران پانی اکٹھا نہیں ہوگا۔ اصل بات تو یہ ہے جو آپ کر نہیں رہیں۔ آپ نے ٹف ٹائلز کو کیا کرنا ہے؟ جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! عوامی کالونی تحصیل جام پور ایک پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم ہے اُس کے اندر باقاعدہ سیوریج سسٹم نہیں ہے، نالیاں بنی ہوئی ہیں اور proper disposal نہ ہونے کی وجہ سے وہاں پر اکثر گند پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! ہم نے محترمہ کے سوال کے جز (ج) کا جواب دیا ہے کہ اس منصوبے کے اوپر 365 ملین روپے کا تخمینہ ہے جو 2014 کو منظور ہوا۔ اس کے ذریعے سے 220 ملین روپے کے فنڈز مہیا کئے گئے جو خرچ ہو چکے ہیں، ڈسپوزل سسٹم مکمل ہو گیا ہے اور trunk sewer کا 70 فیصد کام بھی مکمل ہو گیا ہے۔ مزید کام کے لئے جو رقم درکار ہے آئندہ جو رقم ملے گی اُس رقم سے اس کام کو مکمل کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: اس کا اصل جواب تو آگیا ہے۔ یہ پرائیویٹ ہاؤسنگ سوسائٹیاں ٹاؤن بنا تو دیتی ہیں لیکن وہ اُن میں سیوریج کا انتظام رکھتی ہیں نہ ان کا کوئی اور proper انتظام ہوتا ہے اور لوگ بے چارے وہاں پر جا کر آباد ہو جاتے ہیں اُس کے بعد یہ سوسائٹیوں والے وہاں نظر نہیں آتے اور پھر یہ حکومت کے پیچھے لگ جاتے ہیں کہ جی آپ بنائیں، آپ بنائیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! یہ عوامی کالونی شہر کے اندر ہے اور پچھلے 60/50 سال سے وہاں پر لوگ بس رہے ہیں۔ ہم سوال کوئی اور پوچھتے ہیں اور یہاں پر جواب کوئی اور دیا جاتا ہے۔ میں عوامی کالونی کے حوالے سے پوچھ رہی ہوں اور محکمے نے جواب میں پورے جام پور شہر کے بجٹ کا ذکر کیا ہوا ہے جبکہ میں نے پورے جام پور شہر کا پوچھا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے specifically عوامی کالونی کا پوچھا ہے اُس کا کوئی جواب ہی نہیں ہے۔ یہاں پر ہر سوال کے جواب میں حکومت غلط بیانیاں کر دیتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ عوامی کالونی جام پور ٹی ایم اے سے پاس شدہ ہے لیکن اس کا حکومت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ انہوں نے نالیاں بنائی ہوئی ہیں اور ادھورا کام چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ حکومت کا یہ کام نہیں ہے کہ ڈیولپر دوڑ جائے اور حکومت سرکاری خزانے سے ڈیولپمنٹ کی سہولتیں لوگوں کو دے۔ جام پور شہر کی پوری سکیم کے اندر عوامی کالونی کی disposal بھی شامل ہے اُس کے لئے حکومت کام کر رہی ہے اور اس کا 70 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 1505 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1542 جناب حامد رشید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1562 محترمہ ربیعہ نصرت کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1564 بھی محترمہ ربیعہ نصرت کا ہے لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1576 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع رحیم یار خان میں واٹر سپلائی سکیمز سے متعلقہ تفصیلات

*1576: سید عثمان محمود: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی کون کون سی سکیمیں اور منصوبہ جات سال 2017-18 میں مکمل کی گئیں؟

(ب) ضلع ہذا میں کتنی واٹر سپلائی کی سکیمیں چالو حالت میں اور کتنی بند پڑی ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں سال 2017-18 کے دوران کل چار واٹر سپلائی سکیمیں مکمل کی گئیں۔ جن کی تفصیلات درج ذیل ہے:

- 1- بم اللہ پور تحصیل رحیم یار خان۔
- 2- موضع شاہ گڑھ تحصیل رحیم یار خان۔
- 3- پک نمبر 216/P تحصیل صادق آباد۔
- 4- پک نمبر 72/A تحصیل خان پور۔

(ب) ضلع رحیم یار خان میں کل 236 دیہی واٹر سپلائی سکیمیں بنائی گئی جس میں سے 150 سکیمیں چالو حالت میں ہیں اور 86 سکیمیں بند پڑی ہیں۔ ان میں سے 18 واٹر سپلائی سکیموں کی دیہی کمیونٹی زیر زمین میٹھا پانی ہونے کی وجہ سے ان کو چلانے میں عدم دلچسپی ظاہر کرتی ہے جبکہ 68 سکیمیں زائد المیعاد ہونے کی وجہ سے بند پڑی ہیں جن کو مرحلہ وار چالو کیا جائے گا۔

(اذانِ ظہر)

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! وزیر موصوف سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 18 واٹر سپلائی سکیموں کی دیہی کمیونٹی زیر زمین میٹھا پانی ہونے کی وجہ سے ان کو چلانے میں دلچسپی نہیں لیتی مگر کیا یہ حکومت کی ذمہ داری نہیں ہے کہ پانی کی فراہمی جیسے بنیادی حق کو حکومت make sure کرے کہ وہاں پر فراہم کیا جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ان سکیموں کو مکمل کرنا محکمے کی ذمہ داری ہے لیکن ان سکیموں کے operation and maintenance کے لئے مقامی user committees ہوتی ہیں اور اگر کہیں پر کوئی ٹاؤن کمیٹی یا میونسپل کمیٹی ہے تو ہم ان سکیموں کو ان کے سپرد کرتے ہیں کہ وہ آئندہ اس کے operation and maintenance کو برداشت کریں۔ یہ وہی سکیمیں ہیں جن کے اندر میٹھا پانی ہے تو لوگ بینڈ پمپ یا اپنا بورنگ کر پانی نکالتے ہیں اور ان کی عدم دلچسپی کی وجہ سے یہ سکیمیں بند پڑی ہیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ شاید وزیر موصوف کے علم میں نہیں ہے کہ لوکل گورنمنٹ کو واٹر سپلائی سکیموں کا بجلی کا بل بھرنے تک کی اجازت نہیں ہے اور جناب محمد بشارت راجا سے اس کی وضاحت لی جاسکتی ہے۔

جناب سپیکر! عرض ہے کہ حکومت وقت لوکل گورنمنٹس کو بااختیار کر دے اور ان کو اجازت دے کہ وہ اپنی یونین کونسل، اپنی گلیوں اور اپنے کوچوں کے مسائل حل کر سکے۔ وزیر موصوف اس پر کوئی واضح حکمت عملی بنائیں کیونکہ یہ کوئی حکومت کا یا حزب اختلاف کا مسئلہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ پنجاب میں 36 اضلاع ہیں جن میں بیشتر یونین کونسلیں اور میونسپل کمیٹیاں ہیں لیکن ان کے پاس کوئی اختیار ہی نہیں ہے تو وہ کیسے یہ معاملات حل کر سکتے ہیں لہذا وزیر موصوف اس کا جواب دے دیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! معزز ممبر سید عثمان محمود درست فرما رہے ہیں پورے پنجاب میں سینکڑوں کے حساب سے ان سکیموں کا کوئی میکنزم نہیں ہے کہ ان کی operation and maintenance کون کرے گا؟ محکمہ وہاں پر فلٹریشن پلانٹ بھی لگا دیتا ہے، وہاں پر پائپ بھی بچھا دیتا ہے اور infrastructure مکمل ہوتا

ہے لیکن کوئی میکنزم نہ ہونے کی وجہ سے 662 سکیمیں پورے پنجاب میں ایسی ہیں جو بند پڑی ہیں۔

جناب سپیکر! اب جس طرح انہوں نے توجہ دلائی ہے یہ حکومت کے پیش نظر ہے ہم مکمل لوکل گورنمنٹ کا سسٹم دے رہے ہیں۔ یہ تمام سکیمیں جو متعلقہ لوکل گورنمنٹ کو hand over کریں گے۔ ہم انہیں اختیار دیں گے کہ وہ اس کا سارا O&M برداشت کریں گے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ لوکل گورنمنٹ سسٹم جب بنے گا تو ہی اختیارات انہیں decentralize کر کے دیئے جائیں گے۔ اس میں سال سوا سال لگے گا لیکن یہ روزمرہ کے مسائل ہیں۔ ہر ہفتہ، ہر چوتھے اور دسویں دن معاملات حل ہونے والے مسائل ہیں۔ میں آپ کے توسط سے حکومت وقت سے یہ گزارش کروں گا کہ under the leadership of Raja Basharat sahib اس پر کوئی ایسا میکنزم بنایا جائے کیونکہ وہ ان معاملات کو ہم سب سے بہتر سمجھتے ہیں کہ اس پر لوگوں کو at least relief دیا جائے۔

جناب سپیکر! آپ میرے اور میاں شفیق محمد کے حلقوں کو دیکھ لیں تو یونین کونسل رانجھے خان، محمد پور، آدم صابہ، حجب عباسیاں، نواں کوٹ اور گڑھی اختیار خان میں واٹر سپلائی کے معاملات بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے یہی درخواست کروں گا کہ اس طرف توجہ دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جناب محمد بشارت راجانے آپ کی بات سننے سے پہلے ہی لوکل گورنمنٹ کا قانون آپ کی سہولت کے لئے جلدی لا رہے ہیں۔ آپ فکر نہ کریں اس میں سارے مسائل حل ہوں گے۔ اب اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں پہلے درخواست کروں گی کہ اگر آپ نے گورنمنٹ کو favour کرنا ہے اور انہوں نے جواب نہیں دینا تو پھر ہم سوال ہی نہیں کرتے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ سو بسم اللہ سوال کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! وہاں سے جواب تو آتے نہیں اور آپ درمیان میں ان کو support کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: میں آپ کی سہولت کے لئے اور آپ کا focus to the point اس لئے کر رہا تھا۔ اس وقت جو نظام چل رہا ہے اس میں سب سے بڑا مسئلہ ہی سیوریج کا ہے۔ میں نے اس طرف آپ کا focus کیا تھا۔ اس کے علاوہ سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ جتنی پرائیویٹ کالونیاں بنتی ہے تو وہ پلاٹ بیچ کر بھاگ جاتے ہیں۔ اس کے بعد وہ کوئی سڑک proper بناتے ہیں اور نہ ہی سیوریج کا انتظام کرتے ہیں پھر نمائندوں کو پکڑ کے کہتے ہیں کہ یہ کام حکومت سے کرائیں۔ آپ کے علاقے یا راجن پور کی بات نہیں ہے بلکہ ساری جگہوں پر اسی طرح ہے اور پورے پنجاب میں اسی طرح ہے۔ محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میری عرض یہ ہے کہ ہم پوچھتے کچھ اور ہیں اور جواب کچھ اور آتا ہے۔ ہم اس چیز کو mention بھی نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ اپنا سوال پوچھئے۔ آپ بسم اللہ کریں ساری کسر اس سوال میں نکال لیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1578 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راجن پور: تحصیل جام پور کے پرانے سیوریج سسٹم کی تبدیلی سے متعلقہ تفصیلات

*1578: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) جام پور شہر (ضلع راجن پور) میں سیوریج سسٹم کب ڈالا گیا؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ سیوریج سسٹم بہت پرانا ہے اور اکثر بند رہتا ہے جس کی وجہ سے لوگ مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں؟
- (ج) کیا حکومت جام پور شہر کے پرانے سیوریج سسٹم کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) جام پور شہر میں 98-1997 میں سیوریج ڈالا گیا۔

(ب) پرانے سیوریج کو چلانے کی ذمہ داری میونسپل کمیٹی جام پور کی ہے۔

(ج) درج ذیل منصوبہ مبلغ 365.753 ملین روپے کے تخمینہ سے مورخہ 23.12.2014

کو منظور ہوا۔

"اربن سیوریج ڈرینج ٹف ٹائل سکیم جام پور سٹی تبدیلی پرانا سیوریج اور نیو سیوریج

سسٹم ان فیصل کالونی، شاہ جمال کالونی اور تار والا جام پور ضلع راجن پور" اس پر

اب تک 220.169 ملین فنڈز مہیا کئے گئے جو کہ خرچ ہو چکے ہیں۔ ڈسپوزل

سسٹم مکمل ہو گیا ہے۔ ٹرنک سیوریج کا 70 فیصد کام ہو گیا ہے۔

مزید کام جاری ہے ٹرنک سیوریج مکمل ہونے کے بعد اندرون شہر سیوریج اور بقایا کام

کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں نے سوال پوچھا تھا کہ:

"کیا یہ درست ہے کہ سیوریج سسٹم بہت پرانا ہے اور اکثر بند رہتا ہے جس

کی وجہ سے لوگ مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں؟"

جناب سپیکر! اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ:

"پرانے سیوریج کو چلانے کی ذمہ داری میونسپل کمیٹی جام پور کی ہے۔"

جناب سپیکر! آپ دیکھ لیں سوال کیا ہے اور جواب کیا دیا گیا ہے۔ ہمیں منسٹر صاحب

بتائیں کہ یہ کہاں سے relation نکالتے ہیں۔ ہم کہاں جائیں اور ان سوالوں کا جواب کس سے

لیں۔ یہ اپنی مرضی کے جواب دے دیتے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ان سے

پوچھ لیں کہ ان کا ضمنی سوال کیا ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! جو سوال کیا گیا ہے اس کا جواب ہی نہیں تو ضمنی سوال کہاں سے آئے گا۔ سوال کچھ کیا جاتا ہے اور جواب کچھ اور دیا جاتا ہے۔ کیا پی ٹی آئی کی ساری گورنمنٹ ہی ہوش میں نہیں ہے اوپر سے لے کر پنجاب تک کسی کو بھی ہوش نہیں ہے کہ کیا پوچھا جا رہا ہے اور کیا جواب دیا جا رہا ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ اپنے سوال کی حد تک رہیں اور political comment بازی نہ کریں۔ آپ specifically سوال کریں میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ اس میں پی ٹی آئی اور زر داری صاحب کو نہ لے کر آئیں۔ آپ سوال پوچھیں میں اس کا جواب آپ کو دوں گا۔

جناب سپیکر! محترمہ نے جز (الف) جام پور شہر (ضلع راجن پور) میں سیوریج سسٹم کب ڈالا گیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جام پور شہر میں 98-1997 میں سیوریج ڈالا گیا۔ پھر جز (ب) میں پوچھا کہ کیا یہ درست ہے کہ سیوریج سسٹم بہت پرانا ہے اور اکثر بند رہتا ہے جس کی وجہ سے لوگ مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

جناب سپیکر! اس کا جواب یہ ہے کہ پرانے سیوریج کو چلانے کی ذمہ داری میونسپل کمیٹی جام پور کی ہے۔ ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ کی نہیں ہے یعنی یہ میرے محکمہ کی ذمہ داری نہیں ہے۔ اس سیوریج کو maintain کرنا یا چلانا وہاں کی لوکل گورنمنٹ اور میونسپل کمیٹی کی ذمہ داری ہے۔ اس کے بعد آپ نے جز (ج) میں پوچھا کہ کیا حکومت جام پور شہر کے پرانے سیوریج سسٹم کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو اس کا تفصیلی جواب آگیا ہے کہ منصوبہ مبلغ 365.753 ملین روپے کے تخمینہ سے مورخہ 23.12.2014 کو منظور ہوا۔

جناب سپیکر! اب محترمہ بتادیں کہ کون سا اور سوال پوچھنا چاہتی ہیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا آپ اس پرانے سیوریج سسٹم کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں؟ آپ کہیں ہاں رکھتے ہیں یا کہیں نہ رکھتے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! محترمہ جواب پڑھیں تو اس میں لکھا ہوا ہے کہ ہم نے اس میں اتنے پیسے تبدیل کرنے کے لئے منظور کئے جس میں سے 220.169 ملین فنڈز خرچ ہو چکے ہیں۔ ڈسپوزل سسٹم مکمل ہو گیا ہے۔ ٹرنک سیور کا 70 فیصد کام ہو گیا ہے۔ بقیہ کام مزید فنڈز ملنے کے بعد مکمل کیا جائے گا۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! یہ سکیم 20 سال پرانی ہے۔ میں نے یہ سوال کیا کہ کیا اب حکومت اس کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں۔ انہوں نے 20 سال پرانی تفصیلات بتادی ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! بات سن لیں۔ آپ کا مقصد یہ ہے کہ کیا یہ سکیم مکمل ہو جائے گی یا کب مکمل ہوگی۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہی ہوں کہ انہوں نے خود بتایا ہے کہ یہ 20 سال پرانی سکیم ہے کہ وہ سیوریج سسٹم 1997-98 میں ڈالا گیا۔ کیا یہ اس کو renew کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں یہ ہاں یا ناں میں جواب دے دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری بہن کو ویسے موقع دے دیں کہ یہ آدھ گھنٹہ اپنے علاقہ کے مسائل کے حوالے سے تقریر کر لیں۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ سوالات کی کاپی میں فارسی یا عربی میں کچھ لکھا ہوا ہے جو ان کو سمجھ نہیں آرہی۔ میں بتا رہا ہوں کہ ہم نے approve کیا ہوا ہے کہ اتنے پیسے لگ چکے ہیں اور 70 فیصد کام مکمل ہو گیا ہے اتنے پیسے مزید ملیں گے تو یہ کام مکمل ہو جائے گا۔ یہ پھر کہہ رہی ہیں کہ ہاں یا ناں میں جواب دے دیں۔

جناب سپیکر! میری سمجھ سے تو باہر ہے انہیں ویسے موقع دے دیں کہ یہ ہاؤس سے آدھ گھنٹہ خطاب فرمائیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! یہ پرانا سسٹم ہے۔ کیا یہ نیا ڈالنا چاہتے ہیں یا نہیں؟ اگر یہ نہیں کہیں گے تو میں بھی صبر کر کے بیٹھ جاؤں گی اللہ ہمارا مالک ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ بول ہی نہیں رہیں۔ آپ بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں آپ کو دیکھ رہی ہوں کہ آپ مجھے اتنے پیار سے دیکھ رہے ہیں تو پھر میں کیا بول سکتی ہوں۔ اتنے پیار سے دیکھنے کے بعد تو میری بولتی بند ہو گئی ہے۔ (تہقہہ)
جناب سپیکر! میرا آخری سوال ہے کہ 70 فیصد کام مکمل ہو گیا ہے باقی کام کے لئے حکومت کوئی بجٹ رکھنا چاہتے ہیں؟ ہاں یا ناں میں جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: سارے ہاں کر دیں۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں موجود معزز ممبران نے یک زبان "ہاں" کہا)

سارا ہاؤس آپ کے ساتھ ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے اور سوالات بھی ختم ہوئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور میں درختوں کی کٹائی سے متعلقہ تفصیلات

*972: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پچھلے پانچ سال میں سگنل فری روڈ اور اورنج لائن ٹرین کے لئے سینکڑوں کے حساب سے قدیم اور قد آور درخت لاہور میں کاٹے گئے؟

(ب) ان قیمتی درختوں کو کس قانون کے تحت کاٹا گیا؟

(ج) اس ناقابل تلافی نقصان کے ازالہ کے لئے پچھلے پانچ سالوں میں کتنے نئے درخت لگائے گئے تو ان کی نشاندہی کی جائے؟

(د) ان کی حفاظت کا کیا طریق کار ہے، واضح کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پچھلے پانچ سالوں میں سگنل فری روڈ سے 95 درخت ششم یونٹ 1262.221 کاٹے گئے ہیں۔ اورنج لائن ٹرین کے راستے میں 198 درخت کاٹے گئے۔

(ب) اورنج لائن ٹرین اور سگنل فری روڈ کی تعمیر ایک عوامی فلاحی منصوبہ تھا جسے LDA اور TEPA نے مکمل کیا پی ایچ اے نے درختوں کی کٹائی کا کام ڈیپازٹ ورک کی حیثیت سے کیا ایسے منصوبوں میں جب سرکاری طور پر زمین حاصل کر لی جاتی ہے تو منصوبے کی تکمیل کے لئے درختوں اور دوسری عمارتوں وغیرہ کو ہٹانا ضروری ہوتا ہے۔ پی ایچ اے ایکٹ 2012 کی شق 5/21 کے مطابق غیر سرکاری سطح پر بلا اجازت درخت کاٹنا منع ہے تاہم اتھارٹی کو عوامی فلاح کے لئے ایسا کرنا پڑا جس کی ایکٹ میں کوئی ممانعت نہیں مزید یہ کہ مکمل ہو جانے والی سڑکوں پر درخت لگوائے گئے جبکہ اورنج لائن ٹرین کے روٹ پر بھی 1600 کے قریب درخت لگانے کا منصوبہ ہے۔ ایل ڈی اے اور ٹیپا کے جاری شدہ خطوط کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) جیل روڈ سگنل فری corridor میں 500 درخت جبکہ ایوان تجارت سگنل فری روڈ پر موقع کی مناسبت کے مطابق 85 درخت لگائے گئے اورنج لائن ٹرین کے راستے پر کام مکمل ہوتے ہی درخت لگا دیئے جائیں گئے۔ اندازے کے مطابق یہاں 1600 کے قریب درخت لگانے کی گنجائش ہے۔

(د) ان کی حفاظت کے لئے مالی اور سکیورٹی گارڈز موجود رہتے ہیں جبکہ بروقت پانی دینے اور بیماریوں سے بچانے کے لئے ادویات دکھا دڈالنے کا مربوط نظام موجود ہے۔

لاہور: لیاقت آباد میں واٹر فلٹریشن پلانٹ سے متعلقہ تفصیلات

*1206: چودھری افتخار حسین چھپھر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لیاقت آباد تحصیل ماڈل ٹاؤن لاہور کے محلہ جات جن میں پنڈی راجپوتان، سالار روڈ، اکبر شہید روڈ، کوثر کالونی اور سرکاری بھٹہ وغیرہ میں کوئی فلٹریشن پلانٹ نہ ہے؟

(ب) سال 2018-19 میں مذکورہ سکیم کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا۔

- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقے میں پانی پینے کے قابل نہ ہے جس کی وجہ سے لوگ پیپاٹائٹس جیسی موذی مرض کا شکار ہو رہے ہیں؟
- (د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ علاقے میں واٹر سپلائی ٹھیک کرنے اور واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

- (الف) یہ درست نہ ہے کہ مذکورہ علاقوں میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے کوئی فلٹریشن پلانٹ نصب نہ ہے۔ مذکورہ علاقوں کے درج ذیل مقامات پر فلٹریشن پلانٹس لگائے گئے ہیں اور لوگ پینے کے صاف پانی کی سہولت سے مستفید ہو رہے ہیں:

1. لیاقت آباد نزد سالار روڈ پنڈی راجپوتانہ اور کوٹکالونی
2. اکبر شہید روڈ
3. ایس (S) بلاک ماڈل ٹاؤن
4. آر (R) بلاک ماڈل ٹاؤن
5. کیو (Q) بلاک ماڈل ٹاؤن

- (ب) مالی سال 19-2018 میں مذکورہ علاقوں میں فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب کے حوالے سے کسی سکیم کی ضرورت نہیں ہے۔

- (ج) یہ درست نہ ہے کہ مذکورہ علاقے میں پانی پینے کے قابل نہ ہے۔ مارچ 2019 میں مذکورہ علاقے سے پانی کے نمونہ جات لے کر واسالیبارٹری میں چیک کئے گئے ہیں اور رپورٹ کے مطابق پانی پینے کے لئے موزوں ہے۔ رپورٹ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (د) مذکورہ علاقے کا فراہمی آب کا نظام درست کام کر رہا ہے اور پانی کے نمونہ جات واسالیبارٹری میں چیک کئے گئے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق پانی پینے کے لئے موزوں ہے۔ مذکورہ علاقے میں پانچ فلٹریشن پلانٹس پہلے ہی کام کر رہے ہیں لہذا نئے فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر مزید کہیں ضرورت ہوئی تو وہاں پر واٹر فلٹریشن پلانٹ لگایا جاسکتا ہے۔

فیصل آباد: پی پی-115 میں صاف پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*1249: جناب علی عباس خان: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-115 فیصل آباد میں صاف پینے کے پانی کی فراہمی کے کتنے منصوبہ جات موجود ہیں؟

(ب) کتنے منصوبہ جات چالو حالت میں اور کتنے خراب ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) حکومت مذکورہ حلقہ میں صاف پینے کے پانی کی فراہمی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ساؤتھ زون پی پی-115، فیصل آباد کا زیادہ تر علاقہ شہری ہے۔ تاہم کچھ علاقہ دیہی ہے جو کہ تین دیہاتوں پر مشتمل ہے جن میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر انتظام واٹر سپلائی سکیمیں بنائی گئی ہیں جو کہ متعلقہ دیہات کی یوزر کمیٹی کے زیر انتظام ہیں ان سکیموں سے لوگوں کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔ تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1. واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 198 رب، منیاوالہ۔
2. واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 199 رب، فخر آباد۔
3. واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 199 رب، گٹ والا۔

و اس فیصل آباد

اس وقت خیابان کالونی، سعید کالونی، امین ٹاؤن اور ملحقہ علاقوں میں واٹر سپلائی کی کچھ لائنز زیر تکمیل اور کچھ بچھائی جا چکی ہیں۔

(ب) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ساؤتھ زون

دیہی علاقہ میں متذکرہ بالا صرف تین دیہات ہیں اور ان میں واٹر سپلائی سکیمز باخوبی چل رہی ہیں اور کوئی سکیم بند نہ ہے۔

واسا فیصل آباد

تمام پرانے منصوبہ جات مکمل فعال ہیں اور کوئی بھی خراب حالت میں نہ ہے۔

(ج) واسا فیصل آباد

اس حلقہ کی واٹر سپلائی سسٹم کو بہتر کرنے کے لئے اور پانی کی استعداد بڑھانے کے لئے ایک منصوبہ ماسٹر پلان فیصل آباد نے تجویز کیا گیا ہے جس کی فنڈنگ (JICA) سے ہو گی اور اس کی لاگت 7-ارب کے قریب ہو گی۔ اس کو سالانہ ترقیاتی پروگرام 2019-20 میں بھی تجویز کیا گیا ہے JICA نے سروے کے لئے کنسلٹنٹ تعینات کر دیئے ہیں جنہوں نے کام شروع کر دیا ہے۔ یہ منصوبہ سال 2023 میں مکمل ہو جائے گا، جس سے جھال واٹر ورکس کی پیداوار میں اضافہ ہو گا اور اس منصوبہ میں 30 کلو میٹر ٹرانسمیشن لائن اور ڈسٹری بیوشن سسٹم شامل ہے۔

مزید برآں فیصل آباد میں 14-ارب مالیت سے واٹر ریسورس فریج فیز-II، فریج ڈویلپمنٹ ایجنسی کے تعاون سے (AFD-Funding) زیر تکمیل ہے جس کے مکمل ہونے سے ان علاقہ جات میں پانی کی سپلائی میں مزید بہتری آئے گی۔

میانوالی: ٹولہ بانگی خیل میں واٹر سپلائی سکیم سے متعلقہ تفصیلات

*1505: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹولہ بانگی خیل ضلع میانوالی میں 2013 میں واٹر سپلائی کی سکیم مکمل ہوئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکیم مکمل ہونے کے باوجود ابھی تک اس گاؤں کے باسیوں کو پینے کے لئے پانی سپلائی نہیں کیا جا رہا جس کی وجہ بجلی کے voltage کی کمی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکیم کو چالو کرنے کے لئے ٹرانسفارمر کی خرید کے لئے فنڈز بھی فراہم کئے گئے تھے؟

(د) کیا حکومت اس سکیم کو جلد از جلد عوام کے مفاد کی خاطر جزیئر پر چلانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

- (الف) درست ہے۔
- (ب) یہ درست ہے کہ بجلی کی ڈسٹریکشن کی کمی کا سامنا ہے جس کی وجہ سے پانی کی باقاعدہ سپلائی نہیں ہوتی۔
- (ج) درست نہیں ہے۔
- (د) مذکورہ سکیم کو سولر انرجی پر چلانے کے لئے I-PC میں شامل کر دیا گیا ہے اور فنڈز مہیا ہونے پر اگلے مالی سال میں سکیم کو سولر انرجی پر چلا دیا جائے گا۔

فیصل آباد: واسا میں مختلف آبادیوں کے سیوریج سسٹم سے متعلق تفصیلات

*1542: جناب حامد رشید: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ علاقہ 7 چک ج ب فیصل آباد میں سیوریج اور وائر سپلائی کا موثر نظام نہ ہے؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد میں 50 سال سے قائم مختلف آبادیوں کا سیوریج واسا فیصل آباد نے ریکوری کو بنیاد بناتے ہوئے بند کر رکھا ہے؟
- (ج) حکومت واسا فیصل آباد میں مشینری اور فنڈز کی کمی دور کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

- (الف) علاقہ 7 چک میں سیوریج سسٹم Faisalabad Area Upgradation Project (FAUP) کے تحت 1992 میں لگایا گیا تھا اور اس علاقہ میں سیوریج کے پانی کے نکاس کے لئے کوئی ڈسپوزل سٹیشن نہ بنایا گیا تھا اور تمام سیوریج سسٹم کو ایک مین لائن کے ذریعے پہاڑنگ نالہ میں ڈالا گیا تھا۔ اس چک کے رہائشی واسا کے واجبات ادا نہیں کرتے۔

واٹر سپلائی سکیم بھی FAUP کی طرف سے لگائی گئی تھی جس کے تحت 1870 کنکشن لگائے گئے تھے اور جن میں سے صرف 54 لوگ بل ادا کر رہے ہیں۔ اس چک کی واٹر سپلائی کا مین کنکشن بند کیا گیا تاکہ ریکوری ہو سکے۔ بعد میں متعلقہ علاقہ کے پار لیمنٹیرین کی یقین دہانی پر کنکشن بحال کر دیا گیا لیکن ریکوری نہ ہو سکی۔

(ب) واسادرج ذیل پرائیویٹ ہاؤسنگ کالونیوں / آبادیوں کا سیوریج بند کرتا ہے

1. جو کہ ایف ڈی اے سے منظور شدہ نہ ہوں۔
 2. جنہوں نے کنکشن سے پہلے واسا سے کسی قسم کا NOC نہ لیا ہو۔
 3. جو واسا کے واجبات دینے سے انکاری ہوں۔
- (ج) واسا کے پاس سیوریج کے سلسلہ میں مناسب مشینری موجود ہے جو کہ جاپان نے مہیا کی ہے تاہم سیلابی صورتحال سے نمٹنے کے لئے ماضی میں مشینری کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ایک سکیم ADP میں بھجوائی گئی تھی جو کہ منظور نہ ہو سکی۔
- مزید برآں واسا کے ٹیرف کو بڑھانے کے لئے سمری صوبائی کامینہ کے پاس منظوری کے لئے بھیجی جا چکی ہے اور اس کی منظوری کے بعد واسا کے پاس اپنے اخراجات کو کسی حد تک پورا کرنے کے لئے مناسب فنڈز دستیاب ہوں گے۔

لاہور کے علاقہ الحمد کالونی شجاع روڈ اچھرہ میں

گٹر کے پانی کی صاف پانی میں آمیزش سے متعلقہ تفصیلات

* 1562: محترمہ ربیعہ نصرت: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ الحمد کالونی، شجاع روڈ اچھرہ لاہور میں گٹروں کا پانی واسا کے صاف پانی کے ساتھ مکس ہو کر آرہا ہے جس کی وجہ سے شجاع روڈ کے رہائشی مختلف بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت واسا لاہور سے اس مسئلے کو فوری حل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ درست نہ ہے مذکورہ علاقہ کے لوگوں کو سیوریج کی آمیزش والا پانی پینے کے لئے فراہم کیا جا رہا ہے۔ جب بھی پینے کے پانی میں آلودگی کی آمیزش کی شکایت موصول ہوتی ہے تو فوراً واسکا کا عملہ موقع پر جا کر واٹر سپلائی لائن کو چیک کرتا ہے اور واٹر سپلائی لائن کی فلٹنگ، کلورینیشن کرنے کے بعد پانی کے نمونہ جات لے کر انہیں واسا لیبارٹری میں ملک کے مقررہ معیار کے مطابق تجزیہ کیا جاتا ہے اور یہ عمل اس وقت تک جاری رکھا جاتا ہے جب تک کہ پانی آلودگی سے پاک نہیں ہو جاتا۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ پانی میں آلودگی کی زیادہ توجہ صارف کا اپنے ہی ہاؤس کنکشن کا لیک ہونا ہوتا ہے جس کی مرمت کی ذمہ داری صارف کی ہی ہوتی ہے۔ تاہم شکایت موصول ہونے پر واسا صارف کا پائپ بھی مرمت کر دیتا ہے۔

(ب) مذکورہ علاقہ میں لوگوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کیا جا رہا ہے اور پانی میں آلودگی کے حوالے سے کوئی تحریری شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔ مزید برآں الحمد کالونی سے ملحقہ کلفٹن کالونی میں واٹر فلٹریشن پلانٹ موجود ہے اور لوگ پینے کے صاف پانی کی سہولت سے مستفید ہو رہے ہیں۔

لاہور: پی پی۔ 150 میں واٹر فلٹریشن پلانٹ سے متعلقہ تفصیلات

*1564: محترمہ ربیعہ نصرت: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔ 150 لاہور میں کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ درست حالت میں اور کتنے خراب ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔ 150 لاہور کے متعدد علاقہ جات خاص کر یونین کونسل 58 لاہور محلہ اسلام پورہ احمد دین پارک میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقہ جات میں صاف پانی نہ ہونے کی وجہ سے لوگ پیپائٹس جیسی موذی مرض کا شکار ہو رہے ہیں؟

(د) مذکورہ حلقہ میں سال 19-2018 کے بجٹ میں نئے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور حکومت مذکورہ علاقہ میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کب تک لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) حلقہ پی پی-150 لاہور میں واسا کے زیر انتظام 16 واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب کئے گئے ہیں جو کہ تمام درست حالت میں کام کر رہے ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ پی پی-150 لاہور کے متعدد علاقہ جات میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نہ ہے۔ پی پی-150 لاہور میں 16 واٹر فلٹریشن پلانٹس واسا لاہور کے زیر انتظام کام کر رہے ہیں۔ مذکورہ حلقہ کی یونین کونسل نمبر 58 میں چشتیاں لیڈیز پارک کے مقام پر بھی ایک واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب ہے جو کہ درست کام کر رہا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ مذکورہ علاقے میں پانی پینے کے قابل نہ ہے۔ پینے کے پانی کو جراثیم سے پاک کرنے کے لئے کلورینیشن سے پانی میں کلورین ملائی جاتی ہے۔ ٹیوب ویلوں اور گھریلو کنکشنز سے روزانہ کی بنیاد پر پانی کے نمونہ جات کو حاصل کیا جاتا ہے اور واسا لیبارٹری میں پانی کے نمونہ جات کو ملک کے مقررہ معیار کے مطابق تجزیہ کیا جاتا ہے۔

(د) مذکورہ حلقہ میں 16 واٹر فلٹریشن پلانٹس پہلے ہی کام کر رہے ہیں اور لوگ پینے کے صاف پانی کی سہولت سے مستفید ہو رہے ہیں۔ اگر مزید کہیں ضرورت ہوئی تو وہاں پر واٹر فلٹریشن پلانٹ لگایا جاسکتا ہے۔

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

لاہور: لیاقت آباد میں سیوریج سسٹم سے متعلقہ تفصیلات

443: چودھری افتخار حسین چھپھر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ماڈل ٹاؤن لاہور کے ساتھ ملحقہ آبادی لیاقت آباد کا سیوریج 30 سال پرانا ہے سیوریج کے پائپ ٹوٹنے کی وجہ سے صاف پانی کی لائنوں میں شامل ہو گیا ہے اور لوگوں کے گھروں میں واٹر سپلائی والا پانی پینے کے لئے فراہم کیا جا رہا ہے؟
(ب) سال 2018-19 کے بجٹ میں مذکورہ علاقہ کے لئے کتنا بجٹ سیوریج کی سکیم کے لئے مختص کیا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ علاقہ میں نیا سیوریج ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ لیاقت آباد کا سیوریج پرانا ہے لیکن درست کام کر رہا ہے۔ یہ درست نہ ہے کہ اس علاقے کے لوگوں کو سیوریج کی آمیزش والا پانی پینے کے لئے فراہم کیا جا رہا ہے۔ مارچ 2019 میں مذکورہ علاقے سے پانی کے نمونہ جات لے کر واسالیبارٹری میں چیک کئے گئے ہیں اور رپورٹ کے مطابق پانی پینے کے لئے موزوں ہے۔ رپورٹ کی کاپی منسلک ہے۔ جب بھی پینے کے پانی میں سیوریج زدہ پانی کی آمیزش کی شکایت موصول ہوتی ہے تو فوراً موقع پر جا کر واٹر سپلائی لائن کو چیک کیا جاتا ہے اور شکایت رفع کی جاتی ہے۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ پانی میں آلودگی کی زیادہ توجہ صارف کا اپنے ہی ہاؤس کنکشن کا لیک ہونا ہوتا ہے جس کی مرمت کی ذمہ داری صارف کی ہی ہوتی ہے۔ تاہم شکایت موصول ہونے پر واسا صارف کا پائپ بھی مرمت کر دیتا ہے۔

- (ب) مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں مذکورہ علاقے کی سیوریج کی تبدیلی کے حوالے سے کوئی سکیم زیر غور نہ ہے۔
- (ج) چونکہ مذکورہ علاقے کا سیوریج سسٹم درست کام کر رہا ہے فی الحال سیوریج تبدیلی کی کوئی سکیم زیر غور نہ ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 189 ملک محمد احمد خان کا ہے۔ جی، ملک محمد احمد خان! اسے پیش کریں۔

ضلع قصور: کھڈیاں چودھریاں والا کھوہ کے نزدیک ڈکیتی

189: ملک محمد احمد خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ "دنیا نیوز" ٹی وی چینل مورخہ 17-اپریل 2019 کی خبر کے مطابق ضلع قصور کھڈیاں کے نواحی گاؤں چودھریاں والا کھوہ کے نزدیک تین ڈاکوؤں نے قربان علی کوروک کر ایک لاکھ پانچ ہزار روپے کی نقدی چھین لی اور مزاحمت کرنے پر اس کو فائرنگ کر کے شدید زخمی کر دیا؟
- (ب) اس کا مقدمہ کن دفعات کے تحت درج ہوا ہے ڈاکوؤں کی گرفتاری کے لئے پولیس نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا ہے اور اس حوالے سے مقدمہ نمبر 244/19 مورخہ 24-04-2019 بجرم 394 تپ تھانہ کھڈیاں میں قربان علی ولد ابراہیم، سکنہ ڈھولن ہٹھار تحصیل و ضلع قصور کی مدعیت میں درج ہوا۔ اس میں حالات و واقعات اس طرح ہیں کہ جب یہ واقعہ رونما ہوا تو 15 پر کال چلی اور اس کے بعد پولیس فوری طور پر موقع پر پہنچی چونکہ اس مقدمہ کا مدعی زخمی تھا اس کو پولیس ہی ہسپتال لے کر گئی اس کا باقاعدہ ڈاکٹ بنوایا اور اس کے بعد اس کا میڈیکل کروایا۔ میڈیکل کروانے کے بعد مدعی کو کہا کہ آپ ایف آئی آر کے اندراج کے لئے

درخواست دیں لیکن مدعی کی طرف سے درخواست دیر سے آنے کی وجہ سے اندراج مقدمہ میں تاخیر ہوئی۔

جناب سپیکر! میں ملک محمد احمد خان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ملزم کے خلاف پرچہ درج کیا جا چکا ہے اور اس کی گرفتاری بھی عمل میں آچکی ہے۔ FIR کیوں delay کی گئی اس سلسلے میں متعلقہ ایس پی کو انکوائری کرنے کا کہا گیا ہے اس بات کو یقینی بنائیں کہ ذمہ داران کو تنبیہ کریں لیکن اس کے باوجود میں ملک صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ ملزمان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ مقدمہ عدالت میں پیش کیا جائے گا اور انشاء اللہ کوشش کی جائے کہ ملزم کو قانون کے مطابق سزا دلوائی جائے۔

جناب سپیکر: جی، ملک محمد احمد خان! کیا آپ جواب سے مطمئن ہیں؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! جی، میں مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 191 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

ضلع ساہیوال کے گاؤں R-5/78 میں چار سالہ بچی

کے ساتھ زیادتی سے متعلقہ تفصیلات

191: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "ڈان" مورخہ 18- اپریل 2019 کی خبر کے مطابق ضلع

ساہیوال کے گاؤں R-5/78 میں چار سالہ بچی کے ساتھ زیادتی کی گئی؟

(ب) کیا مذکورہ واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اگر ہاں تو اس کی اب تک کی تفتیش اور ملزمان کی گرفتاری سے متعلقہ تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا ہے اور اس حوالے سے ایف آئی آر بھی درج ہوئی اور پولیس نے 24 گھنٹے کے اندر اندر ملزم کو گرفتار بھی کر لیا ہے۔ گرفتاری کے بعد اس کا جسمانی ریمانڈ لیا گیا ہے اب وہ ملزم جسمانی ریمانڈ پر پولیس کی تحویل میں ہے۔

جناب سپیکر! مزید ڈی این اے ٹیسٹ کروانے کے لئے لیبارٹری میں کیس بھیجا جا چکا ہے جیسے ہی رپورٹ آئے گی انشاء اللہ تعالیٰ اس کا چالان عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! اس مقدمے میں کون سی دفعات لگائی گئی ہیں اور اس کا ایف آئی آر نمبر بھی بتادیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

جناب سپیکر! مقدمہ نمبر 19/162 مورخہ 04-16-2019 جرم 376 پ تپ تھانہ فتح شیر درج کر لیا گیا ہے۔

تحریر التوائے کار

جناب سپیکر! اب ہم تحریر التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریر التوائے کار نمبر 331 جو کہ سید حسن مرتضیٰ اور محترمہ شازیہ عابد کی تھی اس تحریر التوائے کار کا جواب لے لیں۔

منسٹر صاحبہ! یہ تحریر التوائے کار میں نے کل آپ کی غیر موجودگی میں pending کر دی تھی کیونکہ پارلیمانی سیکرٹری نے کل اس کا جواب نہیں دیا بلکہ بس اپنے دفتر کا بتایا ہے کہ ان کو دفتر نہیں ملا تو اس لئے آج اس تحریر التوائے کار کا جواب دے دیں۔

پنجاب میں پیپائٹس کے مرض میں خطرناک حد تک اضافے کا انکشاف

(-- جاری)

وزیر پرانمیری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

جناب سپیکر! انہوں نے جو سوال پوچھا ہے اس کے مطابق اس بات پر اتفاق کرتے ہوئے کہ حالیہ سروے جو کہ Bureau of Statistics اور دیگر تکنیکی شراکت داروں بشمول پنجاب پیپائٹس کنٹرول پروگرام کے تعاون سے کیا گیا ہے اس کے نتائج جو اخباری تراشوں میں بیان کئے گئے ہیں وہ درست ہیں۔

جناب سپیکر! محکمہ کی کاوشوں سے پیپائٹس جیسے موذی مرض کی روک تھام کے لئے ایک پائیدار اور جامع حکمت عملی تیار کر لی گئی ہے جو کہ ٹھوس اور منظم اقدامات پر مشتمل ہے۔ اس

حکمت عملی کے تحت تین مرکزی شراکت دار، پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ PKLI اور سپیشلائزڈ ہیلتھ و میڈیکل ایجوکیشن شامل ہیں جو کہ پیپائٹس کے زیر نگرانی اقدامات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اس ضمن میں منظم خدمات برائے سکرینگ، ویکسینیشن، تشخیص اور علاج کی سہولیات ضلعی ہیڈ کوارٹرز، تحصیل ہیڈ کوارٹرز اور ٹیچنگ ہسپتالوں میں مہیا کی جا رہی ہے۔ جناب سپیکر! 16 پیپائٹس کلینک، وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ، 17 پیپائٹس کلینک اور GI Suits جو کہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اور 23 پیپائٹس کلینک PKLI کے زیر انتظام قائم کئے گئے ہیں۔ یہ تینوں شراکت دار ایک دوسرے کے ساتھ اپنے دستیاب وسائل کے ذریعے بھرپور تعاون کرتے ہوئے تشخیص اور ادویات سے متعلق خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! محکمہ نے اس امر کو یقینی بنایا ہے کہ 80 ہزار مریضوں کی ادویات کے کورس Tertiary ہسپتالوں سے حاصل کر کے پیپائٹس سی کے مریض جو کہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز اور تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں میں ادویات کے منتظر ہیں ان کو مہیا کی گئیں تاکہ وقتی بحران حل ہو سکے۔

جناب سپیکر! ایک آگاہی اور شعور کی مہم بھی زیر غور ہے تاکہ پیپائٹس کے بارے میں سیاسی شعور اور وابستگی کو یقینی بنایا جاسکے اور اس ضمن میں پارلیمنٹیرین کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہے تاکہ پیپائٹس کو موجودہ حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل رکھا جائے۔ پیپائٹس کنٹرول پروگرام کے آئندہ آنے والے PC-I کو WHO کی End Hepatitis 2030 کی ترجیحات سے مطابقت رکھتے ہوئے ترتیب دیا جا رہا ہے تاکہ Sustainable Development Goal کے اہداف کو مکمل کیا جاسکے۔

جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/361 محترمہ راحیلہ نعیم کی ہے۔ یہ پڑھی جا چکی ہے۔ وزیر قانون آپ نے اس تحریک التوائے کار کا جواب دینا تھا۔

ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کی غیر قانونی تعیناتی

(--- جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):
جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار محترمہ نے regarding the appointment of Advocate General Punjab پیش کی تھی۔

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کے لئے جو معیار ہے یہ باقاعدہ آرٹیکل 140 کے تحت Constitution of Pakistan میں mentioned ہے۔

The Governor of each Province shall appoint a person,
being a person qualified to be appointed a Judge of the
High Court, to be the Advocate General for the
Province

جناب سپیکر! اسی کے مطابق ان کی appointment کی گئی ہے ان کے credential کے مطابق ایک انتہائی اہل شخص کو appoint کیا گیا ہے اور میں ان کے credentials کے متعلق یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے ستمبر 1987 میں گورنمنٹ کالج لاہور سے گریجویشن کی اور اس کے بعد London School of Economic سے LLB Honor's کیا، اس کے بعد 1992 میں، The Honourable Society of Lincoln's Inn London، Bar at Law سے کیا اور جون 1994-95 کو Harvard University سے ITP Course کیا جو کہ comparable to LLM ہے یعنی وہ انتہائی qualified person ہیں اور ان کے کم از کم 100 سے زائد reported cases ہیں جن کی لسٹ میرے پاس موجود ہے جو کہ میں معزز ایوان کی میز پر رکھ دوں گا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی بے ضابطگی نہیں ہوئی اور جو بھی لیگل طریق کار تھا اس کو adopt کیا گیا ہے اور میں مزید یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس تحریک التوائے کار میں یہ تاثر دیا گیا تھا کہ شاید سیاسی بنیاد پر ان کی تقرری کی گئی ہے لہذا ان کی

تقرری سیاسی بنیاد پر نہیں کی گئی بلکہ purely professional person کو ایڈووکیٹ جنرل تعینات کیا گیا ہے۔ شکریہ

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں عرض کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میری یہ تحریک پیش کرنے کا مقصد یہ تھا کیونکہ احتجاج وکلاء برادری کے اندر بھی چل رہا ہے اور عام آدمی بھی اس کو سمجھ رہا ہے۔ جتنی ماشاء اللہ انہوں نے اُس کی خوبصورت CV پیش کی ہے اُس کے مطابق اس سے کہیں زیادہ competent لوگ موجود تھے اور اس سے زیادہ cases کو نمٹانے والے لوگ تھے۔

جناب سپیکر! میرا مقصد یہی تھا کہ سیاسی سفارش کے ذریعے اُس بندے کو وہاں پر appoint کیا۔ یہ بالکل ٹھیک بات کر رہے ہیں کہ ہم نے پورے معیار کو fulfill کرنے کے بعد وہاں پر بھرتی کیا ہے لیکن اگر ایسی بات ہے تو پھر لوگ کیوں احتجاج میں کھڑے ہیں؟ جناب سپیکر! مجھے بطور اپوزیشن ممبر یہاں پر کھڑے ہو کر کیوں بات کرنی پڑی آخر کہیں نہ کہیں بات موجود تھی کہ اُس کو سفارش پر بھرتی کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر! میں یہاں پر معزز وزیر قانون سے یہ request کرنا چاہوں گی کہ مہربانی فرما کر اس کو review کریں کیونکہ وکلاء برادری کے اندر بھی احتجاج موجود ہے اور اس سے کہیں زیادہ competent لوگ موجود ہیں جو اس سے اچھی اپنی سروسز حکومت پنجاب اور عدالت کو دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون! اُن کا سیاسی تو کوئی background نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

جناب سپیکر! پہلے نمبر پر یہ کہ اُن کا کوئی political background نہیں ہے، دوسرے نمبر پر وہ highly professional ہیں، تیسرے نمبر پر یہ کہ اگر ایک ہزار آدمی اسی کو الیفیکشن کے موجود ہیں تو گورنمنٹ کی یہ discretion ہوتی ہے کہ وہ کس کو لگاتی ہے لہذا گورنمنٹ نے اپنی discretion استعمال کرتے ہوئے ایک اہل آدمی کو لگایا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ایک منٹ ذرا تشریف رکھیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 332 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

لاہور کے تعلیمی اداروں میں منشیات کی سرعام فروخت

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" کی اشاعت مورخہ 15-اپریل 2019 کی خبر کے مطابق لاہور کے اندر نشہ آور ادویات کے استعمال سے ماہانہ پانچ اموات ہو رہی ہیں۔ یہ بھی شائع ہوا ہے کہ نشہ آور ادویات کے استعمال میں نوجوان نسل بہت آگے نکل چکی ہے جس کی والدین کو خبر ہے اور نہ ہی حکومت کوئی خاطر خواہ اقدامات کر رہی ہے۔ بعض تعلیمی اداروں کے اندر بھی منشیات کی سرعام فروخت جاری ہے جس کے اندر کوکین، آئس، ہیروئن، ایم ڈی کی گولی اور ایکس ٹی آئی کی گولیاں شامل ہیں۔ حکومتی اقدامات نہ ہونے کی وجہ سے نوجوان نسل تباہ ہو رہی ہے اور ہمارے تعلیمی ادارے منشیات کے اڈے بنتے جا رہے ہیں۔ یہ نہ صرف لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے بلکہ قوم کے مستقبل کا بھی معاملہ ہے جس کی وجہ سے صوبہ بھر کی عوام کے اندر شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے اور بچوں کے والدین شدید پریشانی کا شکار ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، مسٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سے متعلق یہ تحریک ہے لیکن موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، پہلے میں جناب محمد اشرف رسول کا پوائنٹ آف آرڈر لے لوں۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں نے پچھلے اجلاس میں کچھ کاغذات میں یہ کہا تھا کہ تبدیلی سرکار نے ایسی تبدیلی کی ہے کہ 2012 میں جو لوگ فوت ہو چکے تھے وہ 2019 میں اٹھ کر آکر رجسٹریاں کروا رہے ہیں جو ریونیو ڈیپارٹمنٹ کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! وزیر قانون نے بڑی مہربانی کرتے ہوئے چٹھیاں لکھیں لیکن اُس کا کوئی result نہیں آیا۔ میں نے اس سلسلے میں تحریک التوائے کار جمع کروائی ہے لیکن میں معذرت کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ میں جو بھی بزنس لاتا ہوں اُس کو کسی نہ کسی بہانے واپس کر دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ بالکل genuine issue ہے اور جب آپ وزیر اعلیٰ تھے اُس وقت اسی پلاٹ پر آٹھ بندے قتل ہو چکے ہیں لیکن اب دوبارہ وہی حرکت ہو رہی ہے لہذا مہربانی فرما کر اس تحریک التوائے کار کو take up کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کو دیکھ لیتے ہیں۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: جی، ملک محمد احمد خان!

تعلیمی اداروں میں منشیات کے کاروبار اور استعمال کو روکنے

کے لئے ہاؤس کی کمیٹی کے قیام کا مطالبہ

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ محترمہ نے سکولوں میں نشہ آور چیزوں کی فروخت کا ذکر کیا ہے یہ بڑا ہی اہم issue ہے۔ مجھے اس پر اعتراف کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی کہ اس پر بہت بہتر کام جو ہونا چاہئے تھا وہ نہیں ہو سکا۔ حالیہ دنوں میں دو ٹی وی پروگرامز کے ذریعے جب highlight کر کے بتایا گیا کہ اصل معاملہ کیا ہے جس کا ذکر ابھی معزز ممبر نے بھی کیا ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے یہ درخواست ہوگی کہ آپ وزیر قانون کی سربراہی میں اس ہاؤس کی ایک کمیٹی تشکیل دے دیں جو اس پر اٹھائے جانے والے اقدامات پر پوری رپورٹ حاصل کر کے جناب کی خدمت میں اور ہاؤس کے سامنے پیش کرے کیونکہ یہ بڑا burning issue ہے۔ اس نشے کی لعنت نے پورے معاشرے کو خاص کر teen agers کو برباد کیا ہوا ہے اور یہ لعنت سرایت کر رہی ہے۔ سکولوں اور کالجوں میں ان لوگوں کا اس طریقے سے یہ سلسلہ جاری ہے کہ اگر اس پر stern actions نہ لئے گئے اور کوئی پالیسی formulate نہ ہوئی تو معاملہ حل نہیں ہو سکے گا۔

جناب سپیکر! میری آپ سے درخواست ہے کہ kindly اس پر کوئی کمیٹی ضرور form کروادیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

MS HINA PERVAIZ BUTT: Mr Speaker! I am raising the issue as a Parliamentarian and a representative of PML (N). The way Prime Minister Imran Khan addressed Bilawal Bhutto as "Sahiba". Trying to mock someone using female reference is strongly condemnable behaviour...

(قطع کلامیاں)

Mr Speaker! As a woman I am offended and shocked.

جناب سپیکر! یہ mind set کہ اگر ایک مرد کو عورت سے تشبیہ دے کر اُس کو کمزور یا بے بس سمجھا جائے تو میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہماری ایسی خواتین آئی ہیں جیسے فاطمہ جناح صاحبہ، بے نظیر بھٹو اور عاصمہ جہانگیر who made us proud تک کہ خان صاحب نے کینسر ہسپتال اپنی والدہ شوکت خانم صاحبہ کے نام سے موسوم کیا لہذا اس طرح کی statements جو عورتوں کو undermine کرتی ہیں وہ نہ دی جائیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر آگیا ہے۔ جناب محمد بشارت راجا! جو بات ملک محمد احمد خان نے کی ہے یہ واقعی بڑی serious ہے۔ سکولوں، کالجوں اور جگہ جگہ پر نشہ آور گولیاں اور دیگر نشہ چل رہا ہے تو اس پر میرے خیال میں ہاؤس کی کمیٹی بن جائے تو سب کی input آجائے گی۔ اس میں ہیلتھ والے بھی ساتھ ہوں گے۔ اس پر کوئی concrete proposal آئے تاکہ اس کی implementation ہو۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں عرض کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کر لیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ بہت اہم مسئلہ ہے جو یہ سامنے لے کر آئے ہیں۔ Drug addiction کے سلسلے میں جیسے آپ نے کہا ہم سب کو مل کر کام کرنا پڑے گا اور اپوزیشن اور ہم سب بیٹھ کر اس پر کام کریں گے۔ ہم نے already ایک ٹاسک فورس بنائی ہے جس کے اندر ایکسپٹریٹسٹس والوں کو اس لئے شامل کیا ہے کیونکہ وہ responsible ہیں۔ اس issue پر ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اور لاء ڈیپارٹمنٹ سب مل کر ایک ٹھوس قسم کی پالیسی بنائیں۔

جناب سپیکر: جی، میں نے اسی لئے کہا ہے اور اس میں آپ کی بھی input آجائے گی۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ہم سب اس میں اپنی اپنی input دے دیں گے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! آپ کی سربراہی میں ہاؤس کی کمیٹی بن جائے جس میں ہیلتھ منسٹر صاحبہ بھی ہوں اور اپوزیشن بھی ساتھ ہو۔ آپ سب مل کر کوئی solid concrete proposal for implementation بنائیں تاکہ ضلع وار سکول identify کر کے proper انتظام کیا جائے۔ ویسے بھی intelligence کے ذریعے پورا پتا بھی چل سکتا ہے۔ جیسے ہم نے چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے حوالے سے Intelligence کی بڑی مدد لی تھی کہ کون کون سے گینگ ہیں جو بچوں کو mold

لگا کر بھیک مانگنے کے لئے مجبور کرتے ہیں۔ ملک محمد احمد خان کی بات ٹھیک ہے کہ اس issue پر کام کرنے کی بڑی ضرورت ہے۔ ہم ہاؤس کی ایک کمیٹی بنا دیتے ہیں۔

ملک محمد وحید: جناب سپیکر! نہر کے دونوں طرف بھی یہ کام عروج پر ہے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔ وہ سب آجائے گا۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں محترمہ حنا پرویز بٹ کی بات کو ذرا آگے بڑھاتے ہوئے تھوڑی سی۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، چودھری محمد اقبال! بس اس پر بات ہو گئی ہے اور اب آپ اس لڑائی کو آگے نہ بڑھائیں۔ تشریف رکھیں۔ جناب محمد بشارت راجا! Reports lay کر دیں۔

رپورٹیں

(جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)

MR SPEAKER: Minister for Law!

مدبندی حسابات، حکومت پنجاب

برائے سال 2015-16 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT
(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Appropriation
Accounts of Government of the Punjab for the year 2015-16.

MR SPEAKER: The Appropriation Accounts of Government of
the Punjab for the year 2015-16 have been laid and referred to the
Public Accounts Committee No. 2, for examination and report
within one year. Minister for Law!

آرڈی اے راولپنڈی کے تحت پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں پر
محکمہ ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ
برائے آڈٹ سال 2015-16 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT
(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Special
Audit Report on Private Housing Schemes under RDA Rawalpindi,
HUD & PHE Department, Government of the Punjab for the Audit
Year 2015-16.

MR SPEAKER: The Special Audit Report on Private Housing
Schemes under RDA Rawalpindi, HUD & PHE Department,
Government of the Punjab for the Audit Year 2015-16 has been laid
and is referred to the Public Accounts Committee No.2, for
examination and report within one year. Minister for Law!

اربن واٹر سپلائی اینڈ ڈریج سکیم، ڈنگہ شہر ضلع گجرات پر
محکمہ ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ
برائے آڈٹ سال 2015-16 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT
(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Special Audit
Report on Urban Water Supply and Drainage Scheme Dinga city,
District Gujrat, HUD & PHE Department, Government of the Punjab
for the Audit Year 2015-16.

MR SPEAKER: The Special Audit Report on Urban Water Supply
and Drainage Scheme Dinga city, District Gujrat, HUD & PHE
Department, Government of the Punjab for the Audit Year 2015-16.
has been laid and is referred to the Public Accounts Committee
No.2, for examination and report within one year. Minister for
Law!

نیو آزادی چوک لاہور پر سگنل فری جکشن کی تعمیر پر
محکمہ ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ
برائے آڈٹ سال 2014-15 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT

(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Project Audit Report on Construction of Signal Free Junction at new Azadi Chowk, Lahore, HUD & PHE Department, Government of the Punjab for the Year 2014-15.

MR SPEAKER: The Project Audit Report on Construction of Signal Free Junction at new Azadi Chowk, Lahore, HUD & PHE Department, Government of the Punjab for the Year 2014-15 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No.2, for examination and report within one year. Minister for Law!

ملتان اور ڈی جی خان زونز میں فلڈ پروفیکشن ورکس پر
محکمہ آبپاشی حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ
سال 2015-16 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT

(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Project Audit Report on Flood Protection Works in Multan & D.G. Khan Zones, Irrigation Department, Government of the Punjab for the Audit Year 2015-16.

MR SPEAKER: The Project Audit Report on Flood Protection Works in Multan & D.G. Khan Zones, Irrigation Department, Government of the Punjab for the Audit Year 2015-16 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No.2, for examination and report within one year.

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):
جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):
جناب سپیکر! کل کے اجلاس میں ملک محمد احمد خان اور باقی دوستوں نے ایک چیز point out کی تھی اور اس پر جناب نے حکم دیا تھا کہ میں چیک کر کے بتاؤں کہ پرسوں اسمبلی کے باہر جو احتجاج ہوا ہے اس میں کوئی پارلیمنٹیرین کے خلاف ایف آئی آر تو درج نہیں ہوئی تو میں یہاں پر عرض کرنا چاہتا تھا کہ میں نے یہ چیک کر لیا ہے کہ کسی بھی پارلیمنٹیرین کے خلاف کوئی پرچہ درج نہیں ہوا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! Members of the District Council and Chairman، اگر اس ایف آئی آر میں 150 افراد کا نام نامعلوم کے طور پر شامل کیا گیا ہے تو میری یہ درخواست ہوگی اور propriety یہ demand کرتی ہے وہ political protest تھا، میرا right تھا to come and register میرا احتجاج تھا وہ میں نے اسی ہاؤس کے سامنے کروانا تھا تو ہم نے کروایا۔ ہم بھی اس کے participants تھے اور ہم بھی وہاں پر موجود تھے۔ Recorded ہیں ہم اور میڈیا پر چلا ہے تو اس ایف آئی آر کو kindly Law Minister اپنے پاس منگوا کر دیکھ لیں کہ جو دفعات لگائی گئی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! جی، اس ایف آئی آر کو دیکھ لیں اور ملک محمد احمد خان کو بھی ساتھ بٹھالیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):
جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس کل بروز جمعہ المبارک مورخہ 26- اپریل 2019 صبح 9:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

جمعۃ المبارک، 26- اپریل 2019
(یوم الجمع، 20- شعبان المعظم 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: نواں اجلاس

جلد 9: شمارہ 5

295

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 26- اپریل 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1- ہسپتالوں میں سنورج اور اجراء کے حوالہ سے ادویات کے انتظام و انصرام پر سیشنل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16

ایک وزیر ہسپتالوں میں سنورج اور اجراء کے حوالہ سے ادویات کے انتظام و انصرام پر سیشنل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2- چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو لاہور کی کارکردگی کے حوالے سے محکمہ داخلہ حکومت پنجاب کی سیشنل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16

ایک وزیر چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو لاہور کی کارکردگی کے حوالے سے محکمہ داخلہ حکومت پنجاب کی سیشنل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

296

- 3- گندم کی خریداری کے حوالے سے محکمہ خوراک حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16
- ایک وزیر گندم کی خریداری کے حوالے سے محکمہ خوراک حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔
- 4- سپیشل ڈرائنگ اکاؤنٹس (SDA) کے حوالے سے حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16
- ایک وزیر سپیشل ڈرائنگ اکاؤنٹس (SDA) کے حوالے سے حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔
- 5- ڈیپٹ مینجمنٹ کے حوالے سے محکمہ خزانہ حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16
- ایک وزیر ڈیپٹ مینجمنٹ کے حوالے سے محکمہ خزانہ حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

297

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کانواں اجلاس

جمعۃ المبارک، 26- اپریل 2019

(یوم الجمع، 20- شعبان المعظم 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 11 بجے زیر صدارت

جناب ڈپٹی سپیکر سردار محمد دوست مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 فَلَا أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ ۖ وَمَا لَا يُبْصِرُونَ ۚ
 إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۖ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ ۚ
 وَلَا يَقُولُ كَآهِنٍ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ۚ تَنْزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ۚ
 وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضُ الْأَقَاوِيلِ ۚ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ۚ
 ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ۚ فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِيزٍ ۚ
 وَإِنَّهُ لَتَذَكِّرٌ ۚ لِّلْمُتَّقِينَ ۚ

سورة الحاقة آیات 38 تا 48

توہم کو ان چیزوں کی قسم جو تم کو نظر آتی ہیں (38) اور ان کی جو نظر میں نہیں آتیں (39) کہ یہ (قرآن) فرشتہ عالی مقام کی زبان کا پیغام ہے (40) اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں۔ مگر تم لوگ بہت ہی کم ایمان لاتے ہو (41) اور نہ کسی کاہن کے مخرقات ہیں لیکن تم لوگ بہت ہی کم فکر کرتے ہو (42) (یہ تو) پروردگار عالم کا اُتارا (ہوا) ہے (43) اگر یہ پیغمبر ہماری نسبت کوئی بات جھوٹ بنا لاتے (44) تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے (45) پھر ان کی رگ گردن کاٹ ڈالتے (46) پھر تم میں سے کوئی (ہمیں) اس سے روکنے والا نہ ہوتا (47) اور یہ (کتاب) تو پرہیزگاروں کے لئے نصیحت ہے (48)

واعلیٰ الالبلاغ

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

نبیؐ سید الانبیا کے برابر نہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہوگا
محمدؐ کا ثانی محمدؐ کا ہمسر نہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہوگا
اگر ہے تو اک ذات اللہ کی ہے جو ذات محمدؐ سے اعلیٰ ہے ورنہ
محمدؐ سے اعلیٰ محمدؐ سے بڑھ کر نہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہوگا
جسے حق نے بلوایا عرش اعلیٰ پر ہوئے فضل حق سے وہ محبوب داور
خدا کی خدائی میں ایسا پیغمبرؐ نہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہوگا

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):
جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

رپورٹیں

(جوائوان کی میز پر رکھی گئیں)

مسودہ قانون لوکل گورنمنٹ پنجاب 2019 اور

مسودہ قانون ویلج پنچایت اینڈ نیبرہڈ کونسلز 2019 کے بارے

میں سٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT

(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the reports of
Standing Committee on Local Government and Community
Development in respect of the following Bills.

1. The Punjab Local Government Bill 2019 (Bill
No.10 of 2019)
2. The Punjab Village Panchayats and Neighborhood
Councils Bill 2019 (Bill No.11 of 2019)

MR DEPUTY SPEAKER: Reports of Standing Committee on Local
Government and Community Development in respect of:-

1. The Punjab Local Government Bill 2019 (Bill
No.10 of 2019)
2. The Punjab Village Panchayats and Neighborhood
Councils Bill 2019 (Bill No.11 of 2019)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب رمضان صدیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

قائمہ کمیٹی برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی میٹنگ میں

ووٹنگ کے بغیر مسودہ قانون لوکل گورنمنٹ پنجاب 2019 کا پاس کیا جانا

جناب رمضان صدیق: جناب سپیکر! وزیر قانون نے ابھی جو لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے رپورٹ پیش کی ہے۔ کل سٹیڈنگ کمیٹی کے اجلاس میں تو اس بل کو پاس ہی نہیں کیا گیا، میٹنگ اور بریفنگ کے دوران ہی منسٹر لوکل گورنمنٹ اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور شکریہ ادا کرنے لگے جبکہ چیئرمین صاحب نے اس پر voting کرائی، اس کو پاس کروایا اور نہ ہی ہماری بات سنی۔ آپ اس سٹیڈنگ کمیٹی کے minutes اور ریکارڈنگ نکلا کر دیکھ اور سن لیں کہ کہیں پر بھی چیئرمین صاحب نے اس بل کو پاس ہونے کا announce نہیں کیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں انتہائی ادب سے یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب رمضان صدیق: جناب سپیکر! کمیٹی میں اپوزیشن کو bulldoze کر کے یہاں پر یہ بل لایا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب رمضان صدیق! اب آپ تشریف رکھیں اور وزیر قانون کو respond کرنے دیں۔

جناب رمضان صدیق: جناب سپیکر! کمیٹی سے حکومتی ممبران اچانک اٹھ کر چلے گئے اور ایسے لگتا تھا کہ جیسے حکومت کے نمائندے بائیکاٹ کر کے کمیٹی روم سے چلے گئے ہیں۔ جمہوریت میں ایسے رویے اختیار نہیں کئے جاتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):
جناب سپیکر! میں انتہائی ادب کے ساتھ یہ گزارش کرنی چاہوں گا کہ اس بل پر مختلف قسم کے سو
اعتراضات ہو سکتے ہیں، معزز ممبر کو مکمل اختیار ہے کہ وہ اپنے اعتراضات کو point out کرے
لیکن یہ کہنا کہ یہ بل کمیٹی سے پاس نہیں ہوا بالکل غلط ہے۔ مسلسل تین دن اس بل پر بحث ہوئی
ہے اور تین دن کے بعد کل ہمارے بھائی جناب امین اللہ خان سٹینڈنگ کمیٹی برائے لوکل
گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی میٹنگ کی صدارت فرما رہے تھے، ان کی صدارت میں ان کا vote
of thanks موجود ہے یعنی vote of thanks کے ساتھ میٹنگ ختم ہوئی۔ میٹنگ ختم ہونے کے
باوجود حزب اختلاف کے معزز ممبر ان کو یہ کہا گیا کہ اگر اس کے باوجود آپ کے کوئی اعتراضات
ہیں تو writing in دے دیں تاکہ اسے آپ کے dissenting note کے طور پر minutes کا
حصہ بنایا جائے۔

جناب سپیکر! یہ کہنا کہ سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ میں یہ بل پاس نہیں ہوا، میں سمجھتا ہوں
کہ یہ professional misconduct ہے۔ میں اس سے زیادہ مزید کچھ نہیں کہہ سکتا۔
جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! کل میں نے سٹینڈنگ کمیٹی برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی
ڈویلپمنٹ کی میٹنگ کی صدارت کی تھی۔ میں نے میٹنگ کے آخر میں اپنے حزب اختلاف کے معزز
ممبران، ساتھیوں کا شکریہ بھی ادا کیا کہ ہم نے مل کر اس بل پر بڑی سیر حاصل گفتگو کی ہے۔
جناب سپیکر! میں نے معزز ممبران حزب اختلاف سے یہ بھی کہا کہ اگر اس کے باوجود
آپ کے کوئی مزید اعتراضات ہیں تو وہ آپ مجھے لکھ کر دے دیں ہم ان کو میٹنگ کی کارروائی میں
شامل کر لیں گے۔

جناب سپیکر! باقاعدہ طور پر میں نے میٹنگ کے اختتام پر یہ الفاظ کہے کہ:
 "ہم آپ کے بے حد مشکور ہیں، آپ نے اس بل میں ہماری support کی
 اور اس کو پاس کیا ہے۔" بہت شکریہ

چودھری ساجد محمود: جناب سپیکر! میں بھی سٹینڈنگ کمیٹی برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی
 ڈویلپمنٹ کا ممبر ہوں۔ اس بل پر تین دن بحث ہوئی ہے اور ہم اپنے حزب اختلاف کے بھائیوں کو
 تین دن مطمئن کرتے رہے ہیں۔ کل ہمارے سارے معاملات طے ہوئے ہیں اور اس کے بعد ہم
 نے معزز ممبران حزب اختلاف کا شکریہ ادا کیا کہ ہم نے یہ معاملہ احسن طریقے سے نمٹا دیا ہے یعنی
 تمام معزز ممبران کا شکریہ ادا کرنے کے بعد میٹنگ ختم کی گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ جی، جناب سميع اللہ خان!

جناب سميع اللہ خان: جناب سپیکر! اس حوالے سے وزیر قانون نے بات کر لی ہے اور سٹینڈنگ
 کمیٹی برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کے دو ممبران نے بھی ہاؤس میں بات کی ہے۔ کل
 شام کو جب میٹنگ ختم ہوئی تو ہماری آپس میں ایک میٹنگ ہوئی تھی جس میں ہمارے ممبران نے
 اسی خدشے کا اظہار کیا تھا۔ اس بل کے 300 سے زیادہ sections ہیں۔ سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر
 ایک ایک سیکشن کے اوپر debate کے بعد ووٹنگ ہوتی ہے۔ ہمارے ممبران نے مجھے کل شام کو
 بتایا کہ کوئی ووٹنگ نہیں ہوئی کہ کسی کلاز میں اختلاف رائے ہے یا نہیں اور اگر ووٹنگ ہوئی ہے تو
 اس کی ratio کیا رہی ہے؟ کمیٹی کے گیارہ ممبران ہیں اور میری اطلاع کے مطابق دس ممبران
 حاضر ہوتے رہے ہیں۔ دس ممبران میں سے کتنے ممبرز کسی ایک کلاز میں ایک طرف تھے اور
 دوسری کلاز میں دوسری طرف تھے؟

جناب سپیکر! مجھے یقین ہے کہ جب minutes of the meeting آئیں گے تو اس
 بل کے تین سو sections میں سے کسی بھی سیکشن کے اوپر ووٹنگ کا تذکرہ نہیں ہوگا۔ مجھے اس
 بات کا یقین ہے کیونکہ جب ووٹنگ ہوئی ہی نہیں تو اس minutes میں تذکرہ بھی نہیں آئے گا۔

جناب سپیکر! اب اس مسئلہ پر میری آپ سے گزارش ہے کہ آج مختلف نیوز پیپرز کے اندر اس حوالے سے تبصرے شائع ہوئے ہیں۔ وہ ادارے جو کہ لوکل باڈیز کو study کرتے ہیں ان کی طرف سے ایک انگریزی اخبار میں تبصرہ شائع ہوا ہے کہ اس tenure کا یہ سب سے بڑا بل ہے۔

جناب سپیکر! پہلے تقریباً بارہ یا تیرہ Bills آئے ہیں۔ وہ دو دو یا چار چار صفحات پر مشتمل ہوتے تھے اور ان کے آٹھ آٹھ یا دس دس sections تھے جبکہ یہ بل تقریباً تین یا چار سو sections پر محیط ہے۔

جناب سپیکر! ایک انگریزی اخبار میں شائع ہوا ہے کہ کمیٹی نے جتنی جلدی میں یہ بل پاس کیا ہے اس سے حکومت پنجاب کی کوئی نیک نامی نہیں ہوگی۔ چونکہ اس بل کے حوالے سے اختلاف رائے اور تنازع موجود ہے یعنی سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر جو کچھ ہوا اس پر ایک تنازع پیدا ہو گیا ہے تو میری آپ سے گزارش ہے کہ ابھی وزیر قانون نے ہاؤس کے اندر سٹینڈنگ کمیٹی کی جو report lay کی ہے اس کو وقتی طور پر suspend کر دیں۔ یہ کمیٹی دوبارہ بیٹھے، حزب اختلاف کے اعتراضات کو دور کیا جائے اور پھر اس کی رپورٹ submit کی جائے۔

جناب سپیکر! ہم یہاں پر ایک مثبت کردار ادا کرنے آئے ہیں۔ ہم سب حزب اختلاف کے ممبران اس بارے میں یہاں ایوان میں کھڑے ہو کر شور کریں تو یہ مناسب نہیں لہذا میری گزارش ہے کہ آپ اس مسئلے کا حل نکالیں، جو report lay ہوئی ہے وقتی طور پر اس کو suspend کر دیں اور آج ہی وہ سٹینڈنگ کمیٹی دوبارہ بیٹھے۔ مجھے اس بات کا علم ہے کہ اس بل کی 400 کے قریب clauses ہیں اور یہ common sense کی بات ہے کہ ہر کلاز پر اعتراض نہیں ہو گا۔ کوئی دس، پندرہ یا بیس clauses پر اعتراض ہو گا اور اگر اس رپورٹ میں حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے ممبران کی طرف سے اختلافی نوٹ آجائے کہ فلاں فلاں کلاز پر ان معزز ممبران حزب اختلاف نے اختلاف کیا ہے تو پھر بات آگے بڑھ سکتی ہے۔

جناب سپیکر! آج کے دن کے لئے اس رپورٹ کو suspend کر دیں اور next working day پر اس کو دوبارہ لے آئیں۔ بہت شکریہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ہمیشہ ہر اسمبلی کے اندر یہ روایت رہی ہے کہ جب کوئی اہم بل آتا ہے تو اس پر پبلک hearing بھی ہوتی ہے۔ میری معلومات کے مطابق لوکل باڈیز کے کچھ میئر صاحبان نے سیکرٹری اسمبلی کو مل کر درخواست کی ہے کہ اس بل کے حوالے سے انہیں بھی سنا جائے۔

جناب سپیکر! مجھے یہ بات سمجھ نہیں آرہی کہ stakeholders کو on board لینے میں کیا مسئلہ ہے؟ مختلف میئر صاحبان نے خود کہا ہے کہ ہمیں سنا جائے تو حکومت اتنی جلدی کا شکار کیوں ہے اور ان کو کیوں سنا نہیں چاہتی؟ جس طریقے سے سب کچھ bulldoze کر کے اس بل کو lay کیا گیا ہے ہمیں اس پر اختلاف ہے۔ عددی اکثریت کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ہر چیز کو آمرانہ طریقے سے bulldoze کرتے چلے جائیں، ہر چیز کو out of turn اور روٹ suspend کر کے لاتے جائیں۔ ایسا نہیں ہونے دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ اس بل کو حکومت خود controversial بنا رہی ہے اگر تمام stakeholders کو on board لے لیا جائے اور ان کو سُن لیا جائے تو اس میں کیا حرج ہے؟ پچھلی دفعہ جب ہماری حکومت نے لوکل باڈیز کا بل پیش کیا تھا تو اس کے حوالے سے پورے ہاؤس، even باہر کے لوگوں، NGOs اور باقی لوگوں کو بھی open invitation دی گئی تھی کہ اس بل کے بارے میں کوئی تجاویز دینا چاہیں تو آکر کمیٹی میں دیں، کمیٹی ان کو سُنے گی اور پھر کمیٹی نے ان کو سنا۔

جناب سپیکر! میں وزیر قانون سے گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ یہاں پر عقل کل تو کوئی بھی نہیں ہے۔ جناب محمد بشارت راجا ہو سکتے ہیں اور نہ ہی ہم میں سے کوئی عقل کل ہو سکتا ہے۔ اگر سب کو سُن کر consensus کے ساتھ ایک بہتر بل تیار کیا جاسکتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ مختلف میئر صاحبان نے خود یہاں پر آکر سیکرٹری اسمبلی سے request کی تھی کہ انہیں سنا جائے لیکن ان کو بھی نہیں سنا گیا اور یہ غلط بات ہے۔

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT

(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! This is no issue.

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! اگر حزب اختلاف کی طرف سے کوئی ترمیم آتی ہیں تو ان کو دیکھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ تو ان کا right ہے اور وہ ضرور ترمیم دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سید اللہ خان! آپ اپنی ترمیم دے دیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے میں منسٹر صاحب کے جواب سے پہلے بات کرنی چاہتا ہوں تاکہ وزیر قانون سب کا اکٹھا جواب دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ بات کر لیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ہمیں پتا ہے کہ حکومت کے پاس عددی اکثریت ہے۔ ان کا اپنا ایک پروگرام ہو گا اور اس پروگرام کے مطابق یہ اپنے Bills پاس کریں گے۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ اگر ووٹنگ ہوگی تو یہ succeed کریں گے۔ ہم صرف یہ کہہ رہے ہیں کہ کمیٹی کے اندر بل کی نوک پلک سنواری جاتی ہے۔ اگر میری طرف سے یعنی حزب اختلاف کی طرف سے ترمیم دی جائے اور وہ succeed ہو جائے تو حکومت کو defeat ہوگی۔

جناب سپیکر! جب میری ترمیم ہاؤس میں آئے گی تو اس کی نوعیت و اہمیت بدل جائے گی یعنی اس کی افادیت نہیں رہے گی۔ اگر میں نے کسی بل پر ترمیم دی ہے تو میں ایوان میں اس پر بات کروں گا، criticize کروں گا کہ یہ بل غلط ہے لیکن It can never succeed ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ جو framers of these rules تھے انہوں نے کمیٹی کو 60 دن کیوں دیئے تھے؟

جناب سپیکر! انہوں نے اس لئے دیئے تھے کہ چاہے جتنا بھی important matter ہو وہ کمیٹی میں مکمل طور پر discuss کیا جائے۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ لوکل باڈیز کے ساتھ کیا ہوا ہے؟ میں کوئی لمبی چوڑی تقریر نہیں کرنا چاہتا بلکہ دو منٹ میں اپنی بات مکمل کر لوں گا۔ مجھے جناب محمد بشارت راجا سے یہ توقع ہے کہ وہ ہماری اس گزارش پر ضرور غور فرمائیں گے۔ لوکل گورنمنٹ کا قانون ہر change of regime کے ساتھ تبدیل کیا گیا ہے۔ ہم نے بھی لوکل گورنمنٹ کے قانون کو تبدیل کیا تھا۔ جب گورنمنٹ بدلتی ہے تو لوکل گورنمنٹ کا Law آجاتا ہے۔

جناب سپیکر! لوکل گورنمنٹ کا سسٹم اتنی دفعہ تبدیل کیا گیا ہے کہ اب اس پر بات کرتے ہوئے بھی عجیب سا لگتا ہے۔ یہ کہانی 1961 سے شروع ہوتی ہے۔ جب بھی کوئی نیا سربراہ حکومت آیا تو اس نے لوکل گورنمنٹ کے law کو اپنے مطابق بدلا ہے۔

جناب سپیکر! میری صرف اتنی گزارش ہے کہ جب آپ یہ کرنے جارہے ہیں تو اس پر ایک finality attach ہو جائے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس ایکٹ کے اندر یہ municipal services دیں گے۔ ہمیں پتا ہے کہ جہاں جہاں حزب اختلاف کے چیزیں بیٹھے ہیں وہ باختیار نہیں ہو پائیں گے۔ اس حکومت کا یہ پولیٹیکل decision ہے کہ انہوں نے اس Law کو تبدیل کرنا ہے۔ ہم ان کو assistance دینا چاہ رہے ہیں اور اگر ہم نے بائیکاٹ کرنا ہوتا تو ہم کمیٹی پر سیدنگز میں جاتے ہی نہ۔ ہم نے پہلے دن یہاں پر on the floor of the House کہا کہ ہم کمیٹی پر سیدنگز میں بھی حصہ لیں گے اور اپنے تمام نکات ان کے آگے کمیٹی میں رکھیں گے۔ میں کوئی stereo type mechanical کام نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر! میں یہ نہیں چاہتا کہ ایسا procedure جس کے نتیجے میں کوئی result oriented نہیں ہوتا میں وہ adopt کروں۔

جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجا سے میری صرف اتنی درخواست ہے کہ اس کو انا کا مسئلہ نہ بنائیں۔ کل رات جب ہمیں یہ پتا چلا کہ کمیٹی نے لوکل گورنمنٹ بل پاس کر دیا ہے تو ہم نے کوشش کی کہ وزیر قانون سے رابطہ کر لیں لیکن ان سے ہمارا رابطہ نہیں ہو پایا۔ ہمیں نیوز چینل "ڈان" کے ذریعے سے یہ پتا چلا۔

جناب سپیکر! ہم نے اپنے ممبران سے پوچھا کہ بھائی! ہم نے آپ سے request کی تھی کہ وزیر قانون اور چیئرمین سٹیڈنگ کمیٹی سے یہ کہیں کہ ممبران حزب اختلاف اور حزب اقتدار کو as members co-opt کریں۔ دیکھیں، اس law کے اندر کچھ jurisdictional defects ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ بات جناب محمد بشارت راجا کے نوٹس میں اس لئے دینا چاہ رہا ہوں کہ اگر وہ jurisdictional defects clear نہ ہوئے تو یہ defects, amendments کی stage پر ٹھیک نہیں ہو پائیں گے یعنی اس law کی composition کے مرحلے پر ایک بڑا jurisdictional defect یہ ہے کہ وہ anti-democratic ہے۔ آپ ایک بینل کے ذریعے لوگوں کو elect کرا دیں گے and opposition will cease to exist in the House. ان چیزوں کو آپ kindly ذرا دیکھ لیں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):
جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):
جناب سپیکر! ملک محمد احمد خان نے ابھی جو باتیں فرمائی ہیں کاش! ان باتوں کا حقیقت سے بھی کوئی تعلق ہوتا۔ میں on the floor of the House ایک انتہائی ذمہ داری کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ بل ایک سال کے لئے بھی pending کر دیا جائے تو پھر بھی ان کا اس بل کے ساتھ اتفاق رائے نہیں ہو سکتا کیونکہ انہوں نے اپنی پارٹی لائن کو لے کر آگے چلنا ہے، ان کا موقف یہ ہے کہ بلدیاتی اداروں کو اپنی مدت پوری کرنی چاہئے جبکہ ہم نئے قانون کے ساتھ نئے انتخابات کرانا چاہتے ہیں لہذا اتفاق رائے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا لیکن پورے تین دن اس کمیٹی کی میٹنگز ہوتی رہیں۔ پہلے دن چار گھنٹے اس کمیٹی کی میٹنگ ہوئی، دوسرے دن تین ساڑھے تین گھنٹے میٹنگ ہوئی اور کل تقریباً تین ساڑھے تین گھنٹے میٹنگ ہوئی۔

جناب سپیکر! میں اپنی طرف سے اور اپنے پینل کے تمام معزز ممبران کی طرف سے حلفاً یہ کہتا ہوں کہ ہم نے ممبران حزب اختلاف کی پوری بات سنی، اُس کے بعد ان کا شکریہ ادا کیا اور اُس کے بعد یہ مینٹگ اختتام پذیر ہوئی۔ اب اس کا legal procedure یہ ہے کہ ایک report lay ہو گئی ہے اب ان کی طرف سے اس پر ترمیم آئیں گی اور اس معزز ایوان کی کچھ روایات بھی ہیں۔

جناب سپیکر! محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری یہاں پر موجود ہیں کیا ہم نے گورنمنٹ سائیڈ سے اُن کی ترمیم پر concede نہیں کیا؟ ہم نے اُن کی ترمیم پر concede کیا کیونکہ اگر اُن کی کوئی بات درست تھی ہم نے اُس کو مانا۔

جناب سپیکر! میں اب بھی معزز ممبران سے یہ التجا کروں گا کہ اُن کی طرف سے جو ترمیم آتی ہیں اگر اُن میں سے کوئی amendment, logically acceptable ہوئی تو ہم open to logic ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ بہتری کی گنجائش ہر وقت رہتی ہے لیکن سراسر یہ کہنا کہ جو کچھ اس وقت تک ہوا ہے وہ غلط ہوا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ میں انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ معزز ممبران کمیٹی میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں ان میں سے اگر ایک ممبر نے بھی اس خدشے کا اظہار کیا ہو کہ ہم نے اُن کی تسلی کے مطابق اُن کو سنا نہیں تو ہم اُن کے مجرم ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! ملک محمد احمد خان فرما رہے تھے کہ رابطہ ہی نہیں ہوا۔ میں اس issue کی بات نہیں کرتا جس حد تک ممکن ہوتا ہے میں معزز ممبران حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے ساتھ رابطہ میں رہتا ہوں۔ رات بھی تقریباً 8:00 بجے کسی اور issue پر میری اور جناب سمیع اللہ خان کی بات ہوئی۔ اگر ملک محمد احمد خان نے مجھ سے فون پر بات کرنا ہوتی اور دن میں دس دفعہ شاید ملک محمد احمد خان سے میری بات ہوتی ہو، ہم بات کر لیتے ہیں لیکن یہ ایک after thought ہے آپ اس وقت اپنی پارٹی کی جس پالیسی لائن کو لے کر آگے چل رہے ہیں آپ کی پارٹی نے اس بل کے ساتھ اتفاق نہیں کرنا۔ ہم کچھ بھی کر لیں آپ نے اس بل کے ساتھ متفق نہیں ہونا لہذا براہ مہربانی اس کو sugar coated گولی کے طور پر اور اپنے آپ کو جمہوریت پسند اور

قواعد و ضوابط کے تحت چلنے والا ایک دھڑا سمجھ کر نہ لائیں آپ اصولی بات کریں۔ یہ بل اصول کے مطابق lay ہو چکا ہے اور یہ ہاؤس کی property ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! آپ اپنی ترامیم دیں جس دن یہ take up ہو گا آپ کی ترامیم بھی take up ہوں گی اور انشاء اللہ تعالیٰ جس حد تک ممکن ہو ہم آپ کو accommodate کریں گے۔

جناب سميع اللہ خان: جناب سپیکر! وزیر قانون نے جو lay report کی ہے اُس میں میں نے ابھی سیکرٹری اسمبلی سے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کی book ہے اس میں 167 پر خصوصی رپورٹ کا پیش کرنا ہے۔ 167 کے تحت کمیٹی کی رپورٹ چیئرمین یا کمیٹی کا کوئی دیگر رکن متعلقہ اسمبلی میں پیش کرے گا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! میری یہی گزارش ہے کہ اس کو وقتی طور پر pending کر دیا جائے۔۔۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک محمد احمد خان! آپ اپنی بات کو conclude کریں پلیز۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ہمیں اس بات پر اعتراض نہیں ہے ہمیں پتا ہے کہ وزیر قانون و پارلیمانی امور نے وہ کرنا ہے جو حکومت چاہے گی۔

جناب سپیکر! ہمیں پتا ہے کہ previous local government system اس حکومت نے ختم کرنا ہے جیسے ان کو یہ پتا ہے کہ پارٹی لائن ہے کہ ہم نے oppose کرنا ہے۔ ویسے ہمیں یہ پتا ہے کہ چاہے ہم ان کے سامنے سونے کے خرواف میں بھی کچھ چیزیں لکھ کر رکھ دیں گے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! It has been already discussed! یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ اس بل پر تین دن تک سیر حاصل گفتگو ہوئی، اب اس کی report lay ہو چکی ہے اور اب اس بل پر دوسرا مرحلہ ترمیم کا ہے۔ وقفہ سوالات شروع ہو چکا ہے۔۔۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں on oath آپ کو یہ کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے بلدیاتی الیکشن کرانے میں ہمیں اس چیز پر اعتراض نہیں ہو گا ہماری صرف اتنی درخواست ہے کہ اس کو اٹکا مسئلہ نہ بنائیں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ پاکستان تحریک انصاف کے منشور کا حصہ ہے، ہمارے پرائم منسٹر کا یہ وژن ہے، ہمارے چیف منسٹر کا یہ وژن ہے اور یہ ہماری اٹکا مسئلہ ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ کون سی بات ہے ہم اپنی پارٹی کے منشور پر عملدرآمد کو اپنی اٹکا مسئلہ بنائیں گے اور اپنے منشور کو implement کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ملک محمد احمد خان!

MALIK MUHAMMAD AHMED KHAN: Mr Speaker! I can also address the press gallery. I can also address it in a louder voice.

جناب سپیکر! میں صرف یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ اگر آپ کے پرائم منسٹر کے منشور کا یہ حصہ ہے کہ وہ security of tenure کو kill کریں تو ایسا منشور آپ کو مبارک ہو۔۔۔

(قطع کلامیاں)

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں ملک محمد احمد خان سے ادب سے کہوں گا کہ آپ نے 10 منٹ میں اپنی بات conclude کی۔ آپ نے وہ کرنا ہے جو آپ کو حکم ہے لیکن ہماری بات کو بھی سمجھ لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری ظہیر الدین! تشریف رکھیں۔ ملک محمد احمد خان! آپ کی طرف سے جو ترمیم ہیں وہ آپ لے آئیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ترمیم مسئلہ نہیں ہے۔۔۔

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ ملک محمد احمد خان! اب وقفہ سوالات کی طرف آئیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ زراعت کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ جی، چودھری اشرف علی! سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1017 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ میں زراعت کی ترقی سے متعلق تفصیلات

*1017: چودھری اشرف علی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ نے سال 17-2016 سے آج تک زراعت کی ترقی کے لئے کون کون سے اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں کتنی اور کون سی نئی مشینری خریدی گئی ہے؟

(ج) مشینری خریدنے کے لئے کتنے فنڈز جاری کئے گئے اور کتنے فنڈز خرچ کئے گئے؟

(د) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ میں کتنا سٹاف کون کون سے سکیل میں کام کر رہا ہے نیز کیا یہ strength کے مطابق ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت (جناب محمد طاہر):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ نے سال 17-2016 سے آج تک زراعت کی ترقی کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں۔

1. قرعہ اندازی کے ذریعے 50 فیصد سبسڈی پر 90 کاشتکاروں کو 89 ڈسک ہیرو، 88 روٹاویٹر، 41 ریچ ڈرل اور 37 چیل ہل دیئے۔

2. بکوں کے ذریعے 13674 کسانوں کو بلا سود 1002.726 ملین روپے کے قرضہ جات فراہم کئے۔
3. مٹی کے 3025 اور پانی کے 2792 نمونے لے کر متعلقہ لیبارٹریوں کو بھجوائے گئے جس سے زمینوں کی زرخیزی اور کھراٹھے پن کی تشخیص اور ان کا علاج تجویز کیا گیا۔
4. کنگی کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی اقسام گندم کے بیج کے 5835 تھیلے بذریعہ قرضہ اندازی کاشتکاروں میں مفت تقسیم کئے۔
5. پیداواری مقابلہ برائے دھان 18-2017 کے تحت پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے خوش نصیب کسانوں کو بالترتیب ڈسک ہیرو۔ روٹاویٹر اور زیریں ڈرل انعام میں دیں۔
6. معیاری کھادوں کی فراہمی کے لئے 3814 نمونہ جات لئے جن میں سے 142 نمونہ جات غیر معیاری پائے گئے اور ان کے خلاف ایف آئی آر درج کروائیں۔ اس کے علاوہ کسانوں کو مقررہ قیمت پر کھادوں کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے 125 ڈیلروں کو زائد قیمت پر کھادیں فروخت کرنے پر۔/ 654500 روپے کے جرمانے کئے۔
7. مختلف فصلات کے 13644 سپاٹ (رقبہ 25049 ایکڑ) کی پیسٹ سکاؤٹنگ کی گئی۔
8. کوالٹی کنٹرول کے حوالے سے مختلف زرعی ادویات کے 336 نمونہ جات برائے تجزیہ لیبارٹری بھیجے گئے، جن میں سے 292 نمونہ جات تسلی بخش اور گیارہ نمونہ جات غیر تسلی بخش قرار پائے جبکہ 33 نمونہ جات کی تجزیاتی رپورٹ ابھی لیبارٹری سے وصول نہیں ہوئی۔ غیر تسلی بخش نمونہ جات کے حامل افراد کے خلاف ایف آئی آر مختلف تھانہ جات میں رجسٹرڈ کروائی گئیں۔
9. دیگر خلاف ورزیوں (بغیر لائسنس کاروبار وغیرہ) کے خلاف آٹھ ایف آئی آر مختلف تھانہ جات میں رجسٹرڈ کروائی گئیں۔ اس کے ساتھ ساتھ 3909 کلوگرام لیٹر مقدار کی مختلف زرعی ادویات قبضہ میں لے کر حوالہ پولیس کی گئیں جن کی کل مالیت 2958217 روپے تھی۔

10. زرعی ادویات لائسنس کے حصول کے لئے 217 امیدواران کو نئے لائسنس اور 387 امیدواران کو تجدید لائسنس کے لئے ٹریننگ دی گئی۔
11. 229 نہری کھالہ جات کی اصلاح و پینگی کی گئی۔
12. 1804.61 ایکڑ اراضی پر ڈرپ / سپرنکٹر نظام آبپاشی کی تنصیب کی گئی۔
13. 1309.48 ایکڑ اراضی پر ڈرپ نظام آبپاشی کو چلانے کے لئے سولر سسٹم فراہم کئے گئے۔
14. 172.20 ایکڑ پرٹل کی تنصیب کی گئی۔
15. 16 کاشتکاران کو لیزر لینڈ لیولر یونٹس مالی اعانت پر بذریعہ قرضہ اندازی فراہم کئے گئے۔
16. گورنمنٹ کی منظور شدہ سکیم extension 2.0 کے تحت مٹی کے 43593 اور پانی کے 2439 نمونہ جات کا تجزیہ کیا گیا۔
17. بذریعہ بلڈوزر 42 مچھلی فارم 273 ایکڑ قحبہ پر بنائے گئے۔
18. 1371 ایکڑ قحبہ بذریعہ بلڈوزر ہموار کیا گیا۔
19. 304 ٹیوب ویل بور کئے گئے جبکہ بذریعہ ریلیٹیوٹی میٹر 365 ٹیسٹ کئے گئے۔
- (ب) مذکورہ عرصہ میں نئی خریدی گئی مشینری کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

نام مشینری	تعداد	نام مشینری	تعداد
ٹرالی (ہیڈ راک)	1	ہیک ٹائپ برش کٹر	2
سوائل موآئپر میٹر	3	ڈینو	1
رائس ٹرانسپلانٹر مع ٹری	1	نیپ سیک سپرے مشین	2
گراس کٹر	1	پاور سپریر	3
واٹر چیمٹل	1	الیکٹرک پیلنس	2
ہارڈ راک	1	لیزر لیولر	1
لان موور (ٹی ایم)	1	ڈبل روپیٹ ڈرل	1
گرین موآئپر میٹر	1	لوٹل	1
منی ویٹ تھریٹر	1	روٹاویٹر	1
سولر ٹیوب ویل	1	ڈرنج پمپ	1

(ج) مشینری خریدنے کے لئے - / 61,06,005 روپے کے فنڈز جاری کئے گئے جن میں سے 61,03,373 روپے خرچ ہوئے۔

(د) ضلع گوجرانوالہ میں سکیل 1 تا 19 کی کل 891 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے 237 اسامیاں خالی ہیں۔ مطلوبہ strength سے کم ہونے کی وجہ ملازمین کی بھرتی پر پابندی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! ج: (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ نے سال 17-2016 سے آج تک زراعت کی ترقی کے لئے کون کون سے اقدامات اٹھائے ہیں؟ اس کے جواب میں جو تفصیل دی گئی ہے اس میں سال وار تفصیل نہیں دی گئی کہ 17-2016 میں کون کون سے اقدامات اٹھائے گئے، 18-2017 یا 19-2018 میں کون کون سے اقدامات اٹھائے گئے۔ اگر یہ سال وار تفصیل بتادیں تو پھر پتا چل جائے گا کہ جو بار بار طعنے سننے پڑتے ہیں کہ پچھلے دس سالوں میں کچھ ہوا یا نہیں ہوا اور اب 19-2018 میں کیا ہوا ہے۔ یہ تھوڑی سی وضاحت فرما دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! کیا آپ کے پاس details ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت (جناب محمد طاہر): جناب سپیکر! یہ ان کا سوال ہی نہیں ہے۔ انہوں نے 17-2016 سے آج تک کی اکٹھی تفصیل مانگی ہے۔ اگر آپ نیا سوال کریں گے تو ہم انشاء اللہ علیحدہ علیحدہ رپورٹ دے دیں گے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! یہ بالکل relevant سوال ہے۔ اس میں ایسی کون سی بات ہے میں نے 17-2016 سے آج تک کی تفصیل پوچھی ہے۔ یہ مجھے سال وار اقدامات کے بارے میں بتادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! 17-2016 کے اقدامات بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت (جناب محمد طاہر): جناب سپیکر! ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ نے سال 17-2016 سے آج تک زراعت کی ترقی کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں۔ قرضہ اندازی کے ذریعے 50 فیصد سبسڈی پر 90 کاشتکاروں کو 89 ڈسک ہیرو، 88 روٹا ویٹر، 41 بیج ڈرل اور 37 چیزل مل دیئے۔ بنکوں کے ذریعے 13674 کسانوں کو بلا سود 1002.726

ملین روپے کے قرضہ جات فراہم کئے۔ مٹی کے 3025 اور پانی کے 2792 نمونے لے کر متعلقہ لیبارٹریوں کو بھجوائے گئے جس سے زمینوں کی زرخیزی اور کلراٹھے پن کی تشخیص اور ان کا علاج تجویز کیا گیا۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں نے سال وار تفصیل پوچھی ہے۔ یہ سال وار تفصیل فراہم کر دیں۔ یہ لکھا ہوا جواب تو میں نے بھی پڑھ لیا ہے۔ میں نے تو یہ گزارش ہی نہیں کی کہ یہ لکھے ہوئے جواب کو پڑھ دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری اشرف علی! آپ ایک fresh question دے دیں تاکہ ہم ان سے تفصیلی جواب لے لیں گے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! اس پر fresh question نہیں بتایا اس سے relevant ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے 17-2016 کا بتا دیا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! یہ بتا دیں کہ یہ 19-2018 میں کیا کیا اقدامات کر رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ fresh question ڈال دیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! اگر پارلیمانی سیکرٹری تیاری کر کے نہیں آئے تو علیحدہ بات ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت (جناب محمد طاہر): جناب سپیکر! ایسی بات نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ تشریف رکھیں۔ چودھری اشرف علی! 17-2016 کا انہوں نے آپ کو جواب دے دیا ہے۔ اس کے علاوہ بھی آپ تفصیل چاہ رہے ہیں تو آپ اس پر fresh question دے دیں تاکہ منسٹری آپ کو پوری تفصیل فراہم کر دے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں دوسرا ضمنی سوال کرتا ہوں کہ جز (الف) کے جواب میں انہوں نے فرمایا ہے کہ معیاری کھادوں کی فراہمی کے لئے 3814 نمونہ جات لئے جن میں سے

142 نمونہ جات غیر معیاری پائے گئے اور ان کے خلاف ایف آئی آر درج کروائیں۔ اس کے علاوہ کسانوں کو مقررہ قیمت پر کھادوں کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے 125 ڈیلروں کو زائد قیمت پر کھادیں فروخت کرنے پر۔ / 654500 روپے کے جرمانے کئے گئے۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ جو ایف آئی آر درج کروائی گئی اب ان کا موجودہ status کیا ہے کہ جن کے خلاف یہ ایف آئی آر درج کرائی گئی تھیں ان کو محکمہ نے کیا کیا سزائیں دلوائی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! جو ایف آئی آر درج کرائی گئی ہیں ان کا status کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت (جناب محمد طاہر): جناب سپیکر! ان کا یہ بھی fresh question بنتا ہے۔ یہ نیا سوال کریں ہم اس کا جواب دیں گے۔ یہ خود پڑھ لیں اس میں لکھا ہوا ہے۔ میں ان کو جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ اس کو چیک کر لیں کہ ان کا relevant سوال ہے کہ ایف آئی آر میں کتنے لوگوں کو سزائیں ہوئی ہیں اور کتنے لوگوں کو جرمانہ کیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت (جناب محمد طاہر): جناب سپیکر! انہوں نے ذکر ہی نہیں کیا کہ کتنی ایف آئی آر ہوئی ہیں اور کتنے لوگوں کو سزائیں ہوئی ہیں۔ اگر یہ سوال کر لیں گے تو میں ان کو تفصیل دے دوں گا۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں سوال کر رہا ہوں۔ یہ خود ہی جواب میں فرما رہے ہیں کہ ہم نے لوگوں کے خلاف ایف آئی آر درج کروائی ہیں۔

جناب سپیکر! میں پوچھ رہا ہوں کہ جو ایف آئی آر درج ہوئی ہیں ان پر کیا کیا کارروائی ہوئی اور کس کو کیا سزا ہوئی، کس کو قید ہوئی اور کس کو جرمانہ کیا گیا ہے؟ اس میں ایسی کون سی بات ہے۔ میرا ضمنی سوال اسی سے متعلقہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب اس پر respond کرنا چاہتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب! وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! انہوں نے جو سوال کیا ہے کہ گوجرانوالہ میں کیا ترقیاتی کام ہوئے ہیں۔ اس میں ہم نے فائدے بھی بتادیئے ہیں اور جو کسی نے نقصان کیا ہے وہ بھی بتادیئے۔ اب یہ ایک ایک پوائنٹ پر کہ ایف آئی آر پر سزا کیا ہوئی ہے تو جب ایف آئی آر ہو جاتی ہے تو its mean کہ وہ convict ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد اس کو سزائے موت تو نہیں دے دینی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! انہوں نے صرف یہ پوچھا ہے۔ (اس مرحلہ پر معزز خاتون ممبر حزب اختلاف محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری اپنی نشست پر کھڑی ہوئیں) جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ بیٹھ جائیں اور تشریف رکھیں۔ آپ ہر بات پر کھڑی رہتی ہیں۔ آپ بیٹھ جائیں۔

منسٹر صاحب! بات یہ ہے کہ انہوں نے آپ سے بہت relevant بات پوچھی ہے کہ کتنی ایف آئی آرز ہوئی ہیں اور کتنے لوگوں کو penalize کیا گیا ہے۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! یہ کیا طریق کار ہے؟ ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

MR DEPUTY SPEAKER: Malik Shaib! This is very wrong, this is not the way. She can't dictate the Chair. Please be seated.

آپ بیٹھ جائیں اور تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب! آپ بات کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! This is not the way! میں بات کر رہا ہوں اور یہ

درمیان میں interrupt کر رہی ہیں۔ look at her۔ She can't dictate the Chair,

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! [*****]

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! یہ خاتون ہیں۔ میں ان کی عزت کرتا ہوں کیا ان کا یہ طریق کار ٹھیک ہے۔ آپ ان کا طریق کار دیکھ لیں۔
محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کے الفاظ حذف کرتا ہوں جو آپ نے کہے ہیں۔ جی، چودھری اشرف علی!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! [*****]

(اس مرحلہ پر معزز خاتون ممبر

حزب اختلاف محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری اپنی نشست پر کھڑی رہیں)

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر!۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ محترمہ تھوڑا سا ٹھنڈا پانی پی لیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ۔ this is too much (قطع کلامیاں)

اگر ہم خاتون ہونے کے ناطے احترام کرتے ہیں تو۔ this is no way (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔ آپ تشریف رکھیں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی سیٹوں پر

کھڑے ہو کر احتجاج کرنے لگے)

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! [*****]

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔ تشریف رکھیں۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! [*****]

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کیا الفاظ استعمال کر رہے ہیں، کیا الفاظ استعمال کر رہے ہیں، کیا الفاظ استعمال کر رہے ہیں؟

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! [*****]

معزز ممبر جناب محمد اشرف رسول کی رکنیت کا معطل کیا جانا

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کیا الفاظ استعمال کر رہے ہیں؟ میں آپ کی ممبر شپ معطل کرتا ہوں۔
I suspend your membership

I suspend your membership

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جناب ڈپٹی سپیکر
کے خلاف مسلسل نعرے بازی)

MR DEPUTY SPEAKER: I suspend your membership according to Rule 210.

Rule 210. Power to order withdrawal of members or suspend sitting. - (1) The Speaker shall preserve order and shall have all powers necessary for the purpose of enforcing his orders.

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف میاں عبدالرؤف نے
"سپیکر تیرے ضابطے، ہم نہیں مانتے ہم نہیں مانتے" کی مسلسل نعرے بازی کی)
محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! مجھے بھی ہاؤس میں نہیں بیٹھنا۔
(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
جناب ڈپٹی سپیکر کے خلاف مسلسل نعرے بازی)
(اس مرحلہ پر ممبران حزب اختلاف ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! ان کے بعد آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ اس سے پہلے بھی میں پوائنٹ آف آرڈر لینا چاہتا تھا۔ کیا آپ نے پی ایم ایل (ن) کی اخلاقیات دیکھی ہیں؟ جو ہمیں اخلاقیات کا سبق سکھاتے ہیں آج ان کی جو گفتگو تھی وہ آپ نے دیکھ لی ہے۔

جناب سپیکر! یہ معزز ممبران جن میں پڑھے لکھے ممبران جیسا کہ ملک محمد احمد خان بھی شامل ہیں میں ان کا بہت احترام کرتا ہوں وزیر قانون کے بارے میں جو گفتگو اُس ممبر یا پیچھے سے دوسرے ممبران نے کی ہے ملک محمد احمد خان بھی یہ گفتگو سن رہے تھے بہر حال میں آپ کے اس فیصلے کو appreciate کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر ہم نے اسمبلی کے ماحول کو درست رکھنا ہے تو ایسے فیصلے آپ کو کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر! دوسرا میں یہ بات کرنا چاہتا تھا کہ ملک محمد احمد خان جو کہ بڑے law maker بنتے ہیں، کیا ان کو نہیں پتا کہ پچھلا لوکل گورنمنٹ آرڈیننس ایکٹ 2013 جب تبدیل ہوا اس وقت کیا ہماری بات سنی گئی تھی؟

جناب سپیکر! میں مختصر عرض کروں گا کہ ہمارا بل لوکل گورنمنٹ 2019 آئین کی روح کے مطابق ہے۔ آئین پاکستان 1973۔۔۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا پندرہ منٹ کے لئے اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے، گنتی کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پورا ہے۔

نوٹ: اجلاس ملتوی ہونے کی وجہ سے بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی

میز پر رکھے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جوابان کی میز پر رکھے گئے)

قصور میں محکمہ زراعت کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*1127: ملک محمد احمد خان: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع قصور کی حدود میں محکمہ زراعت کے کس کس ونگ کے دفاتر کس کس جگہ ہیں؟
- (ب) کیا اس ضلع میں محکمہ کا زرعی انجینئرنگ ونگ اور زرعی ادویات / کھادوں کی ناقص سپلائی کی روک تھام کا کوئی دفتر ہے؟
- (ج) اس ضلع میں محکمہ کے کل ملازمین کی تعداد کتنی ہے اور کتنے گریڈ 17 اور اوپر کے افسران تعینات ہیں ان کے نام کیا ہیں؟
- (د) ریسرچ ونگ کے ملازمین کے نام، عہدہ بتائیں؟
- (ه) اس ضلع میں ناقص زرعی ادویات اور کھادوں کی سپلائی کی روک تھام کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟
- (و) اس ضلع کو سال 19-2018 میں کتنا بجٹ مدوار فراہم کیا گیا ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

- (الف) ضلع قصور کی حدود میں محکمہ زراعت کے دفاتر کے نام اور جائے مقام کی شعبہ وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) جی ہاں! درج بالا شعبہ جات کے دفاتر موجود ہیں۔
- (ج) اس ضلع میں محکمہ زراعت کی کل 628 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن پر اس وقت 466 ملازمین کام کر رہے ہیں جبکہ گریڈ 17 اور اوپر کے 34 افسران تعینات ہیں ان افسران کے ناموں کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ریسرچ ونگ کے ملازمین کے نام و عہدہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ملازمین	عہدہ
1-	ڈاکٹر اعجاز محبوب	اسسٹنٹ ایگریکلچرل کیمسٹ SF
2-	محمد آصف آس	زراعت آفیسر لیب
3-	ڈاکٹر حافظ تنویر احمد	زراعت آفیسر لیب
4-	محمد اعظم	سینئر کلرک
5-	منظور احمد	جونیئر کلرک
6-	مس نویدہ فردوس	لیبارٹری ٹیکنیشن
7-	محمد صابر بلال	لیبارٹری انٹرنٹ
8-	شہزادہ عدنان افتخار	لیبارٹری انٹرنٹ
9-	غلام محمد	نائب قاصد

(ه) ناقص زرعی ادویات کی روک تھام کے لئے سال 19-2018 میں اب تک 190

نمونہ جات حاصل کئے جن میں سے 9 غیر معیاری ثابت ہوئے۔ تین خفیہ چھاپوں میں تقریباً 32 ہزار روپے مالیت کی کل 500 کلوگرام / لیٹر غیر معیاری ادویات پکڑ کر حوالہ پولیس کی گئیں اور تین مقدمات درج کروائے گئے۔

ناقص کھادوں کی سپلائی کی روک تھام کے لئے سال 19-2018 میں اب تک 142 نمونے لیبارٹری بھجوائے گئے جن میں سے چار غیر معیاری پائے گئے۔ سات کھاد ڈیلروں کے خلاف ایف آئی آر درج کروائی گئیں، مہنگی کھاد فروخت کرنے پر 42 کھاد ڈیلروں کو مبلغ 2 لاکھ 28 ہزار روپے جرمانہ کیا گیا۔

(و) اس ضلع کو سال 19-2018 میں کل 34,49,96,690 روپے بجٹ فراہم کیا گیا جس کی مدوار تفصیل اس طرح سے ہے

تنخواہ اور الاؤنس = 18,95,23,712 دیگر اخراجات = 15,54,72,978

سرگودھا میں فروٹ ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے اغراض و مقاصد سے متعلقہ تفصیلات

* 1194: چودھری افتخار حسین: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا میں محکمہ زراعت کے زیر انتظام ریسرچ انسٹیٹیوٹ برائے کیٹو / امرود کی تحقیق اور اعلیٰ قسم کے بیجوں / پیوندی کاری کی کسانوں کو فراہمی کے لئے قائم کیا گیا ہے؟

(ب) مندرجہ بالا انسٹیٹیوٹ نے اپنے قیام سے اب تک کتنی اقسام کے کیٹو / امرود دریافت کر کے ان کو پیداوار کے لئے متعارف کروایا ہے اگر ایسا ہے تو کیا نئے دریافت شدہ کیٹو / امرود کا تقابلی جائزہ کیا گیا اور ان کے کیا نتائج سامنے آئے؟

(ج) مذکورہ ادارے میں ریسرچ کرنے والے کتنے اہلکاران کب سے تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ سے آگاہ کریں اور انہوں نے اپنی تعیناتی کے دوران کتنے پھل / فروٹ کی اقسام دریافت کیں؟

(د) انسٹیٹیوٹ میں کام کرنے والے افسران نے سال 2017-18 میں کس کس باغات کا وزٹ کیا ہے جن باغات کا وزٹ کیا ہے ان میں کتنے باغات کو بیماری سے بچاؤ کے لئے ادویات فراہم کی گئی ہیں تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد کے زیر سایہ سٹرس ریسرچ انسٹیٹیوٹ، سرگودھا کام کر رہا ہے۔ سٹرس ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے ذمے ترشاوہ پھلوں پر تحقیق کرنا اور اعلیٰ قسم کے بیوند کئے ہوئے بیماریوں سے پاک ترشاوہ پھلوں کے پودے گورنمنٹ کے مقررہ کردہ ریٹ پر خواہش مند باغبان حضرات کو فراہم کرنا ہے۔ اس انسٹیٹیوٹ کے ذمے امرود پر تحقیق یا اس کے پودے تیار کرنا نہیں ہے۔

(ب) ادارہ ہذا نے آج تک ترشاوہ پھلوں کی درج ذیل اقسام پنجاب سیڈ کونسل لاہور سے منظور کروائیں اور ان اقسام کے پودے نرسری میں تیار کر کے خواہش مند باغبان حضرات کو قیمتاً دیئے ہیں تاکہ مختلف علاقوں میں ان کو متعارف کروایا جاسکے۔ ان اقسام کے نام درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام اقسام
1-	Pak Kinnow
2-	CRI Salustiana
3-	Sg Feutrell's early
4-	AARI Seedless kinnow
5-	AARI Khatti
6-	CRI Musbmi
7-	CRI Blood Malta
8-	Pak Shamber
9-	Punjab Taracco

مزید بر آں درج ذیل پانچ اقسام منظوری کے مراحل سے گزر رہی ہیں۔

1-	لوکل میٹھا	2-	کاغذی لائٹ
3-	روٹی بلڈ	4-	شکری
5-	ویلنشیالیٹ		

تقابلی جائزہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ادارہ ہذا میں ریسرچ کرنے والے اہلکاران کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

نمبر شمار	نام اہلکار	عہدہ	تاریخ تعیناتی
1-	محمد نواز خان	ڈائریکٹر	09.01.2017
2-	عبدالعزیز	ہارٹیکلچر سٹ	01.11.2012
3-	محمد رضا سالک	اسٹنٹ ہارٹیکلچر سٹ	23.12.2010
4-	عبد الرحمن	اسٹنٹ پلانٹ پتھالوجسٹ	04.07.2002
5-	احسان الحق	اسٹنٹ فوڈ ٹیکنالوجسٹ	01.07.2010
6-	ناعمہ دین	اسٹنٹ انٹیمالوجسٹ	07.01.2019
7-	امتیاز دواچ	اسٹنٹ ایگری کیسٹ	02.11.2018
8-	احمد رضا	اسٹنٹ ریسرچ آفیسر (سائل سائنس)	01.01.2009
9-	شفقت علی	اسٹنٹ ریسرچ آفیسر (پلانٹ پتھالوجی)	31.01.2009

10-	اکبر حیات	اسسٹنٹ ریجر آفیسر (ہارٹیکلچر)	01.08.2011
11-	محمد عامر	اسسٹنٹ ریجر آفیسر (ہارٹیکلچر)	14.02.2012
12-	فہیم خدیجہ	اسسٹنٹ ریجر آفیسر (ہارٹیکلچر)	03.03.2015
13	حرم طارق	اسسٹنٹ ریجر آفیسر (ہارٹیکلچر)	28.12.2016
14	ڈاکٹر محمد باہر شہزاد افضل	اسسٹنٹ ریجر آفیسر (انٹوالوجی)	31.05.2016

ادارہ ہذا کے سائنسدانوں کی مشترکہ تحقیقی کاوشوں کے بعد جز (ب) میں درج تر شاوہ پھلوں کی 9 اقسام پنجاب سیڈ کونسل سے منظور کروائیں۔

(د) ادارہ ہذا کے افسران نے 2017-18 کے دوران جن باغات کا وزٹ کیا ان کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز افسران باغات کے وزٹ کے دوران صرف مسائل کا حل باغبان حضرات کو بتاتے ہیں۔ ادویات کی فراہمی اس ادارے کا مینڈیٹ نہیں ہے۔

کسانوں کو فصلوں پر سبسڈی دیئے جانے سے متعلقہ تفصیلات

*1238: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت کی جانب سے کن کن فصلوں پر کسانوں کو سبسڈی دی جاتی ہے حکومت سالانہ کتنی سبسڈی دے رہی ہے؟

(ب) سبسڈی دینے کا طریق کار اور یہ طریق کار کون طے کرتا ہے؟

(ج) 2017-18 کے دوران کتنے کسانوں کو سبسڈی دی گئی اس کی تمام تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) حکومت کسی فصل پر سبسڈی نہیں دے رہی بلکہ تیلدار اجناس کے بیجوں پر سبسڈی دے رہی ہے۔ چونکہ دی گئی فصلوں کے بیجوں کے علاوہ کھادوں پر بھی سبسڈی دی جا رہی ہے جس کے لئے اس سال تقریباً 2600 ملین روپے سبسڈی کے لئے مہیا کئے گئے ہیں۔

(ب) سبسڈی فراہم کرنے کا طریق کار یہ ہے کہ مختلف فصلوں کے بیجوں اور کھادوں کی ہر بوری میں سبسڈی واؤچر چسپاں کیا جا رہا ہے جس پر موجود پوشیدہ نمبر سرکچ کر کے کاشتکار قریبی Branchless Banking Operator سے مجوزہ سبسڈی کی رقم فوری طور پر حاصل کر سکے گا۔ اس سبسڈی کو حاصل کرنے سے پہلے کاشتکار کا محکمہ زراعت کے ساتھ رجسٹر ہونا لازمی ہے تاکہ سبسڈی کے عمل کو مکمل طور پر شفاف بنایا جاسکے۔ سبسڈی دینے کا طریق کار محکمہ زراعت، حکومت پنجاب کی سٹیرنگ کمیٹی طے کرتی ہے۔

(ج) سال 2017-18 میں گندم کے بیج پر 44,700 کاشتکاروں اور کپاس کے بیج پر 22,347 کاشتکاروں کو سبسڈی دی گئی ہے۔ تیلدار اجناس کینولا اور سورج مکھی کی کاشت کو فروغ دینے کے لئے 28,622 کاشتکاروں اور دالوں کی کاشت کو فروغ دینے کے لئے بیج کی فراہمی پر 12,756 کاشتکاروں کو سبسڈی دی گئی ہے۔ ان کے علاوہ فاسفورس والی کھادوں پر 3,08,793 کاشتکاروں اور پوٹاش والی کھادوں پر 1,12,262 کاشتکاروں کو سبسڈی فراہم کی گئی ہے۔

ضلع ساہیوال میں محکمہ زراعت کے شعبہ زرعی انجینئرنگ

کے افسران و اہلکاران سے متعلقہ تفصیلات

*1299: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال محکمہ زراعت کے شعبہ زرعی انجینئرنگ کا ضلعی آفیسر کون ہے اس کا سٹاف کتنا اور کتنے عرصہ سے تعینات ہیں؟

(ب) اس کے دفتر کے پاس کون کون سے آلات / بلڈوزرز ہیں اور ان میں کتنے چالو حالت میں اور کتنے خراب ہیں نیز کیا یہ ساہیوال کے عوام کے لئے کافی ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس ضلع کے کسانوں کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے مزید بلڈوزرز و آلات دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

- (الف) محکمہ زراعت کے شعبہ زرعی انجینئرنگ کا ضلعی آفیسر شفقت رسول (اسسٹنٹ ایگریکلچر انجینئر) ہے اور اس کا سٹاف 22 افراد پر مشتمل ہے جن کی عرصہ تعیناتی کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے
- (ب) ضلع ساہیوال میں بلڈوزرز کی تعداد چار ہے اور تمام چالو حالت میں ہیں جو ساہیوال کے عوام کی ضرورت کے لئے کافی ہیں۔
- (ج) ضلع ساہیوال کے کسانوں کی ضروریات کے لئے چار بلڈوزرز کافی ہیں تاہم زرعی آلات کے لئے صوبے کی سطح پر بشمول ضلع ساہیوال کے لئے زرعی آلات کی رعایتی نرخوں پر فراہمی کا PC-1 منظوری کے مراحل میں ہے جس کے تحت کسان اپنی ضروریات کے مطابق ہمہ قسم کے زرعی آلات سبسڈی پر حاصل کر سکیں گے۔

ساہیوال: سیڈ کارپوریشن میں سیڈ کی خرید و فروخت سے متعلقہ تفصیلات

*1300: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن ضلع ساہیوال میں سال 2017-18 اور 2018-19 میں کتنی گندم کا سیڈ خرید اگیا اور کتنا کس قیمت پر فروخت ہوا تفصیل سے آگاہ کریں؟
- (ب) خرید کردہ اس سیڈ میں سے کتنا کسانوں / زمینداروں کو مفت اور کتنا قیمتاً فراہم کیا گیا مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟
- (ج) پنجاب سیڈ کارپوریشن ضلع ساہیوال میں کتنا عملہ اور افسران تعینات ہیں ان میں سے کتنے مستقل اور کتنے عارضی ہیں ان کا عرصہ تعیناتی کتنا ہے مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟
- (د) پنجاب سیڈ کارپوریشن ساہیوال کسانوں / زمینداروں کے مفاد کے لئے کیا اقدامات کر رہا ہے مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن نے ضلع ساہیوال میں سال 18-2017 میں 2,22,638 من گندم کا سیڈ خریدا اور پلانٹ پرپراس اور گریڈنگ کے بعد 1,47,879 من گندم کا سیڈ مبلغ -/2450 روپے فی تھید (50 کلوگرام) کے حساب سے فروخت کیا۔ سال 19-2018 کے لئے پنجاب سیڈ کارپوریشن گندم کے سیڈ کی خریداری اپریل 2019 میں شروع کرے گی۔

(ب) خرید کردہ سیڈ سے کسانوں / زمینداروں کو مفت سیڈ فراہم نہیں کیا جاتا کیونکہ پنجاب سیڈ کارپوریشن ایک نیم خود مختار ادارہ ہے جو اپنے مالی وسائل خود پورے کرتا ہے اور انہی وسائل سے مختلف اقسام کی فصلوں کے معیاری اور تصدیق شدہ بیج تیار کر کے انتہائی ارزاں نرخوں پر کسانوں / زمینداروں کو فراہم کرتا ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال میں تعینات عملہ اور افسران کی تعداد 138 ہے۔ جن میں سے 123 مستقل اور 15 عارضی (تین کنٹریکٹ اور بارہ ڈیلی پیڈ) ہیں ان کے عرصہ تعیناتی کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پنجاب سیڈ کارپوریشن ساہیوال میں کسانوں / زمینداروں کے مفاد کے لئے درج ذیل اقدامات کر رہا ہے:

- ہائبرڈ بیج مکئی کا 10 کلوگرام کا تھید جو کہ پرائیویٹ سیکٹر 8 تا 9 ہزار روپے میں فروخت کرتا ہے وہی بیج پنجاب سیڈ کارپوریشن کسانوں / زمینداروں کو صرف چار ہزار روپے میں مہیا کر رہا ہے۔
- گندم کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ کے لئے کسانوں اور سیڈ کارپوریشن کے فارموں کے درمیان پیداواری مقابلہ کروایا جا رہا ہے۔
- پنجاب سیڈ کارپوریشن کسانوں کو ارزاں نرخوں پر نئی فصلات مثلاً کپاس، چاول، جوار، گوارا، کینولا، جئی، مٹر، آلو اور دیگر سبزیوں کے تصدیق شدہ بیج مہیا کر رہا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ایگریکلچر ریسرچ کی مختلف شعبہ جات

میں تحقیقات اور اخراجات سے متعلق تفصیلات

453: چودھری اشرف علی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) محکمہ ایگریکلچر ریسرچ کن کن شعبہ جات میں ریسرچ کرتا ہے؟
- (ب) محکمہ نے سال 17-2016 سے آج تک ایگریکلچر ریسرچ کی مد میں کتنی رقم خرچ کی اور اس کے نتیجے میں کون کون سے نئے بیج متعارف کروائے گئے اور اس کے نتیجے میں کس کس شعبہ جات میں بہتری آئی تفصیل سے بیان فرمائیں؟
- (ج) محکمہ نے صوبہ میں زراعت کی بہتری کے لئے سال 17-2016 سے آج تک کون کون سے اقدامات اٹھائے ہیں تفصیلات بیان فرمائیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد درج ذیل شعبہ جات میں ریسرچ کرتا ہے۔

نام ادارہ	ریسرچ
1- تحقیقاتی ادارہ برائے کپاس،	کپاس کی نئی اقسام کی تیاری، ان کی پیداواری ٹیکنالوجی کی دریافت
2- تحقیقاتی ادارہ برائے گندم،	گندم اور جو کی نئی اقسام کی تیاری، ان کی پیداواری ٹیکنالوجی کی دریافت
3- تحقیقاتی ادارہ برائے دھان،	دھان کی نئی اقسام کی تیاری، ان کی پیداواری ٹیکنالوجی کی دریافت
4- تحقیقاتی ادارہ برائے کماؤ، فیصل آباد۔	کماؤ کی نئی اقسام کی تیاری، ان کی پیداواری ٹیکنالوجی کی دریافت
5- زرعی بائیو ٹیکنالوجی تحقیقاتی ادارہ،	لشونگ، جینوئیس اور جینیٹک انجینئرنگ کے ذریعے مختلف فصلات کی نئی اقسام کی تیاری
6- ایگریکلچرل تحقیقاتی ادارہ،	امور کاٹھکڑی سے متعلق جملہ فصلات سے زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے تحقیق اور فصلات کی پیداواری ٹیکنالوجی وضع کرتا
7- ایریڈون تحقیقاتی ادارہ، بھکر۔	علاقہ قحل کی اہم فصلات مثلاً گندم، چنا اور مونگ پر تحقیق

- 8- بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، پکوال۔
بارانی علاقہ کی اہم فصلات مثلاً گندم، مونگ پھلی، چنا، مسور، ماش، سرسوں، سبزیات، زیتون اور پھلدار پودوں پر تحقیق
- 9- سٹریٹس تحقیقاتی ادارہ، سرگودھا۔
ترشادہ پھلوں (کیٹو، مسمی، چکوتہ وغیرہ) کے متعلق تحقیق
- 10- ماہر حشریات تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد۔
فصلات، سبزیات، باغات اور ذخیرہ شدہ اجناس کے نقصان دہ کیڑوں کے مربوط انسداد کے لئے ریسرچ کرنا اور کسان دوست کیڑوں کی افزائش اور ان کو نقصان دہ کیڑوں کے خلاف استعمال کے بارے میں تحقیق کرنا۔
- 11- تحقیقاتی ادارہ برائے چارہ جات، سرگودھا۔
چارے کے طور پر کاشت ہونے والی فصلات برسم، لوسرن، جوار، باجرہ، مکئی، رواں اور مختلف گھاسوں پر تحقیقات۔
- 12- تحقیقاتی ادارہ برائے اٹار، فیصل آباد۔
مختلف انواع کے پھلوں مثلاً امرود، انگور، انجیر، کھجور، اٹار، فالہ، سٹریٹری، جامن اور پھنڈا وغیرہ کے متعلق تحقیق کرنا
- 13- انسٹیٹیوٹ آف سائل کیمسٹری والوئز میٹیل سائنسز، کالا شاہ کاکہ۔
انگری نیکلرل پیسٹی سائیز آرڈیننس 1971 اور انگری نیکلرل پیسٹی سائیز (ترمیم) ایکٹ، 2012 کے تحت پنجاب کے تمام اضلاع سے محکمہ طور پر موصول ہونے والی زرعی ادویات کا تجزیہ کرنا۔ اور حکومت پنجاب کی جانب سے زرعی ادویات کے خلاف مہم میں موثر کردار اور زرعی ادویات کے مختلف پہلوؤں پر تحقیق کرنا۔ جبکہ سائل کیمسٹری سیکشن میں جاری شدہ تحقیق کا بنیادی مقصد زمینداروں کو زیادہ پیداوار حاصل کرنے، مختلف زرعی مد اخل کے بروقت اور صحیح مقدار میں استعمال کرنے، زرعی زمینوں کی ساخت کو مد نظر رکھنا، کیمیائی کھادوں کے مناسب استعمال اور فصلوں کی پیداوار پر عناصر صغیرہ کے اثر کا جائزہ لینا۔
- 14- تحقیقاتی ادارہ برائے مکئی اور باجرہ، ساہیوال۔
مکئی، جوار اور باجرہ کے مے بیج تیار کرنا اور ان کی پیداواری ٹیکنالوجی کو بہتر بنانا
- 15- تحقیقاتی ادارہ برائے آم، ملتان۔
آم کے مختلف پہلوؤں پر تحقیق، جس میں آم کی نئی اقسام، پیداواری ٹیکنالوجی، نقصان دہ کیڑے، بیماریاں، غذائی اجزاء اور پھل کی بعد برداشت سنبھال شامل ہیں۔ بیماریاں، کیڑے کونڈوں کے معر اثرات، خوراک اور بعد از برداشت پر تحقیقات کرنا۔

- 16- تحقیقاتی ادارہ برائے روغن دار اجناس، تیلدار فصلوں کیٹولہ، رایا سروس، سورج کھی، تیل، الی فیصل آباد۔
- 17- تحفظ نباتات تحقیقاتی ادارہ، فصلات، سبزیات، پاشاٹ اور ذخیرہ شدہ اجناس کے نقصان دہ پتھریوں اور ان کے مربوط انسداد کے لئے ریسرچ فیصل آباد۔
- 18- بعد از برداشت تحقیقاتی سنٹر، مختلف پھلوں اور سبزیوں کی بعد از برداشت ٹیکنالوجی پر کام کے علاوہ مختلف پھلوں، سبزیوں اور فصلوں کی نئی اقسام کے غذائی اجزاء معلوم کرنے کے لئے تجزیہ کرنا۔
- 19- تحقیقاتی ادارہ برائے آلو، آلو کی نئی اقسام کی تیاری، ان کی پیداواری ٹیکنالوجی کی دریافت ساہیوال۔
- 20- تحقیقاتی ادارہ برائے دالیں، چنا، سور، ماش، مونگ اور ڈرائی بیجز پر ریسرچ فیصل آباد۔
- 21- علاقائی زرعی تحقیقاتی ادارہ، بہاولپور گندم، رایا، جو اور باجرہ پر ریسرچ
- 22- تحفظ آب وارضی تحقیقاتی ادارہ، زمین کے کٹاؤ کو روکنے اور بارشی پانی کو محفوظ بنانے کے سستے اور آسان طریق کار پر تحقیق
- 23- سوائس فرٹیلیٹی سروسے دسوائس ٹیسٹنگ فصلوں کے لئے کھادوں کی سفارشات، مٹی و پانی کے نمونوں کا تجزیہ اور کھادوں کا معیار برقرار رکھنے کے لئے کھادوں کے نمونوں کے ٹیسٹ
- 24- شورزدہ اراضیات تحقیقاتی ادارہ، کھرا مٹی زمینوں کی اصلاح، ٹیوب ویل کے کھارے پانی کا سائنسی استعمال، کھرا مٹی زمینوں میں فصلوں کی کاشت کی ٹیکنالوجی کی دریافت کرنا، کھرا مٹی زمینوں میں کھادوں کا استعمال، کھرا مٹی زمینوں میں کلر کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی فصلوں کی اقسام کا چناؤ اور ایڈوانسری سروس برائے تجزیہ مٹی پانی اور جسم کی سہولت کی فراہم کرنا۔
- 25- تحقیقاتی ادارہ برائے سبزیات، مختلف اقسام کی 36 سبزیات کی نئی اقسام کی تیاری اور ان کی پیداواری ٹیکنالوجی کی دریافت پر ریسرچ فیصل آباد۔
- (ب) ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد (ریسرچ ونگ، محکمہ زراعت، حکومت پنجاب) نے سال 2016-17 سے آج تک ریسرچ کی مد میں ٹوٹل 7112.461 ملین روپے خرچ کئے جس کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

سال	2016-17	2017-18	2018-19	نوٹس
				(31- دسمبر 2018 تک)
ریسرچ کی مد میں کئے گئے اخراجات (ملین روپے)	3023.87	2777.473	1311.110	7112.461

ادارہ ہڈانے 17-2016 سے آج تک کپاس، گندم، چاول، کماد، تیلدار اجناس، دالیں، سبزیات، مکئی، چارہ جات اور پھلدار پودوں کی 53 نئی اقسام / بیج اور ان کی بہتر پیداواری ٹیکنالوجی متعارف کروائی۔ ادارہ ہڈا کے متعارف کروائے گئے بیج نہ صرف زیادہ پیداواری صلاحیت اور موسمی حالات سے مطابقت رکھتے ہیں بلکہ بیماریوں اور حشرات کے خلاف قوت مدافعت بھی رکھتے ہیں۔ متعارف کروائے گئے بیجوں کی بدولت کاشتکاروں کو بروقت اور معیاری بیج مہیا کئے گئے جس سے فصل کی پیداوار میں بہتری آئی اور کسانوں کی آمدن میں اضافہ ہوا۔

مزید برآں فی ایکڑ زیادہ پیداوار اور بہتر کوالٹی کے حصول سے برآمدات میں اضافہ ممکن ہو گا اور ملکی زرمبادلہ کے وسائل کی بہتری سے معیشت مضبوط ہوگی۔ نئے بیجوں کی تیاری سے ان کے وسیع پیمانے پر کسانوں کو مہیا آنے تک چار سے پانچ سال کا وقت درکار ہوتا ہے لہذا اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان بیجوں کے مزید ثمرات منظر عام پر آئیں گے اور کسان کی خوشحالی میں بنیادی کردار ادا کریں گے۔

(ج) ادارہ ہڈانے سال 17-2016 سے آج تک جو اقدامات اٹھائے ہیں ان کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں فروٹ فارمز سے متعلقہ تفصیلات

482: چودھری اشرف علی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں کل کتنے سرکاری فروٹ فارمز ہیں ان کے قیام، مقام اور رقبہ کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا مذکورہ فروٹ فارمز پر ریسرچ ورک بھی کیا جاتا ہے اگر ہاں تو تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) مذکورہ فروٹ فارمز کے سال 17-2016 سے آج تک کی آمدن و اخراجات کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) مذکورہ فروٹ فارمز پر گزشتہ پانچ سال میں کس کس فروٹ کی نئی اقسام متعارف کروائی گئیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) محکمہ زراعت حکومت پنجاب کے زیر انتظام فروٹ فارمز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ فروٹ فارمز پر ریسرچ ورک کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

شعبہ ریسرچ

1. ہارٹیکچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد:

اس ادارہ میں پھلدار پودوں پر تحقیق بھی اس پروگرام میں شامل ہے۔ پھلوں کی مختلف اقسام کے لئے علاقہ کی آب و ہوا اور زمین کی مطابقت اور کامیاب اقسام کے چناؤ کے ساتھ ساتھ ان کی غذائی اور دیگر ضروریات کے حوالے سے ریسرچ کا کام تسلسل سے جاری ہے۔ ان اقسام میں سے جو اس علاقے میں اچھے نتائج دیتی ہیں ان کی کاشت کی سفارشات کرنے کے ساتھ ساتھ کاشتی امور کے متعلق کسان حضرات کی راہنمائی کی جاتی ہے۔

2. سٹریس ریسرچ انسٹیٹیوٹ، سرگودھا:

اس ادارہ میں ترشادہ پھلوں (مانا، مسمی، کیو، پکوتہ وغیرہ) کے باغات اور زمری کی دیکھ بھال کے امور پر تحقیق کی جاتی ہے جس میں نئی اقسام کی دریافت، پیداواری ٹیکنالوجی بہتر بنانے، ضرور سائیکزوں اور بیماریوں کو کنٹرول کرنے، پھل کی غذائی ضروریات اور پھل کی بعد از برداشت سے عالمی منڈی تک رسائی کے مختلف مراحل کی تحقیقات پر کام جاری ہے۔

3. میٹور ریسرچ اسٹیشن، ملتان:

اس ادارہ میں آم کے باغات اور نرسری کی دیکھ بھال کے امور پر تحقیق کی جاتی ہے جس میں آم کی نئی اقسام کی دریافت، پیداواری ٹیکنالوجی بہتر بنانے، ضرر رساں کیڑوں اور بیماریوں کو کنٹرول کرنے، پھل کی غذائی ضروریات اور پھل کی بعد از برداشت سے عالمی منڈی تک رسائی مختلف مراحل کی تحقیقات پر کام جاری ہے۔

4. بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، چکوال:

اس ادارہ میں دیگر زرعی فصلات کی طرح مذکورہ پھلدار پودوں پر تحقیق بھی اس پروگرام میں شامل ہے۔ پھلوں کی مختلف اقسام کے لئے علاقہ کی آب و ہوا اور زمین کی مطابقت اور کامیاب اقسام کے چناؤ کے ساتھ ساتھ ان کی غذائی اور دیگر ضروریات کے حوالے سے ریسرچ کا کام تسلسل سے جاری ہے۔ ان اقسام میں سے جو اس علاقے میں اچھے نتائج دیتی ہیں ان کی کاشت کی سفارشات کرنے کے ساتھ ساتھ کاشتی امور کے متعلق کسان حضرات کی راہنمائی کی جاتی ہے۔

i۔ ہارٹیکلچرل ریسرچ سٹیشن، سون ویلی نوشہرہ، ضلع خوشاب

یہاں زیتون، انگور، آڑو، نیلن، خوبانی، انجیر اور ناشپاتی کی مختلف اقسام پر تجربات کا سلسلہ جاری ہے۔ کامیاب اقسام کے پودے تیار کر کے کسانوں اور کاشتکاروں کو ارزاں نرخوں پر میٹھے جاتے ہیں۔ نیز کاشتی امور سے متعلق ان کی راہنمائی کی جاتی ہے۔

ii۔ بل فروٹ ریسرچ سٹیشن، مری

اس ریسرچ سٹیشن پر زیادہ تر تہت جملہ اقسام کے پودوں کی ٹیکنالوجی اور ان میں سے اچھی اقسام کے پودوں کی نرسری تیار کر کے زمینداروں کو دی جاتی ہے ان پھلدار پودوں میں سیب، پرسیمن، ایوڈ کیڑو، اخروٹ، چیری، ناشپاتی، آڑو، خوبانی، آلو بخارا اور لوکاٹ شامل ہیں اس کے علاوہ زمینداروں کو ضروری معلومات فراہم کی جاتی ہیں یہ کام بذریعہ میڈیا، ریڈیو اور اردو ٹیلی ویژن سے کیا جاتا ہے۔

شعبہ توسیع واڈاپٹیو ریسرچ

شعبہ توسیع کے مذکورہ فارمز تحقیقاتی نہیں ہیں۔ یہ صرف ڈیمانٹیشن مقصد کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

(ج) مذکورہ فروٹ فارمز کے سال 17-2016 سے آج تک آمدن و اخراجات کی تفصیل

اس طرح سے ہے:

نام شعبہ	آمدن	اخراجات
ریسرچ	60908400	167701756
توسیع	74383671	26295577
میزان	135292071	193997333

(د) مذکورہ فروٹ فارمز پر گزشتہ پانچ سالوں میں نئی متعارف کروائی جانے والی اقسام کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

شعبہ ریسرچ

1. ہارٹیکچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد:
ادارہ ہذا میں پھلدار پودوں کی بہتر پیداواری خصوصیات کی حامل نئی اقسام کا انتخاب کیا گیا جیسا کہ امرود کی 10، انار کی 8، جامن کی 4 اور کھجور کی 14 نئی اقسام منتخب کی گئیں اور انہیں تجربات بنیادوں پر پراجکٹ میں لگایا گیا۔
 2. سٹرس ریسرچ انسٹیٹیوٹ، سرگودھا:
ادارہ ہذا نے مختلف سٹرس کی 9 اقسام پنجاب سینٹر کو نسل لاہور سے منظور کروائی ہیں جو کہ پاک کینو، سی آر آئی سیلینٹا، ایس جی فروٹ زارلی، آری سینڈ لیس کینو، آری کھٹی، سی آر آئی مسی، سی آر آئی بلڈ مالٹا، پاک شیمبر اور پنجاب ٹراکوپس۔
 3. بینگور ریسرچ انسٹیٹیوٹ، ملتان:
ادارہ ہذا نے آم کی تین دو غلی اقسام متعارف کروانے کے ساتھ ساتھ آم کی ایک نئی قسم لیٹ سنڈھڑی دریافت کی۔
 4. بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، چکوال:
ادارہ ہذا میں گزشتہ پانچ سالوں میں زیتون کی دس، انگور کی چھ، مالٹا کی تین، آلو کی چار، انجیر کی ایک، خوبانی کی تین، ناشپاتی کی دو اور گرپ فروٹ کی دو اقسام متعارف کروائیں۔
- شعبہ توسیع و اڈاپٹیو ریسرچ
مذکورہ فارمز ڈیمنسٹریشن مقصد کے لئے استعمال ہوتے ہیں اور یہاں پر نئی اقسام متعارف نہیں ہو رہی ہیں۔

لاہور: رائس ریسرچ انسٹیٹیوٹ کالاشاہ کا کو سے متعلقہ تفصیلات

483: چودھری اشرف علی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رائس ریسرچ انسٹیٹیوٹ کالاشاہ کا کو کا قیام کب عمل میں لایا گیا اور یہ کتنے رقبہ پر محیط ہے؟

(ب) رائس ریسرچ انسٹیٹیوٹ کالاشاہ کا کو نے گزشتہ پانچ سال میں چاول کی کون کون سی نئی اقسام متعارف کروائی ہیں؟

- (ج) مذکورہ ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں کون سا ریسرچ ورک کیا جاتا ہے؟
- (د) مذکورہ ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی سال 18-2017 اور 19-2018 کی آمدن و اخراجات کی تفصیل مدوار بیان فرمائیں؟
- (ه) مذکورہ ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں ماہرین، افسران و ملازمین کی کون کون سی منظور شدہ اسامیاں کون سی پر ہیں اور کون سی کب سے خالی ہیں مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟
- وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):
- (الف) رائس ریسرچ فارم کالا شاہ کا کو کا قیام 1926 میں دھان کی فصل پر تحقیقاتی سرگرمیوں کی صورت میں ہوا جسے 1965 میں رائس ریسرچ سٹیشن اور پھر 1970 میں ایک مکمل تحقیقاتی ادارے (رائس ریسرچ انسٹیٹیوٹ) کا درجہ دیا گیا۔ ادارہ ہذا کل 506 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے۔
- (ب) ادارہ ہذا نے گزشتہ پانچ سال کے دوران چاول کی 6 اقسام (پی کے 1121 ایرو میک، کے ایس کے 434، پی کے 386، پنجاب باسمنی، کسان باسمنی اور چناب باسمنی) متعارف کروائی ہیں۔
- (ج) تحقیقاتی ادارہ میں دھان کی پست قد، جلد پک کر تیار ہونے والی، کیڑے مکوڑوں و بیماریوں سے مدافعت، دھان کی بہتر موروثی خصوصیات (نولاد اور جست کی مقدار وغیرہ) کی حامل اقسام، دھان کے جینیاتی ذرائع کو فروغ دینے اور زیادہ پیداواری صلاحیت کی حامل اقسام مع بہتر پیداواری ٹیکنالوجی کی تیاری پر ریسرچ ورک کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دھان کی منظور شدہ اقسام کے پری بیسک اور بیسک بیج کی تیاری بھی کی جاتی ہے۔
- (د) مذکورہ ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی سال 18-2017 اور 19-2018 کی آمدن و اخراجات کی تفصیل اس طرح سے ہے:

سال	اخراجات (روپے)	آمدن (روپے)
2017-18	6,33,52,714	1,25,94,577
2018-19	3,62,84,718	56,28,281

(۵) ادارہ ہذا میں سکیل 1 تا سکیل 19 کی کل 113 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے 73 اسامیاں پُر ہیں جبکہ 40 اسامیاں خالی ہیں۔ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب اجلاس کل بروز سوموار مورخہ 29- اپریل 2019 سے پہر 3:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

سوموار، 29- اپریل 2019

(یوم الاثنین، 23- شعبان المعظم 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: نواں اجلاس

جلد 9: شمارہ 6

341

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 29- اپریل 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز ریفارمز پنجاب 2019

ایک وزیر مسودہ قانون میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز ریفارمز پنجاب 2019 ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) رپورٹوں کا ایوان کی میز پر کھانا

1- ہسپتالوں میں سنورج اور ایٹو کے حوالہ سے ادویات کے انتظام و انصرام پر سیشنل

سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16

ایک وزیر ہسپتالوں میں سنورج اور ایٹو کے حوالہ سے ادویات کے انتظام و انصرام پر سیشنل

سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

342

- 2- چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو لاہور کی کارکردگی کے حوالے سے محکمہ داخلہ حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16
- ایک وزیر چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو لاہور کی کارکردگی کے حوالے سے محکمہ داخلہ حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔
- 3- گندم کی خریداری کے حوالے سے محکمہ خوراک حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16
- ایک وزیر گندم کی خریداری کے حوالے سے محکمہ خوراک حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔
- 4- سپیشل ڈرائنگ اکاؤنٹس (SDAs) کے حوالے سے حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16
- ایک وزیر سپیشل ڈرائنگ اکاؤنٹس (SDAs) کے حوالے سے حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔
- 5- ڈیپٹ مینجمنٹ کے حوالے سے محکمہ خزانہ حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16
- ایک وزیر ڈیپٹ مینجمنٹ کے حوالے سے محکمہ خزانہ حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

343

6- لیپ ٹاپ کمپیوٹرز کی فراہمی کے ذریعے طلباء میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کے فروغ کے حوالے سے ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16

ایک وزیر لیپ ٹاپ کمپیوٹرز کی فراہمی کے ذریعے طلباء میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کے فروغ کے حوالے سے ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

7- "پنجاب کے پوٹھوہار ریجن کے بارانی علاقوں کے آبی ذخائر کی ترقی (بذریعہ 200 مئی ڈیمز کی تعمیر۔ نظر ثانی شدہ 400 مئی ڈیمز بمع کمانڈ ایریا ڈویلپمنٹ)" کے حوالے سے محکمہ پی اینڈ ڈی، حکومت پنجاب کی پرفارمنس آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16

ایک وزیر "پنجاب کے پوٹھوہار ریجن کے بارانی علاقوں کے آبی ذخائر کی ترقی (بذریعہ 200 مئی ڈیمز کی تعمیر۔ نظر ثانی شدہ 400 مئی ڈیمز بمع کمانڈ ایریا ڈویلپمنٹ)" کے حوالے سے محکمہ پی اینڈ ڈی، حکومت پنجاب کی پرفارمنس آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

345

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کانواں اجلاس

سوموار، 29- اپریل 2019

(یوم الاثنین، 23- شعبان المعظم 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیئرمین زلالہ ہور میں شام 4 بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت

جناب سپیکر جناب پرویز الہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَسَيُقَالُ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَىٰ الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُمْ
وُفِّيَتْ أَرْجَاءُهُمْ وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوا
حُلُلًا مِّنَ خِلْدٍ ۖ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا
أَوْفِقِينَ ۝ أَوْفَيْنَا الْأَوْفَىٰ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا مِن الْجَنَّةِ مَنَازِلَ فَنُفِخَ فِي
الْعُتُبِ ۚ وَتَرَىٰ السَّكَنَةَ حَافِينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ
يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَتُفَضَّىٰ بَيْنَهُمْ بِالنَّجْوَىٰ ۚ وَقِيلَ
لِلْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

سورة الزمر آیات 73 تا 75

اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کو گروہ گروہ بنا کر بہشت کی طرف لے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچ جائیں گے اور اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے تو اس کے داروغہ ان سے کہیں گے کہ تم پر سلام تم بہت اچھے رہے۔ اب اس میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ (73) وہ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے اپنے وعدے کو ہم سے سچا کر دیا اور ہم کو اس زمین کا وارث بنا دیا ہم بہشت میں جس مکان میں چاہیں رہیں تو (اچھے) عمل کرنے والوں کا بدلہ بھی کیسا خوب ہے (74) اور تم فرشتوں کو دیکھو گے کہ عرش کے گرد گھیرا باندھے ہوئے ہیں (اور) اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کر رہے ہیں۔ اور ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے جو

وما علینا الا البلاغ

سارے جہان کا مالک ہے (75)

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

میرا پیہر عظیم تر ہے

کمالِ خلاق ذات اُس کی، جمالِ ہستی حیات اُس کی
بشر نہیں عظمتِ بشر ہے، میرا پیہر عظیم تر ہے
شعور لایا کتاب لایا، وہ حشر تک کا حساب لایا
دیا بھی کامل نظام اُس نے، اور آپ ہی انقلاب لایا
وہ علم کی اور عمل کی حد بھی، ازل بھی اُس کا ہے اور ابد بھی
وہ ہر زمانے کا راہبر ہے، میرا پیہر عظیم تر ہے
بس ایک مشکیزہ اک چٹائی، ذرا سے جو اک چارپائی
بدن پہ کپڑے واجبی سے، نہ خوش لباسی نہ خوش قبائی
یہی ہے کل کائنات جس کی، گنی نہ جائیں صفات جس کی
وہی تو سلطانِ بحر و بر ہے، میرا پیہر عظیم تر ہے

سوالات

(محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 736 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! ان کے سوالات کو pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! نہیں، اگر وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ دوسرا سوال نمبر 816 بھی سید عثمان محمود کا ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! نہیں جس کا سوال ہو اس کو آنا چاہئے اس لئے آپ ان کے behalf پر سوال نہیں کر سکتیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! سوال نمبر 884 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں سستی روٹی کے منصوبہ، اخراجات اور خسارہ سے متعلقہ تفصیلات

*-884A: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) صوبہ میں سستی روٹی سکیم میں کمینیکل تنوروں اور عام تنوروں پر کتنی رقم خرچ کی گئی؟
- (ب) سستی روٹی سکیم کے منصوبے پر اور اس کی تشہیر پر کتنی کتنی رقم خرچ کی گئی نیز کل کتنا خسارہ ہوا، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا حکومت سستی روٹی کے ناکام منصوبے کی منصوبہ سازی کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) صوبہ بھر میں 271 کمینیکل تنوروں کی تنصیب کے لئے 63.917 ملین روپے کے بلا سود قرضہ جات جاری کئے گئے ہیں۔ سستی روٹی سکیم کے تحت عام تنوروں پر آٹے کی فراہمی، سبسڈی اور دیگر اخراجات کا معاملہ محکمہ خوراک سے متعلقہ ہے۔

(ب) سستی روٹی اتھارٹی کے ریکارڈ کے مطابق اشتہارات کی مد میں - / 21,687 روپے خرچ کئے گئے۔ اس کے علاوہ تشہیر کی مد میں مزید رقم خرچ کی گئی ہے تو اس کی تفصیل محکمہ خوراک اور ضلعی انتظامیہ کے پاس ہے۔

مزید برآں سستی روٹی سکیم کے منصوبہ کے تحت گندم کی خریداری، مل مالکان کو ادائیگی، گندم پر سبسڈی، آٹے پر سبسڈی، تنوروں پر آٹے کی فراہمی اور دیگر واجبات کی ادائیگی محکمہ خوراک کے دائرہ اختیار میں تھی۔ محکمہ خوراک نے سبسڈی کی مد میں مبلغ - / 13.374 ارب روپے مالی سال 2008-09 تا 2013-14 خرچ کئے تھے جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سستی روٹی اتھارٹی کا آڈٹ برائے مالی سال 2009-10 تا 2015-16 تک ہو چکا ہے اور 27 آڈٹ پیراز ابھی تک زیر التواء ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جہاں تک محکمہ خوراک کے مختلف اخراجات برائے سستی روٹی سکیم کا تعلق ہے اس سلسلہ میں محکمہ صنعت نے اس معاملہ کو محکمہ خوراک کے ساتھ take up کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! میرا یہ سوال پچھلے دو ماہ سے ایوان میں گردش کر رہا ہے اور اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ یہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ نہیں ہے اسی وجہ سے آج یہ سوال ہمارے دوسرے ڈیپارٹمنٹ میں آگیا ہے تو اس کا جواب میرے پاس موجود ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کمینیکل تنوروں میں سے اب تک کتنے تنور functional ہیں اور کون کون سے اضلاع میں یہ تنور ابھی تک موجود ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جو معزز ممبر خاتون نے ابھی سوال کیا ہے اور انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ نہیں ہے۔ اس سوال کے دو حصے ہیں ایک حصہ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے اور دوسرا حصہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے۔ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ جو حصہ ہے اس کے مطابق جتنے کمینیکل تنور لگے ہیں ان کی تعداد کے بارے میں ہے، ان کی کیا قیمت تھی، کس قیمت پر ان کو soft loan دیا گیا اور وہ کیا تھا یہ حصہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے۔ کمینیکل تنوروں کو گندم پر کتنی سبسڈی دی گئی تو یہ دوسرا حصہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے، اگر آپ اجازت دیں تو میں اس پر تھوڑا ہاؤس کو brief کر دوں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ٹھیک ہے کیونکہ یہ سوال پہلے بھی آیا تھا تو فوڈ منسٹر صاحب نے کہا کہ یہ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ سوال ہے تو یہ سوال دو تین مرتبہ گھوم پھر کر پھر آپ کی طرف آیا ہے۔ اس سے متعلقہ آدھا جواب میرے خیال میں فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے دیا تھا۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے میں کوشش کروں گا کہ میں اس حوالے سے ہاؤس کو تھوڑا apprise کر دوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! 2009 میں یہ سکیم اس وقت کی حکومت نے شروع کی تھی جو کہ 2013 تک چلتی رہی لہذا اس حکومت نے اس پر plan کیا کہ پورے پنجاب میں کمینیکل تنور لگائے جائیں۔ کمینیکل تنور کی قیمت 2 لاکھ

35 ہزار روپے تھی۔ گورنمنٹ sponsored تنوروں کی تعداد 271 تھی، جو لوگوں نے self-finance basis پر تنور لگائے ان کی تعداد 23 تھی کیونکہ ان دنوں میں سستا آٹا مل رہا تھا لہذا ٹوٹل کمینیکل تنوروں کی تعداد 294 تھی۔ اس وقت اس پر جو loan دیا گیا جس کی disbursement ہوئی وہ 63.917 ملین تھی اور اب تک کی صورت حال کے مطابق جو amount recover ہوئی ہے وہ 34.026 ملین ہے۔ جو amount recover نہیں ہو سکی اس کو ہم follow up کر رہے ہیں۔ 2013 میں اس وقت کی حکومت نے کہا تھا کہ اس amount کو recover نہ کیا جائے تو اس رقم کو چھوڑ دیا گیا تھا حالانکہ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ یا پنجاب سال انڈسٹریز کارپوریشن جو کہ اس کے نیچے ہے اس کے پاس قرضہ معاف کرنے کی کوئی provision نہیں ہے لہذا ابھی تک 29.988 ملین روپے باقی رہتے ہیں۔ اس وقت جو کمینیکل تنور available onsite ہیں، سوائے ان کے جن کو آپ نے پیسے دیئے تھے وہ 96 ہیں اور جو not available onsite ہیں ان کی تعداد 158 ہے۔ ان 158 تنوروں کا کوئی ریکارڈ ہی نہیں ہے ان میں سے کوئی کرائے پر تھا اس نے تنور لگایا اور وہ چلا گیا ان تنوروں کو قرضہ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ اور پنجاب سال انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے دیا گیا تھا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کیا 158 کمینیکل تنور physically موجود نہیں ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! جی، وہ موجود نہیں ہیں کیونکہ اس وقت ان کو سبسڈی مل رہی تھی اور وہ تنور چل رہے تھے اس مد میں 13- ارب روپے سے زائد سبسڈی دی گئی تھی اور آٹے کا تھیلا 290 روپے فی بیگ کم ریٹ پر دیا جا رہا تھا۔ جناب سپیکر! میں جو اگلی بات کرنا چاہ رہا ہوں اس کا آڈٹ ہوا لیکن اس کا فرائزک آڈٹ میرے ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ نہیں ہے کیونکہ اس کو فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے take up کرنا ہے تو میں نے اپنے ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے آپ کو brief کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! پچھلے دور میں جو ہماری اپوزیشن تھی اس وقت اس کا آڈٹ کہاں PAC-II یا PAC-I میں ہوا تھا؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! یہ rotate کرتا رہتا ہے کبھی یہ PAC-II میں آجاتا ہے اور کبھی یہ PAC-I میں آجاتا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کیا اس وقت اس حوالے سے آڈٹ ہوا تھا؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میرے خیال میں ہوا تھا کیونکہ میں اس وقت PAC کا ممبر تھا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس کے حوالے سے آڈٹ ہوا ہے اور اس کی رپورٹ بھی اخبارات میں چھپی ہے لیکن یہ نہیں پتا چلا کہ اس کا پھر کیا بنا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! جی، اس کا آڈٹ ہوا تھا اور متعلقہ فوڈ منسٹر نے پچھلے دنوں بھی کہا اس پر آڈٹ ہو جائے گا اس کے بعد فرائزک آڈٹ کے لئے اس کو آگے بھیج سکتے ہیں تو غالباً انہوں نے اپنے محکمے کو لکھا ہوا ہے باقی جواب فوڈ منسٹر خود دے سکتے ہیں کیونکہ یہ گندم کے حوالے سے ہے۔ کمینیکل تنور کا portion جو کہ میرے حوالے سے تھا وہ میں نے آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب منسٹر فوڈ کو اس حوالے سے پوچھ لیں گے۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! اس حوالے سے ایک اور سوال کھڑا ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! پہلے یہ سوال مکمل ہو جائے پھر دوسرا سوال آپ بعد میں کر لیں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! جو کمینیکل تنور ختم ہو گئے ہیں ان کی کیا کوئی انکوائری کی گئی ہے یا سابقہ حکومت اس کو کرنے میں ناکام ہو گئی اور یہ منصوبہ بُری طرح سے ناکام ہو گیا تھا تو یہ کس کے خلاف کارروائی ہوگی؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ ایک منٹ بیٹھ جائیں۔ منسٹر صاحب نے جواب دے دیا ہے کہ انہوں نے اس حوالے سے چیک کیا ہے اور 96 کمینیکل تنور جو اس وقت بنے تھے اب وہ گمشدہ ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! جو کمینیکل تنور اس وقت site پر ہیں جن کا سبڈی سے کوئی تعلق نہیں رہا ان کی تعداد 96 ہے۔ 158 کمینیکل تنور اب موقع پر موجود نہیں ہیں یہ ختم ہو چکے ہیں کیونکہ لوگوں نے تنور بند کر دیئے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یعنی 158 تنور موجود ہی نہیں ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! جی، وہ موجود نہیں ہیں۔ 2013 میں اس وقت کی حکومت نے اس کی ریکوری کے حوالے سے کہا کہ اس کی ریکوری نہیں کرنی کیونکہ میں نے پہلے بھی جس طرح ہاؤس کو apprise کیا ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ ہم قرضہ معاف کر دیں لہذا اس کے بعد جو 271 کمینیکل تنوروں کے حوالے سے total loan دیا گیا اس پر پنجاب سال انڈسٹریز کارپوریشن نے 4.602 ملین کی ریکوری کی ہے اور باقی recoveries بھی ہو رہی ہیں۔ 17 کمینیکل تنوروں نے پوری رقم واپس کر دی ہے۔ 254 کمینیکل تنوروں کے حوالے سے ابھی process چل رہا ہے کیونکہ یہ منصوبہ پانچ سال کے لئے تھا۔ جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جو تنور موجود نہیں یا جن تنوروں کا ریکارڈ نہیں مل رہا تو کیا آپ حکومت کو اس حوالے سے propose کر رہے ہیں کہ ان کے خلاف ایکشن لیا جائے کہ ایسا کیوں ہوا ہے؟ وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ ہمارا جتنا حصہ ہے کہ ہم نے جو loan دیا ہوا ہے اس loan کی حد تک تو ہم ان کے پیچھے ہیں اور ان سے پیسے لے رہے ہیں تاکہ ہماری پنجاب سال انڈسٹریز کارپوریشن کی ریکوری پوری ہو۔ جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جی، ٹھیک ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! باقی جو فوڈ کے حوالے سے کام ہے وہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے کرنا ہے۔ ہم نے اپنے ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے جو کام پورا کرنا تھا کیونکہ اس وقت جو میکنزم بنایا گیا تھا اس حوالے سے کسی نہ کسی شخص نے اس پر گارنٹی دی ہوئی ہے لہذا ان بندوں کے ذریعے ان سے جو installment آرہی ہے وہ ہم اکٹھی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ فوڈ منسٹر اس حوالے سے بتائیں کیونکہ یہ سوال دو تین دفعہ آیا ہے اور اب finally پتا چلا کہ یہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ سے بھی متعلق ہے۔ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ سے متعلق portion کا انہوں نے جواب دے دیا ہے لہذا آپ کا اس میں کیا جواب ہے؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ 2008 سے 2013 تک 13.374- ارب روپے کی سبسڈی ہے جس کے لئے میں نے آڈٹ کا کہا ہوا ہے۔ پچھلے سال ماہ رمضان میں 9- ارب روپے کی سبسڈی دی گئی ہے اس پر بھی میں بارہا مرتبہ لکھ چکا ہوں کہ اس کا سپیشل آڈٹ کروایا جائے۔

جناب سپیکر! آپ سن کر حیران ہوں گے کہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ میں صرف گندم کے اوپر دس سالوں میں تقریباً 206- ارب روپے کی subsidies دی ہیں اور انہوں نے subsidies دینے کی ایک تاریخ رقم کی ہے۔ اس کے لئے بھی سپیشل آڈٹ کے لئے کہا گیا ہے لہذا جیسے ہی رپورٹ آئے گی تو ایوان میں پیش کر دی جائے گی۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا اس پر ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں نے بھی اس حوالے سے سوال کیا تھا جس پر بحث ہوئی تھی۔ آج by chance دونوں وزراء موجود ہیں جن کی موجودگی میں بات مبہم سی رہ گئی ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ 13.374- ارب روپے کی یہ سبسڈی پانچ سال کے لئے تھی۔

جناب سپیکر! مجھے بتایا جائے کہ ان پانچ سالوں میں اس سبسڈی سے کتنے لوگ مستفید ہوئے یا کوئی بھی نہیں ہوا؟

جناب سپیکر! دوسرا انڈسٹری منسٹر نے یہ فرمایا ہے کہ کسی نے کہہ دیا کہ loan چھوڑ دیئے جائیں تو یہ clear کر دیں کہ کس نے ڈیپارٹمنٹ کو لیٹر لکھ کر بھیجا تھا کہ ان سے loan واپس نہیں ملے گا؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! ان کے دو سوال ہیں۔ ایک انہوں نے فرمایا کہ سببڈی کتنے لوگوں کے پاس گئی تو میں بڑے وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ سببڈی کہاں جاتی رہی ہے کیونکہ میں اُس وقت اپوزیشن میں تھا۔ ان کی پارٹی کے تقریباً ہر لوکل عہدیدار کو اُس وقت ایک ایک تنور دیا ہوا تھا اور خیر سے آٹا اُن کے پاس آتا تھا۔ (شیم شیم)

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔ آپ پہلے بات سنیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میری بات تو سنیں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔ Disallowed

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میری بھی بات سنیں۔

جناب سپیکر: کیا فرق پڑتا ہے۔ اگر آپ نے workers کو دیئے ہیں؟ کوئی حرج نہیں کیونکہ workers کو گرم رکھنے کا طریقہ یہی ہے کہ اُن کو ایک ایک تنور دے دیں۔ اب آپ ذرا بات سن لیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! Worker کا خون گرم رکھنے کا بہانہ بنا کر یہ اُن کو دیتے رہے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! یہ کسی عہدیدار کا نام لیں۔ کسی ایک کا نام لیں۔

جناب سپیکر: جی، اس کے لئے آپ fresh question کر دیں۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! یہ کسی کا نام بتائیں۔

جناب سپیکر: یہ عادت بڑی غلط بن گئی ہے کیونکہ سیٹ پر بیٹھے بیٹھے آپ بات نہیں کر سکتے۔ اس ہاؤس کا کوئی decorum ہوتا ہے۔ آپ کے سامنے سپیکر بیٹھا ہے اس لئے آپ کو پہلے اجازت لینی پڑتی ہے۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! آپ اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں اجازت نہیں دے رہا۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! میں اب اجازت لے رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ میں آپ کو اجازت نہیں دے رہا۔ آپ بیٹھ جائیں۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! [*****]

جناب سپیکر: یہ بالکل غلط ہے۔ انہوں نے جو بھی الفاظ بولے ہیں سب کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! میں اب آپ سے اجازت لے رہا ہوں۔

جناب سپیکر: کس Rule کے تحت آپ بات کر رہے ہیں؟

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! میں نے آپ سے اجازت لی ہے۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو اجازت نہیں دی۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! پہلے آپ نے کہا کہ آپ اجازت لیں۔

جناب سپیکر: کیا آپ کو پتا ہے کہ پہلے سپیکر سے اجازت لینا پڑتی ہے؟ میں نے آپ کو اجازت نہیں دی۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! میں آپ سے اجازت مانگ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: میں آپ کو اجازت نہیں دے رہا۔ آپ بیٹھ جائیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں نے ہاؤس کے floor پر کھڑے ہو کر کوئی غلط بیانی نہیں کرنی۔ میرے بھائی نے بڑے سخت الفاظ بولے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میں نے وہ الفاظ حذف کر دیئے ہیں۔

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! آپ کی مہربانی لیکن میں اُس لحاظ سے جواب نہیں دینا چاہ رہا۔ اگر بندہ یہ سمجھے کہ میں اونچے لہجے میں کسی کو غلط لفظ کہہ سکتا ہوں اور اُن کے منہ پر تالا لگا ہوا ہے تو ایسی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ اس سوال کو pending اس لئے کرتے ہیں کہ آپ انکوائری کے آرڈر کریں۔ اپنی محکمانہ سپیشل انکوائری کروائیں اُس کے بعد identify کریں کہ کہاں گھپلا ہوا ہے؟ جہاں یہ گھپلا ہوا ہے وہاں پر پڑے درج کروائیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! بالکل ایسا ہو گا۔

جناب سپیکر: اگر کوئی بندہ غلط نہیں ہے تو اُس کے خلاف بالکل پرچہ نہ دیں کیونکہ انصاف کے مطابق ہونا چاہئے۔ یہ نہیں کہ اتنا کھاپی گئے ہیں اور ویسے بھی تنور تو ہضم بھی نہیں ہوتا۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! تعمیل ہو گی۔ معزز ممبر کا اس سوال کا جو دوسرا حصہ تھا کہ انکوائری کس نے روکی تھی تو اس حوالے سے میں بتاتا ہوں کہ وہ انکوائری خادم اعلیٰ پنجاب نے 2013 میں روکی تھی اور کہا تھا کہ آپ نے ریکوری نہیں کرنی۔ اُس وقت کے وزیر اعلیٰ کی طرف سے حکم آیا تھا کہ تنوروں کے لئے ہم جو پیسے دے چکے ہیں وہ نہیں لینے۔ (شیم شیم)

جناب سپیکر: جی، آپ ممبران بیٹھے بیٹھے شیم کے الفاظ استعمال نہ کریں کیونکہ یہ اچھی بات نہیں ہے۔ آپ ہاؤس کے decorum کا خیال کریں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! ہاؤس کے معزز ممبر نے سوال پوچھا ہے جس کا میں نے جواب دیا ہے۔ چونکہ میں نے سال انڈسٹریز کارپوریشن کے ایکٹ کے مطابق apprise کیا ہے کہ ہمارے پاس ایسی کوئی provision نہیں ہے کہ ہم کسی کے loan کو waive off یا معاف کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، معاف تو نہیں کر سکتے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! چونکہ یہ interest free loan تھا اس لحاظ سے باقاعدہ recover کرنا بنتا ہے اور ہم نے کیا ہے۔ جیسے میں نے پہلے بتایا کہ جب انہوں نے بند کیا اور پھر شروع کیا گیا تو چار ملین سے زیادہ پیسے واپس حکومت کے کھاتے میں آئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب اگلا سوال لیتے ہیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! جس انکوائری کی بات کی گئی ہے تو اگر یہ منسٹر صاحب نے ہی کرنی ہے تو پھر اُس کا کیا فائدہ ہو گا؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ انکوائری کر کے ہاؤس کو ایک ماہ میں رپورٹ دیں لیکن کسی کے خلاف زیادتی نہ ہو، victimization نہ ہو اور انکوائری انصاف کے مطابق ہو۔ اگر کوئی غلط چیز نکلتی ہے تو پھر آپ action لیں لیکن ویسے ہی نام لکھا ہوا ہے اور غلط نہیں ہے تو اُس کے خلاف بالکل action نہیں ہونا چاہئے۔ آپ ہاؤس کو ایک ماہ میں رپورٹ دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! انکوائری انصاف پر مبنی ہو گی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔

MR MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ: Mr Speaker! On his behalf.

جناب سپیکر: جی، on his behalf سوال نہیں ہو گا وہ خود کریں گے۔ آپ پہلے دیکھ لیا کریں کیونکہ جناب محمد ارشد ملک بیٹھے ہوئے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ سے پہلے یہ آئے ہیں۔ ہمارا اتنا بڑا ممبر ہے لیکن آپ کو نظر ہی نہیں آ رہا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں راستے میں تھا۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 996 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں ٹریننگ انسٹیٹیوٹس اور ٹیکنیکل کالجز سے متعلقہ تفصیلات

*996: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں کل کتنے بوائز و گرلز ٹریننگ انسٹیٹیوٹ اور ٹیکنیکل کالجز موجود ہیں ان کی مکمل تفصیل بتائیں؟

(ب) ان انسٹیٹیوٹ میں بچے اور بچیوں کو کس کس skill کے کورس اور نصاب پڑھائے جاتے ہیں تفصیل بتائیں؟

(ج) ان انسٹیٹیوٹ میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ اسٹاف کی کون کون سی اسامیاں پر اور کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کیا حکومت ملک و قوم کی ترقی کے لئے اور بے روزگاری ختم کرنے کے لئے مذکورہ ضلع میں مزید انسٹیٹیوٹ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) ضلع ساہیوال میں ٹیوٹا کے زیر انتظام چلنے والے ٹیکنیکل اداروں کی مجموعی تعداد آٹھ ہے۔ ان میں چار ٹیکنیکل ادارے برائے طلباء، تین ٹیکنیکل ادارے برائے طالبات اور ایک ادارہ جو کہ طلباء و طالبات دونوں کے لئے ہے جن کی ادارہ وار تفصیل تہہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال میں ٹیوٹا کے زیر انتظام مختلف ٹیکنیکل اداروں میں 41 مختلف skills میں طلباء و طالبات کو تعلیم و تربیت کے مواقع مہیا کئے جا رہے ہیں جن کی ادارہ وار تفصیل تہہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال میں ٹیوٹا کے زیر انتظام مختلف ٹیکنیکل اداروں میں منظور شدہ کل اسامیوں کی تعداد 614 ہیں ان اسامیوں میں 1421 اسامیاں filled اور 193 اسامیاں خالی ہیں۔ ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ اسامیوں کی ادارہ وار تفصیل تہہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع ساہیوال میں علاقے کی ضروریات کے مطابق ٹیوٹانے ٹیکنیکل اداروں کی سہولت فراہم کی ہوئی ہے یہ ادارے مختلف شعبہ جات میں طلباء و طالبات کو تعلیم و تربیت کے مواقع مہیا کر رہے ہیں۔ مزید کسی نئے ادارے کا فی الحال قیام کا ارادہ نہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! چونکہ میں ابھی پہنچا ہوں اس لئے ابھی ہی یہ سوال دیکھا ہے۔ اگر مجھے تھوڑا سا وقت دے دیا جائے تو میں پڑھ لوں۔

جناب سپیکر: یہ سوال آپ ہی نے بھیجا ہے اور اس میں کوئی نئی بات تو نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں ابھی آیا ہی ہوں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! جب بندہ اپنے ذہن سے سوال خود لکھ کر اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کر دئے گا تو اس کو اس طرح ٹائم نہیں لینا پڑے گا۔ ان کی جگہ پر سوال کوئی اور جمع کرواتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، کوئی بات نہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! جیسے آپ کا حکم ہے میں حاضر ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میری عرض تو سن لیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! چونکہ آپ کا تقدس سب سے پہلے ہے لیکن انہیں اپنی وہ باتیں یاد آرہی ہیں جب یہ اپوزیشن میں بیٹھ کر blank papers پر sign کر کے بھیج دیتے تھے اور سوال ہو جاتے تھے لیکن اب ایسا کام نہیں ہے۔ مقصد صرف یہ ہے کہ میں ابھی اسمبلی میں حاضر ہوا ہوں اس لئے میں نے پہلے جواب تو پڑھنا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے سوال لکھا ہے لیکن جواب تو نہیں لکھا۔ کیا منسٹر صاحب کو اتنی سمجھ نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک! کوئی بات نہیں۔ آپ پہلے جواب پڑھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اصل میں یہ اپنی حاضری لگاتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ پہلے کھڑے ہو کر جواب پڑھ لیں تاکہ میں بھی سُن لوں گا اور ہاؤس بھی سُن لے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جی، میں پڑھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک! بسم اللہ کریں ناں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جی، بسم اللہ کر دیتا ہوں۔ ان سے جز (ج) میں پوچھا گیا ہے کہ انسٹیٹیوٹس میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی کون کون سی اسامیاں خالی ہیں اور کتنی filled ہیں تو یہ بتادیں اور کب تک یہ fill کرنا چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! ان کے سوال کو میں repeat کرتے ہوئے جواب پڑھ دیتا ہوں جس کے بعد اگر ان کا کوئی مزید ضمنی سوال ہو تو یہ کر سکتے ہیں۔ ضلع ساہیوال میں ٹیوٹا کے زیر انتظام مختلف ٹیکنیکل اداروں میں منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 614 ہے جن میں سے 421 اسامیاں filled ہیں اور 193 خالی ہیں۔ ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ اسامیوں کی تفصیل ان کے سامنے پڑھ دیتا ہوں۔ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی ساہیوال میں ٹیچنگ سٹاف کی منظور شدہ پوسٹیں 114 ہیں جن میں سے 88 filled ہیں اور 26 خالی ہیں۔ اسی ادارے میں نان ٹیچنگ کی 189 منظور شدہ ہیں، filled 127 ہیں اور 62 خالی ہیں۔ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی فار وومن ساہیوال میں ٹیچنگ سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں 30 ہیں جن میں سے 15 filled ہیں اور 15 ہی خالی ہیں۔ اسی طرح نان ٹیچنگ سٹاف کی 25 منظور شدہ ہیں جن میں سے 19 filled ہیں اور 6 خالی ہیں۔

جناب سپیکر! تیسرے نمبر پر گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ہڑپہ روڈ ساہیوال میں ٹچنگ سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں 39 ہیں جن میں سے 22 filled اور 17 خالی ہیں۔ نان ٹچنگ سٹاف کی 41 منظور شدہ ہیں جن میں سے 29 filled اور 12 خالی ہیں۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ احمد مراد روڈ ساہیوال میں ٹچنگ سٹاف کی 33 سیٹیں منظور شدہ ہیں جن میں سے 23 filled ہیں اور 10 خالی ہیں۔ اسی طرح نان ٹچنگ سٹاف کی منظور شدہ سیٹیں 47 ہیں جن میں سے 24 filled ہیں اور 13 سیٹیں خالی ہیں۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ چیچہ وطنی میں ٹچنگ سٹاف کی منظور شدہ سیٹیں گیارہ ہیں جن میں سے چھ سیٹیں filled ہیں اور پانچ خالی ہیں۔ نان ٹچنگ سٹاف میں 26 سیٹیں منظور شدہ ہیں جن میں اکیس سیٹیں filled ہیں اور پانچ خالی ہیں۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ایم اینڈ ایف سنٹرل جیل ساہیوال میں ٹچنگ سٹاف کی سات سیٹیں منظور شدہ ہیں جن میں پانچ filled ہیں اور دو خالی ہیں جبکہ نان ٹچنگ سٹاف میں چھ منظور شدہ سیٹیں ہیں جو کہ تمام filled ہیں۔ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ وومن ساہیوال میں گیارہ سیٹیں ٹچنگ سٹاف کی منظور شدہ ہیں جن میں سے چھ سیٹیں filled ہیں اور پانچ سیٹیں خالی ہیں۔ نان ٹچنگ سٹاف میں 20 سیٹیں منظور شدہ ہیں جن میں 10 سیٹیں filled ہیں اور 10 خالی ہیں۔

جناب سپیکر! آٹھویں نمبر پر گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ فار وومن چیچہ وطنی میں ٹچنگ سٹاف کی منظور شدہ سیٹیں چھ ہیں جو کہ تمام کی تمام filled ہیں۔ نان ٹچنگ سٹاف میں 9 سیٹیں منظور شدہ ہیں جن میں سے چار سیٹیں ہیں اور پانچ خالی ہیں۔

جناب سپیکر! موصوف نے اس کے دوسرے part میں پوچھا تھا کہ کب تک fill کر لیں گے تو ابھی ریکروٹمنٹ پر پابندی ہے۔ گزارش یہ ہے کہ یہ ایک دن کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ 8/10 سال سے اسی طرح سے سلسلہ چل رہا ہے تو جیسے ہی گورنمنٹ اس پر پابندی اٹھائے گی تو ہم کوشش کریں گے کہ مرحلہ وار جن کالجز کے اندر سٹاف کی deficiency ہے اس کو پورا کر دیا جائے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اتنا لمبا سنٹر صاحب نے جواب دیا ہے تو اس کی ضرورت نہیں تھی۔ میں آپ کے توسط سے ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ پابندی ہماری طرف سے ہے یعنی اپوزیشن کی طرف سے ہے یا حکومت کی طرف سے ہے؟ حکومت یہ جواب دے کہ اس پر ابھی

تک جو پابندی ہے کیونکہ آج سے پانچ ماہ پہلے جناب محمد طاہر پرویز نے ایک سوال کیا تھا جس میں انہوں نے on the floor of the house commitment دی تھی کہ ہم ان خالی اسامیوں پر بھرتی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اب ان کے حالات دیکھیں کہ انہیں رونے دھونے اور آٹھ سال، دس سال کے علاوہ تو کوئی بات ہی نہیں کرنی آرہی۔ 251 ٹچنگ سٹاف کی سیٹیں ہیں اور نان ٹچنگ تو چلیں چھوڑ دیتے ہیں کہ ان کی مرضی ہے۔ یہ حکومت میں ہیں اور حکومت کے اندر ان کے حالات یہ ہیں کہ ان 9 ماہ میں 251 میں سے 80 سیٹیں خالی ہیں۔ 171 پر posting ہے یعنی پچاس فیصد خالی سیٹوں سے نظام چل رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ پابندی ختم ہوگی تو ہم یہ fill کر دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! حکومت نے ban لگا یا ہے ناں۔

جناب سپیکر: ظاہر ہے کہ کاہنہ فیصلے کرے گی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اب یہ مہربانی کریں اور ہمیں کوئی time frame دے دیں کیونکہ جو سوال کیا گیا ہے ناں جس سے انہیں بڑی پریشانی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، کوئی بات نہیں، اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، منسٹر صاحب! کب تک یہ خالی اسامیاں fill کر لی جائیں گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ان کی کارکردگی اچھی نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اب آپ تشریف رکھیں اور ان کا جواب سن لیں ناں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ آج سے آٹھ ماہ پہلے یہ ادھر بیٹھتے تھے تو اس وقت یہ سوال کر لیتے ناں کہ "اے سیٹاں خالی نہیں اور میرا ضلع ساہیوال اے۔" اسی سیٹاں پوریاں کیوں نہیں کر دے پئے۔ اب میں بات کروں گا تو پھر بات کہیں اور نکل جائے گی۔

جناب سپیکر: نہیں، منسٹر صاحب! آپ زیادہ چھیڑ چھاڑ نہ کریں۔ نہ کریں ناں اور اس ہاؤس کو چلنے دیں۔ منسٹر صاحب! کوشش کریں کہ یہ جلدی fill کر لیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! جیسے ہی کابینہ اس پابندی کو ختم کرے گی تو میں نے عرض کیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کابینہ میں یہ ضرور لے کر جائیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! یہاں پر کوئی سو کروڑ روپے کی کمی نہیں ہے اور ایک ارب روپے کی کمی نہیں ہے بلکہ مجھے ٹیوٹا کے لئے 20- ارب روپے کا بجٹ چاہئے اور پیچھے سے جتنے عرصہ سے یہ مسئلہ آرہا ہے تو میں اس پر بات نہیں کرنا چاہ رہا لیکن جہاں پر جو deficiency ہے اس حوالے سے میں جواب دے رہا ہوں۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اس سوال پر کافی بات ہو گئی ہے۔ اگلا سوال نمبر 1462 سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! شکریہ۔ اگر آپ مناسب سمجھیں اور اجازت دیں تو میں معزز منسٹر صاحب سے ضمنی سوال کر لوں؟

جناب سپیکر: محترمہ! سب سے پہلے تو آپ اپنا سوال نمبر بولیں ناں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں سوال کا نمبر پڑھ لیتی ہوں کیونکہ پہلے آپ سے اجازت طلب کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، اس کی اجازت پہلے ہی ہوتی ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1511 ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ ٹھہر جائیں ناں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں نے سوال نمبر بولا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ بات سن لیں ناں کیونکہ میں آپ کی سہولت کے لئے بات کرنے لگا ہوں۔ دیکھیں، جب میں آپ کا نام بولوں تو اس کے ساتھ ہی کیونکہ آپ کا سوال ہے تو آپ نے سوال نمبر بولنا ہے پھر کارروائی شروع ہوتی ہے۔ کارروائی شروع ہو گئی ہے اور اب آپ سوال کر لیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ماشاء اللہ سے میں بھی تیسری دفعہ اسمبلی کے اندر موجود ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: لیکن یاد نہیں رہتا ناں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! آپ نے مجھے جو سکھایا اس پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: میرا فرض ہے کہ یاد کروا تا رہوں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جی، آپ کی بڑی مہربانی۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 1511 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں پرائس کنٹرول کمیٹیوں کی تشکیل سے متعلق تفصیلات

* 1511: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ بات درست ہے کہ پرائس کنٹرول کمیٹیاں تشکیل نہیں دی گئیں؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کمیٹیوں کی تشکیل میں تاخیر کی وجہ سے حکومت کا مہنگائی پر کوئی کنٹرول نہیں؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ دکان مالکان من مانی قیمتیں وصول کر رہے ہیں حکومت کب تک پرائس کنٹرول کمیٹیاں تشکیل دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) یہ بات درست نہ ہے کہ پرائس کنٹرول کمیٹیاں تشکیل نہیں دی گئیں۔ وزیر صنعت، تجارت، سرمایہ کاری و فنی مہارت نے اپنی پہلی ہی میٹنگ میں جو کہ مورخہ 5- ستمبر 2018 کو منعقد ہوئی اس میں اشیائے ضروریہ کی قیمتوں اور سپلائی کا جائزہ لیا اور فوری طور پر اشیائے ضروریہ ایکٹ پرائس کنٹرول اینڈ پرومیشن آف پرائیمرنگ اینڈ ہورڈنگ ایکٹ 1977 کے تحت ضلعی پرائس کنٹرول کمیٹیوں کی تشکیل نو کی ہدایت جاری کی تھیں جس کے مطابق تمام ڈپٹی کمشنرز کو 7- ستمبر 2018 کو ہدایات جاری کر دی گئی تھیں کہ وہ تمام ضلعی پرائس کنٹرول کمیٹیوں کی تشکیل نو کریں۔ اسی ہدایت کی روشنی میں پنجاب کے تمام اضلاع ضلعی پرائس کنٹرول کمیٹیوں کی تشکیل نو کر چکے ہیں۔ یہ کمیٹیاں مکمل طور پر فعال ہیں اور اپنے اضلاع میں قیمتوں کو کنٹرول کر رہی ہیں۔ مزید برآں حکومت پنجاب نے اشیائے ضروریہ کی سپلائی اور قیمتوں کا صوبائی سطح پر جائزہ لینے کے لئے ایک کینٹ کمیٹی تشکیل دی ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جو کہ قیمتوں کا صوبائی سطح پر جائزہ لیتی ہے اور مناسب اصلاحی اقدامات کی سفارش کرتی ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ کمیٹیوں کی تشکیل بروقت کی گئی ہے اور ان کی کارکردگی کی وجہ سے مہنگائی پر قابو پایا گیا ہے۔ مزید برآں ضلعی اور صوبائی کمیٹیوں کے بروقت اقدامات کی وجہ سے بھی مہنگائی پر بڑی حد تک کنٹرول کر لیا گیا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ دکاندار من مانی قیمتیں وصول کر رہے ہیں۔ پرائس کنٹرول کمیٹیاں پرائس مقرر کرتی ہیں جس کے مطابق دفتر ڈپٹی کمشنر سے ریٹ لسٹ جاری ہوتی ہے جس کے مطابق مجسٹریٹ چیک کرتے ہیں اور من مانی قیمتیں وصول کرنے والے دکانداروں کے خلاف روزانہ کی بنیادوں پر چھاپے مار رہے ہیں اور اضافی قیمتیں وصول کرنے والے دکانداروں کو موقع پر جرمانہ اور گرفتاریاں عمل میں لائی جارہی ہیں۔ یکم ستمبر 2018 سے لے کر 22- اپریل 2019 تک 544,372 چھاپے،

139,810,359 روپے جرمانے، 7,081 ایف آئی آر زاور 7,409 گرفتاریاں کی گئی

ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میری وزیر موصوف سے گزارش ہے کہ اگر وہ ہتک محسوس نہ کریں تو اس سوال کے جز (ب) کے جواب کو پڑھ دیں نہیں تو پھر میں خود بھی پڑھ سکتی ہوں لیکن وہ پورے ہاؤس کو اس جز کا جواب پڑھ کر ایک دفعہ سنا دیں تاکہ سب کو اس سوال کے جواب کو سمجھنے میں آسانی ہو جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں حاضر ہوں۔ گزارش ہے کہ جو یہاں جواب دیا گیا ہے "یہ درست نہیں ہے کمیٹیوں کی تشکیل بروقت کر دی گئی ہے"۔ اب جو کر دی گئی ہے اس کے تمام نوٹیفکیشن میرے پاس موجود ہیں۔ جس ضلع کا نوٹیفکیشن چاہئے میں وہ دینے کے لئے حاضر ہوں کیونکہ یہ 36 کے 36 اضلاع کی کمیٹیوں کے نوٹیفکیشن میرے پاس موجود ہیں۔

جناب سپیکر! اگلی بات یہ ہے کہ ان کی کارکردگی کی وجہ سے مہنگائی پر قابو پایا گیا ہے مزید برآں ضلعی اور صوبائی کمیٹیوں کے بروقت اقدامات کی وجہ سے بھی مہنگائی پر بڑی حد تک کنٹرول کر لیا گیا ہے۔ (شیم شیم)

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! مجھے ضمنی سوال کی اجازت ہے؟

جناب سپیکر: جی، اجازت ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھنا تھا کہ اس کمیٹی نے مہنگائی پر قابو پایا ہے تو یہ صوبہ پنجاب میں ہے یا کسی اور صوبے میں ہے؟ اس حوالے سے ذرا ہمیں بتا دیا جائے کیونکہ 9 کروڑ سے زائد صوبہ پنجاب کے لوگ ہیں جو کہ اس وقت خوشی کے مارے پھولے نہیں سمارہے کہ اس کمیٹی نے مہنگائی پر قابو پایا ہے اور بڑی حد تک مہنگائی پر کنٹرول کر لیا ہے، مجھے بتادیں کہ کیا یہ اسی صوبے کے بارے میں بات کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! یہ پنجاب اسمبلی میں سوال ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ یہ معزز ممبر کو بتانے کی ضرورت ہے یہ پنجاب اسمبلی ہے۔ یہ سندھ اسمبلی نہیں ہے، انہیں بتادیا جائے۔ تین دفعہ میری بہن اسمبلی کی ممبر بن کر آئی ہیں ان کو پتا ہونا چاہئے کہ یہ پنجاب اسمبلی کا ایوان ہے، سندھ اسمبلی کا ایوان نہیں ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! یہ اتنی اہم مفاد عامہ کے بارے میں بات ہو رہی ہے تو معزز منسٹر! یہ بتادیں کہ مہنگائی انہوں نے کہاں پر کنٹرول کی۔ یہ کمیٹیز کے نوٹیفیکیشنز میرے پاس موجود ہیں۔ یہاں پر معزز ممبر ان بیٹھے ہوئے ہیں ان میں سے کوئی ایک معزز ممبر مجھے بتادے کہ انہوں نے grass root level پر جا کر اس پرائس کنٹرول کے اوپر کام کیا ہو؟ ہم سارے ممبران لاہور میں موجود ہیں۔ چلیں ذرا دیکھتے ہیں کہ کیا من مانی قیمتیں وصول نہیں ہو رہی ہیں، کیا عوام مہنگائی سے باہر آگئے ہیں؟ یہ سراسر غلط جواب ہے میں اس بات کو مسترد کرتی ہوں یہ جواب غلط ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ سوال نہیں ہے یہ تو آپ کا جواب ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں اس کو آسان کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا سوال بھی اس میں add کر لیں۔

جناب سپیکر: جناب نصیر احمد! میں نے آپ کو اجازت نہیں دی ہے۔ محترمہ کا سوال ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے اس ایوان کے اندر جو پنجاب کا سب سے مقدس ایوان ہے میں مہنگائی کے محرکات کو ضرور discuss کیا جائے۔ آپ نے پہلے بھی discuss کیا اب بھی کیا جائے اور جو کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں ان کے بارے میں ہاؤس کو apprise کیا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات جو انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ ہے جس کے پاس اٹھارہ essential items ایسے ہیں جن کو انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ watch کرتا ہے۔ اُس میں edible oil ہے، اُس میں چینی ہے، اُس میں کچھ دالیں ہیں اُس میں کچھ دوسری اشیائے خورد و نوش ہیں اُن اٹھارہ items کو کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ عام آدمی اُن کو استعمال کرتا ہے لہذا اُس حوالے سے ہم پرائس کنٹرول اُن کے اوپر کرتے ہیں اس مقصد کے لئے جو پرائس میکنزم ہے جس کے تحت جرمانہ کیا جاتا ہے، ایف آئی آر کی جاتی ہے یا دوسری چیزیں impose کی جاتی ہیں وہ تمام ہم نے کی ہیں اب ان کے جو مہنگائی کے محرکات ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اب محرکات چھوڑیں پھر بات لمبی ہو جائے گی۔ بہر حال اس کو ذرا اور دیکھ لیں۔ اب سوالات ختم ہو گئے ہیں اور وقفہ سوالات بھی ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جوابان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع رحیم یار خان میں ٹیوٹا کے کالجز کی تعداد اور مشینری سے متعلقہ تفصیلات

*736: سید عثمان محمود: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) ضلع رحیم یار خان میں ٹیوٹا کے کتنے کالج کام کر رہے ہیں؟
- (ب) ان میں کس کس skill میں کہاں کہاں تک تعلیم دی جاتی ہے؟
- (ج) ان کالجوں میں اس وقت کتنے طالب علم زیر تعلیم ہیں؟
- (د) ان کالجوں میں کون کون سی مشینری یا آلات کی ضرورت ہے؟
- (ه) اس وقت ان کالجوں میں ٹیچنگ سٹاف کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟
- (و) ان کالجوں کی کارکردگی سال 2017-18 کی بتائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں ٹیوٹا کے 10 کالجز برائے طلباء و طالبات کام کر رہے ہیں۔ جن کی تفصیل تہہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ب) ضلع رحیم یار خان کے انسٹیٹیوٹس میں تین سالہ کورس تین ٹیکنالوجیز میں دو سالہ کورس آٹھ ٹریڈز میں، میٹرک وکیشنل دو سالہ، ایک سال کورس گیارہ ٹریڈز میں اور چھ ماہ کا کورس گیارہ ٹریڈز میں کروایا جا رہا ہے۔ ان کی تفصیل ادارہ وار تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) ان کالجوں میں اس وقت کل 1520 طالب علم زیر تعلیم ہیں۔ ان کی ادارہ وار تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) ان کالجوں میں مختلف ٹیکنالوجیز اور ٹریڈز میں جن مشینری و آلات کی ضرورت ہے ان کی تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ه) ان اداروں میں ٹیننگ سٹاف کی کل 115 اسامیاں خالی ہیں۔ ادارہ وار تفصیل تتمہ (ح) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (و) ان کالجوں کی کارکردگی نتائج کی بنیاد پر سال 2017 میں 90 فیصد اور سال 2018 میں 87 فیصد ہے۔ ادارہ وار تفصیل تتمہ (خ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

رحیم یار خان: ٹیوٹا کے اداروں اور ان میں زیر تعلیم طالب علموں سے متعلقہ تفصیلات

***816: سید عثمان محمود:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) رحیم یار خان میں ٹیوٹا کے تحت کون کون سے ادارے پر کام کر رہے ہیں؟
- (ب) ان اداروں میں کون کون سی skills میں تعلیم و مہارت دی جاتی ہے؟
- (ج) ان اداروں میں کس کس شعبہ کے طلباء کو وظیفہ دیا جاتا ہے؟
- (د) کیا حکومت رحیم یار خان میں مزید ایسے ادارے کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟
- وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):**

- (الف) ضلع رحیم یار خان میں ٹیوٹا کے زیر اہتمام کل دس ٹیکنیکل ادارے کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) ضلع رحیم یار خان کے دس اداروں میں 34 skills میں جو تعلیم و مہارت دی جاتی ہے اس کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ج) ضلع رحیم یار خان میں ٹیوٹا کے زیر اہتمام اداروں میں ٹیوٹا کی طرف سے کسی قسم کا وظیفہ نہیں دیا جاتا ہے۔
- (د) ضلع رحیم یار خان میں علاقے کی ضروریات کے مطابق ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹس کا قیام کر دیا گیا ہے جو کہ مختلف شعبہ جات میں تعلیم و مہارت طلباء و طالبات کو مہیا کر رہے ہیں مزید کسی نئے ادارے کا فی الحال قیام کا ارادہ نہیں۔

چنیوٹ میں محکمہ کے ٹیکنیکل تعلیمی اداروں سے متعلقہ تفصیلات

*1462: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ کے کتنے ٹیکنیکل تعلیم کے ادارے کہاں کہاں ہیں؟
- (ب) اس ضلع میں ان اداروں میں کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟
- (ج) ان اداروں کے لئے مالی سال 19-2018 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟
- (د) اس ضلع کے کس کس اداروں کے سربراہوں کی اسامی کب سے خالی ہیں؟
- (ه) ان اداروں کی کارکردگی کی جانچ پڑتال کون کرتا ہے؟
- (و) محکمہ اس ضلع میں ٹیکنیکل تعلیم کے مزید ادارے قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کہاں پر اور کب تک؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

- (الف) ضلع چنیوٹ میں ٹیوٹا کے ٹیکنیکل اداروں کی مجموعی تعداد چھ ہے جن کی تفصیل تہہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) ضلع چنیوٹ میں ٹیوٹا کے زیر انتظام مختلف ٹیکنیکل اداروں میں 36 مختلف اسامیاں خالی پڑی ہیں جن کی ادارہ وار تفصیل تہہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ج) ضلع چنیوٹ میں ٹیوٹا کے ٹیکنیکل اداروں کا مختص شدہ بجٹ برائے تنخواہ ملازمین کی مد میں مجموعی رقم مبلغ -/52,719,763 روپے ہے اور دوسرے اخراجات کی مد میں مجموعی مختص شدہ رقم مبلغ -/16,230,500 روپے ہے بجٹ برائے سال 2018-19 کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) ضلع چنیوٹ میں ٹیوٹا کے چھ اداروں کے سربراہان کی اسامیاں filled ہیں اور کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

- (ه) مندرجہ ذیل دفاتر ان اداروں کی جانچ پڑتال کرتے ہیں۔
- 1- ڈسٹرکٹ منیجر
 - 2- مونیٹرنگ سیل
 - 3- ایکٹک آؤٹ سیکشن
 - 4- ڈی جی کمرشل آؤٹ
- (و) چنیوٹ شہر میں ٹیوٹا گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی کے ادارہ کا قیام کر رہا ہے جس کے لئے زمین خرید لی گئی ہے جو نہی گورنمنٹ کی طرف سے بلڈنگ کی تعمیر کے لئے فنڈز جاری ہونگے بلڈنگ کی تعمیر کا کام شروع کروادیا جائے گا۔

جناب اختر علی خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ ابھی بیٹھ جائیں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT

(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the requirements of sub-rule (1) of Rule 27 and all other relevant provisions of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said Rules for taking up Government business tomorrow Tuesday 30th April 2019 which is a private members day.

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That the requirements of sub-rule (1) of Rule 27 and all other relevant provisions of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said Rules for taking up Government business tomorrow, Tuesday 30th April 2019 which is a private members day."

(The motion was carried.)

جناب سپیکر: اب ایک بہت important مذہبی issue ہے جو سارے ہاؤس کی توجہ چاہتا ہے اس لئے پہلے اس کو take up کریں گے تو میں وزیر کائناتی و معدنیات جناب عمار یاسر کی جو قرارداد آئی ہے اولیول کی ایک کتاب کی مذمت کے حوالے سے وہ قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہ رہے ہیں تو محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر کائناتی و معدنیات (جناب عمار یاسر): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت

قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے اولیول کی ایک کتاب کی

مذمت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت

قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے اولیول کی ایک کتاب کی

مذمت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:
 "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت
 قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے اولیول کی ایک کتاب کی
 مذمت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"
 (تحریک منفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: اب محرک اپنی قرارداد پیش کرے۔

اولیول میں پڑھائی جانی والی کتاب

"Islam-Beliefs and Practices"

میں اور سوشل میڈیا پر حضرت محمد ﷺ، ازواج مطہرات

اور خلفائے راشدین کے خلاف گستاخیوں کی شدید مذمت

وزیر کاغذی و معدنیات (جناب عمار یاسر) جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان اس بات کی شدید مذمت کرتا ہے کہ
 چنیوٹ میں ختم نبوت ﷺ کے حوالے سے کسی بھی پروگرام کو منعقد
 کرانے والے منتظمین کو پولیس ایف آئی آر درج کر کے پریشان کرتی ہے۔
 منتظمین اپنے پروگرام کے حوالے سے کوئی اشتہار پرنٹ کر سکتے ہیں اور نہ
 ہی اس حوالے سے تشہیر ہی کر سکتے ہیں۔"

یہ ایوان اسلام دشمن اور ختم نبوت ﷺ پر ڈاکا ڈالنے والی کارروائیوں کی
 بھی مذمت کرتا ہے۔ پاکستان میں اولیول میں ایک کتاب "Islam-
 Beliefs and Practices" پڑھائی جاتی ہے جس کی مصنفہ یاسمین ملک
 ہے، اس کتاب میں جناب سیدنا حضرت عثمانؓ اور مولائے کائنات شیر خدا

سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ کی شان کے بارے میں گستاخیاں شامل ہیں جیسے معاذ اللہ اُن میں قائدانہ صلاحیتوں کا فقدان تھا۔ حضرت عمرو بن العاصؓ کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر معاویہؓ پر سنگین تہمت لگائی گئی ہے کہ معاذ اللہ حضرت سیدنا امام حسن بن علیؓ کی شہادت میں اُن کا ہاتھ تھا اور انہوں نے سیدنا امام حسنؓ کی اہلیہ کو اس کام کے لئے رشوت دی تھی۔ یہ ایوان اس کتاب کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ ملک بھر میں فرقہ واریت کے خاتمے اور باہمی ہم آہنگی پیدا کرنے کی بجائے سازشی ٹولہ بیرون ممالک کی شہ پر اپنی سازشوں سے باز نہیں آتا اور معاشرے میں گمراہ کن معلومات پھیلاتا ہے جس کی وجہ سے معاشرے میں فرقہ واریت میں اضافہ ہوتا ہے۔ سوشل میڈیا میں بھی شراغیزی پھیلانے کی انتہا کر دی گئی ہے۔ سوشل میڈیا میں اسلام کے دشمن، پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ، اہل بیتؑ اور ازواج مطہراتؑ کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہیں جو کسی بھی صورت میں کسی بھی مسلمان کے لئے قابل قبول نہیں ہیں۔

یہ ایوان ان سب کی پرزور مذمت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس میں ملوث افراد کو سخت سے سخت سزا دی جائے اور اس کی روک تھام کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان اس بات کی شدید مذمت کرتا ہے کہ چیوٹ میں ختم نبوت ﷺ کے حوالے سے کسی بھی پروگرام کو منعقد کرانے والے منتظمین کو پولیس ایف آئی آر درج کر کے پریشان کرتی ہے۔ منتظمین اپنے پروگرام کے حوالے سے کوئی اشتہار پرنٹ کر سکتے ہیں اور نہ ہی اس حوالے سے تشہیر ہی کر سکتے ہیں۔"

یہ ایوان اسلام دشمن اور ختم نبوت ﷺ پر ڈاکا ڈالنے والی کارروائیوں کی بھی مذمت کرتا ہے۔ پاکستان میں اولیول میں ایک کتاب-Islam "Beliefs and Practices" پڑھائی جاتی ہے جس کی مصنفہ یاسمین ملک ہے، اس کتاب میں جناب سیدنا حضرت عثمانؓ اور مولائے کائنات شیر خدا سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ کی شان کے بارے میں گستاخیاں شامل ہیں جیسے معاذ اللہ ان میں قائدانہ صلاحیتوں کا فقدان تھا۔ حضرت عمرو بن العاصؓ کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر معاویہؓ پر سنگین تہمت لگائی گئی ہے کہ معاذ اللہ حضرت سیدنا امام حسن بن علیؓ کی شہادت میں ان کا ہاتھ تھا اور انہوں نے سیدنا امام حسنؓ کی اہلیہ کو اس کام کے لئے رشوت دی تھی۔ یہ ایوان اس کتاب کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ ملک بھر میں فرقہ واریت کے خاتمے اور باہمی ہم آہنگی پیدا کرنے کی بجائے سازشی ٹولہ بیرون ممالک کی شہ پر اپنی سازشوں سے باز نہیں آتا اور معاشرے میں گمراہ کن معلومات پھیلاتا ہے جس کی وجہ سے معاشرے میں فرقہ واریت میں اضافہ ہوتا ہے۔ سوشل میڈیا میں بھی شراغیزی پھیلانے کی انتہا کر دی گئی ہے۔ سوشل میڈیا میں اسلام کے دشمن، پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ، اہل بیتؓ اور ازواج مطہراتؓ کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہیں جو کسی بھی صورت میں کسی بھی مسلمان کے لئے قابل قبول نہیں ہیں۔

یہ ایوان ان سب کی پرزور مذمت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس میں ملوث افراد کو سخت سے سخت سزا دی جائے اور اس کی روک تھام کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

(اذان عصر)

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! اس قرارداد کو متفقہ طور پر منظور کیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اس کو متفقہ طور پر منظور کر لیتے ہیں۔

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے اس لئے سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان اس بات کی شدید مذمت کرتا ہے کہ چنیوٹ میں ختم نبوت ﷺ کے حوالے سے کسی بھی پروگرام کو منعقد کرانے والے منتظمین کو پولیس ایف آئی آر درج کر کے پریشان کرتی ہے۔ منتظمین اپنے پروگرام کے حوالے سے کوئی اشتہار پرنٹ کر سکتے ہیں اور نہ ہی اس حوالے سے تشہیر ہی کر سکتے ہیں۔

یہ ایوان اسلام دشمن اور ختم نبوت ﷺ پر ڈاکا ڈالنے والی کارروائیوں کی بھی مذمت کرتا ہے۔ پاکستان میں اولیول میں ایک کتاب-Islam "Beliefs and Practices" پڑھائی جاتی ہے جس کی مصنفہ یاسمین ملک ہے، اس کتاب میں جناب سیدنا حضرت عثمانؓ اور مولائے کائنات شیر خدا سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ کی شان کے بارے میں گستاخیاں شامل ہیں جیسے معاذ اللہ ان میں قائدانہ صلاحیتوں کا فقدان تھا۔ حضرت عمرو ابن العاصؓ کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر معاویہؓ پر سنگین تہمت لگائی گئی ہے کہ معاذ اللہ حضرت سیدنا امام حسن بن علیؓ کی شہادت میں ان کا ہاتھ تھا اور انہوں نے سیدنا امام حسنؓ کی اہلیہ کو اس کام کے لئے رشوت دی تھی۔ یہ ایوان اس کتاب کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ ملک بھر میں فرقہ واریت کے خاتمے اور باہمی ہم آہنگی پیدا کرنے کی بجائے سازشی ٹولہ بیرون ممالک کی شہ پر اپنی سازشوں سے باز نہیں آتا اور معاشرے میں گمراہ کن معلومات پھیلاتا ہے جس کی وجہ سے معاشرے میں فرقہ واریت میں اضافہ ہوتا ہے۔ سوشل میڈیا میں

بھی شراغیزی پھیلانے کی انتہا کر دی گئی ہے۔ سوشل میڈیا میں اسلام کے دشمن، پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ، اہل بیتؑ اور ازواج مطہراتؑ کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہیں جو کسی بھی صورت میں کسی بھی مسلمان کے لئے قابل قبول نہیں ہیں۔

یہ ایوان ان سب کی پُر زور مذمت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس میں ملوث افراد کو سخت سے سخت سزا دی جائے اور اس کی روک تھام کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: وزیر قانون! میرا خیال ہے کہ اس حوالے سے ایک کمیٹی بنادی جائے تاکہ اس سلسلہ کا خاتمہ ہو سکے ورنہ یہ معاملہ بڑھتا جائے گا۔ منسٹر انفارمیشن کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی جائے جس میں آپ، منسٹر ایجوکیشن، حکومتی اور اپوزیشن کے ممبران شامل ہوں تاکہ اس معاملہ پر متفقہ طور پر کوئی لائحہ عمل طے ہو سکے۔ ہمارے سامنے آئے روز اس طرح کی جو چیزیں آرہی ہیں اس سے معاشرے میں بہت خرابی پیدا ہوتی ہے اور اگر اس کا خاتمہ نہ کیا گیا تو مختلف لوگ اپنا گھناؤنا کھیل کھیلتے رہیں گے۔ اس معاملہ پر کمیٹی کی رپورٹ ایک یا دو ماہ میں ہاؤس میں پیش کی جائے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر

جناب اختر علی خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: نہیں، ابھی ذرا ٹھہر جائیں پہلے توجہ دلاؤ نوٹس لے لیں وہ زیادہ ضروری ہے اس کے بعد آپ کو موقع دیا جائے گا۔ یہ توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 167 جناب مناظر حسین رانجھا کا ہے جو

pending ہوا تھا۔

سرگودھا: کوٹ مومن کے رہائشی طارق محمود سے 7 لاکھ روپے کی ڈکیتی سے متعلقہ تفصیلات

(--- جاری)

جناب مناظر حسین راجھا: جناب سپیکر! وزیر قانون نے اس کا جواب دیا تھا میں اس کو پولیس نہیں کرتا کیونکہ مقامی پولیس نے مجھے یقین دلایا ہے کہ ہم ملزمان کو جلد از جلد گرفتار کر کے ان سے ریکوری کرائیں گے۔ اللہ کرے کہ پولیس بہت جلد کامیاب ہو جائے اور اگر وہ کامیاب نہ ہو سکی تو پھر میں یہ معاملہ دوبارہ اسمبلی میں put کرنے کا حق رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 197 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔
محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 179 ہے۔

ضلع سرگودھا: 31 جنوری میں آٹھ سالہ بچے کا زیادتی کے بعد قتل و دیگر تفصیلات

197: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ "دنیا نیوز" چینل مورخہ 24- اپریل 2019 کی خبر کے مطابق تھانہ کڑانہ (سرگودھا) کے گاؤں 31 جنوری میں آٹھ سالہ معصوم بچے کو زیادتی کے بعد قتل کر کے اس کی لاش کھیتوں میں پھینک دی گئی؟

(ب) کیا پولیس نے اس قتل کا مقدمہ درج کر کے ملزمان کو گرفتار کر لیا ہے، اگر ہاں تو کتنے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں نیز اس مقدمہ کی ابتدائی تفتیش سے کیا معلومات حاصل ہوئی ہیں ان کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):
جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا ہے۔ مدعی کے اس بیان پر مقدمہ نمبر 96 مورخہ 20-04-2019 جرم 363 تپ تھانہ کڑانہ درج رجسٹرڈ ہوا۔ تفتیش محمد اشرف سب انسپکٹر

نے عمل میں لائی اور موقع ملاحظہ کر کے لاش موقع سے اٹھائی۔ اس کا میڈیکل کروایا گیا اور مدعی نے محمد عثمان کو اس مقدمہ میں نامزد کیا۔ اب وہ پولیس کی حراست میں ہے، پولیس نے دوران تفتیش محمد عثمان سے پوچھ گچھ کی اور اس میں جرم کا ایزاد بھی کر دیا گیا ہے چونکہ بچے کی ہلاکت ہو گئی تھی اس لئے دفعہ 302 کا ایزاد کر دیا گیا ہے۔ ملزم محمد عثمان جسمانی ریمانڈ پر پولیس کی تحویل میں ہے۔ اس سے آلہ قتل بھی برآمد کر لیا گیا ہے، موٹر سائیکل بھی برآمد ہو چکی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اس مقدمہ کو یکسو کر کے چالان عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اب اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 200 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ جی، محترمہ! محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 200 ہے۔

لاہور کے علاقہ مغلیہ میں پولیس وردی

میں ملبوس ملزموں کی فائرنگ سے متعلقہ تفصیلات

200: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "جنگ" مورخہ 20- اپریل 2019 کی خبر کے مطابق لاہور کے علاقہ مغلیہ میں مہندی کی تقریب میں پولیس کی وردی میں ملبوس ملزموں نے فائرنگ کر کے 6 افراد کو زخمی کر دیا تھا؟

(ب) کیا مذکورہ واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اگر ہاں تو اس کیس کی اب تک کی تفتیش اور ملزمان کی گرفتاری سے متعلق حقائق سے آگاہ فرمائیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

جناب سپیکر! یہ درست ہے اور اس سلسلہ میں مقدمہ نمبر 19/586 مورخہ 2019-4-20 بجرم 302,324,148,149 تپ اور ATA/7 تھانہ مغلیہ لاہور درج ہوا۔ اس میں مدعی فریق نے ملزم عرفان گوہر، اعجاز گوہر، کامران جمال، علی ولد نامعلوم ملزمان کو nominate کیا تھا جن

میں سے ایک ملزم گرفتار ہو چکا ہے اور باقیوں نے bail before arrest کروائی ہوئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ عدالت سے ان کی ضمانت کینسل کروانے کے لئے کوشش کی جائے گی اور ان کو بھی گرفتار کر لیا جائے گا۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: اس توجہ دلاؤ نوٹس کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ رانا اختر علی خان! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر تھے۔

معزز ممبر کو سیورٹی فراہم کرنے کے حوالے سے

جناب سپیکر کی رولنگ پر عملدرآمد کا مطالبہ

جناب اختر علی خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں دو تین دن سے انتظار کر رہا تھا کہ آپ یہاں تشریف لائیں اور میں اپنی بات کروں۔ رانا شمشاد خان کی شہادت کے بعد جس وقت میں ضمنی الیکشن لڑ رہا تھا آپ یقین کریں کہ مجھے اپنی ہار جیت کی کوئی فکر نہیں تھی مجھے صرف اس چیز کی فکر تھی کہ اگر خدا نخواستہ کسی وجہ سے میں ہار گیا تو ظلم کے نظریے اور ظالم لوگوں کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں قاتلوں اور ظالموں کے خلاف جہاد کر رہا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ پورا ہاؤس میرا ساتھ دے گا۔ اس دن جب میں پوائنٹ آف آرڈر پر تھا تو آپ نے میری بہت حوصلہ افزائی کی تھی جس پر میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ میں کیا کہہ رہا ہوں، میں یہ request کر رہا ہوں کہ جو اس کیس میں اشتہاری ہیں ان کو گرفتار کیا جائے اور اس کے لئے effort کی جائے۔

جناب سپیکر! دوسرا میرا پوائنٹ کیا ہے؟ میں نے کہا تھا کہ مجھے خطرہ ہے، آپ نے رولنگ بھی دی تھی اور آپ انتظامیہ سے رپورٹ منگوالیں۔ حکومتی وزیر یہ فرمادیں کہ اس کو سیورٹی کی کوئی ضرورت نہیں ہے تو ٹھیک ہے اس کے بعد میں اسمبلی میں بالکل بات نہیں کروں گا۔ اگر آپ جیسے سپیکر کی رولنگ پر عمل نہیں ہونا، سو سال زندہ رہنے کے لئے ضروری نہیں ہے کہ آپ سو سال کی زندگی گزاریں بلکہ آپ ایسے فیصلے کر جائیں کہ جو سو سال تک قائم رہیں۔

جناب سپیکر! ابھی تک اس رولنگ پر کوئی عمل نہیں ہوا، میں آپ کو واضح طور پر ایک بات بتا دوں کہ اگر آپ کی رولنگ پر عمل نہ ہوا تو مجھے کہہ دیا جائے کہ توجو بات کر رہا ہے تیری بات ٹھیک نہیں ہے اور آپ سے میں نے یہ بھی نہیں کہنا کہ اگر میرا کام نہیں ہو سکتا تو میری application واپس کر دیں۔

جناب سپیکر! میں نے آپ سے اپنی application واپس نہیں لی۔ اگر میں بات صحیح کر رہا ہوں اور آپ کی رولنگ پر گورنمنٹ نے عمل نہ کیا تو آج پورے ہاؤس کے سامنے میں کہہ رہا ہوں کہ میں آپ کی رولنگ پر عمل کرانے کے لئے بھوک ہڑتال کروں گا اور وہ بھوک ہڑتال ایسی ہوگی کہ پورے صوبے کے لئے ایک مثال بن جائے گی اس لئے آپ ان سے ٹائم لیں، ایک ٹائم پیریڈ کے اندر بتائیں، میں نے اس دن بھی۔۔۔ (شورو غل)

بھائی بات سن لیں پھر کبھی مسکرا لینا۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، کوئی ایسی بات نہیں۔

جناب اختر علی خان: جناب سپیکر! ابھی یہاں پر شورو غل شروع ہو جائے گا۔ آپ جتنا مرضی ہنس لیں۔ میں کوئی سیاسی بات نہیں کر رہا۔ وہ آپ کا colleague تھا جو شہید ہوا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ایک منٹ میری بات سن لیں۔ آپ کی ساری بات آگئی ہے۔ آپ صرف ایک منٹ کے لئے تشریف رکھیں۔ آپ کی بات بھی صحیح ہے، آپ نے کہا بھی صحیح ہے، اس پر کوئی اور رائے نہیں ہے۔

میری آپ کے ساتھ دو دفعہ اس issue پر بات ہوئی ہے اور ہم سب آپ کے ساتھ متفق ہیں، وزیر قانون سے بھی بات ہوئی ہے وہ بھی متفق ہیں اور اس میں جو delay ہوئی ہے یہ واقعی نہیں ہونی چاہئے تھی آپ کی یہ بات بھی صحیح ہے۔

وزیر قانون! آپ کو یاد ہے کہ اس پر بات ہوئی تھی اور چودھری ظہیر الدین بھی یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں وہ بھی اس issue پر ہمارے ساتھ تھے بلکہ یہ سارے ہی آپ کے ساتھ ہیں۔ راجہ صاحب! اب جو فیصلہ ہوا ہے اس پر implementation کروانے والی بات ہے اور یہ ہمیں ضرور کروانی چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):
 جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ محترم رانا صاحب میرے لئے قابل احترام ہیں اور جس طرح انہوں نے فرمایا اور جس معزز ممبر کی شہادت کی بات کر رہے ہیں وہ ہمارے بھائی تھے اور ہر لحاظ سے ہمارے لئے قابل احترام تھے، ہمارے colleague تھے تو اس لحاظ سے بھی میں اپنے بھائی کا دلی طور پر احترام کرتا ہوں۔ اس میں دو چیزیں ہیں۔ جہاں تک ملزم کی گرفتاری کا تعلق ہے تو میرا خیال ہے کہ چودھری ظہیر الدین بھی موجود تھے، میں نے ذاتی طور پر CPO کو جرنالہ سے بات کی تھی اور پھر میں نے معزز ممبر سے بھی عرض کی تھی کہ اگر ان کے پاس کوئی انفارمیشن ہے جو علاقائی طور پر ہوتی ہے تو وہ ہمیں بتائیں تاکہ کوئی clue ملے تو اس کی گرفتاری کے لئے اقدامات کئے جاسکتے ہیں۔ ایک تاثر یہ ہے کہ وہ ملک سے باہر چلا گیا ہے، میں ان کے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں، اگر ان کے پاس کوئی انفارمیشن ہے تو میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ پولیس کی طرف سے کوئی کوتاہی نہیں ہوگی۔ سکیورٹی کی بات انتہائی درست ہے میں سمجھتا ہوں کہ اپنے حالات کے مطابق وہی بیان دے سکتے ہیں جو خطرات ان کو لاحق ہیں۔

جناب سپیکر! وہ خود جانتے ہیں اور میں اس سے اتفاق کرتا ہوں کہ ان سے اس کا بہتر جج کوئی نہیں ہو سکتا لیکن یہ بات بھی آپ کے نوٹس میں ہوگی کہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے سکیورٹی دینے کے لئے کچھ گائیڈ لائنز دی تھیں جن میں حکومت سے کہا گیا تھا اور کچھ categories مقرر کر دی تھیں لیکن اس کے باوجود میں نے محترم بھائی کے کہنے پر ان کا کیس District Intelligence Committee Gujranwala کو بھیجا تھا اور انہوں نے آگے سے ہاں میں جواب دیا ہے اور نہ ناں میں جواب دیا ہے۔ آج میں دوبارہ پھر District Intelligence Committee Gujranwala سے بات کر لوں گا تو میں ان شاء اللہ تعالیٰ یقین دلاتا ہوں کہ ان کی سکیورٹی کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا ایک serious بات یہ ہے کہ ایک تو وہ مفروضہ ہیں۔ اگر وہ باہر بھی ہے تو وہ ان کے خلاف کارروائی تو کر سکتا ہے جب تک وہ پکڑا نہیں جاتا تو ان کو full سکیورٹی ملنی چاہئے۔ یہ سارے افسر ایسا ہی کرتے ہیں، آپ، مجھے اور چودھری ظہیر الدین صاحب کو مدت ہو گئی ہے کہ انہوں نے جو کام کرنا ہوتا ہے وہ کر لیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! انشاء اللہ محترم بھائی کو 24 گھنٹے کے اندر سکیورٹی فراہم کریں گے۔

جناب سپیکر: مجھے پتا ہے کہ جو کام کروانا ہوتا ہے وہ کام اس طرح سے ہو جاتے ہیں۔ دیکھیں! یہ ہمارے معزز ممبر ہیں اور یہ ایک بہت بڑا issue ہے۔ جب تک کم از کم وہ پکڑا نہیں جاتا تو اس وقت تک ان کو پوری سکیورٹی کی ضرورت ہے اور یہ ہمارا فرض بھی بنتا ہے۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ ذرا بیٹھ جائیں۔ یہ issue ذرا ختم ہونے دیں۔

جناب اختر علی خان: جناب سپیکر! ایک سیدھی سی بات ہے کہ ایک ملزم باہر ہے لیکن اس کے علاوہ دو اشتہاری ہیں جو ملک کے اندر موجود ہیں اور شہر کے اندر آتے جاتے ہیں۔ میں یہ بات اس لئے کر رہا ہوں کہ شاید منسٹر صاحب کے علم میں یہ بات نہ ہو۔

جناب سپیکر! اب دوسری بات یہ ہے کہ گوجرانوالہ پولیس نے وہاں پر بہت سارے لوگوں کو سکیورٹی دی ہوئی ہے یا تو وہ ہمیں لکھ کر بھیج دیں کہ اسے سکیورٹی کی ضرورت نہیں ہے تو پھر ٹھیک ہے وہ نہ دیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات صحیح ہے۔ انشاء اللہ یہ آپ کو سکیورٹی لے کر دیں گے، ہم ایسے نہیں جانے دیتے اور یہ بھی طریق کار غلط ہے، باقیوں کا تو ہمیں پتا نہیں ہے کہ سکیورٹی دی ہے یا نہیں دی لیکن آپ کو سکیورٹی ملنی چاہئے۔

جناب اختر علی خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ

محترمہ سہلی سعدیہ تیمور: جناب سپیکر!۔۔۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، پہلے محترمہ سہلی سعدیہ کھڑی ہوئی تھیں۔ آپ کو بھی موقع دیتا ہوں، آپ ذرا ایک منٹ تشریف رکھیں۔

محترمہ سہلی سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی اجازت سے میاں محمد اسلم اقبال سے سوال کرنا چاہ رہی ہوں کہ گزشتہ دو دنوں سے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، question allowed نہیں ہے۔

محترمہ سہلی سعدیہ تیمور: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، بہت شکریہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ چنیوٹ میرے حلقہ میں ایک گاؤں احمد آباد ہے آج وہاں گورنمنٹ گرلز ہائی سکول میں کوئی چار پانچ بچیاں تھیں وہاں پر ان کی ٹیچر نے ان کے بال کاٹ دیئے کہ انہوں نے سبق یاد نہیں کیا۔ میرے خیال میں یہ انتہائی تشویش ناک بات ہے کہ سبق نہ یاد کرنے پر یہ سزا penalty بہت زیادہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ ایک تحریک التوائے کار لے آئیں تو اس کو فوراً take up کر لیں گے۔ اس پر پھر بات ہوگی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آج تحریک التوائے کار لے آؤں پھر out of turn take up کر لیں۔

جناب سپیکر: نہیں، ابھی اس طرح نہیں۔ آپ کو قواعد انضباط کار کا پتا ہی ہے۔ وہ آپ لے آئیں میں اس کو فوری take up کر لوں گا۔ جی، محترمہ! اب آپ بات کر لیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! شکریہ۔ ابھی جو ہاؤس میں قرارداد پاس کی گئی ہے اس میں ایک نکتہ ہے میں اس سے متعلق تھوڑی سی بات کرنا چاہ رہی ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اس پر بات نہیں ہو سکتی۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جو قرارداد پاس ہو گئی ہے اس پر بات نہیں ہو سکتی۔

تحریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 242 کا منسٹر صاحبہ نے جواب دینا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ ابھی ذرا بیٹھ جائیں۔ میں ایک سیکنڈ بات کر لوں۔ جی، منسٹر صاحبہ!

محکمہ صحت کی میو ہسپتال لاہور کے ماسٹر پلان پر عملدرآمد کرانے میں ناکامی

(۔۔۔ جاری)

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

جناب سپیکر! میو ہسپتال کی پرانی عمارت میں وارڈز کے کام میں جہاں جہاں توڑ پھوڑ یا لیکج، رنگ و روغن، دروازوں اور کھڑکیوں کی مرمت اور فرش کی مرمت وغیرہ کی جو درخواستیں آتی ہیں ان کی مرمت ساتھ ساتھ ترجیحی بنیادوں پر کروادی جاتی ہے جبکہ میو ہسپتال کی تمام مشینری ٹھیک کام کر رہی ہے۔ روزانہ کے استعمال سے جو مشینری خراب ہے اس کی مرمت کے لئے ٹینڈرز پر کام جاری ہے۔ مشینری کی خریداری کے لئے پی اینڈ ڈی ڈی پیارٹمنٹ سے رابطہ ہو چکا ہے اور اس پر کام جاری ہے۔ ہسپتال میں ملازمین کے شارٹ فال کو مکمل کرنے کے لئے، سکیورٹی، پارکنگ اور جینیٹوریل سروسز کے لئے پرائیویٹ کمپنیوں کے ساتھ کنٹریکٹ کیا گیا ہے جس کا دورانیہ 2020 تک ہے اور ان سے کنٹریکٹ کی وجہ سے ہسپتال میں صفائی ستھرائی کے مسائل پر قابو پا کر

نظام میں بہتری آئی ہے۔ مریضوں اور وزیٹرز کی گاڑیوں کو ای پارکنگ ٹکٹ پر رکھا گیا ہے، یہ طریقہ ہسپتال میں پارکنگ کو منظم کرنے میں کارآمد ثابت ہوا ہے اور اس سے ہسپتال میں ٹریفک کی روانی بہتر ہوئی ہے۔ تمام کنٹینر ٹینڈر اور بڈز میرٹ پر مکمل کر کے دی گئی ہیں۔ اس وجہ سے ہسپتال میں اچھا اور معیاری کھانا میسر ہو رہا ہے اور مریضوں کے لواحقین کے لئے یہ بہترین نظام ثابت ہوا ہے۔ کنٹینر کی مدت 07-2018-01-06-2019 تک ہے۔

جناب سپیکر! میو ہسپتال کے موجودہ ایمر جنسی وارڈز بشمول مین ایمر جنسی کے انفراسٹرکچر کو بہتر بنانے اور موجودہ آؤٹ ڈور کی بلڈنگ کو مزید فعال بنانے، مریضوں کے لئے مزید گنجائش پیدا کرنے اور دستیاب سہولتوں کو مزید بہتر بنانے کے لئے بھی منصوبہ زیر غور ہے۔ نئے پارکنگ پلازہ کے حوالے سے چیف آرکیٹکٹ کے ساتھ کئی میٹنگز ہو چکی ہیں اور مختلف تجاویز کی روشنی میں جگہ کے انتخاب اور نقشہ پر کام جاری ہے۔ ہسپتال ہذا میں قائد اعظم مسافر خانہ سے ملحقہ فرینڈز آف میونامی سماجی تنظیم کے تعاون سے نیا دو منزلہ شیلٹر ہوم مریضوں کے لواحقین کے لئے زیر تعمیر ہے اور تکمیل کے قریب ہے۔

جناب سپیکر! وزیر اعظم initiative کے تحت ایک اور ڈورنر تنظیم کے تعاون سے مزید دو شیلٹر ہومز پر کام ہو رہا ہے۔ میو ہسپتال میں پچھلے سالوں میں بے شمار نئی ماڈرن مشینیں خریدی گئی ہیں۔ کارڈیک سرجری، نیوروسرجری اور پلاسٹک سرجری ڈیپارٹمنٹس میں ماڈرن ماڈیولر تھیٹرز نصب کئے گئے ہیں۔ ریڈیالوجی ڈیپارٹمنٹ میں ایم آر آئی مشین، 66 سلائس سی ٹی سکین مشین، ماڈرن الٹراساؤنڈ مشین اور ڈیجیٹل ایکسرے نصب کئے جا چکے ہیں جو فعال ہیں اور ان سے عوام الناس استفادہ کر رہے ہیں۔ کارڈیالوجی ڈیپارٹمنٹ میں ایک نئی ماڈرن ایچیو گرافی مشین نصب کی گئی ہے جو فعال ہے۔ دل کے مریضوں کی تشخیص کے حوالے سے گیمیکمرہ لگایا گیا ہے جو بہت جلد مریضوں کے لئے دستیاب ہو گا۔

جناب سپیکر! مزید برآں مختلف ڈیپارٹمنٹس کو آپ گریڈ کرنے کے لئے نئی ماڈرن ٹیکنالوجی کی حامل مشینیں خریدنے کے لئے سکیمیں بنائی گئی ہیں خصوصی طور پر یورالوجی، نیفرالوجی، انکالوجی اور آرٹھوپیدک ڈیپارٹمنٹس کی بہتری کے لئے کام جاری ہے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ ملک محمد احمد خان کا پوائنٹ آف آرڈر تھا۔ جی، ملک محمد احمد خان! آپ بات کریں۔

پوائنٹ آف آرڈر

معزز ممبر کی معطلی پر کمیٹی تشکیل دینے کا مطالبہ

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں with very heavy heart عرض کروں گا کہ Chair کا تقدس میرے لئے اور تمام معزز ممبران کے لئے ایک Primary اہمیت رکھتا ہے۔ آپ کی غیر موجودگی میں یہاں ایوان میں ایک بڑا ہی ناخوشگوار واقعہ پیش آیا۔ اس وقت ڈپٹی سپیکر صاحب اجلاس کی صدارت کر رہے تھے۔ انہوں نے ایک معزز ممبر سے کہا کہ آپ بیٹھ جائیں۔ کہنے کے انداز میں تحقیر کا پہلو نکلتا تھا اور اس کی وجہ سے جھگڑا بڑھ گیا۔ کچھ ہوا ہو گا اور کچھ نہیں ہوا ہو گا۔ میں نے بھی اس حوالے سے باہر جا کر میڈیا کے سامنے بات کی تھی اور مجھ سے بھی کچھ overdoing ہو گئی لیکن بعد میں جب میں نے وہ دیکھا تو اپنی خود احتسابی میں یہ احساس ہوا کہ مجھے ہاؤس کے اندر کے conduct کو باہر میڈیا کے سامنے بیان نہیں کرنا چاہئے تھا کیونکہ یہ پارلیمانی روایات کے خلاف ہے۔ آپ اس بارے میں کوئی کمیٹی بناتے یا رولز کے مطابق اس پر فیصلہ کرتے لیکن مجھے اس حوالے سے باہر میڈیا کے سامنے بات نہیں کرنی چاہئے تھی۔ I should not have gone there. مجھے اس طرح سے باہر جا کر Chair کے conduct کو discuss نہیں کرنا چاہئے تھا کیونکہ یہ پارلیمانی روایات کے خلاف ہے۔

جناب سپیکر! مجھے دو معزز وزراء ملے، جب ان سے بات ہوئی تو میں خود چل کر ڈپٹی سپیکر صاحب کے آفس گیا اور میں نے جا کر ان سے کہا کہ کچھ اس ہاؤس کی روایات ہیں جو کہ ہر صورت برقرار رہنی چاہئیں۔

جناب سپیکر! میں اپنی ذات کی حد تک یہ سمجھتا ہوں کہ as a spokesperson of the party میں نے باہر میڈیا کے سامنے جا کر جو بات کی ہے وہ مناسب نہیں ہے۔ میرا ان کے ساتھ سیاسی اختلاف ہو سکتا ہے لیکن مجھے Chair کے conduct کے بارے میں اس طرح سے باہر جا کر بات نہیں کرنی چاہئے تھی تو میں پورے ہاؤس کے سامنے honestly admit کرتا

ہوں کہ مجھے Chair کا بے حد احترام ہے جو کہ روک رولز کے مطابق ہے اور اگر Speaker like conduct ہو تو پھر بالکل ہی اس بابت بات نہیں ہو سکتی۔

جناب سپیکر! ڈپٹی سپیکر صاحب کی طرف سے تین معزز ممبران کی ممبر شپ کی suspension کا جو فیصلہ کیا گیا ہے اس بابت میری ایک درخواست ہے کہ suspension پہلے بھی دو tools تھے۔ اگر جناب ڈپٹی سپیکر نے سمجھا تھا کہ معزز ممبران نے کچھ ایسا رویہ اختیار کیا ہے جو کہ مناسب نہیں ہے یا معزز ممبران نے یہ سمجھا تھا کہ جناب ڈپٹی سپیکر نے Speaker like act نہیں کیا تو ان دونوں باتوں کی پہلے تحقیق ہو جانی چاہئے تھی۔ جناب ڈپٹی سپیکر کا فوری طور پر یہ حکم دے دینا کہ ان ممبران کی ممبر شپ suspend کی جاتی ہے لہذا ان کو ایوان سے باہر نکال دیں کچھ زیادہ سخت احکامات ہیں۔

جناب سپیکر! ہم نے شعوری طور پر کوشش کی ہے کہ اس ہاؤس کو بہتر انداز میں چلایا جائے۔ ہم نے پہلے بھی اپوزیشن دیکھی ہے، شور شرابے کی ایک فضا رہتی تھی جبکہ ہم عملی طور پر کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح سے constructive debate ہو۔ اگر میں کوئی بات کرتا ہوں تو حکومتی ممبران یا وزیر اس کے جواب میں بات کریں یعنی ہم جواب الجواب ہوں، بحث کریں اور کسی نتیجے پر پہنچ سکیں۔ یہی اس ہاؤس کا مقصد ہے۔

جناب سپیکر! میں unconditional اپنی ذات کی حد تک خود احتسابی کرتے ہوئے کہوں گا کہ مجھے جناب ڈپٹی سپیکر کے conduct کے بارے میں باہر جا کر بات نہیں کرنی چاہئے تھی۔ میں اپنی حد تک اس پر openly and candidly apologize کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ اس ہاؤس کی روایات کو مد نظر رکھتے ہوئے اور رولز کے اندر رہ کر بات کروں۔ مجھے چاہئے کتنی بھی ضروری بات کرنی ہوتی ہے لیکن آپ کا اشارہ ہوتا ہے تو میں فوراً بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں personal explanation پر اس بات کی وضاحت کرنا چاہتا تھا۔ Because it was blown out of proportion in the media. میں نے خود یہ محسوس کیا کہ مجھے اس پر اپنی وضاحت دے دینی چاہئے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ہی میں ضمناً آپ سے ایک درخواست کروں گا کہ کچھ معاملات ایسے ہیں کہ جن پر آپ کی involvement لازمی ہے۔ آپ بطور سپیکر اور دوسرے senior parliamentarians بھی on the both sides اس ہاؤس میں موجود ہیں۔ سب کا اتفاق ہے کہ یہاں پر ethics کو مد نظر رکھا جانا چاہئے کیونکہ ہم نے کچھ روایات آنے والی نسلوں کے لئے چھوڑنی ہیں۔

جناب سپیکر! آپ اس ہاؤس کے پہلے بھی سپیکر اور قائد ایوان رہے ہیں لہذا آپ ان معاملات کو سب سے بہتر سمجھتے ہیں۔ یہ ہاؤس روایات کا امین ہے۔ میری یہ درخواست ہے کہ آپ ایک کمیٹی تشکیل دے دیں۔ وہ کمیٹی فیصلہ کرے کہ کسی نے کچھ غلط کیا ہے یا نہیں؟ میں کسی point scoring اور rhetoric میں نہیں جاؤں گا اگر ماضی میں کچھ غلط conducts ہوئے ہیں تو ان پر مٹی ڈالتے ہوئے آگے چلنے کی بات کروں گا۔ یہ ٹھیک ہے کہ گورنمنٹ کے ساتھ ہماری اپوزیشن ہے اور ہم کریں گے۔

جناب سپیکر! ہمیں ان کی بات پر اعتراض ہو گا اور انہیں ہماری کسی بات پر بھی اعتراض ہو سکتا ہے لیکن

Conduct between the Chair and the House should remain as it is required to be done.

جناب سپیکر! میری آپ سے صرف یہ درخواست ہے کہ آپ مہربانی کر کے اس واقعہ کے بارے میں ایک کمیٹی تشکیل دے دیں اور وہ کمیٹی تمام باتوں کا احاطہ کر لے گی۔

جناب سپیکر! میں پورے ہاؤس کے سامنے ایک مرتبہ پھر یہ کہوں گا کہ میں نے باہر میڈیا کے سامنے جا کر جناب ڈپٹی سپیکر کے بارے میں جو الفاظ کہے ہیں ان کی بابت میں apology کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! ملک محمد احمد خان! آپ نے ethics کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے وہ ایک الگ بات ہے۔ میں نے اس واقعہ سے متعلق ساری کارروائی پڑھی اور ٹیپ بھی سنی ہے۔ جناب ڈپٹی سپیکر نے جو فیصلہ کیا وہ Chair اور سپیکر کا فیصلہ ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے درست فیصلہ کیا ہے اور اس کو کوئی بندہ انشاء اللہ undo نہیں کر سکتا۔ اگر وہ ٹیپ آپ سُنیں گے تو شرما جائیں گے۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ ہماری ہر ممکن کوشش ہوتی ہے کہ آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ جب ہم ایک اچھے انداز کے ساتھ آگے کی طرف چل رہے ہیں تو ایسی چیزیں ہمیں بہت پیچھے دھکیل دیتی ہیں اور پھر بات وہیں zero پر آ جاتی ہے۔ جہاں کہیں حکومت کو کوئی بات کہنا ضروری ہوتی ہے تو میں خود کہہ دیتا ہوں، کچھ یہاں ایوان میں کہہ دیتا ہوں اور کچھ چیئرمین کہہ دیتا ہوں۔

میرے ہوتے ہوئے حزب اختلاف کے معزز ممبران کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ کوئی زیادتی نہیں ہو سکتی۔ اس ہاؤس کا ایک decorum ہے۔ سپیکر یا جو بھی اس ہاؤس کی صدارت کرتا ہے یعنی جو اس ہاؤس کو چلاتا ہے اگر معزز ممبران اس کی عزت نہیں کریں گے تو پھر وہ custodian of House کیسے رہ سکتا ہے؟ اگر Chair کے احترام کو ملحوظ خاطر نہ رکھا جائے تو پھر یہ جنگل کا قانون ہو جائے گا۔ تالی تو دونوں ہاتھوں سے بکتی ہے اس لئے جو فیصلہ ہوا ہے وہ chapter close ہے اُس کے اوپر ہم نے کوئی compromise نہیں کرنا۔ جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: سپیکر! پوری صورت حال یہ ہے کہ وہاں پر تین چار اور بھی معزز ممبران تھے، دو منسٹر صاحبان تھے میں نے اُن کی موجودگی میں ڈپٹی سپیکر صاحب کے ساتھ ساری بات کی اور مجھے خود احساس ہوا تو میں اُس obligation کے تابع اُن کی غیر موجودگی میں آپ کے سامنے یہ کہہ رہا ہوں۔ اُن کے ساتھ میری یہ commitment ہوئی کہ اگر آپ کو میری کسی بات سے کوئی دل آزاری ہوئی ہے تو میں open House میں apology tender کروں گا حالانکہ ہاؤس میں ڈپٹی سپیکر صاحب کے ساتھ میری کوئی ایسی بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ کی تو بات نہیں ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں اسی لئے درخواست کر رہا ہوں کہ انہوں نے میرے ساتھ اس بات پر اتفاق رائے کیا میں نے کہا کہ یہ ایک معاملہ ہو گیا ہے I honestly speaking میں without any reason کہ میں حزب اختلاف سے ہوں یا کوئی حزب اقتدار سے ہے

Honest to God I say that اس کرسی کا تقدس نہیں ہوگا تو ہاؤس کا تقدس نہیں ہوگا میں اپنے دل سے conviction کے ساتھ یہ بات کہہ رہا ہوں۔ یہ میری بڑی honest opinion ہے اور یہی سارے ہاؤس کی opinion ہے کہ اگر کسی جگہ پر یہ چیز ایسے ہوئی ہے تو اس کا بہترین حل یہ ہے کہ آپ senior parliamentarians پر مشتمل ایک کمیٹی constitute کر دیں۔۔۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! وہ issue ختم ہو گیا ہے ناں! اب اس issue کو نہیں چھیڑنا کیونکہ اب وہ chapter close ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری ایک تجویز ہے اس کو ماننا یا نہ ماننا جیسے آپ بہتر سمجھیں گے۔ اس ہاؤس میں جب سے یہ اسمبلی وجود میں آئی جب آپ کا سپیکر کالیکشن ہوا اس وقت میری کچھ بھی رائے ہو، میں ذاتی طور پر یہ سمجھتا تھا کہ اس طرح کا scene یہاں پر نہیں ہونا چاہئے لیکن یہاں پر وہ scene ہوا۔ آج آپ سے میری یہ درخواست ہوگی کہ آپ اپنے پاس بلا لیں اگر ڈپٹی سپیکر صاحب اس چیز پر آمادہ نہیں ہوں گے تو۔۔۔

جناب سپیکر: وہ میں نہیں بلاؤں گا کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کسی کی ذات کا سوال نہیں ہے یہ اس ہاؤس کا سوال ہے اس لئے وہ chapter close ہے۔ بات یہ ہے کہ آپ کو پتا ہے کہ جب آپ میرے پاس آتے ہیں تو میں confidence میں بہت ساری ایسی باتیں آپ کے ساتھ share بھی کرتا ہوں پھر بعد میں مجھے ایک دو دفعہ افسوس بھی ہوا کہ آپ کے ساتھ جو لوگ تھے انہوں نے جا کر ان باتوں کو میڈیا کی نذر کیا میری تو یہ کوشش ہوتی ہے کہ میں افہام و تفہیم کے ساتھ حکومت اور آپ کو اکٹھا لے کر چلوں اور انشاء اللہ یہ کوشش ہمیشہ رہے گی لیکن جہاں تک اس ہاؤس کے تقدس اور عزت کا سوال ہے تو اس پر کوئی compromise نہیں ہوگا۔ اس پر اور کوئی بات ہو ہی نہیں سکتی انہوں نے جو فیصلہ کیا ہے وہ انشاء اللہ implement ہونا ہے اس کے علاوہ اگر کوئی بات ہے تو وہ آپ ضرور کر لیں۔ جی، جناب سميع اللہ خان!

جناب سميع اللہ خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ملک محمد احمد خان نے بڑی اچھی بات کی اور میرا خیال ہے کہ انہوں نے ہر ممبر کے لئے ایک سبق دیا کہ ہر ممبر کو چیز کے تقدس کا کیسے خیال رکھنا چاہئے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ ادھوری بات ہے۔ مکمل بات یہ ہے کہ ہر ممبر کو اس چیز کے تقدس کا خیال رکھنا چاہئے اور اس چیز کو بھی اس چیز کے تقدس کا خیال رکھنا چاہئے۔ یہ یکطرفہ نہیں ہو سکتا اگر اس چیز پر بیٹھ کر ایک معزز سپیکر Custodian of the House کی جگہ وہ پاکستان مسلم لیگ (ق) کے سربراہ بن کر گفتگو کریں، اگر ان کے ذہن سے اپنے اُس پانچ سالہ اقتدار کی، اب میں لفظ تلخ نہیں کہوں گا کہ وہ بات نہ نکلے اور حزب اختلاف بات کرے تو جو جواب حکومت نے دینا ہے وہ جواب چیز کی طرف سے آئے تو اُس دن اس چیز کا تقدس وہ سپیکر پامال کرتا ہے جب وہ غیر جانبدار نہیں رہتا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ یہاں چار اور صوبائی اسمبلیاں ہیں، ایک سینیٹ اور ایک قومی اسمبلی ہے وہاں اس سے زیادہ ہنگامہ آرائی ہوتی ہے۔ مجھے ابھی تک یاد ہے تب میں اس ہاؤس کا ممبر نہیں تھا میں نے وہ footage دیکھی کہ چیئر پر رانا محمد اقبال خان بیٹھے تھے اور اس حکومت کے ایک منسٹر صاحب نے "بکواس نہ کرو" اور اس طرح کی language استعمال کی لیکن میں آج رانا محمد اقبال خان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! سابق سپیکر اسمبلی رانا محمد اقبال خان ہمارے لئے قابل احترام ہیں۔ ہمارے کسی وزیر نے پچھلے دور میں ایسی کوئی بات نہیں کی یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔

جناب سميع اللہ خان: جناب سپیکر! مجھے بات wind up تو کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ wind up کر لیں۔

جناب سميع اللہ خان: جناب سپیکر! پورے پاکستان میں یہی اسمبلی ہے کہ یہاں اسمبلی سیکرٹریٹ نے غلط footage بنا کر چھ معزز ممبران کو باہر بٹھایا اور پھر میڈیا نے اُس پر لعن طعن بھی کی اور اب یہ دوسرا واقعہ ہو گیا ہے۔ میں ملک محمد احمد خان کے بعد بڑی ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں ہمیں اس میں آپ سے کوئی رعایت نہیں چاہئے اگر یہ فائنل ہے تو فائنل ہی صحیح۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں، فائنل ہی ہے بس۔ آپ کی بات فائنل ہو گئی ہے تو بس ٹھیک ہو گیا۔ ملک محمد احمد خان! یہ کہہ رہے ہیں کہ جو پیچھے ہو گیا ہے وہ بھی ہمارا ہی قصور ہے۔

MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT
(Muhammad Aslam Iqbal, Mian): Mr Speaker! Point of personal explanation

جناب سپیکر: جی، میاں محمد اسلم اقبال!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! پہلی بات یہ ہے کہ ابھی ملک محمد احمد خان نے جو باتیں کی ہیں اب ملک محمد احمد خان خود ہی اس بات کا اندازہ کر لیں۔ جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ میں انہیں بڑے اچھے انداز میں معزز ممبر ہی کہوں گا کیونکہ یہ ہمارے بھائی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہاں پر بیٹھے ہوئے ایک منسٹر نے سابقہ دور میں سپیکر صاحب کو یہ کہا اور یہ ان کے الفاظ ہیں میرے الفاظ نہیں ہیں کہ "بکواس بند کرو"۔۔۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا محمد اقبال خان! پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میرے بھائی جناب سمیع اللہ خان نے پتا نہیں کہاں سے پڑھ لیا ہے؟ ایسے الفاظ نہیں کہے گئے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میرے خیال میں میرے بھائی کو شاید کوئی غلط فہمی ہوئی ہے انہوں نے جو بات کی ہے اگر میں وہ بات سن لیتا تو میں فوری طور پر اس پر نوٹس نہ لیتا تو پھر میں انسان تھا، آپ کیا بات کرتے ہیں؟ (تہققے)

جناب سپیکر: رانا محمد اقبال خان! شکریہ۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں حزب اختلاف میں تھا اور رانا محمد اقبال خان چیئر کر رہے تھے۔ سارے صحافی دوستوں کو پتا ہے، اسمبلی کے رپورٹرز کو بھی پتا ہے، سابق سپیکر ٹری اسمبلی کو بھی پتا ہے، ملک محمد احمد خان، جناب محمد ارشد ملک، میاں عرفان عقیل دولتانہ، جناب محمد وارث شاد اور باقی بھی جتنے دوست پچھلی اسمبلی میں تھے اور اس اسمبلی کا بھی حصہ ہیں ان سب کو پتا ہے۔

جناب سپیکر! چیئر کی طرف سے مجھے چند لفظ کہے گئے۔ اس پر میں نے بائیکاٹ کیا۔ یہ الفاظ چیئر نے کہے تھے اس کے بعد جو معاملات ہوئے وہ سارے ہاؤس کو معلوم ہیں۔ میری طرف سے ایسی کوئی بات نہیں تھی جس طرح معزز سابق سپیکر صاحب نے فرمایا ہے تو بالکل ایسی کوئی بات نہیں تھی۔ یہ ان کا قصور نہیں ہے بلکہ اس سیٹ کا قصور ہے جس پر یہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ اس سیٹ کا قصور ہے کہ اس حصے میں جو بھی بیٹھے گا وہ الٹی بات کرے گا۔ یہ اتنے حصے کا قصور ہے۔ یہ کم از کم اتنا خیال کر لیتے کہ میں اس پر بہتان لگا رہا ہوں۔ ملک محمد احمد خان نے جو بات کی ہے وہ ایک رُخ ہے اور یہ دوسرا رُخ ہے۔

جناب سپیکر: چلیں کوئی بات نہیں۔ آپ کا پوائنٹ آگیا ہے۔ آپ کی بات کی سچائی کی تصدیق سابق سپیکر صاحب نے ہاؤس کے اندر کر دی ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! جناب کے احکامات کے سامنے ہمارا سر تسلیم خم ہمیشہ ہوتا ہے۔ میں اسی ضمن میں ایک تجویز عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس ایوان کو بہتری کے ساتھ چلانے کے لئے قواعد میں ترامیم کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ میں نہایت ادب سے عرض کروں گا کہ ہمارے اجلاس کی کارروائی کو کیمرہ بھی cover کر رہا ہوتا ہے اور ریکارڈنگ بھی ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود لوگ ٹکر جاتے ہیں۔ اس حوالے سے دوسرے ممالک میں یہ ہے کہ ایک دو دفعہ کے بعد کوئی تیسری دفعہ ایسا کام کرے تو ان کی طرح قواعد میں ترامیم کی جائیں اور کوئی سزا مقرر کی جائے جس سے بہتر نتائج سامنے آئیں گے۔ جس بہترین طریقے اور اخلاق کے ساتھ آپ سمجھا رہے ہیں اس طرح کئی لوگ سمجھنے والے نہیں ہوتے۔ اگر ہم میں سے بھی کوئی ہو تو آپ ہمیں بھی اسی طرح سزا دیجئے گا لیکن اب اس ترمیم کی ضرورت ہے۔ اس طرح یہ لامتناہی سلسلہ کہ

ایک دفعہ کیا، دوسری دفعہ کیا، پھر تیسری دفعہ بھی کیا اور کہا کہ ٹھیک ہے کہ دو دن باہر بیٹھیں گے تو ہمارے حق میں کوئی تقریر کر لے گا اور یہ معاملہ ختم ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اس میں کوئی ترمیم لائی جائے اور اگر کوئی تیسری دفعہ ایسی حرکت کرتا ہے تو کم از کم اس کی سبلی میں کٹوتی کی جائے۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین! ٹھیک ہے آپ کا پوائنٹ آگیا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! تشریف رکھیں۔ ہمارے معزز ڈپٹی سپیکر صاحب جس وقت چیز کر رہے تھے میں اس گفتگو کی ٹیپ آپ کو سنوا دوں گا۔ آپ خود حیران ہو جائیں گے کہ کیا یہ گفتگو پارلیمانی گفتگو ہے اور کیا اس طرح سپیکر کے ساتھ کیا جاتا ہے؟ اگر یہ بات نہ ہوئی ہوتی تو ہم خواجہ اس کو کیوں issue بناتے۔ انہوں نے ساری پچھلی باتیں بھی کر دی ہیں کہ پہلے بھی سب جھوٹ تھا اور یہ سارا کچھ وہی ہے۔ کیا یہ کوئی طریق کار ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں نے معزز ڈپٹی سپیکر کے ساتھ ان کے چیمبر میں جا کر commitment کی تھی۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی وہ بات صحیح ہے میں نے سن لیا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ہماری وہاں پر جو بات طے پائی تھی وہ میں نے آپ کے گوش گزار کرنی ہے۔ اس میں یہ طے پایا تھا کہ ایک کمیٹی بنادیں گے۔

تحریک التوائے کار

(۔۔۔ جاری)

جناب سپیکر: وہ بات ہو گئی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ اب ہم تحریک التوائے کار لیتے ہیں۔ محترمہ مومنہ وحید کی تحریک التوائے کار ہے۔ جی، محترمہ! اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

ڈاکٹر اور پیرامیڈیکل سٹاف کو فیس شیئر نہ دینے کا معاملہ

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ جناح ہسپتال لاہور کے پیرامیڈیکل سٹاف اور ریڈیالوجسٹ (ڈاکٹرز) نے مجھے براہ راست آگاہ کیا کہ محکمہ صحت کی جانب سے متعدد احکامات جاری کئے جانے، لاہور ہائی کورٹ لاہور کی جانب سے واضح فیصلہ آنے اور پرائم منسٹر آفس اسلام آباد کے لیٹر نمبر 2019/PA&GW/Punjab-1/21545/4/135166 مورخہ 29 جنوری 2019 کے حوالے سے محکمہ صحت، حکومت پنجاب کے لیٹر نمبر SO(RMC)8-19/2018 مورخہ 25 مارچ 2019 کے ذریعے جس میں پرنسپل علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور کو ہدایت کی گئی کہ فیس شیئر کی تقسیم بمطابق گورنمنٹ شیئر-45 فیصد، ڈاکٹروں کا شیئر-35 فیصد اور پیرامیڈیکل سٹاف کا شیئر-20 فیصد ادائیگی کو یقینی بنایا جائے لیکن پرنسپل علامہ اقبال میڈیکل کالج اور ایم ایس جناح ہسپتال لاہور پیرامیڈیکل سٹاف اور ریڈیالوجسٹ (ڈاکٹرز) کو پنجاب حکومت کی پالیسی اور احکامات کے مطابق شیئر دینے کو قطعی طور پر تیار نہیں ہیں جس کی وجہ سے حکومتی رٹ بری طرح متاثر ہو رہی ہے اور جناح ہسپتال کے پیرامیڈیکل سٹاف اور ریڈیالوجسٹ (ڈاکٹرز) میں انتہائی غم و غصہ اور اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر صحت!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! لاہور ہائی کورٹ کی رٹ پیش نمبر 2014/17827 مورخہ 02-01-2019 کے فیصلہ کی روشنی میں پرنسپل علامہ اقبال میڈیکل کالج / جناح ہسپتال لاہور نے شیئر ڈسٹری بیوشن کمیٹی نمبر JHL/14777 مورخہ 17-04-2019 قائم کی۔ کمیٹی نے بحوالہ نمبر JHL/15392 مورخہ 20-04-2019 ہائی کورٹ کے فیصلہ کو من و عن لاگو کرنے کی اپنی سفارشات پیش کی ہیں۔ جس پر پرنسپل علامہ اقبال میڈیکل کالج / جناح ہسپتال لاہور نے ڈائریکٹر فنانس کو بحوالہ

نمبر AIMC/10893 مورخہ 22-04-2019 میں ہدایات جاری کی ہیں کہ لاہور ہائی کورٹ اور کمیٹی کے فیصلہ کی روشنی میں تین دن کے اندر شیئر تقسیم کیا جائے۔ ڈائریکٹر فنانس نے بحوالہ 159/D.F/AIMC/JHL dated 22-4-2019 نے تمام متعلقہ محکمہ جات سے ملازمین کی لسٹیں مانگ لی ہیں تاکہ پرنسپل علامہ اقبال میڈیکل کالج/جناح ہسپتال لاہور کے احکامات کی روشنی میں شیئر تقسیم کر دیا جائے۔

جناب سپیکر! اس ضمن میں مزید یہ عرض ہے کہ محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن حکومت پنجاب نے شیئر ڈسٹری بیوشن فارمولے میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف میں شیئر تقسیم کا جائزہ لینے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے۔ کمیٹی جدید تقاضوں اور موجودہ صورتحال کے مطابق نیا شیئر ڈسٹری بیوشن فارمولا تجویز کرے گی۔ اس فارمولا کو وزیر اعلیٰ صوبائی کابینہ کی منظوری کے بعد لاگو کرنے کے لئے جاری کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کچھ Reports lay کی جانی ہیں۔ جی، وزیر قانون!

مسودہ قانون میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز ریفرمز پنجاب 2019

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT
(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab
Medical Teaching Institutions Reforms Bill 2019.

MR SPEAKER: The Punjab Medical Institutions Reforms Bill 2019 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Specialized Health Care and Medical Education for report within two months.

رپورٹیں
(جو ایوان کی میز پر رکھی گئی)

MR SPEAKER: Minister for Law may lay by the reports!

ہسپتالوں میں سٹوریج اور ایٹو کے حوالہ سے
ادویات کے انتظام و انصرام پر سپیشل سٹڈی رپورٹ
برائے آڈٹ سال 2015-16 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT**

(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Special Study Report on Management of Medicine with Reference to Storage and Issuance in Hospitals for the Audit Year 2015-16.

MR SPEAKER: The Special Study Report on Management of Medicine with Reference to Storage and Issuance in Hospitals for the Audit Year 2015-16 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No. 2, for examination and report within one year.
Minister for Law!

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو لاہور کی کارکردگی کے حوالے
سے محکمہ داخلہ حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے
آڈٹ سال 2015-16 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT
(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Special
Study Report on Functioning of Child Protection and Welfare Bureau
Lahore, Home Department, Government of the Punjab for the Audit
Year 2015-16.

MR SPEAKER: The Special Study Report on Functioning of Child
Protection and Welfare Bureau Lahore, Home Department,
Government of the Punjab for the Audit Year 2015-16 has been laid
and is referred to the Public Accounts Committee No. 2, for
examination and report within one year. Minister for Law!

گندم کی خریداری کے حوالے سے محکمہ خوراک حکومت پنجاب کی
سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT
(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Special Study
Report on Procurement of the Wheat Food Department, Government of
the Punjab for the Audit Year 2015-16.

MR SPEAKER: The Special Study Report on Procurement of the
Wheat Food Department, Government of the Punjab for the Audit Year
2015-16 has been laid and is referred to the Public Accounts
Committee No. 2, for examination and report within one year. Minister
for Law!

سپیشل ڈرائنگ اکاؤنٹس کے حوالے سے
حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے
آڈٹ سال 2015-16 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT
(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Special Study
Report on Special Drawing Accounts (SDA) Government of the
Punjab for the Audit Year 2015-16.

MR SPEAKER: The Special Study Report on Special Drawing
Accounts (SDA) Government of the Punjab for the Audit Year 2015-16
has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No. 2,
for examination and report within one year. Minister for Law!

ڈیٹ مینجمنٹ کے حوالے سے محکمہ خزانہ حکومت پنجاب کی سپیشل
سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT
(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Special Study
Report on Debt Management by Finance Department, Government of
the Punjab for the Audit Year 2015-16.

MR SPEAKER: The Special Study Report on Debt Management by
Finance Department, Government of the Punjab for the Audit Year
2015-16 has been laid and is referred to the Public Accounts
Committee No. 2, for examination and report within one year. Minister
for Law!

لیپ ٹاپ کمپیوٹرز کی فراہمی کے ذریعے طلباء میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کے فروغ کے حوالے سے ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT

(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Special Audit Report on Advancement of Information Technology Amongst Students through provision of Laptop Computers, Higher Education Department, Government of the Punjab for the Audit Year 2015-16.

MR SPEAKER: The Special Audit Report on Advancement of Information Technology Amongst Students through provision of Laptop Computers, Higher Education Department, Government of the Punjab for the Audit Year 2015-16 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No. 2, for examination and report within one year. Minister for Law!

"پنجاب کے پوٹوہار ریجن کے بارانی علاقوں کے آبی ذخائر کی ترقی کے حوالے سے محکمہ پی اینڈ ڈی، حکومت پنجاب کی پرفارمنس آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT

(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Performance Audit Report on The Project "Water Resources Development (Through Construction of 200 Mini Dams Revised 400 Mini Dams alongwith command area Development) of Potohar Region Barani Areas of

Punjab", Government of the Punjab, P&D Department for the Audit Year 2015-16.

MR SPEAKER: The Performance Audit Report on the Project "Water Resources Development (Through Construction of 200 Mini Dams Revised 400 Mini Dams alongwith command area Development) of Potohar Region Barani Areas of Punjab", Government of the Punjab, P&D Department for the Audit Year 2015-16 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No. 2, for examination and report within one year.

جناب سپیکر: اب طارق مسیح گل سانحہ سری لنکا کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں لہذا محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سانحہ سری لنکا کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سانحہ سری لنکا کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

اس تحریک کی مخالفت نہیں کی گئی لہذا سوال یہ ہے کہ:
 "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت
 قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سانحہ سری لنکا کے حوالے
 سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"
 (تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

سری لنکا میں ایسٹر کے موقع پر دہشتگردی کی پُر زور مذمت

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:
 "پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان سری لنکا میں ایسٹر کے موقع پر ہونے والی دہشت
 گردی جس میں تقریباً 300 سے زیادہ افراد جاں بحق ہوئے تھے ان کی
 پُر زور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ خداوند باری تعالیٰ ان کے
 پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان سری لنکا میں ایسٹر کے موقع پر ہونے والی دہشت
 گردی جس میں تقریباً 300 سے زیادہ افراد جاں بحق ہوئے تھے ان کی
 پُر زور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ خداوند باری تعالیٰ ان کے
 پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے لہذا سوال یہ ہے کہ:
 "پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان سری لنکا میں ایسٹر کے موقع پر ہونے والی دہشت گردی جس میں تقریباً 300 سے زیادہ افراد جاں بحق ہوئے تھے ان کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ خداوند باری تعالیٰ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔"
 (قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔
 جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

اسمبلی میں معزز ممبران کے لئے سہولیات فراہم کرنے کا مطالبہ

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ پنجاب اسمبلی میں سہولیات کے حوالے سے دلوانا چاہتا ہوں۔ میں خاص طور پر پنجاب اسمبلی کے کینے ٹیریا کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں جو کہ ممبران پنجاب اسمبلی کے لئے مختص ہے وہاں پر سہولیات کی انتہائی کمی ہے۔ وہاں پر غیر متعلقہ اشخاص بیٹھے ہوتے ہیں اور proper seating کا کوئی بندوبست نہیں ہے۔ وہاں پر proper food بھی serve نہیں ہوتا اور اس جگہ کا کوئی decorum نہیں ہے لہذا اس حوالے سے آپ کی توجہ درکار ہے کہ وہاں پر کوئی proper arrangement کیا جائے کیونکہ وہاں پر بے شمار معزز ممبران نے بیٹھنا ہوتا ہے اور خاص طور پر اپوزیشن سے جو ممبران تعلق رکھتے ہیں ان کے لئے وہی ایک جگہ ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات جس کے لئے آپ کی توجہ درکار ہے وہ یہ ہے کہ valet car parking کی بہت سخت ضرورت ہے کیونکہ جب کوئی ممبر گاڑی لے کر آتا ہے تو اس کے لئے یہ essential ہو جاتا ہے کہ وہ ڈرائیور کو ساتھ لے کر آئے کیونکہ بسا اوقات بہت دور parking car کی جگہ ملتی ہے۔ آج کل تو چھوٹی چھوٹی جگہوں پر valet car parking ہے اور

سارا دن ڈرائیور بے چارے انتظار میں بیٹھے رہتے ہیں تو اس سے بہتر ہے کہ ممبران خود drive کر کے آئیں اور اپنی گاڑی parking والوں کو دیں اور وہ ممبران جب واپس آئیں تو وہ ہی ان کو گاڑی واپس لا کر دے دیں تو آپ canteen and valet car parking کے حوالے سے کوئی instructions pass on کریں۔ شکریہ

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ بات پہلے بھی غالباً ڈاکٹر صاحب نے کی تھی لہذا سیکرٹری اسمبلی اس معاملے کو seriously take up کریں اور وہاں پر proper security کا انتظام رکھیں کہ سوائے ممبران یا ان کا کوئی guest کے سوا کوئی کیفے ٹیریا میں نہ جائے اور وہاں پر فوڈ کو الٹی بہتر ہونی چاہئے۔ چودھری مظہر اقبال آپ ایک تکلیف کریں ہم آپ ہی کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنادیتے ہیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: چودھری مظہر اقبال! آپ پھر بیٹھ کر اس معاملے کو sort out کر لیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ

زیر و آرنوٹس

جناب سپیکر: اب ہم زیر و آرنوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیر و آرنوٹس جناب طاہر پرویز کا ہے وہ اسے پیش کریں۔

ضلع خانیوال محکمہ سکولز ایجوکیشن سے ریٹائر ہونے والے ملازمین

کو رخصت مع واجبات کی ادائیگی میں مشکلات کا سامنا

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو کہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ ضلع خانیوال محکمہ سکولز ایجوکیشن سے ریٹائرڈ ہونے والے ملازمین کو leaves encashment کی ادائیگی میں مشکلات پیدا کی جا رہی ہیں جب تک ریٹائرڈ ہونے والا ہر ملازم

متعلقہ ضلعی آفیسر اور متعلقہ کلرک کے ساتھ لین دین نہیں کرتا اس کو یہ گرانٹ نہیں دی جاتی اور فنڈز نہ ہونے کا بہانہ کر کے ٹر خا دیا جاتا ہے کیونکہ گورنمنٹ ہائی سکول چک نمبر 15/L127 گلا نوالہ کے ریٹائرڈ ملازم کو یہ ادائیگی نہیں کی جا رہی ہے لہذا مجھے اس مسئلہ پر زیر و آور کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کر لیں۔ آپ سب لوگ معزز ممبر کی بات خاموشی کے ساتھ سنیں۔ ہمارے منسٹر صاحب بھی آگئے ہیں۔ جی، طاہر صاحب!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہ تو specific ایک کیس ہے جس کو میں discuss کر رہا ہوں جو کہ چک نمبر 15/L127 گلا نوالہ کے ریٹائرڈ ملازم کے حوالے سے ہے اور اس کا نام محمد سلیم ہے۔ ان کے ساتھ کچھ اور ملازمین بھی ہیں جن کو بھی ابھی تک ادائیگی نہیں کی جا رہی جن میں محمد رمضان ولد اسحاق صاحب ہیں یہ بھی ٹیچر تھے جو کہ 2018 میں گلا نوالہ سے ریٹائرڈ ہوئے ہیں۔ اپنی دو بیٹیوں کی اس ٹیچر نے شادی کرنی ہے اور وہ پیسوں کے لئے در بدر کی ٹھو کریں کھا رہے ہیں جبکہ ان کا وہ بنیادی حق ہے۔ اس ٹیچر نے ساری زندگی گورنمنٹ کی ملازمت کی اور ہماری قوم کے بچوں کو تعلیم دی اور ان کو پڑھایا لکھایا اور اس قابل بنایا کہ وہ اپنے علاقے اور ملک کا نام روشن کر سکیں لیکن آج وہی شخص اپنی leave encashment کی ادائیگی کے حصول کے لئے دھکے کھا رہا ہے جس سے اس نے اپنی بچیوں کی شادی کرنی تھی۔ وہاں پر ہوا کیا ہے، ہوا یہ ہے کہ یہی کیس پہلے بھی take up کیا گیا تھا اس میں محترمہ بینش فاطمہ ہیں جو کہ سپیشل ایڈیشنل سیکرٹری ایجوکیشن تھیں جنہوں نے اس وقت فون کر کے متعلقہ ڈسٹرکٹ آفیسر کو کہا لیکن وہاں پر رؤف صاحب جو کہ کلرک ہیں وہ پیسوں کی ڈیمانڈ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی کے شیروانی صاحب نے اس کی recommendation کرنی تھی ان کے پاس دو مرتبہ یہ ٹیچر ز پیش ہوئے اور انہوں نے اس حوالے سے ان سے بات کی تھی۔

جناب سپیکر! دوسری مرتبہ جب وہ ٹیچر ز کرایہ لگا کر ان کے آفس میں گئے ہیں انہوں نے آگے سے ٹیچر صاحبان کی خدمت میں بہت غلط الفاظ پیش کئے تو میری منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے ایک شخص محمد سلیم صاحب اس سال فروری 2019 میں ریٹائرڈ ہوئے ہیں ان کے

واجبات ادا کر دیئے گئے ہیں جبکہ منسٹر صاحب مجھے بڑے درد کے ساتھ یہ بات کرنی پڑ رہی ہے اس بے چارے ٹیچر کی دو بیٹیوں کی شادی ہے اور وہ کوئی چندہ نہیں مانگ رہا وہ تو اپنی محنت کی کمائی مانگ رہا ہے اور مجھے کا حق بتا ہے کہ اُس کو اس کا حق دیا جائے۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ اس پر ایک ہائی لیول کی کمیٹی بنائی جائے۔

جناب سپیکر: نہیں، منسٹر صاحب یہ کروادیں گے اور اس میں کمیٹی کی کیا ضرورت ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہ پہلے بھی اس ہاؤس میں take up کیا گیا تھا لیکن یہ implement نہیں ہو سکا۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات صحیح ہے۔ ابھی ذرا منسٹر صاحب کا جواب لے کر پھر اس پر بات کرتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں پہلے جواب پڑھ دوں پھر انہوں نے جو پوائنٹ بتایا ہے اُس کا بھی بتا دیتا ہوں۔ تحریک ہذا کے ضمن میں گزارش ہے کہ ضلع خانیوال محکمہ سکولز ایجوکیشن سے ریٹائرڈ ملازمین کو Leave Encashment کی ادائیگی میں کسی بھی قسم کی مشکلات پیدا نہ کی جا رہی ہیں۔ جن سکولوں کے cost centre میں Leave Encashment کا بجٹ متعلقہ ہیڈ ماسٹر / ڈی ڈی او کی جانب سے مالی سال 2018-19 میں demand کیا گیا تھا اس کی گرانٹ بروقت جاری کر دی گئی تھی جن میں کسی قسم کی بددیانتی کی جاتی ہے اور نہ ہی فنڈز نہ ہونے کا بہانہ بنایا جاتا ہے۔ اسی طرح گورنمنٹ ہائی سکول L-15/127 کے ہیڈ ماسٹر کی جانب سے بھی مالی سال 2018-19 Leave Encashment کی مد میں بجٹ demand نہ کیا گیا جس کی وجہ سے مذکورہ ملازمین کو Leave Encashment کی ادائیگی بروقت نہ ہو سکی لہذا مذکورہ سکول کے cost centre میں re-appropriation کر کے Leave Encashment کی ادائیگی ایک ہفتے کے اندر کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر! میں ان کے issue پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ معزز ممبر اس بندے کا نام مجھے بتائیں جس کا کیس delay ہوا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر delay ہوا ہے تو یہ بالکل زیادتی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ایسا کریں کہ آپ خود اس کو take up کریں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں خود اس کو take up کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ فون کریں کہ 2019 میں جو ریٹائر ہوئے ہیں ان کو پیسے مل گئے ہیں لیکن اس آدمی کی بیٹیوں کی شادی ہے اس کو پیسے کیوں نہیں ملے۔ ویسے بھی نیچے جو لوگ بیٹھے ہوتے ہیں وہ ایسا ہی کرتے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں ابھی اس کو take up کر لیتا ہوں لیکن کمیٹی بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ آپ کا کام ہے لہذا آپ خود اس کیس کو اپنے ہاتھ میں لیں اور ان سے بات کریں ورنہ ہم سب کو ادھر اسمبلی میں بلا لیں گے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! جی، ایسا ہی ہو گا۔

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! اب ٹھیک ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوتا ہے لہذا اب اجلاس کل بروز منگل مورخہ 30- اپریل 2019 دوپہر 2:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

منگل، 30- اپریل 2019

(یوم الثلاثاء، 24- شعبان المعظم 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: نواں اجلاس

جلد 9: شماره 7

411

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 30- اپریل 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات و مانی پروری اور اطلاعات و ثقافت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

- 1- مسودہ قانون لوکل گورنمنٹ پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 10 بابت 2019)
ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون لوکل گورنمنٹ پنجاب 2019، جیسا کہ سینیڈنگ کمیٹی برائے مقامی حکومت و سماجی ترقی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔
ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون لوکل گورنمنٹ پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔
- 2- مسودہ قانون دلچ پنجائیتیں اور نمبر ہڈ کونسلز پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 11 بابت 2019)
ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون دلچ پنجائیتیں اور نمبر ہڈ کونسلز پنجاب 2019، جیسا کہ سینیڈنگ کمیٹی برائے لوکل گورنمنٹ و سماجی ترقی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔
ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون دلچ پنجائیتیں اور نمبر ہڈ کونسلز پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔

413

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کانواں اجلاس

منگل، 30- اپریل 2019

(یوم الثالثه، 24- شعبان المعظم 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں سہ پہر 3 بج کر 26 منٹ پر زیر صدارت

جناب سپیکر جناب پرویز الہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا
وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِبَةً ۖ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ
وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۖ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ۖ
إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ
أَنْ يَحْمِلَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا
جَهُولًا ۝

سورة الاحزاب آیات 69 تا 72

مومنو! تم ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے موسیٰ (کو عیب لگا کر) رخ پھنچایا تو اللہ نے ان کو بے عیب ثابت کیا۔ اور وہ اللہ کے نزدیک آبرو والے تھے (69) مومنو! اللہ سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو (70) وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے گا (71) ہم نے (بار) امانت کو آسمانوں اور زمین پر پیش کیا تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اس کو اٹھا لیا۔ بے شک وہ ظالم اور جاہل تھا (72) واما علینا الا البلاغ

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

جا زندگی مدینے سے جھونکے ہوا کے لا
 شاید حضور ہم سے خفا ہیں منا کے لا
 کچھ ہم بھی اپنا چہرہ باطن سنوار لیں
 بُوکرن سے کچھ آئینے عشق و وفا کے لا
 دنیا بہت ہی تنگ مسلمان پہ ہو گئی
 فاروق کے زمانے کے نقشے اٹھا کے لا
 باطل سے دب رہی ہے پھر امت رسول کی
 منظر ذرا حسین سے پھر کر بلا کے لا
 مغرب میں مارا مارا نہ پھر اے گدائے علم
 دروازہ علی سے یہ خیرات جا کے لا

سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری اور اطلاعات و ثقافت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری اور اطلاعات و ثقافت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 988 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! نہیں جس کا سوال ہو اس کو آنا چاہئے اس لئے آپ ان کے behalf پر سوال نہیں کر سکتے لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ہم قواعد کے مطابق on behalf سوال کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! یہ بھی قواعد و ضوابط میں شامل ہے کہ میں کسی کو allow کروں یا نہ کروں لہذا میں آپ کو allow نہیں کر رہا کیونکہ ممبر جس کا سوال ہو اس کو خود یہاں پر حاضر ہونا چاہئے۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرا سوال نمبر 1025 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ وائلڈ لائف کے بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

* 1025: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 2008 سے 2018 تک محکمہ وائلڈ لائف کو کتنا بجٹ سال وار فراہم کیا گیا اور اس عرصہ میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے؟

- (ب) کون سی جنگلی حیات نایاب ہو رہی ہیں اور 2008 سے 2018 تک جنگلی حیات کے تحفظ کے لئے عوام میں شعور اجاگر کرنے کے لئے محکمہ نے کیا اقدامات اٹھائے؟
- (ج) صوبہ بھر میں کون سی جنگلی حیات جنگلوں میں پائی جاتی ہیں اور کیا انہیں برآمد کرنے کا کوئی منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے؟
- (د) کیا جنگلی حیات کے تحفظ کے لئے نجی شعبہ کا تعاون حاصل کیا جا رہا ہے؟
- وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):
- (الف) 2008 تا 2018 محکمہ وائلڈ لائف کو فراہم کئے گئے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	بجٹ
2008-09	231.487 ملین
2009-10	269.212 ملین
2010-11	359.595 ملین
2011-12	417.755 ملین
2012-13	512.156 ملین
2013-14	578.064 ملین
2014-15	647.461 ملین
2015-16	638.695 ملین
2016-17	673.775 ملین
2017-18	698.778 ملین
2018-19	845.377 ملین

جنگلی حیات کے تحفظ کے لئے اٹھائے گئے اقدامات:

وائلڈ لائف پروٹیکشن فورس سالٹ ریج کا قیام 2008-09 میں عمل میں لایا گیا جس میں سابقاً فوجیوں کی بطور وائلڈ لائف انسپکٹرز اور وائلڈ لائف واپرز تقرری کی گئی۔ جنگلی حیات کے تحفظ کے لئے وائلڈ لائف پروٹیکشن فورس کو تین ڈیفنڈر اور آٹھ سنگل کیبن گاڑیاں فراہم کی گئیں اور 2011 میں 100 کے قریب وائلڈ لائف واپرز صوبہ بھر میں بھرتی کئے گئے۔ اڑیاں و دیگر وائلڈ لائف کے تحفظ کے لئے ضلع میانوالی اور چکوال میں کالا باغ سی بی او اور پوٹھوہار سی بی او کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جنگلی حیات کی غیر قانونی درآمد اور برآمد کی روک تھام کے لئے صوبہ بھر میں ویجیلنس سکوڈ تشکیل دیئے گئے۔ وائلڈ لائف پروٹیکشن فورس پولستان کو مزید فعال بنانے کے لئے کئی خالی اسامیوں پر

بھرتی کی گئی، پندرہ وائلڈ لائف واپس زاور انسپکٹرز بھرتی کئے گئے اور صوبہ بھر میں جنگلی حیات کے محفوظ علاقوں میں جنگلی جانوروں کی حفاظت اور دیکھ بھال کے نظام کو مزید بہتر بنایا گیا۔

(ب) نایاب ہونے والی جنگلی حیات میں عام چیتا، انڈس ڈولفن، گرے گوڈل، وائٹ بیکڈ ولپرز، مصری گدھ، ماہی خور بلی اور اود بلاء شامل ہیں۔ عوام میں جنگلی حیات کے تحفظ کا شعور اُجاگر کرنے کے لئے محکمہ جنگلی حیات کی مختلف انواع کی معلومات پر مبنی، غیر قانونی شکار کی روک تھام، قانونی شکار کے قواعد و ضوابط و اخلاقیات اور جنگلی حیات کی قدرتی ماحول میں اہمیت کے حوالے سے تحریری مواد تیار کر کے بروشرز، کتابچوں، پوسٹر ز اور اسٹکرز کی صورت میں صوبہ کے طول و عرض میں جنگلی حیات کے مختلف عالمی دنوں کی تقریبات کے انعقاد کے موقع پر عام لوگوں، طلباء و طالبات، وائلڈ لائف لورز اور ہنٹرز میں تقسیم کر رہا ہے۔

علاوہ ازیں محکمہ پرنٹ میڈیا میں جنگلی حیات کے تحفظ و فروغ کا احساس پیدا کرنے کے لئے ہینڈ آؤٹس، پریس رپورٹس، آرٹیکلز باقاعدگی سے اور وقتاً فوقتاً اشتہارات کی اشاعت کا اہتمام بھی کرتا ہے۔

مزید برآں محکمہ اپنے زیر اہتمام جنگلی حیات کی بقا اور تحفظ کے حوالے سے منعقدہ سیمینارز، ورکشاپس اور کنونشنز میں الیکٹرانک میڈیا کی مؤثر کوریج کے ذریعے عوام الناس تک اپنا پیغام بھرپور انداز میں پہنچا رہا ہے۔

(ج) صوبہ پنجاب کے صحراؤں میں چنکارہ، نیل گائے، کیریکل کیٹ، بھیریا، کالا اور بھورا تیترو وغیرہ پائے جاتے ہیں جبکہ مہاجر پرندوں میں تلور، بھٹ تیترو وغیرہ۔ دریائی اور میدانی علاقوں میں پاڑہ، نیل گائے، کالا اور بھورا تیترو، مور، انڈس ڈولفن پائے جاتے ہیں جبکہ مرغابیوں کی اکثر اقسام موسم سرما میں یہاں آتی ہیں۔ نیم پہاڑی علاقوں میں اڑیال، چنکارہ، کالا اور بھورا تیترو، چکور، سی سی، بھیریا اور پیگولین وغیرہ پائے جاتے ہیں جبکہ پہاڑوں پر بارکنگ ڈیئر (ککڑ) گوڈل، چیتا، کلج فیزنٹ اور دیگر جانور اور پرندے پائے جاتے ہیں۔

اس وقت محکمہ کے زیر انتظام 16 وائلڈ لائف پارکس اور 4 چڑیا گھر موجود ہیں جن میں مقامی جنگلی حیات کی مختلف انواع کی افزائش نسل کروائی جا رہی ہے جب مقامی جنگلی حیات کی مختلف اقسام اپنی ضروریات سے زائد ہوں گی تو انہیں برآمد کرنے کا منصوبہ زیر غور لایا جائے گا۔

مزید برآں صوبہ پنجاب کی جانب سے باقی دیگر تین صوبوں سندھ، بلوچستان اور خیبر پختونخوا کے پارکوں اور چڑیا گھروں کو جانور فراہم کئے گئے ہیں۔

(د) محکمہ نے 1974 کے وائلڈ لائف ایکٹ میں 2007 میں اہم و ضروری ترمیم کیں جن کے ذریعے نجی شعبہ کو وائلڈ لائف کے تحفظ اور بہتر افزائش نسل کے لئے اس عمل میں شامل کیا گیا اور اس وقت صوبہ میں 155 پرائیویٹ وائلڈ لائف بریڈنگ فارم چار پرائیویٹ گیم ریزرو اور پانچ سی بی اوز کام کر رہی ہیں جس سے صوبہ میں وائلڈ لائف کے تحفظ اور ان کی بہتری اور بڑھوتری میں بہت مدد ملی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! مجھے بہت تفصیل سے جواب دیا گیا ہے۔ میرے سوال کے جز (د) میں جواب دیا گیا ہے کہ 2007 میں اہم و ضروری ترمیم کیں جن کے ذریعے نجی شعبہ کو وائلڈ لائف کے تحفظ اور بہتر افزائش نسل کے لئے اس عمل میں شامل کیا گیا۔ 2007 کا بہت ایک پرانا سلسلہ چل رہا ہے اب تو 2019 ہے، کیا منسٹر صاحب بتائیں گے کہ کس طریقے سے اس قانون کو update کرنا ہے کیونکہ اس پر بہت سال گزر چکے ہیں اور بہت سی باتیں ہو گئی ہیں، وائلڈ لائف کو تحفظ دینے کے لئے ابھی بھی بہت سی گنجائش باقی ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ جہاں پر ہماری salt range زیادہ ہے وہاں پر ہماری پانچ CBOs کام کر رہی ہیں جو وائلڈ لائف کی ان species کو جو تقریباً نایاب ہو رہی تھیں protect کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں آپ کو صرف یہ request کرنا چاہوں گا کہ جیسے اڑیال ہماری بڑی نایاب species تھی جو کہ شکار کی وجہ سے بہت کم ہو رہی تھی کیونکہ ایک species جو That is considered to be in danger کی range میں آجائے تو 300، 400 یا 500 کی range میں CBOs کی وجہ سے لہذا اس کو ہم پچھلے دو تین سال کی لگاتار محنت کے بعد 5000 کی range میں CBOs کی وجہ سے لے آئے ہیں اور اس کے علاوہ ان کی art Natural habitat کے لئے کلر کھار، پوٹھوہار، کالا باغ اور جہلم میں وائلڈ لائف لوورز ایسوسی ایشن دن رات محنت کر رہی ہے۔

جناب سپیکر! Endangered species کے حوالے سے انشاء اللہ ہم بہتری کی طرف جارہے ہیں اور ان کے شکار کے لئے ہم قانون بھی تبدیل کر رہے ہیں وہ قوانین اس وقت ہمارے لاء ڈیپارٹمنٹ میں vetting کے لئے گئے ہوئے ہیں جیسے ہی وہ vet ہو کر آئیں گے تو ان کے قوانین میں تبدیلی ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! میں محترمہ عظمیٰ کاردار کی خدمت میں عرض کروں گا کہ ایک نمل جھیل ضلع میانوالی، آڑا بشارت ضلع چکوال، خیری مورت ضلع اٹک اور ہیڈ بلوکی ضلع قصور میں نیچرل پارکس بھی بنا رہے ہیں تاکہ وہاں نیچرل وائلڈ لائف کی protection کے ساتھ ساتھ tourism promote ہو اور وائلڈ لائف کی endangered species بھی بچ جائیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں ان کے جواب سے مطمئن ہوں مجھے بس یہ بتادیں کہ تلور کی protection کے لئے یہ کیا اقدامات کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ تلور کی protection کے حوالے سے پوچھ رہی ہیں۔ وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! تلور ان کے سوال میں شامل نہیں تھا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ویسے ہی اگر آپ کے پاس اس حوالے سے انفارمیشن ہے تو بتادیں۔ وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کر دیتا ہوں کہ تلور بھی endangered species میں آتا ہے اور جتنی بھی endangered species ہیں ان پر ہم نے by-laws بنا رہے ہیں جس طرح میں نے گزارش

کی ہے وہ vetting کے لئے لاء ڈیپارٹمنٹ کے پاس بھیجے ہوئے ہیں۔ تلور because it is a migratory bird یہ سائبریا سے آتے ہیں جس میں تلور، بیٹر، تیترا اور مرغابی شامل ہیں تو یہ ہمارے permanent birds نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 1515 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! سوال نمبر 1056 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں ڈینگی کے کنٹرول کے لئے کئے گئے اقدامات سے متعلق تفصیلات

*1056: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈینگی کے کنٹرول کے لئے محکمہ ماہی پروری نے 2008 سے 2018 تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں تفصیلات فراہم فرمائیں؟

(ب) محکمہ ماہی پروری نے لاروے خاتمہ کے لئے کون سی قسم کی مچھلیاں کہاں پانی میں چھوڑی ہیں اور ان سے کس حد تک لارو ختم ہوا؟

(ج) 2008 سے 2018 تک حکومت نے محکمہ ماہی پروری کو ڈینگی لاروے کے خاتمہ کے لئے کتنے فنڈ دیئے ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) حکومت پنجاب کی طرف سے محکمہ ماہی پروری پنجاب کو مچھلی کے ذریعے ڈینگی لاروے کے خاتمہ کا ٹاسک اکتوبر 2011 میں دیا گیا۔ محکمہ ماہی پروری کی طرف سے 2011 سے 2018 تک اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	پانیوں کی مانیٹرنگ کی تعداد	مچھلیوں کی تعداد	مچھلی سے سٹاک کئے گئے پانیوں کی تعداد	آگاہی مہم میں تقسیم کئے گئے اشتہارات کی تعداد
2011	562	1,54,900	186	500
2012	2,079	10,03,400	750	7,000
2013	4,140	16,02,200	1,362	16,000
2014	3,723	14,74,400	1,925	17,000
2015	7,218	20,39,800	2,386	45,300
2016	15,470	19,18,100	2,382	78,900
2017	12,072	19,10,000	1,862	72,300
2018	9,704	20,38,950	1,545	76,500

(ب) محکمہ ماہی پروری نے مچھلیوں کی دس اقسام پر فشریز ریسرچ انسٹیٹیوٹ مناواں میں ریسرچ کی اور تین اقسام (تلاپیہ، پنٹیس، گراس کارپ) کو مچھر کا لاروا کھانے کے لئے سٹاک کرنے کے لئے منتخب کیا گیا۔ محکمہ کے جانب سے پنجاب کے تمام اضلاع میں سروے کیا گیا اور مچھلی کو سٹاک کرنے کے لئے موزوں پانیوں کی نشاندہی کی گئی۔ ان پانیوں کو 2011 سے ہر سال مچھلیوں کی مطلوبہ تعداد کے مطابق سٹاک کیا جاتا ہے جس کی تفصیل سوال نمبر (الف) کے جواب میں موجود ہے۔ مچھلیوں کو سٹاک کرنے کے بعد ان پانیوں میں مختلف اقسام کے مچھروں کے لاروے کو ختم کرنے میں بھرپور مدد ملی۔

(ج) حکومت پنجاب کی طرف سے محکمہ ماہی پروری پنجاب کو مچھلی کے ذریعے ڈینگی لاروے کے خاتمہ کا ٹاسک اکتوبر 2011 میں دیا گیا۔ 2011 سے 2018 تک حکومت پنجاب کی طرف سے فراہم کئے گئے فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر سدر	مالی سال	رقم (روپے)
-1	2011-12	87,00,000
-2	2012-13	21,00,000
-3	2013-14	11,00,000
-4	2014-15	19,00,000
-5	2015-16	18,00,000
-6	2016-17	18,10,000
-7	2017-18	33,25,000

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! صوبہ میں ڈینگی کے کنٹرول کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟ اس سوال کا جواب میرے پاس تو نہیں آیا۔

جناب سپیکر: آپ نے کون سا جواب پوچھا ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! یہ جنگلی حیات و ماہی پروری کا جواب ہے لیکن میرے سوال کا جواب پتا نہیں کدھر ہے؟

جناب سپیکر: آپ کا سوال کون سے جز پر ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! ڈینگی کے کنٹرول کے لئے کئے گئے اقدامات کے متعلقہ تفصیلات مانگی تھیں لیکن انہوں نے صرف ماہی پروری کا جواب دیا ہے۔

جناب سپیکر: یہ ماہی پروری کا ہی جواب دیں گے اور کس چیز کا دیں گے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہ رہی تھی کہ انہوں نے پنجاب کے حوالے سے جو آئندہ اقدامات کئے ہیں اس میں اس وقت ان کو کتنی کامیابی حاصل ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: ان آٹھ ماہ میں کتنی کامیابی حاصل ہوئی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! کیا ڈینگی کے لئے؟

جناب سپیکر: نہیں، ڈینگی سے آپ کا کیا تعلق ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! انہوں نے ڈینگی کا ہی پوچھا تھا۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! انہوں نے ڈینگی کے کنٹرول کے لئے جو اقدامات کئے ہیں اس میں کتنی کامیابی حاصل ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: یہ ماہی پروری لکھا ہوا ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میں اس پر عرض کرتا ہوں۔ محترمہ نے سوال میں یہ کہا ہے کہ ڈینگی کے کنٹرول کے لئے محکمہ ماہی پروری نے 2008 سے 2018 تک کیا اقدامات کئے ہیں تو اس پر میں یہ کہوں گا کہ 2011 میں ڈینگی کے انٹی ڈینگی پروگرام میں محکمہ ماہی پروری کو بھی شامل کیا گیا کیونکہ ہمارے پاس ایک خاص قسم کی مچھلی ہے جو ڈینگی کے لاروے کو کھاتی ہے حالانکہ purely یہ ڈینگی محکمہ ماہی پروری کا کام نہیں ہے البتہ اس میں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ، پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی، ایل ڈی اے اور دیگر محکمے شامل ہیں۔ اس کے لئے ہم نے تقریباً 55 ہزار پانیوں میں جہاں ہماری hatcheries تھیں جہاں stagnant water تھا اس کی inspection کروائی۔ اس کے علاوہ تقریباً ایک کروڑ 21 لاکھ مچھلی کا وہ بچہ ان پانیوں میں چھوڑا جو ڈینگی کے لاروے کو کھاتا ہے۔

جناب سپیکر! میرے پاس اس کا pamphlet بھی ہے جو میں محترمہ کو دکھا سکتا ہوں۔ ہمارے محکمہ ماہی پروری کے بس میں جو ہے وہ کر رہے ہیں۔ یہ اگر مزید کہیں گی تو میرے پاس facts and figures بھی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔

MR MUHAMMAD ARSHAD MALIK: Mr Speaker! On his behalf.

جناب سپیکر: جی، سید عثمان محمود کو خود آنا چاہئے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ نے her پر پابندی لگائی ہے لیکن his پر سوال کرنے دیں۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ ایک سوال کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1516 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

الحرماء کو نسل کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*1516: سید عثمان محمود: کیا وزیر اطلاعات و ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) الحمراء کونسل میں ایگزیکٹو ڈائریکٹر کی اسامی کس کیڈر کی ہے؟
- (ب) ایگزیکٹو ڈائریکٹر کی تعیناتی کے لئے کتنا تجربہ ہونا چاہئے اور کس بناء پر اس کو تعینات کیا جاتا ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ادارے کو چلانے کے لئے ادب و ثقافت سے تعلق رکھنے والوں کا انتخاب نہیں کیا جاتا؟
- (د) کیا حکومت مذکورہ اسامی پر ادب و ثقافت سے تعلق رکھنے والے افسران کو تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
- وزیر اطلاعات و ثقافت (سید مصصام علی شاہ بخاری):**

- (الف) لاہور آرٹس کونسل کے قانون مجریہ 2002 اور ریگولیشنز 2010 (ترمیم شدہ) کے تحت ایگزیکٹو ڈائریکٹر کا عہدہ گریڈ 20/21 کا ہے۔ تاہم کیڈر مخصوص نہیں کیا گیا اور صرف اتنا کہا گیا ہے کہ ایگزیکٹو ڈائریکٹر کی تعیناتی حکومت کرے گی۔
- (ب) لاہور آرٹس کونسل کے قانون اور ریگولیشنز میں تجربہ کا تعین نہیں کیا گیا۔
- (ج) اب تک ادارے کو چلانے کے لئے جن اصحاب کا تقرر کیا گیا ان کا تعلق مختلف محکموں سے تھا۔ تاہم موجودہ ایگزیکٹو ڈائریکٹر، اطہر علی خان کا تعلق متعلقہ شعبہ یعنی محکمہ اطلاعات و ثقافت سے ہے اور وہ ادب و ثقافت سے کماحقہ واقف اور اس شعبے میں وسیع تجربے کے حامل ہیں۔
- (د) مذکورہ اسامی پر اس وقت تعینات آفیسر اطہر علی خان کا تعلق ادب و ثقافت سے ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال میں یہ پوچھا گیا تھا کہ ایگزیکٹو ڈائریکٹر کی تعیناتی کے لئے کتنا تجربہ ہونا چاہئے اور کس بناء پر اس کو تعینات کیا جاتا ہے؟ اس کا جواب آپ خود بھی پڑھ لیں کہ لاہور آرٹس کونسل کے قانون اور ریگولیشنز میں تجربہ کا تعین نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر اس میں تجربہ بھی نہیں ہے تو موجودہ ڈائریکٹر کس گریڈ کا ہے، اس کی تعیناتی کو کتنا عرصہ ہو گیا ہے اور اس کو کس کو الیفیکشن کی بنیاد پر تعینات کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اطلاعات و ثقافت (سید مصصام علی شاہ بخاری): جناب سپیکر! ہمارے موجودہ ایگزیکٹو ڈائریکٹر گریڈ 19 کے ہیں البتہ گریڈ 20/21 سے بھی ہوتے ہیں، PCS اور CSS آفیسر بھی اس پوسٹ پر آسکتا ہے اور محکمہ سے بھی لیا جاسکتا ہے۔ ڈی جی پی آر جو محکمہ اطلاعات سے منسلک ہے وہاں سے یہ آفیسر ڈیپوٹیشن پر آئے ہوئے ہیں جو گریڈ 19 کے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ چونکہ بیسویں اور اکیسویں گریڈ کی یہ ایگزیکٹو ڈائریکٹر کی سیٹ ہے جس کے لئے proper قابلیت اور اہلیت ہونی ضروری ہے۔ کیا یہ اہل اور قابل بندہ اپنے tenure میں post کر دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ ایسا کوئی ارادہ رکھتے ہیں؟

وزیر اطلاعات و ثقافت (سید مصصام علی شاہ بخاری): جناب سپیکر! یہ مجھے نام دے دیں تو ہم consider کر لیں گے کیونکہ یہ اٹھارہویں گریڈ والے کو بیسویں گریڈ کی سیٹ پر لگانے کے کافی ماہر ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ مرشد بھی ہیں، ہاتھ پھیر کر بندہ نکال لیتے ہیں اور دم درود کر کے یہ ویسے ہی بندہ مار دیتے ہیں۔ میرے لئے سید مصصام علی شاہ بخاری بڑے قابل احترام ہیں۔ جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر موصوف سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے تحریری طور پر یہ کہا ہے کہ بیسویں یا اکیسویں گریڈ کا بندہ ہونا چاہئے۔ یہ اس بات کو بھول جائیں اور آپ ان سے کہیں کہ اب رونا چھوڑ دیں کہ پہلے اٹھارہویں گریڈ کا لگتا تھا۔ یہ کم از کم ریاست مدینہ کا ہی لحاظ کر لیں اور اس پوسٹ پر کسی اہل بندے کو لگا دیں۔ یہ کب تک لگا دیں گے اس حوالے سے کوئی ٹائم فریم دے دیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ تلاش شروع کر دیں۔

وزیر اطلاعات و ثقافت (سید مصصام علی شاہ بخاری): جناب سپیکر! تلاش کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے charge لینے سے پہلے ہی یہ آچکے تھے۔ میں نے ان کا کام دیکھا ہے اور بالکل ٹھیک ہے۔ کہیں پر یہ بھی نہیں لکھا کہ گریڈ 19 کا ہی ہو گا۔ باقی ان کی مہربانی کہ یہ مجھے مرشد کہہ رہے ہیں لہذا میں ان کی افطاری پر جاؤں گا تو وہاں ان کو ریاست مدینہ سمجھاؤں گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب محمد افضل کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد افضل: جناب سپیکر! سوال نمبر 1104 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حکومت کا صوبہ میں دو کروڑ پودے لگانے کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

* 1104: جناب محمد افضل: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و مانی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے پانچ سالوں میں صوبہ میں دو کروڑ پودے لگانے کا منصوبہ شروع کیا ہے ان درخت / پودے لگانے کے لئے کتنا سالانہ بجٹ مختص کیا جائے گا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو ہر ضلع میں ان کی اوسط تعداد کیا ہوگی اور کیا ان میں پھلدار پودے بھی شامل کئے جاسکیں گے خصوصاً بہاولپور ڈویژن کے اضلاع جہاں پھلدار پودے جلدی پروان چڑھتے ہیں تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و مانی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ بلکہ محکمہ جنگلات موجودہ حکومت کی سرپرستی میں سال 20-2019 سے 24-2023 تک ان پانچ سالوں میں ایک لاکھ 76 ہزار 208 ایکڑ رقبہ پر 12 کروڑ 79 لاکھ 27 ہزار پودہ جات ذخیرہ کی صورت میں لگائے جائیں گے۔ مزید برآں 45 ہزار 761 یونیو میل پر 2 کروڑ 29 لاکھ 40 ہزار 500 پودہ جات نہروں اور سڑکات کے

کنارے لائنوں کی صورت میں لگائیں جائیں گے۔ یہ پودہ جات پورے پنجاب میں مختلف منصوبوں کے تحت لگائے جائیں گے۔ سال وار بجٹ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	بجٹ
1-	2019-20	3- ارب 16 کروڑ 32 لاکھ 23 ہزار 394 روپے
2-	2020-21	4- ارب 95 کروڑ 70 لاکھ 71 ہزار
3-	2021-22	3- ارب 27 کروڑ 71 لاکھ 45 ہزار
4-	2022-23	ایک ارب 40 کروڑ 86 لاکھ 85 ہزار
5-	2023-24	12 کروڑ 23 لاکھ 20 ہزار

(ب) ہر ضلع میں جو پودے لگائے جائیں گے اُن میں پھلدار پودے بھی شامل ہیں۔ بہاولپور ڈویژن کے اضلاع میں بھی پھلدار پودے لگائیں جائیں گے۔ ہر ضلع میں اوسطاً 30 سے 35 لاکھ پودا جات لگائے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد افضل: جناب سپیکر! جز (الف) میں تھا کہ کیا بہاولپور ڈویژن میں 2019-20 کا ٹارگٹ پورا کر لیا گیا ہے اور کتنے پودے ضلع وار لگائے گئے ہیں، تفصیلات بتادی جائیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! ان کا سوال تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے پانچ سالوں میں صوبہ میں دو کروڑ پودے لگانے کا منصوبہ شروع کیا ہے جس کا جواب یہ ہے کہ یہ درست نہ ہے۔ محکمہ جنگلات کی موجودہ آنے والی پالیسی جس میں ہمارے وزیر اعظم کا سونامی پروگرام والا وژن بھی ہے۔ میں بڑے وثوق سے یہ بات کر رہا ہوں کہ محکمہ جنگلات کی اپنی plantation اور سالہا سال سے ناجائز قابضین والی جو زمینیں ہم نے دوسرے محکموں سے retrieve کروائی ہیں اُن کو ملا کر اگلے چار سے پانچ سالوں میں انشاء اللہ 47 کروڑ 21 لاکھ پودے لگانے ہیں۔

جناب سپیکر! اگلی بات یہ ہے کہ کئی اضلاع میں چند لاکھ پودے زیادہ لگائیں گے اور کئی اضلاع میں کم لگائیں گے کیونکہ that depends on the availability of land in that specific district. ہر ضلع میں تقریباً ایک کروڑ 32 لاکھ پودے بنیں گے۔ اگر یہ بہاولپور کا

پوچھیں گے تو میرے پاس تفصیل ہے اور بڑی اچھی varieties ہیں۔ کیکر، شیشم، بکائن وغیرہ جیسی اچھی varieties کے پودے بہاولپور میں لگیں گے۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد افضل!

جناب محمد افضل: جناب سپیکر! میری دوسری گزارش یہ ہے کہ چونکہ بہاولپور کا زیادہ علاقہ چولستان ریگستان ہے، وہاں پر پانی کی بھی کمی ہے اور نیچے پانی brackish ہے تو کیا اُس کو بھی پراجیکٹ میں شامل کیا گیا ہے اور چولستان میں کون کون سے پودے لگانے کے لئے prefer کئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ ہم نے پنجاب کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک ہمارا نار تھ پنجاب ہے مثلاً مری، کوٹلی ستیاں اور کہوٹہ جہاں پر natural اور easy plantation ہوتی ہے اُس کے لئے علیحدہ plantation ہوگی۔ گوجرانوالہ، سیالکوٹ، نارووال کے علاقوں میں بارشیں زیادہ ہوتی ہیں اُن کے لئے علیحدہ plantation ہوگی۔

جناب سپیکر! اب ڈاکٹر صاحب کا جو حکم ہے اس کے مطابق میں یہ کہوں گا کہ میری جیسے درخت یا درختوں کی وہ قسمیں جو پانی تھوڑا پیتی ہیں تو چولستان اور جنوبی پنجاب والی بیلٹ چاہے وہ بہاولپور ڈویژن یا ڈی جی خان ڈویژن ہے وہاں کے لئے ہماری plantation علیحدہ ہوگی اور جو north areas ہیں ان کے لئے علیحدہ ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ چولستان کے حوالے سے پوچھ رہے ہیں کہ وہاں پر آپ نے کوئی ایسی چیزیں identify کی ہیں کہ وہاں پر کون سا درخت ہو سکتا ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! وہاں پر میری، ارجن اور Muscat قسم کے درخت لگائیں گے جو پانی کی کمی سے متاثر نہیں ہوں گے کیونکہ ہمارا زیر زمین پانی کم ہو رہا ہے اور محکمہ آبپاشی والے بھی شور مچا رہے ہیں کہ پانی نہیں ہے تو ہم نے شجرکاری تو اب اسی طرح ہی کرنی ہے ناں لیکن وہاں پر بھی plantation ہوگی اور انشاء اللہ ہوگی جس سے پنجاب سرسبز نظر آئے گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سوال کے جز (الف) میں معزز وزیر نے سال وار تفصیل دی ہے جس میں 2019-20 کی 2020-21 کی، 2021-22 کی، 2022-23 کی اور 2023-24 کی ہے جبکہ جواب دیتے ہوئے ساتھ یہ بھی فرمایا ہے کیونکہ یہ وزیراعظم کے وژن کے مطابق ہے تو ہمارا خدشہ یہ ہے کہ جس طرح پہلے ایک بلین درخت کا بتایا گیا اور چین میں جا کر اس کو پانچ بلین کہا گیا تو اس حوالے سے اس ہاؤس میں وضاحت دے دیں کہ یہ اس وژن کے مطابق کہیں out of the proportion خود ہی expand تو نہیں کر جائیں گے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ اس وقت فارسٹ ڈیپارٹمنٹ تین، چار مختلف پروگراموں پر چل رہا ہے۔ ہمارے فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کی پہلی مثال ہے کہ ہمارے دو seasons ہوتے ہیں جیسے اب موسم بہار چل رہا ہے اور اس کے بعد ہمارا مومن سون شروع ہو جائے گا تو ایک تو ہم اس pattern پر چل رہے ہیں۔ دوسرے نمبر پر Government Plant for Pakistan Programme کے تحت ہمارے وزیراعظم کا جو وژن ہے کہ ہم نے پنجاب اور پورے پاکستان میں 10- ارب درخت لگانے ہیں، وہ پروگرام ہمارا علیحدہ سے چل رہا ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے مختلف محکمہ جات سے زمینیں retrieve کرائی ہیں اس کا پروگرام علیحدہ چل رہا ہے اور پھر تقریباً تین ہزار ایکڑ، میں کنال نہیں کہہ رہا بلکہ تین ہزار ایکڑ فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کی زمین retrieve ہوئی ہے اس کا ہمارا پروگرام علیحدہ چل رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے یہ lump sum گزارش کی ہے کہ اگلے پانچ سالوں میں اتنے

درخت لگائیں جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 1525 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شمیم آفتاب کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 1107 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: محکمہ جنگلات کے ملازمین اور لکڑی کی فروخت سے متعلقہ تفصیلات

*1107: محترمہ شمیم آفتاب: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و مانی پروری ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ جنگلات کے کل کتنے ملازمین تعینات ہیں؟
 (ب) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ جنگلات کے ملازمین کی ملی بھگت سے کروڑوں روپے کی لکڑی غیر قانونی طریقے سے ضلع سرگودھا کے جنگلات سے فروخت ہو رہی ہیں؟
 (ج) یکم جون 2013 سے یکم مئی 2017 تک محکمہ جنگلات کے کتنے ملازمین غیر قانونی لکڑی کی کٹائی میں ملوث پائے گئے، ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و مانی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف)

نام اسی	کل تعداد	پر اسمیاں	خالی اسمیاں
مہتمم جنگلات	01	01	0
نائب مہتمم جنگلات	01	0	0
ایمن جنگلات	02	01	01
ہیڈ کلرک	01	01	0
سینئر کلرک	01	0	01
جونیئر کلرک	07	07	0

05	10	15	فارسیٹر
37	64	101	فارسٹ گارڈ
0	01	01	پٹواری
01	0	01	ٹریکٹر ڈرائیور
0	02	02	جیپ ڈرائیور
0	01	01	ٹیوب ویل آپریٹر
0	07	07	نائب قاصد
0	04	04	چوکیدار
0	01	01	مالی
01	0	01	خاکروب

(ب) یہ درست نہ ہے اس کے علاوہ کسی قسم کے نقصان کی صورت میں محکمہ ہذا بذریعہ

فارسٹ ایکٹ 1927 ترمیم شدہ (2010) کے ذریعے فوری کارروائی عمل میں لاتا ہے

(ج) یکم جون 2013 سے یکم مئی 2017 تک محکمہ جنگلات کا کوئی ملازم بھی غیر قانونی لکڑی کی

کٹائی میں ملوث نہ پایا گیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ خالی اسامیاں کب تک fill کر لی

جائیں گی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! ان کا ضلع

سرگودھا کے بارے میں سوال ہے جس میں میری گزارش ہے کہ 147 ہمارے پاس ٹوٹل

strength ہے جس میں سے 100 اسامیاں filled ہیں جن پر لوگ کام کر رہے ہیں جبکہ

147 اسامیاں خالی ہیں کیونکہ آپ کو پتا ہے کہ پچھلے دس سالوں میں جس lavish طریقے سے پنجاب

میں بے دردی سے خرچے کئے گئے تو ہم austerity مہم پر چل رہے ہیں اور یہ صرف سرگودھا

میں 47 سیٹیں خالی نہیں ہیں بلکہ محکمہ جنگلات، وائلڈ لائف اور فشریز کے پورے محکمہ کو دیکھیں تو

ہماری یہ خالی اسامیاں سینکڑوں میں بنیں گی۔ اللہ کرے گا کہ جب نیا بجٹ بنے گا تو پھر یہ ساری

اسامیاں fill کر لی جائیں گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جواب میں ہے کہ وہاں پر غیر قانونی اور ملی بھگت سے کوئی لکڑی چوری نہیں ہوئی ہے لیکن مجھے پتا چلا ہے کہ ملازمین نے ہی وہاں کے پورے جنگل کے جنگل خالی کر دیئے ہیں تو آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہاں پر کوئی لکڑی چوری نہیں ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! یہ درست نہیں ہے ضلع سرگودھا میں کسی قسم کی لکڑی چوری نہیں ہوئی ہے اور ہمارے پاس فارسٹ ایکٹ 1927 2010 with amendment موجود ہے۔ اگر کوئی ایسا case ان کے علم میں ہے لیکن میرے علم میں نہیں ہے اور میں نے بڑا categorically اور بڑا minute detail کے ساتھ ڈیپارٹمنٹ سے پوچھا ہے کہ کوئی چوری نہیں ہے لیکن اگر پھر بھی ہماری محترمہ ایم پی اے یہ فرما رہی ہیں تو سیشن کے بعد میں انہیں پورا ریکارڈ دکھا دوں گا۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، منسٹر صاحب!

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! شاہ پور اور ساہیوال سرگودھا کے علاقہ میں چوری ہوئی ہے جو کہ میرے علم میں ہے۔

جناب سپیکر: اچھا۔ ان کے علم میں ضرور ہو گا لیکن منسٹر صاحب! اس کا حل یہ ہے کہ آپ وہاں چیک کر لیں اور اس کی انکوائری کروالیں جس میں انہیں بھی شامل کر لیں۔ یہ نشاندہی کر دیں گی تو اس طرح سے اس کا مسئلہ حل ہو گا۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! ٹھیک ہے؟

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! جی (ج) میں پوچھا ہے کہ یکم جون 2013 سے یکم مئی 2017 تک محکمہ جنگلات کے کتنے ملازمین غیر قانونی لکڑی کی کٹائی میں ملوث پائے گئے، ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی، تفصیل سے آگاہ کریں؟ اس سوال کا جواب منسٹر صاحب نے دیا ہے کہ یکم جون 2013 سے یکم مئی 2017 تک محکمہ جنگلات کا کوئی ملازم بھی غیر قانونی لکڑی کی کٹائی میں ملوث نہ پایا گیا تو؟ Is it believable؟ کیونکہ یا تو ہماری surveillance اچھی نہیں ہے It does not matter کہ آپ نے کیا جواب دیا ہے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ وہ جواب دیا ہے جو محکمہ نے آپ کو اس سال کیا ہے اور محکمہ کارروائی کے طور پر اس طرح کے جوابات آتے ہیں۔

جناب سپیکر! ہمارا مطلب ہے کہ poort surveillance system اور ناکارہ ہے۔ ہم بالکل کوئی ہاتھ نہیں ڈالنا چاہتے ورنہ کوئی علاقہ ایسا نہیں ہے جہاں پر محکمہ جنگلات کے ملازمین درختوں کی کٹائی میں ملوث نہ ہوں اور کیا ہمارے محکمے اتنے پاک صاف ہو گئے ہیں کہ ان کے ملازمین اس طرح کی embezzlement میں ملوث نہیں ہیں تو خدا را! اس کو تفصیل کے ساتھ دیکھیں۔

جناب سپیکر: چودھری مظہر اقبال! چلیں، ٹھیک ہے۔ منسٹر صاحب! اس کو ذرا چیک کر لیں۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! میری ایک گزارش ہے کہ ضلع منڈی بہاؤ الدین میں بڑا مشہور و معروف "ڈفر" نامی جنگل ہے جس کی یہ انکوائری کروالیں کہ گزشتہ سردیوں کے موسم میں لکڑی کی چوری ہوئی ہے، کتنی ہوئی ہے اور کس کے ایماء پر ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! معزز ممبر جناب مناظر حسین رانجھا یا چودھری مظہر اقبال نے جو فرمایا ہے تو اس سلسلے میں میری گزارش ہے کہ question specifically regarding Sargodha ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، یہ سرگودھا سے متعلقہ سوال ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! "ڈفر" جنگل سرگودھا میں واقع نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! معزز ممبر جناب مناظر حسین رانجھا اس کے لئے تحریک التوائے کار لے آئیں یا سوال لے آئیں تو میں اس کا جواب دینے کے لئے حاضر ہوں۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! میری پوری بات تو سن لیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہ سوال اس سے متعلقہ نہیں ہے ناں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! سرگودھا کی بات ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ بات سرگودھا کی ہو رہی ہے۔ اگلا سوال محترمہ شمیم آفتاب کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 1108 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا میں محکمہ جنگلات کے کل رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

*1108: محترمہ شمیم آفتاب: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع سرگودھا میں کل کتنا رقبہ محکمہ جنگلات کی ملکیت ہے؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ جنگلات کی زمین پر مختلف جگہوں پر غیر قانونی قبضہ ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ جنگلات کے ملازمین اس غیر قانونی قبضہ میں شامل ہیں؟
- (د) محکمہ جنگلات کی ضلع سرگودھا میں کل کتنی زمین پر ناجائز قبضہ اور مقدمات ہیں تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

- (الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ جنگلات سرگودھا فارسٹ ڈویژن کے پاس درج ذیل رقبہ جات ہیں:

چک پلاٹیشن (ایکر)	پبلہ جات (ایکر)	کینال سائیڈ (کلومیٹر)	روڈ سائیڈ (کلومیٹر)	ریل سائیڈ (کلومیٹر)
1308.63	96.00	2104.77	365.00	137.05

- (ب) درست نہ ہے۔
- (ج) درست نہ ہے۔
- (د) سرگودھا فارسٹ ڈویژن کی کسی بھی زمین پر ناجائز قبضہ ہے اور نہ ہی کوئی مقدمہ درج ہوا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! یہ بھی سوال اسی سے متعلق ہے جس میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ آپ نے جواب میں لکھا ہے کہ یہ درست نہیں ہے کہ وہاں پر یہ زمین ملی بھگت سے لوگوں نے ٹھیکے پر دی ہوئی ہے اور آپ نے کہا ہے کہ یہ درست نہیں ہے۔ پہلے جنگلات کو کاٹا گیا ہے اور ملازمین نے ہی ملی بھگت سے اسے ٹھیکے پر دیا ہوا ہے تو کیا یہ آپ کے علم میں ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! محترمہ! آپ

جز (الف) کا پوچھ رہی ہیں یا جز (ب) کا پوچھ رہی ہیں؟

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! میں جز (ب) کا پوچھ رہی ہوں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! جی: (ب) کا جواب ہے کہ یہ ایک ایسے ہی assume کیا جا رہا ہے کہ یہ زمین محکمہ جنگلات کی تھی پہلے اس پر جنگل کاٹا گیا پھر یہ زمین ٹھیکے پر دی گئی جبکہ میں categorically کہہ رہا ہوں کہ یہ درست نہیں ہے کیونکہ ہم نے کسی بھی زمین کو ٹھیکے پر نہیں دیا۔

جناب سپیکر: محترمہ! جتنا سوال ہے اسی سے متعلقہ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! میں اجلاس کے بعد منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر انہیں تفصیل سے آگاہ کروں گی کہ کون سا area ہے اور وہاں پر کیا کیا ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1157 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راجن پور میں محکمہ جنگلات کے رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

* 1157: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ جنگلات کا رقبہ کتنا ہے، اس کی تفصیل جگہ وار بتائیں؟

(ب) سال 2017-18 تا حال محکمہ جنگلات نے اس ضلع میں سال وار کتنی رقم شجرکاری مہم پر خرچ کی ہے؟

(ج) ان سالوں کے دوران محکمہ نے شجرکاری مہم کے دوران کس کس درخت کی قلمیں / پودے تقسیم کئے گئے؟

(د) ان سالوں کے دوران محکمہ نے کتنے درخت کس کس جگہ خود لگوائے ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) راجن پور فارسٹ ڈویژن کا کل رقبہ 34701 ایکڑ ہے۔ جنگل وار تفصیل درج ذیل

ہے۔

نمبر شمار	نام جنگل	کل رقبہ
1-	بیٹ باغشاہ	2127 ایکڑ
2-	بیٹ سوترہ	1468 ایکڑ
3-	رکھ پگالہ	1127 ایکڑ
4-	رکھ ڈانمہ	5512 ایکڑ
5-	کچہ شیر مہار	317 ایکڑ
6-	ریگستان شمالی	2432 ایکڑ
7-	رکھ عظمت والا	2034 ایکڑ
8-	رکھ چڑوائے واہ	1489 ایکڑ
9-	خان واہ	1827 ایکڑ
10-	رکھ کوٹ مٹھن	1042 ایکڑ
11-	رکھ کوٹلہ عیسن	5381 ایکڑ
12-	کوٹلہ حسن جامڑہ	1990 ایکڑ
13-	کوٹلہ شیر محمد	2941 ایکڑ
14-	رکھ لٹڈ ابراہم	127 ایکڑ
15-	مڈمولوی	187 ایکڑ
16-	رکھ سامن والا	140 ایکڑ
17-	رکھ مرغائی	1779 ایکڑ
18-	نور پور شرقی	183 ایکڑ
19-	نور پور غربی	296 ایکڑ
20-	نوشاہرہ	191 ایکڑ
21-	ریگستان پچادی	1748 ایکڑ
22-	رکھ شیکار پور	917 ایکڑ
23-	رقبہ نصیر	1499 ایکڑ
24-	رکھ ٹونک	163 ایکڑ
25-	ٹھل میجرانج	3084 ایکڑ
	کل رقبہ	34701 ایکڑ

(ب) راجن پور فارسٹ ڈویژن میں سال 18-2017 سے تاحال شجرکاری کی بابت مبلغ 3818400 روپے خرچ کئے گئے ہیں۔

(ج) محکمہ جنگلات راجن پور نے شجرکاری مہم کے دوران سرس، سمبل، شیشم کی قلمت اور سفیدہ، کیکر، سکھ چلین، نیم اور بکائن وغیرہ کے پوداجات تقسیم کئے۔

(د) سال 18-2017 میں رکھ کوٹ مٹھن میں 100 ایکڑ (تعدادی 72600) اور رکھ ڈائمہ میں 16 ایکڑ (تعدادی 11616) پر محکمہ طور پر شجرکاری کروائی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں ہے کہ محکمہ جنگلات کا راجن پور میں کتنا رقبہ ہے اور اس کی تفصیل جگہ وار بتائی جائے تو تفصیل تو وزیر موصوف نے بڑی detail کے ساتھ دی ہے مگر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محکمہ جنگلات کا کل کتنا رقبہ ہے اور اس کے کتنے رقبہ پر جنگلات ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! محترمہ! اپنے سوال کو دہرائیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! اپنے سوال کو دہرائیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! محکمہ جنگلات کے رقبے کا تفصیل سے جواب دیا گیا ہے مگر اس رقبے میں سے جنگلات کتنے رقبہ پر ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! محترمہ پوچھ رہی ہیں وہاں پر جنگلات کس کس جگہ پر ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! ان کا سوال یہ ہے کہ راجن پور میں محکمہ جنگلات والوں کا ٹوٹل کتنا ایریا ہے، اُس کی تفصیل بتائی جائے؟ ہم نے detail میں کہا ہے کہ 34 ہزار 701 ایکڑ ہے۔ اب اس کے بعد ان کا اگلا سوال ہے کہ محکمہ جنگلات نے ضلع میں شجرکاری پر کتنی رقم خرچ کی ہے؟ تو 18-2017 میں اب تک 38 لاکھ روپیہ

خرچ ہو چکا ہے۔ اُس کے بعد ان کی طرف سے ہے کہ شجر کاری کے دوران قلمیں اور پودے تقسیم کئے گئے؟

جناب سپیکر! محکمہ جنگلات نے specifically راجن پور میں شجر کاری مہم کے دوران سرس، سمبل، شیشم کی قلمیں بھی دیں، سفیدہ، کیکر، سکھ چین، نیم، بکائن اور دوسرے پودے بھی دیئے اور پوچھا گیا کہ ان سالوں کے درمیان کتنے درخت کس کس جگہ پر خود لگوائے؟ تو میں نے وہ بھی بڑی detail میں جواب دیا ہوا ہے کہ 116 ایکڑ رقبے پر 84 ہزار درخت۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ٹھیک ہے آپ نے پڑھ دیا ہے۔ جی، محترمہ اپنا ضمنی سوال بتائیں؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھا ہی نہیں ہے یہ تو سارا میں پڑھ چکی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! اصل میں اس طرح ہے جو آپ نے in writing پوچھا ہے اُس کا جواب انہوں نے in-writing پڑھ دیا ہے۔ اب آپ کا ضمنی سوال ہے وہ آپ کر لیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں یہی پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ جو رقبہ کی detail ہے بالکل انہوں نے ٹھیک دی ہے۔ اب اس رقبہ کے کتنے رقبے پر جنگلات ہیں؟ وزیر موصوف صاحب بتا دیں یہ کوئی irrelevant سوال تو نہیں ہے، ان کے محکمے کا ہی سوال ہے کہ کتنے رقبے پر جنگلات ہیں، مجھے یہ تو بتائیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! یہ fresh question بنے گا اس طرح نہیں ہوتا۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! یہ fresh question نہیں ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے پاس انفارمیشن ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ 2017-18 میں محکمہ جنگلات نے کل 116 ایکڑ رقبے پر 84 ہزار درخت لگائے میں نے تو ان کی قسمیں بھی بتادی ہیں کہ کون کون سی قسم کے درخت لگائے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! وزیر موصوف صاحب کے پاس میرے اس سوال کا جواب نہیں۔ چلیں میں اگلا ضمنی سوال۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اگلا سوال لے لیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! اگلا سوال نہیں ابھی اسی سوال پر اور ضمنی سوال کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، اور ضمنی سوال کر لیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! جو رقم کی تفصیل بتائی گئی کہ 38 لاکھ 18 ہزار 400 روپے شجر کاری مہم پر خرچ کئے گئے۔ میں وزیر موصوف صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اتنی رقم میں ایک بلین درخت لگائے گئے یا پانچ بلین درخت لگائے گئے اُن کی تعداد تو بتائیں کہ اس رقم میں کتنے پودے لگائے گئے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! یہ کیا کہ کتنے پودے لگائے گئے ہیں، پھر معزز ممبر کو گن کر بتا دیتے ہیں۔ اب یہ کوئی کرنے والی بات ہے کہ اب جا کر۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ کوئی سوال نہیں بتائیں اس کو disallow کر رہا ہوں۔ اگلا سوال بھی محترمہ شازیہ عابد آپ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب جواب تو دیتے نہیں ہیں۔ میرے خیال میں وزیر صاحب سوال کے حوالے سے تیار نہیں ہیں ورنہ ایسی غصہ کرنے والی تو کوئی بات نہیں تھی۔ جناب سپیکر: محترمہ اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1158 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل جام پور میں جنگلات کے رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

*1158: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) تحصیل جام پور میں محکمہ جنگلات کا کتنا رقبہ ہے، اس میں سے کتنی زمین ٹھیکہ / لیز پر دی گئی، اس کی تفصیل بتائی جائے؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ اس محکمہ کی سرکاری زمین پر ناجائز قابضین اور بااثر افراد نے قبضہ کیا ہوا ہے اگر ہاں تو کب سے؟
- (ج) سرکاری جنگلات سے لکڑی کی چوری کے کتنے مقدمات گزشتہ تین سال میں درج ہوئے اور کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟
- (د) کیا حکومت تحصیل جام پور میں ناجائز قابضین اور بااثر افراد سے زمین واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
- وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) تحصیل جام پور میں جنگلات کا کل رقبہ 7530 ایکڑ ہے۔ جس کے رقبہ کی جنگل وار تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام جنگل	کل رقبہ
1-	رکھ عظمت والا	2034 ایکڑ
2-	رکھ چڑوائے	1489 ایکڑ
3-	رکھ ریگستان پچادی + شمالی	3180 ایکڑ
4-	رکھ خان واہ	1827 ایکڑ
	کل رقبہ	7530 ایکڑ

متذکرہ بالا رقبہ میں سے 6897 ایکڑ رقبہ ساؤتھ پنجاب فارسٹ کمپنی کے حوالے کرنے کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے احکامات جاری کئے گئے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام جنگل	کل رقبہ
1-	رکھ عظمت والا	1944 ایکڑ
2-	رکھ ریگستان پچادی + شمالی	3126 ایکڑ
3-	رکھ خان واہ	1827 ایکڑ
	کل رقبہ	6897 ایکڑ

ساؤتھ پنجاب فارسٹ کمپنی نے 2663 ایکڑ رقبہ پر بڈنگ مکمل کر لی ہے اور بقایا 4234 ایکڑ رقبہ پر بڈنگ کرانا مقصود ہے۔ محکمہ جنگلات کا کوئی رقبہ ابھی تک کسی ٹھیکیدار کے حوالے نہ کیا گیا۔ کیونکہ عدالت عظمیٰ نے اس کا نوٹس لیتے ہوئے حکم دیا تھا کہ پنجاب کیبنٹ کی منظوری کے بعد اس کا فیصلہ کیا جائے۔ یہ معاملہ ابھی تک پنجاب کیبنٹ کے پاس فیصلے کے لئے زیر التواء ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ محکمہ جنگلات کے کچھ رقبہ پر ناجائز تجاوز ہے جس پر ایکشن پلان بابت واگزاری رقبہ جات مرتب کیا گیا ہے۔ عرصہ ناجائز تجاوز تقریباً 20 سال سے زائد ہے۔ تفصیل رقبہ جات درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام جنگل	رقبہ ناجائز تجاوز
1-	رکھ عظمت والا	2034 ایکڑ
2-	رکھ چڑوائے	489 ایکڑ
	کل رقبہ	2523 ایکڑ

(ج) سرکاری جنگلات سے لکڑی چوری کی بابت گزشتہ تین سالوں میں تحصیل جام پور میں کوئی مقدمہ درج نہ ہوا۔

(د) امسال رقبہ واگزار کروانے کے لئے ایکشن پلان مرتب کیا گیا ہے جلد ہی متعلقہ محکمہ ریونیو اور پولیس کے تعاون سے ناجائز قابضین سے رقبہ واگزار کروایا جائے گا۔ علاوہ ازیں ڈپٹی کمشنر نے بھی چھٹی نمبری 1165/ COL (HC) مورخہ 07-03-2019 رقبہ واگزاری کی بابت ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جس پر DPO راجن پور نے بذریعہ مراسلہ نمبر 3685 مورخہ 14-02-2019 یقین دلایا ہے کہ پولیس مین پاور کچے کے علاقے میں کریمنلز کے خلاف آپریشن میں مصروف ہے۔ جو نہی پولیس فورس آپریشن سے فارغ ہوگی مہیا کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! محکمہ جنگلات کا سوال ہے کہ کتنی زمین ٹھیکہ پردی گئی ہے اس کی تفصیل بتائی جائے؟ تو اس کے جواب میں محکمہ نے یہ کہا ہے کہ بڈنگ پر 2663 ایکڑ دی گئی ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ وہ فی ایکڑ کس حساب سے بڈنگ پردی گئی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! جولیئر اور بڈنگ والا مسئلہ ہے یہ پہلے حالات اور تھے کیونکہ اس کے اندر ایک ساؤتھ پنجاب فارسٹ کمپنی بھی تھی۔ جناب سپیکر! اب پچھلی cabinet meeting میں کمپنی کی favour میں کوئی رپورٹ نہیں آئی۔ یہ ان 56 کمپنیز میں سے ایک کمپنی تھی جو پچھلے دور میں بنی تھی تو مختلف محکموں کی جو رپورٹ آئی ہے انہوں نے کہا یہ کمپنی viable اور feasible for government نہیں ہے تو اس کمپنی کو بند کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! اب یہ رقبہ تقریباً 6 ہزار اور 900 ایکڑ جس پر ہم جنگل لگائیں گے اور اگر یہ کہیں گے کون کون سی جگہ پر تو میرے پاس وہ بھی detail ہے میں بتا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ محترمہ! آپ کا اور ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! ایک اور سوال غیر قانونی قابضین کے حوالے سے کیا گیا تھا تو اس کے جواب میں محکمے نے یہ جواب دیا ہے کہ پولیس مین پاور جو ہے وہ کچا کے علاقے میں criminals کے خلاف آپریشن میں مصروف ہے۔ تو اب وہ فارغ ہو گئی ہے تو میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ جو غیر قانونی قابضین جن کے قبضے میں ایک بہت بڑا رقبہ ہے وہ کب تک چھوڑا جائے گا؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! یہ دو رکھیں ہیں جس کو رکھتے ہیں ایک ہے رکھ عظمت والا۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ بس اتنا بتادیں کہ قبضہ کب تک ختم کروالیں گے؟ اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! اڑھائی ہزار ایکڑ پر قبضہ ہے اور یہ پچھلے بیس سالوں سے ہے، میں یہ بھی ساتھ بتانا چاہوں گا کہ پچھلے بیس سال۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ اس کو چھوڑ دیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! ہم نے ڈپٹی کمشنر، کمشنر، ڈی پی او کو کہا تو انہوں نے کہا کہ ہم کچے علاقے میں آپریشن کر رہے ہیں جیسے ہم فری ہوں گے ہمارا محکمہ ان کے پیچھے پیچھے ہے انہوں نے کہا۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں بس جلدی ہو جائے۔ جی، اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔ سوال نمبر بول دیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1178 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں درخت لگانے کے پروگرام سے متعلقہ تفصیلات

* 1178: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ میں وسیع پیمانے پر درخت لگانے کا پروگرام شروع کیا ہے؟

(ب) 2018 سے آج تک کن کن اضلاع میں کتنے درخت لگائے گئے، تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) جن اضلاع میں ابھی تک درخت لگانے کی مہم شروع نہیں ہوئی، اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) سال 2018-19 میں حکومتی منصوبے کے تحت ترقیاتی و غیر ترقیاتی بجٹ سے محکمہ

جنگلات صوبہ میں 19950 ایکڑ رقبہ پر ایک کروڑ 44 لاکھ 83 ہزار 700 پودے

بحساب 726 پودے فی ایکڑ لگائے گا۔

ایک ایکڑ میں 43 ہزار 560 مربع فٹ ہوتے ہیں۔ اور اگر پودے سے پودے کا فاصلہ 6 فٹ رکھا جائے اور قطار سے قطار کا فاصلہ 10 فٹ رکھا جائے تو ایک ایکڑ میں 726 پودے لگتے ہیں۔

$$43560/60 = 726$$

علاوہ ازیں سڑکوں اور نہروں کے کنارے 806 ایونیو میل پر 4 لاکھ 3 ہزار پودوں کی شجرکاری کی جائے گی۔

گڑھے سے گڑھے کا فاصلہ کم از کم 10 فٹ رکھا جاتا ہے اور ایک ایونیو میل میں 500 گڑھے بنائے جاتے ہیں۔

نوٹ: 19-2018 میں کل ایک کروڑ 48 لاکھ 86 ہزار 700 پودے لگائے جائیں گے

جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تقریباً تمام اضلاع میں درخت لگائے جارہے ہیں۔ جن کی تفصیل جز (ب) میں دے دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راجیلہ نعیم: معزز منسٹر صاحب سے میرا ضمنی سوال ہے کہ جز (ب) کے اندر جو پودوں کی تعداد بتائی گئی وہ ایک کروڑ 44 لاکھ 83 ہزار 700 پودے باحساب 726 پودے فی ایکڑ انہوں نے لگائے۔

جناب سپیکر! وزیر موصوف کیا یہ بتائیں گے کہ اس کی monitoring کا کیا سسٹم بنایا گیا ہے اور جو تعداد لگائی گئی تھی کیا وہ پودے ابھی تک وہاں موجود ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! اس کی monitoring کا ہمارے پاس یہ اصول ہے کہ تقریباً محکمہ جنگلات کی 16 لاکھ ایکڑ زمین ہے اس میں 60 فیصد جس کا ہمارے پاس پورا GIS ہے (Geographical Information System) اس کے ذریعے ہم ان کی monitoring کروائیں گے اور اگر محترمہ کوئی specifically دیکھنا چاہیں گی تو ہم before اور after کے images دیں گے کہ پہلے یہ جگہ یوں تھیں۔

جناب سپیکر! اب ہم آپ کو geographical information system دیں گے وہ آپ کے موبائل پر ہوگا، آپ اپنے گھر میں بیٹھ کر چیک کریں گی کہ جو جنگل جہاں لگا ہے، کیا وہ جنگل وہاں موجود ہے یا نہیں؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ اس کے مطابق تو پورا پنجاب سرسبز ہے اور اُس کے پودے بھی گنے جاسکتے ہیں اور ہمیں ہر طرف ہریالی ہی ہریالی نظر آرہی ہے۔ میرے بھائی جب ہم grass root level کی بات کر رہے ہیں تو پہلے یہ بتائیں ہم پودے گنے کی پوزیشن میں ہیں؟ ہم بیٹھ کر موبائل پر فوٹو شاپ کے ذریعے بھی بڑا کچھ کر سکتے ہیں جو ماشاء اللہ سے سوشل میڈیا کرتا ہے۔ میرا آپ سے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ آپ نے اُس کی monitoring کا کیا سسٹم بنایا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! یہ تو میں نے معزز ممبر کی سہولت کے لئے بات کی ہے ورنہ جو اتنا بڑا forest department ہے monitor تو انہوں نے کرنا ہے اور وہ کریں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ سہولت کو چھوڑیں۔ آپ صرف اتنی بات کریں جتنا انہوں نے سوال کیا ہے۔ to the point رکھیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! right جو ہم کہہ رہے ہیں وہ ڈیپارٹمنٹ کرے گا۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں یہی پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ اب تک جو اتنی تعداد میں پودے لگے ہیں قومی خزانے سے پیسا خرچ ہوا، ڈیپارٹمنٹ نے بڑی محنت کی ہم مان رہے ہیں لیکن آپ یہ بتائیں کہ وہ پودے وہاں grass root level پر موجود ہیں، اُسے کیسے گنا جاسکتا ہے؟ کیسے قائم دائم رکھیں گے وہ بتادیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کس جگہ کی بات کر رہی ہیں؟ آپ ایک specific جگہ pinpoint کریں تو اُس حوالے سے پھر منسٹر صاحب بتا سکیں گے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں عرض کر دوں کہ جب میں سوال صوبہ پنجاب کا کر رہی ہوں اور یہاں پر صوبہ پنجاب کے متعلق ہی انہوں نے جواب دیا۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! اس طرح نہیں ہوتا۔ آپ ایک specific بات کریں، آپ ایک area بتائیں؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں نے کوئی صوبہ کے پی کے کا تو پوچھا نہیں، میں تو صوبہ پنجاب کا ہی پوچھ رہی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! وہ تو منسٹر صاحب نے کہہ دیا ہے کہ وہ satellite کے ذریعے سے ہم پتا کریں گے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! کب پتا کریں گے آپ نے ایک کروڑ 44 لاکھ پودا لگا دیا ہے۔۔۔ ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! جیسے ایک ارب سے 5۔ ارب پودے ہو گئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں یہ بات اب اور ہے۔ اب اُس کو چھوڑیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں اگلا ضمنی سوال پوچھ لوں؟ یہ انفارمیشن کے لئے بھی بات ہے یہ جو دس فٹ کا انہوں نے فاصلہ رکھا ہے۔ چلیں، میں اگلا ضمنی سوال پوچھ لیتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، پوچھیں اور جلدی کریں کیونکہ ابھی آپ کے اور سوالات بھی ہیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! ٹھیک ہے میں جلدی جلدی سوال کرتی ہوں اور ان سے جلدی جلدی جواب بھی لے دیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے میں جلدی جلدی جواب لے دیتا ہوں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (ب) کے جواب میں لکھا ہے کہ پودے سے پودے کا فاصلہ چھ فٹ اور قطار سے قطار کا فاصلہ دس فٹ رکھا جائے۔ آپ کے لیڈر اس کو پندرہ فٹ کہتے ہیں اور Internationally بھی یہی ہے تو پھر ڈیپارٹمنٹ سے پوچھا جائے کہ وہ دس فٹ کے فاصلے پر کون سا پودا لگا کر بیڑا غرق کر رہے ہیں؟ یہ بات تو وٹن کے خلاف جارہی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس کا جواب briefly دے دیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! جس طرح یہ کہہ رہی ہیں کہ ان پودوں کا ہمیں پتا کیسے چلے گا؟ اس کے لئے GIS lab اور physical checking ہے۔ اگر ان کو specifically کسی چیز پر شک ہے تو ہمیں بتائیں ہم ان کو لے جا کر چیک کرا لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1280 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ میں شجرکاری مہم سے متعلقہ تفصیلات

*1280: جناب منیب الحق: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-189 اوکاڑہ کے کسی نہریاسڑک پر کوئی درخت نہ ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ حکومت نے شجرکاری مہم کا اعلان کر رکھا ہے جس کے ذریعے لاکھوں درخت لگائے جانے ہیں؟

(ج) سال 2018-19 کے بجٹ میں شجرکاری کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(د) کیا حکومت حلقہ پی پی-189 اوکاڑہ کے تمام علاقہ جات، نہروں اور سڑکوں پر درخت لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) درست نہ ہے۔ حلقہ پی پی-189 میں موجود سڑکات و انہار پر کل 2526 درختان موجود ہیں۔

- (ب) درست ہے۔ محکمہ جنگلات اوکاڑہ کو شجر کاری موسم بہار 19-2018 کے لئے 520000 پودا جات لگانے و تقسیم کرنے کا ٹارگٹ دیا گیا ہے جبکہ محکمہ جنگلات اوکاڑہ نے شجر کاری موسم بہار (جنوری 2019 تا 9-اپریل 2019) تک کل 542747 پودا جات لگائے و تقسیم کئے ہیں جو کہ کل ٹارگٹ کا 104 فیصد بنتا ہے۔
- (ج) درست ہے۔ حکومت پنجاب نے اس سال اوکاڑہ فارسٹ ڈویژن (دیپالپور پلانٹیشن پبلی پہاڑ) شجر کاری کے لئے 14.06 ملین کا بجٹ مختص کیا ہے جس سے کل 234208 پودے لگائے جائیں گئے۔
- (د) جی ہاں! محکمہ جنگلات اوکاڑہ نے مذکورہ بالا علاقہ کے لئے پودے لگانے کا پلان "

Development of Forest areas in Punjab revised-upgrade

and ongoing مرتب کیا ہے جو کہ سال 20-2019 تا 22-2021 تک مکمل ہو

گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں ایک figure دی ہے کہ اوکاڑہ پی پی-189 میں 5 لاکھ 42 ہزار 774 پودے لگائے گئے ہیں۔ میں کہنا چاہتا ہوں کہ یہ figure بالکل غلط ہے میرے حلقے میں اس تعداد کے مطابق کوئی پودے نہیں لگے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس کو چیلنج کرتا ہوں، یہ ہاؤس کو misguide کیا جا رہا ہے اور یہ figure بالکل غلط ہے لہذا اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! یہ تو ان کا point of view ہے کہ یہ جواب غلط ہے۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ان کو چھوڑیں، اپنا جواب دیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! ہمارا point of view یہ ہے کہ یہ جواب ٹھیک ہے۔ اگر ان کو شک ہے تو یہ پروگرام بنائیں ہمارا ڈیپارٹمنٹ ان کے ساتھ اوکاڑہ جائے گا اور ان کو practical inspection کرا دے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میرے خیال میں منسٹر صاحب آج تک اوکاڑہ نہیں گئے ہیں یہ میرا حلقہ ہے اور میں دن رات وہاں پر ہی رہتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ ضروری نہیں ہے کہ آپ دن رات وہاں رہتے ہیں تو آپ کو بالکل صحیح انفارمیشن ہوگی۔ منسٹر صاحب آپ کو کہہ رہے ہیں کہ میں اپنے ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین کو آپ کے ساتھ بھیج دوں گا۔۔۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! اس کی انکوائری کرالیں اور منسٹر صاحب ساتھ چلیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اس کی انکوائری کرالیتے ہیں۔ منسٹر صاحب! آپ اس کی انکوائری کرالیں اور معزز ممبر کو بھی اس میں شامل کرالیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! ہم اس کی انکوائری کرالیتے ہیں۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال جز (ج) کے حوالے سے ہے۔ ان کی جو next year کی planning ہے اس میں یہ درختوں کی figure کم کر رہے ہیں حالانکہ درخت زیادہ لگنے چاہئیں اور یہ کم کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ next year درخت کم کیوں لگا رہے ہیں؟ اگر پچھلے سال پانچ لاکھ درخت لگے ہیں تو اگلے سال دس لاکھ لگنے چاہئیں جبکہ یہ اڑھائی لاکھ لگا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ پچھلے پانچ سالوں میں plantation بالکل زیر و پر آگئی تھی۔ ہم نے تو کنکریٹ کی بجائے plantation پر زیادہ توجہ دی اور لک، سریا اور گارڈر وغیرہ پر کم توجہ دی۔ ہماری گورنمنٹ آئی ہمارے وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ کا یہ وژن تھا اور اسی وژن کے تحت ہم plantation کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! انہوں نے جو پچھلے پانچ سال کی بات کی ہے میں اس کے حوالے سے جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، بس یہ ہو گیا ہے۔ اگلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1368 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ڈپٹی ڈائریکٹر ہیڈ کوارٹر وائلڈ لائف کی اسامی پر تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

* 1368: جناب نصیر احمد: کیا وزیر جنگلات جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈپٹی ڈائریکٹر ہیڈ کوارٹر وائلڈ لائف لاہور کی اسامی پر کوئی آفیسر تعینات ہے؟

(ب) آفیسر مذکور کتنے عرصہ سے اس اسامی پر تعینات ہے؟

(ج) قانون کے مطابق اس اسامی پر تعیناتی کی مدت کتنی ہے؟

(د) پچھلے دس سالوں میں ڈپٹی ڈائریکٹر ہیڈ کوارٹر کی پوسٹ پر کون کون سے آفیسر کتنے

کتنے عرصہ سے تعینات رہے ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) جی ہاں!

(ب) آفیسر مذکور (محمد نعیم بھٹی) مورخہ 03-06-2015 سے اس اسامی پر تعینات ہیں۔

(ج) فیلڈ کی اسامیوں پر عام طور پر عرصہ تعیناتی تین سال ہوتی ہے تاہم ہیڈ کوارٹر یا اس

نوعیت کی دوسری اسامیوں پر تعینات افسران کے تجربے کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔

(د) پچھلے دس سالوں میں تعینات رہنے والے آفیسرز کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1. آغا اعجاز ابراہیم از مورخہ 05-03-2008 تا 04-06-2009

2. شفق علی از مورخہ 09-03-2009 تا 18-03-2010

3. محمد نعیم بھٹی از مورخہ 03-03-2010 تا 20-05-2013

4. سید ظفر الحسن از مورخہ 05-03-2013 تا 27-08-2013

5. شفق علی از مورخہ 08-03-2013 تا 06-03-2015

6. محمد نعیم بھٹی از مورخہ 03-03-2015 تا حال

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ اس محکمے میں ڈپٹی ڈائریکٹر کے عہدے پر جو آفیسرز تعینات ہیں ان کی لسٹ دی جائے۔

جناب سپیکر! ج: (ج) میں بتایا گیا ہے کہ فیلڈ کی اسامیوں پر عام طور پر عرصہ تین سال کے لئے آفیسر کو لگایا جاتا ہے۔ مجھے جو لسٹ دی گئی ہے اس کے مطابق ایک آفیسر سات سال سے اس سیٹ پر بیٹھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ آفیسر جو وہاں پر تشریف رکھتے ہیں تو کیا کوئی خاص وجہ ہے کہ تین سال mention کرنے کے باوجود اس کو پچھلے سات سالوں سے وہاں پر ہی بٹھایا ہوا ہے جبکہ یہاں پر دو آفیسرز ایسے ہیں جن کی کوالیفیکیشن ان سے زیادہ ہے۔ اگر کوئی خاص وجوہات ہیں تو ذرا ان کو بیان کیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! یہ جز (ب) میں نعیم بھٹی کے بارے میں پوچھ رہے ہیں جن کو 2015 میں میرے محترم بھائی کی حکومت نے ہی لگایا تھا۔ تین سال کے بعد usually تبدیلی ہوتی ہے لیکن اگر ڈیپارٹمنٹ یہ سمجھتا ہے کہ یہ آفیسر صحیح کام کر رہا ہے کیونکہ یہ ہمارا critical department ہے جس طرح میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ جنگلی حیات تو ختم ہو رہی ہیں ان حالات میں اگر کوئی آفیسر ٹھیک کام کر رہا ہو تو اگر وہ ایک سال اوپر بھی چلا جائے تو میرا خیال ہے کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! وہ 2015 میں انہی کے دور میں لگا تھا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 1507 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

میانوالی میں محکمہ جنگلات کے رقبہ، دفاتر اور عملہ سے متعلقہ تفصیلات

* 1507: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) میانوالی میں محکمہ جنگلات کا رقبہ کتنا کہاں کہاں ہے؟
- (ب) کتنے رقبہ پر جنگلات ہے اور کتنے رقبہ پر خود رو جڑی بوٹیاں ہیں؟
- (ج) سال 19-2018 میں اس ضلع کے کتنے رقبہ پر جنگل لگانے کا ارادہ ہے اور کون کون سی جگہ پر جنگل لگایا جائے گا؟
- (د) اس ضلع میں محکمہ جنگلات کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟
- (ه) اس ضلع میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(و) تحصیل پبلاں میں محکمہ جنگلات کے دفاتر کہاں کہاں ہیں اور ان دفاتر کی حالت کیسی ہے وہاں پر کتنے درخت ہیں کتنا رقبہ پبلاں شہر میں خالی اور ویران پڑا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و مائے پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) میانوالی فارسٹ ڈویژن میں محکمہ جنگلات کل رقبہ 139720.71 ایکڑ ہے۔ جو کہ درج ذیل علاقہ جات میں واقع ہے۔

1. کنڈیاں پلانٹیشن تحصیل پبلاں و ضلع میانوالی
2. ہرنولی پلانٹیشن تحصیل پبلاں و ضلع میانوالی
3. چک سرکار تحصیل عیسی خیل ضلع میانوالی
4. شلٹر بیلٹ تحصیل پبلاں ضلع میانوالی
5. چک پلانٹیشن تحصیل پبلاں ضلع میانوالی
6. پہاڑی رقبہ جات موضع پائی خیل، پہاڑی، جابا مسان ڈیرہ امید علی شاہ، تحصیل و ضلع میانوالی اور موضع مٹھا ٹک، کلونوالہ، کالا باغ تحصیل عیسی خیل ضلع میانوالی۔

(ب) 8071.83 ایکڑ رقبہ پر جنگلات موجود ہے اور 31648.88 ایکڑ رقبہ پر خود رو جڑی بوٹیاں ہیں۔

(ج) مالی سال 2018-19 کے دوران کنڈیاں اور ہرنولی پلانٹیشن میں 1413.25 ایکڑ اس کے علاوہ 111 ایوینیو میل مہاجر برانچ کے کنارے لگائے جائیں گے۔

(د) محکمہ جنگلات میانوالی فارسٹ ڈویژن میں چھ دفاتر ہیں۔ جو کہ میانوالی، کوٹ چاند نہ کنڈیاں شمالی، کنڈیاں جنوبی، لیاقت آباد میں واقع ہیں۔

(ه) فہرست ملازمین ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) تحصیل پبلاں میں محکمہ ہذا کے تین دفاتر موجود ہیں جو کہ کنڈیاں پلانٹیشن اور لیاقت آباد میں قائم کئے گئے ہیں۔ تینوں دفاتر کی حالت تسلی بخش ہے۔ اور ان میں کوئی درخت موجود نہ ہے۔ پبلاں شہر میں محکمہ جنگلات کا کوئی قابل کاشت رقبہ نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اس سوال میں ریاست مدینہ اور میں سمجھتا ہوں کہ میانوالی شہر جس کا انہوں نے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں تقریر والی بات نہ کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں تقریر والی بات نہیں کر رہا ہوں کیونکہ منسٹر صاحب ذرا لمبا جواب دینا چاہ رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: کوئی لمبا جواب نہیں ہوتا آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ میانوالی میں محکمہ جنگلات کا رقبہ کتنا اور کہاں کہاں ہے؟ محکمہ نے جو تفصیل دی ہے اس کے مطابق میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کنڈیاں، چک سرکار اور پہاڑی رقبہ جات موضع پائی خیل میں کتنے رقبہ پر لوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! انہوں نے پوچھا ہے کہ جنگلات کا رقبہ کتنا اور کہاں کہاں ہے؟ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ 39 ہزار 720 ایکڑ ہے اور جس میں کنڈیاں پلانٹیشن عیسیٰ خیل پبلاں، تحصیل پبلاں و ضلع میانوالی پلانٹیشن اور پہاڑی علاقہ جات ہیں۔ ظلم یہ ہے کہ اگر ہم جواب چھوٹا دیں تو یہ کہتے ہیں کہ وزیر صاحب تیاری کر کے نہیں آتے اور اگر تفصیل بتائیں تو پھر بھی یہ خوش نہیں ہوتے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال صرف یہ تھا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: ٹائم over ہو گیا ہے آپ صرف ایک سوال کر لیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہ میرا آخری ضمنی سوال ہے اس کے بعد جناب کے حکم کے مطابق میں بیٹھ جاؤں گا۔ میانوالی شہر کے اندر۔۔۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! شہر میں جنگل نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: چلیں، ان کا سوال سن لیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! وہ جگہ میانوالی شہر میں ہی آتی ہے۔ میانوالی کے دو این اے کے حلقے ہیں اور یہ جگہ دونوں حلقوں کے اندر آتی ہے، وہاں پر لوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ آپ شہروں کے اندر تو غریبوں کی تجاوزات کو مسمار کر رہے ہیں اور وہاں قبضہ مافیا کے خلاف کیوں ایکشن نہیں لیا جا رہا ہے۔ یہ کب تک ان کے خلاف ایکشن لینے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! اس کا جواب یہ ہے کہ میانوالی میں 8071 ایکڑ پر جنگل ہے اس کے علاقہ 31 ہزار ایکڑ پر چھوٹی جھاڑیاں ہیں۔ جہاں تک ناجائز قبضے کا تعلق ہے تو ضلع میانوالی میں جنگلات کی زمین پر قطعاً کوئی قبضہ نہیں ہے۔ جب قبضہ ہی نہیں ہے تو ہم چھڑائیں گے کیا؟

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اب وقفہ سوالات کا وقت ختم ہو گیا ہے اور سوالات بھی ختم ہو چکے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

سینئر فنکاروں کی فلاح و بہبود سے متعلقہ تفصیلات

*988: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر اطلاعات و ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت سینئر فنکاروں کو ماہانہ بیس ہزار روپے کے امدادی چیک دیتی ہے حکومت نے اس کے لئے 8 کروڑ کے فنڈز مقرر کئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ حکومت نے فنکاروں کو ملنے والی امدادی رقم دینے کا سلسلہ بند کر دیا، اس منصوبے کو کیوں بند کیا گیا اس کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اطلاعات و ثقافت (سید مصمصام علی شاہ بخاری):

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ اطلاعات و ثقافت براہ راست کچھ شاعروں، ادیبوں اور فنکاروں یا ان کے خاندانوں کو امدادی چیک دیتا ہے۔ یہ بھی درست ہے کہ امسال حکومت نے آرٹسٹس سپورٹ فنڈ کے لئے 8 کروڑ روپے مختص کئے ہیں۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ موجودہ حکومت نے فنکاروں کو ملنے والی امدادی رقم دینے کا سلسلہ بند کر دیا ہے۔ آرٹسٹ سپورٹ فنڈ کے لئے مختص 8 کروڑ روپے تادم تحریر کو تین مدت میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1- وائس آف پنجاب 13 ملین۔

2- آرٹسٹ ہیلتھ انشورنس کارڈ 60 ملین۔

3- فنکاروں کی نقد مالی مدد 70 ملین۔

ادب و ثقافت کے اداروں کے سربراہوں کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

* 1515: سید عثمان محمود: کیا وزیر اطلاعات و ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں کتنے ادب و ثقافت کے ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان اداروں کے سربراہان کا چناؤ DMG اور PCS گروپ سے کیا جاتا ہے نیز ان اداروں کے سربراہان کا ادب و ثقافت سے وابستہ لوگوں کا تقرر کیوں نہیں کیا جاتا؟

(ج) صوبہ کے ثقافتی اداروں کے سربراہان کا عرصہ تعیناتی اور تجربہ سے مطلع کیا جائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ثقافتی اداروں میں مختلف افسران کے پاس دو محکموں کے چارج ہیں اگر ہاں میں جواب ہے تو ان افسران کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اطلاعات و ثقافت (سید مصصام علی شاہ بخاری):

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ اطلاعات و ثقافت کے ماتحت تین ثقافتی ادارے کام کر رہے ہیں۔

جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- لاہور آرٹس کونسل لاہور (الحرماء)

2- پنجاب کونسل آف دی آرٹس (پکار)

3- پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لیگنچ، آرٹ اینڈ کلچر (پلاک)

(ب) اوپر بیان کردہ ثقافتی اداروں کی تقرری محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن حکومت

پنجاب کرتا ہے۔ ان کی تقرری کا طریقہ درج ذیل ہے۔

ایگزیکٹو ڈائریکٹر لاہور آرٹس کونسل لاہور (الحرماء)

ایگزیکٹو ڈائریکٹر لاہور آرٹس کونسل لاہور کی تقرری، لاہور آرٹس کونسل کے سروسز

رولز جلد (اول) کے مطابق ٹرانسفر، ڈیپوٹیشن یا کنٹریکٹ کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔

ایگزیکٹو ڈائریکٹر پنجاب کونسل آف دی آرٹس (پکار)

(i) پنجاب آرٹس کونسل میں ایگزیکٹو کو تعینات کرنے کے لئے قابلیت و تجربہ

پنجاب آرٹس کونسل کے ریگولیشنز میں درج ہے۔ جو کسی بھی منظور شدہ

یونیورسٹی سے ایم اے / ایم ایس سی، سوشل سائنس، فائن آرٹس زبان و ادب

یا اس کے مساوی کم از کم سیکنڈ ڈویژن ہو۔ پنجاب آرٹس کونسل کے ایگزیکٹو

ڈائریکٹر کے لئے عمومی انتظامیہ / اکاؤنٹس / منصوبہ بندی کا کم از کم 17 سالہ

تجربہ ضروری ہے۔

(ii) تقرری ایگزیکٹو ڈائریکٹر بذریعہ تبادلہ

سرکاری آفیسر جو کہ گریڈ 19 کا حامل ہو، مخصوص مدت کے لئے یا ٹرانسفر کے

ذریعے تعینات کیا جاسکتا ہے۔

(iii) تقرری ڈائریکٹر ڈویژنل آرٹس کونسلز

پنجاب آرٹس کونسل کے ڈپٹی ڈائریکٹر کو ترقی کے بعد ڈائریکٹر کے عہدہ پر تقرر

کیا جاتا ہے۔

ڈائریکٹر جنرل پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگویج، آرٹ اینڈ کلچر (پلاک)
پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگویج، آرٹ اینڈ کلچر ایکٹ 2004 کے سیکشن 9 کے تحت
ادارے کا سربراہ ڈائریکٹر جنرل ہوتا ہے۔ جس کی تعیناتی حکومت پنجاب کے طرف سے
ٹرانسفر کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔

- (ج) اوپر بیان کردہ تجربہ کے ساتھ ثقافتی اداروں کے سربراہان کی تقرری و عرصہ تعیناتی
محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن حکومت پنجاب کا اختیار ہے۔
(د) اوپر بیان کردہ ثقافتی اداروں کے سربراہان کے پاس کسی دوسرے محکمے کا اضافی چارج نہ
ہے۔

الحرماء کلچرل کمپلیکس اور الحرم آرٹس کونسل میں بک کئے گئے ڈراموں کی تئیسخ سے متعلقہ تفصیلات

* 1525: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر اطلاعات و ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کلچر کمپلیکس اور الحرم آرٹس کونسل لاہور میں سٹیج ڈراموں کی بنگ کی کیا طریق کار
ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سال 2018 تا 2020 تک جن ڈراموں کی بنگ کروائی گئی تھی ان
کی بنگ کو کینسل کر دیا گیا ہے ان کی وجوہات کیا ہیں نیز ان کی بنگ آن لائن کروانے کا
کوئی پروگرام ہے تو کب تک؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈرامہ بنگ کینسل ہونے کی وجہ سے پروڈیوسر حضرات
بے روزگاری اور شدید اضطراب میں مبتلا ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پہلے سے بک ڈرامے کروانے کا
ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اطلاعات و ثقافت (سید مصصام علی شاہ بخاری):

- (الف) لاہور آرٹس کونسل الحمراء اور کلچرل کمپلیکس میں سٹیج ڈرامے باقاعدگی سے منعقد نہیں ہوتے۔ درخواست گزار خصوصاً سینئر آرٹسٹ جب بنگ کے لئے درخواست دیتے ہیں تو ان سے سکریٹ طلب کیا جاتا ہے جس کی سکریٹ سکروٹنی کمیٹی منظوری دیتی ہے۔ منظوری کے بعد کھیل پیش کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ الحمراء کے ہالز میں پیش کئے جانے والے ڈراموں کی نگرانی کا ایک واضح طریق کار موجود ہے اور پروڈیوسرز کو الحمراء کے قواعد کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ جبکہ پرائیویٹ تھیٹرز میں پروڈیوسرز بہت زیادہ آزادی کے ساتھ اپنی من مانی کرتے ہیں۔
- (ب) یہ درست نہیں ہے کہ 2018 تا 2010 تک جن ڈراموں کی بنگ کروائی گئی تھی ان کو کینسل کر دیا گیا ہے تاہم بنگ کو آن لائن کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔
- (ج) بنگ کینسل نہیں ہوئی اور پروڈیوسر حضرات میں بے روزگاری کا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا۔
- (د) سٹیج ڈرامے نظر ثانی شدہ شیڈول کے مطابق جاری ہیں۔

تحریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 334 جناب منیب الحق کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ چلیں آگے چلتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 344 محترمہ عظمیٰ کاردارہ کی ہے۔ محترمہ! اسے پیش کریں۔

محترمہ عظمیٰ کاردارہ: جناب سپیکر! پلیز! مجھے تحریک التوائے کار کی کاپی فراہم کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ کو تحریک التوائے کار نمبر 344 کی کاپی دے دیں۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال پتوکی میں سہولیات کی عدم دستیابی

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ "دنیا" نیوز چینل مورخہ 17-اپریل 2019 کے مطابق تحصیل ہیڈ کوارٹر پتوکی ہسپتال میں ایمر جنسی میں رات کی ڈیوٹی پر صرف ایک ڈاکٹر ہونے کی وجہ سے زیادہ مریضوں کو first aid دے کر لاہور رلیفر کر دیا جاتا ہے۔ اکثر اوقات راستے میں مریض کی وفات ہو جاتی ہے۔ زیادہ تر مشینیں خراب پڑی ہیں اور جو کام کر رہی ہیں ان کو چلانے کے لئے عملہ نہیں ہے۔ ڈاکٹر اور سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے مریضوں کو شدید پریشانی کی سامنا ہے۔ اوپی ڈی میں بھی ڈاکٹر کی تعداد بہت کم ہے اور چیک اپ کے لئے مریضوں کو گھنٹوں انتظار کرنا پڑتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار میں کہا گیا ہے کہ پتوکی ہسپتال کی ایمر جنسی میں صرف ایک ڈاکٹر موجود ہوتا ہے۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ 17-04-2019 کے بائیومیٹرک حاضری ثابت کرتی ہے کہ ایمر جنسی میں دو ڈاکٹرز، اس کے علاوہ ایک ڈاکٹر indoor ڈیپارٹمنٹ میں اور ایک ڈاکٹر گائنی ڈیپارٹمنٹ میں مسلسل موجود رہتا ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا یہ کہا گیا ہے کہ یہاں مریضوں کو first aid دے کر لاہور بھیج دیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ درست نہیں ہے۔ مورخہ 17-04-2019 کو 193 مریضوں میں سے صرف چار مریضوں کو لاہور بھیجا گیا۔ اس کی تفصیل لف ہے۔ باقی ساروں کا وہیں علاج کیا گیا ہے۔ جناب سپیکر! تیسرا یہ کہا گیا ہے کہ ہسپتال کا سارا سامان خراب اور ناقص ہے حالانکہ ہسپتال کا سامان صحیح کام کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! چوتھا یہ کہا گیا ہے کہ اوپی ڈی ڈیپارٹمنٹ میں ڈاکٹر کی تعداد کم ہے حالانکہ پانچ consultants اور دس ڈاکٹر اوپی ڈی ڈیپارٹمنٹ میں خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

جناب سپیکر: اب ہم گورنمنٹ بزنس شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر The Punjab Local Government Bill 2019 ہے۔

مسودہ قانون لوکل گورنمنٹ پنجاب 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Local Government Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT**
(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Local Government & Community Development, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Local Government & Community Development, be taken into consideration at once."

There are two amendments in it. The first amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Naseer Ahmad, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Naveed Ali, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Saba Sadiq, Ms Tahia Noon, Ms Aneez Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Khawaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Chaudhary Ashraf Ali, Malik Muhammad Waheed, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Ramzan Saddique, Ms Bushra Anjum Butt, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muneeb-ul-Haq, Rana Mashhood Ahmad Khan, Mr Manazar Hussain Ranjha, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ms Mehwish Sultana, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

(اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف ایوان میں تشریف لائے)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے)

اپنی سیٹوں سے کھڑے ہو کر "شیر، شیر" کی نعرے بازی کی گئی)

جناب سپیکر: پلیز! ایک منٹ خاموش ہو جائیں۔ دیکھیں! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جی، پہلے ادھر سے ہوا ہے۔

جناب سپیکر: ادھر سے نہیں ہوا، آپ سے پہلے شروع ہوا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! نہیں، پہلے ادھر سے ہوا ہے۔

جناب سپیکر: بہر حال، میں دونوں کو کہہ رہا ہوں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ان کو بھی کہیں ناں۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ تشریف رکھیں۔ میں دونوں کو کہہ رہا ہوں، یہ ہاؤس ہے، آپ باہر جلسوں میں کریں جو کچھ کرنا ہے۔ جی، جناب محمد وارث شاد! آپ اپنی ترمیم move کریں۔

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Local Government & Community Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st May 2019."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Local Government & Community Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st May 2019."

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT**

(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose it.

(شورو غل)

جناب سپیکر: جی، Order in the House، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ رول 105 سیکشن (2) کی طرف دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ:

"If a notice of a proposed amendment has not been given two clear days before the day on which the Bill, the relevant clause or the Schedule is to be considered, any member may object to the moving of the amendment and such objection shall prevail unless the Speaker allows the amendment to be moved."

جناب سپیکر! میں اعتراض کرتا ہوں کہ ان کی جو ترامیم ہیں۔ They are not in۔

order.

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! رولز میں legislation کے لئے جو procedure ہیں، اس کا ایک پورا chapter ہے، آپ isolation میں کسی ایک کو پڑھ نہیں سکتے، continuity of proceedings ہیں اور اگر آپ Consideration of Bill کے chapter کو لیں گے تو جس طرح جناب محمد بشارت راجا نے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میں نے سامنے رکھا ہوا ہے۔ آپ اس پر مختصر بات کر لیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں مختصر بات کروں گا۔ آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔۔۔

جناب سپیکر: بات یہ ہے کہ جب اس دن آپ کو پتا تھا کہ یہ بل آرہا ہے تو آپ کی طرف سے کسی کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ وہ ٹائم پر ترامیم جمع کروادیتے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ایسا نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ایسا ہی ہوا ہے، یہ ریکارڈ ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں ریکارڈ پر کہتا ہوں، میں آپ کے سامنے کبھی غلط بیانی نہیں کروں گا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کیا ریکارڈ ہے؟ آپ پہلے تو اس کی admissibility پر آئیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں اسی پر بات کروں گا، یہ آپ کے پاس کیونکہ مسئلہ آنا تھا اور ہاؤس میں ہی آنا تھا۔ جس دن رپورٹ lay کی گئی، Laying of Report کے ساتھ procedures میں provided ہے کہ copies supply کی جائیں گی۔

جناب سپیکر! میں نے 6:00 بجے آپ کے آفس کو address کیا لیکن normally ہم سیکرٹری کے آفس کو address کرتے ہیں۔ میں نے آپ کے آفس کو request کی کیونکہ کاپی lay نہیں کی گئی اور 6:00 بجے کے بعد a single copy provide کی گئی and that time all members had gone. ہمارا یہ خیال تھا، سوموار کے لئے ایجنڈا جاری کیا گیا، آج کیونکہ منگل ہے Two clear days کی قدرن یا آج Private Members' Day ہے، اس میں بجٹ ہوئے ہیں لیکن گورنمنٹ کو کیوں ناں legislation کی ضرورت ہو وہ نہیں ہوتی، normally نہیں ہوتی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کے رولز کے اندر ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ رولز suspend کر سکتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، رولز suspend کیا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری آپ سے درخواست یہ تھی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ صرف اپنی بات پر رہیں۔ مجھے اپنے اختیارات کا پتا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میرا مقصد صرف اتنا ہے کہ جو آپ کا اختیار ہے وہ admitted position ہے۔ اس پر جھگڑا نہیں ہے۔ آپ کا حکم ہونا ہے تو ہم نے کرنا ہے اور اگر آپ کا حکم نہیں ہونا تو ہم نے نہیں کرنا۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو allow کیا ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں اس کو nutshell میں یہاں تک کہہ دیتا ہوں کہ جس طرح آپ فرما رہے ہیں میں اس کو ایسے کہہ دیتا ہوں، گزارش صرف یہ ہے کہ اگر یہ رپورٹ جو سٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ تھی جب verbally announce کی گئی، اگر اس کو ہاؤس میں lay کر دیا جاتا تو یہ بات درست تھی پھر اگر ہم اس کو اتوار تک نہ لاتے تو lapse of two clear days ہو جاتا اور two clear day نہ بچتے۔ جب جمعہ المبارک کا سارا دن consume ہو گیا، رپورٹ 6:00 بجے کے بعد دی گئی تو یہ procedures پر fraud play کرنے کی گنجائش بن جائے گی۔

جناب سپیکر! یہ بھی آپ نے فیصلہ کرنا ہے، ہمارا اعتراض اس پر نہیں ہے ہم تو اس بل کی صحت سے مکمل طور پر انکار کرتے ہیں۔ ہم تو اس بل کو تسلیم نہیں کرتے، ہم تو security of tenure پر اس کو challenge کرنا چاہتے ہیں، ہم نے جس میں ترامیم بھی propose کی ہیں تو ہم نے صرف یہ کہہ کر propose کی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: اگر آپ نہیں کرتے تو وہ ایک علیحدہ چیز ہے لیکن میرے پاس یہ کاپی ہے جو اپوزیشن کے آفس سے receive ہوئی ہے، یہ آپ کے آفس سے آئی ہے اور ٹائم پر آئی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اگر آپ مجھے یہ اجازت دیں کہ جو یہ کاپی آپ کے سٹاف نے دی ہے تو میں نے بھی جو لیٹر ان سے receive کر لیا ہے اس پر noting لی ہے، 6:00 بجے کا time note کروایا ہے۔ چار معزز ممبران کے اس کے اوپر دستخط موجود ہیں۔ 6:00 بجے تک ہمیں کاپی نہیں دی گئی اور 6:00 بجے کے بعد single copy قائد حزب اختلاف کے چیمبر میں بھیجی گئی۔ اس کے اوپر noting درج کروائی گئی کہ کتنے بجے لے کر آرہے ہیں۔

Mr Speaker! If you laid the report in the House verbally, the copies were to be supplied to the honorable members in the House.

جناب سپیکر! یعنی procedure یہ demand کرتا ہے جبکہ ہمیں اس بل کی کاپیاں نہیں دی گئی اور ہم نے یہ شکوہ آپ تک پہنچایا۔ یہ بات بھی on record ہے کہ میں نے آپ کے گھر کے نمبر پر رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن آپ ایک میٹنگ میں مصروف تھے۔

Mr Speaker! I left a message. Then I tried to contact the Secretary Assembly.

جناب سپیکر! ان کے بارے میں پتا چلا کہ وہ اسمبلی سے باہر ہیں۔ اس کے بعد پھر ہم نے یہ لکھ کر بھیجا کہ ہم days clear کی قدغن میں بھنس جائیں گے لہذا آپ مہربانی کر کے اس بارے میں ہمیں بتادیں کیونکہ We had an apprehension کہ شاید آپ پیر کو legislation کریں گے۔ ہفتے کی رات کو ایجنڈا جاری کر دیا گیا یعنی ہفتے کی رات کو سوموار کا ایجنڈا آگیا اور اس میں لوکل باڈیز کا بل نہیں تھا۔ اب presumably یہ understood تھا کہ منگل کو Private Members Day ہونے کی وجہ سے حکومت legislation take up نہیں کرے گی۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! میں آپ کو پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ منگل کے دن legislation کرنے کے لئے رولز کے اندر دیئے گئے اختیار کے تحت ہاؤس نے اس کی منظوری دے دی ہے۔ یہ منظوری ہو چکی ہے لہذا آپ اس بات کو repeat نہ کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! وہ آپ کا حق ہے اور آپ نے اس کی منظوری دے دی۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ اس سے آگے چلیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ٹھیک ہے اب میں اس سے آگے چلتا ہوں۔

جناب خیال احمد: ملک محمد احمد خان! آپ اتنی لمبی تقریر نہ کریں اور to the point بات کریں۔

MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN: Mr Speaker! This is very absurd. Tell him to behave.

جناب سپیکر! اگر اسی طرح مداخلت ہوتی رہی تو پھر یہ یہاں ہاؤس میں بات نہیں کر سکیں

گے۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ اپنی بات مکمل کریں۔ مہربانی کر کے کوئی مداخلت نہ کرے اور ملک محمد احمد خان کو اپنی بات مکمل کرنے دیں۔ No cross talk please.

MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN: Mr Speaker! We demand respect.

یہ کیسے ہم سے بات کرتے ہیں؟ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ سب خاموش رہیں۔ آپ بات نہ کریں کیونکہ میں جواب دے رہا ہوں۔ Order in the House.

MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN: Mr Speaker! We give respect and we demand respect.

ان کا رویہ انتہائی نامناسب ہے۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! میں نے ان کو روک دیا ہے۔ آپ اپنی بات مکمل کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ جیسا کہ میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ آپ کے سامنے یہ ایک چھوٹا سا مقدمہ ہے اور اس کا فیصلہ آپ کے حکم سے ہونا ہے۔ آپ ہمیں ترمیم move کرنے کی اجازت دیں گے تو وہ move ہوں گی اور اگر آپ اجازت نہیں دیں گے تو وہ move ہی نہیں ہوں گی۔ ہمارے کیس کی دلیل یہ ہے کہ اس chapter کو لازمی طور پر in total پڑھنا پڑے گا کیونکہ اس میں کچھ procedures provided ہیں۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! دیکھیں، دو چیزیں ہیں اور ان کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ خود فیصلہ کر لیں۔ پہلی چیز یہ ہے کہ رولز کے مطابق آپ کو جو کچھ کرنا چاہئے تھا وہ آپ نے نہیں کیا اگر purely اس حوالے سے دیکھا جائے تو قانونی طور پر آپ کی ساری ترمیم lapse ہو چکی ہیں۔

دوسرا پہلو یہ ہے کہ سپیکر کو حاصل اختیارات کے تحت میں آپ کو allow کر دوں اور آپ اپنی ترمیم پر بات کر لیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری یہی درخواست ہے۔ میں admit کرتا ہوں کہ ہماری ترامیم تاخیر سے آئی ہیں اور میں نے اس کی وجہ بھی آپ کو explain کر دی ہے۔ میں نے یہ بات کسی کے ذمے نہیں ڈالی۔ ہم نے اپنی natural understanding کے مطابق act کیا اور میں تسلیم کر رہا ہوں کہ ہم اتوار کو تاخیر سے پہنچے تھے۔

جناب سپیکر! میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ بطور سپیکر مہربانی کریں اور ہمارا نقطہ نظر آنے دیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ ان کے admission کے بعد کسی چیز کی گنجائش نہیں رہتی۔ انہوں نے خود اس بات کو admit کیا ہے کہ ان کی تمام ترامیم time barred ہیں۔

جناب سپیکر! میں انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس دن سے یہ بل ہم نے move کیا ہے اسی دن سے مختلف حوالوں سے شور مچایا جا رہا ہے کہ اس بل کو bulldoze کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ اسمبلی کا سارا ریکارڈ آپ کے پاس موجود ہے۔ سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ کا ریکارڈ آپ کے پاس موجود ہے۔ کسی ایک لمحے پر بھی ہم نے رولز سے تجاوز نہیں کیا۔

جناب سپیکر! ہم نے قواعد و ضوابط کے مطابق اس کے تمام procedure کو adopt کیا ہے۔ جس طرح ملک محمد احمد خان کہہ رہے تھے کہ Rule-105 کو isolation میں نہ پڑھا جائے۔

جناب سپیکر! میں بھی یہی request کروں گا کہ اگر اس rule کو پورا پڑھیں گے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ ساری چیزیں in order ہیں۔ اس میں قطعی طور پر کوئی چیز رولز سے ہٹ کر نہیں ہے۔

جناب سپیکر! پورا معزز ایوان اس بات کا گواہ ہے کہ یہاں پر کہا گیا کہ سٹینڈنگ کمیٹی میں ہمیں سنا ہی نہیں گیا۔ آج تو ایک نیا رونا رویا جا رہا ہے لیکن آج سے تین دن پہلے یہ کہا گیا کہ ہمیں سنا ہی نہیں گیا، اس بل کو سٹینڈنگ کمیٹی میں bulldoze کر دیا گیا اور سٹینڈنگ کمیٹی میں اس بل پر ووٹنگ نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے یہ بل اس معزز ایوان میں lay کیا گیا اور اس کے بعد وہ سٹینڈنگ کمیٹی کو refer کیا گیا۔ سٹینڈنگ کمیٹی نے تین دن یعنی مسلسل 14 گھنٹے اس پر deliberations کیں۔ ایوان میں جو بل lay کیا گیا اور پھر جو بل سٹینڈنگ کمیٹی سے clear ہو کر آیا ہے اگر آپ ان دونوں کو ملاحظہ فرمائیں تو آپ کو ساری حقیقت کا علم ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، ہاں یہ دونوں bills میرے پاس موجود ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

جناب سپیکر! کیا یہ درست نہیں کہ بلدیاتی اداروں کی مدت کو پانچ سال سے کم کر کے چار سال کیا گیا اور ایسا کیوں کیا گیا ہے؟ اپوزیشن کو اعتماد میں لے کر اور deliberations کے ساتھ ایسا کیا گیا ہے۔ اسی طرح میئر اور چیئر پرسن کے لئے تعلیمی قابلیت کی شرط کو ختم کیا گیا ہے۔ اس شرط کو کیوں ختم کیا گیا؟ Just to build consensus کہ ہمارے درمیان ایک اتفاق رائے ہونا چاہئے۔ ورنہ ہم اپنے بل میں ترمیم کیوں کرتے؟ ہمارا مقصد صرف یہی ہے کہ ہم اتفاق رائے پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ جو بل lay کیا گیا تھا اس میں لکھا ہوا ہے کہ میئر اور چیئر پرسن کی تعلیمی قابلیت بی اے ہونی چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

جناب سپیکر! جی، ہاں! اور اب جو بل مجلس قائمہ کی طرف سے پاس ہو کر آیا ہے اس میں یہ تعلیمی قابلیت ہم نے ختم کر دی ہے۔ یہ ترمیم ہم نے after due deliberation with opposition اور ایک consensus develop کرنے کے لئے کی ہے۔ اس کے بعد ہم نے پروفیشنل، ٹیکنیکل اور کونسل ممبران کی تعداد کو برابر کیا ہے۔ پہلے ان میں فرق تھا لیکن اپوزیشن

کی طرف سے تجویز آئی کہ ان کے ممبران کی تعداد کو برابر کرنا چاہئے تو ہم نے ان کی تجویز کو تسلیم کیا۔ صرف اور صرف consensus پیدا کرنے کے لئے ایسا کیا گیا ہے۔ اس کے بعد میٹر پولیٹن کارپوریشن اور تحصیل کونسل و دیگر مقامی حکومتوں کے کل ممبران کی تعداد میں اضافہ کیا گیا ہے۔ یہ اضافہ بھی ہم نے حزب اختلاف کی تجویز پر کیا ہے۔ کون سا ایسا مرحلہ ہے کہ جہاں پر ہم نے اپوزیشن کو اعتماد میں نہیں لیا؟

جناب سپیکر: لوکل گورنمنٹ کمیشن اور فنانس کمیشن میں ایم پی ایز کی تعداد دو سے چار کی گئی ہے۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، بالکل پہلے لوکل گورنمنٹ کمیشن اور فنانس کمیشن میں ایم پی ایز کی تعداد ایک ایک تھی اور حزب اختلاف کی تجویز پر ہم نے ایم پی ایز کی تعداد کو دو دو کیا ہے۔

جناب سپیکر! اس وقت ایوان میں قائد حزب اختلاف موجود ہیں۔ میں ان سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ لمحہ فکریہ ان کے لئے ہے۔ اس وقت حزب اختلاف کے ممبران کی تعداد 173 ہے۔ کیا ان کا فرض نہیں بنتا تھا کہ قواعد و ضوابط کے مطابق یہ اپنی ترامیم بروقت لے کر آتے؟

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کی قیادت کے لئے ایک لمحہ فکریہ ہے کہ اتنی بڑی اپوزیشن ہونے کے باوجود یہ بروقت اپنی ترامیم نہیں لاسکے۔ باہر میڈیا پر جا کر کہتے ہیں کہ ہم بہت بڑی اپوزیشن ہیں جبکہ یہ بروقت اپنی ترامیم نہیں دے سکے اور پھر یہاں ایوان میں آکر اعتراض کرتے ہیں کہ in isolation نہ دیکھیں۔

جناب سپیکر! اس میں left or right دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے اپوزیشن کی ترامیم پر اعتراض کیا ہے اور یہ اعتراض اس لئے کیا گیا ہے کہ ہم اس ہاؤس کو قواعد و ضوابط کے مطابق چلانا چاہتے ہیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ کسی ایک شخص، کسی ایک دھڑے، کسی ایک جماعت یا کسی ایک گروہ کی خاطر ہم dictation لینا شروع کر دیں۔ ہم dictation نہیں لیں گے۔

جناب سپیکر! جس طرح ابھی آپ فرما رہے تھے کہ This is no way یہ بھی کوئی طریق کار نہیں ہے کہ آپ اسمبلی کے قواعد و ضوابط پر عملدرآمد نہ کریں اور یہاں آکر لمبی تقریریں کر کے کہیں کہ اب ہمیں بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! صرف یہ بات نہیں ہے بلکہ سپیکر کے بارے میں کہا گیا کہ یہ تھانیدار ہے۔ وہ معزز ممبر ایوان میں اس وقت بیٹھے ہوئے ہیں کہ جنہوں نے سپیکر کے بارے میں کہا کہ یہ تھانیدار ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آپ کو ان کا رویہ دیکھنا چاہئے۔

جناب سپیکر: انہوں نے کہا ہے کہ سپیکر تھانیدار ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ میری طرف سے کیا تھانیداری ہوئی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آپ ان کے پوائنٹ کو rule out کر دیتے۔

جناب سپیکر: کیا یہ کوئی بات کرنے والی ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ایسا کس نے کہا ہے؟

جناب سپیکر: آپ چھوڑیں، پہلے میری بات سن لیں۔ میں نے آپ کو بات کرنے کی ابھی اجازت نہیں دی۔ جب دل کرے اٹھ کر سپیکر کے بارے میں بات کرنا شروع کر دیتے ہیں کہ آپ یہ ہیں، آپ وہ ہیں حالانکہ میں نے آپ لوگوں کو ہمیشہ accommodate کیا ہے۔ جس کا جو دل کرتا ہے وہ بولنا شروع کر دیتا ہے۔ یہ کیا طریقہ ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! یہ کس نے کہا ہے؟

جناب سپیکر: آپ کے یہ جناب سمیع اللہ خان بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے کل کیا کیا ہے؟ یہ ادھر کہتے رہے ہیں آپ کی تھانیداری، آپ کی پاکستان مسلم لیگ (ق) اور فلاں فلاں، یہ کوئی طریقہ ہے؟ ہم آپ کا احترام کرتے ہیں، آپ کی عزت کرتے ہیں لیکن یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ جناب

محمد بشارت راجا! اس بل میں الیکشن سے پہلے الیکشن ٹریبونل کی تشکیل کا ایک مسئلہ تھا اور پھر 120 دن میں الیکشن ٹریبونل کے فیصلے کا پابند بنایا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ ہم نے ممبران کی تعداد کو بڑھایا ہے۔ ان کا اعتراض یہ تھا کہ during the process of the election اگر کوئی election matters create ہوتے ہیں تو اُس کے لئے ہمیں الیکشن کے انعقاد سے پہلے الیکشن ٹریبونل قائم کرنا چاہئے ہم نے الیکشن ٹریبونل پہلے قائم کیا۔ اس کے بعد ان کا اعتراض یہ تھا کہ الیکشن ٹریبونل کو پابند کیا جائے کہ وہ 120 دن کے اندر فیصلہ کرے ہم نے اس بل کے اندر اُس کو بھی شامل کیا۔ اس سے زیادہ ہم حزب اختلاف کو کیا accommodate کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! آپ نے بل میں Punjab Village Panchayats and Neighborhood Councils میں بھی کچھ کیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! وہ اس سے علیحدہ ہے۔ ہم نے بلدیاتی اداروں کی مدت کو تین سال سے بڑھا کر چار سال کر دیا ہے۔ مقامی حکومتوں کے سربراہوں کے لئے ہیڈ کی بجائے چیئر پرسن کی اصطلاح کو شامل کیا گیا ہے اور اس میں بھی تعلیمی قابلیت کو ختم کیا گیا ہے۔ ہم نے یہ صرف اس لئے کیا ہے کہ ہم حزب اختلاف کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے تھے اور آج تک ہمارے Treasury Benches کا یہ طریق کار رہا ہے کہ ہم نے ہر لمحے اور ہر قدم پر حزب اختلاف کو ہمیشہ accommodate کیا لیکن اگر حزب اختلاف کا رویہ یہ رہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں بھی سوچنا پڑے گا۔

MR SAMI ULLAH KHAN: Mr Speaker! Point of personal explanation.

جناب سپیکر: Sit down، میں نے آپ کو اجازت نہیں دی۔ جب تک سپیکر آپ کو اجازت نہ دے آپ نہیں بول سکتے۔

جناب سميع اللہ خان: جناب سپيڪر! [*****] (قطع ڪلا مياں)

جناب سپيڪر: سُن لو، يہ سُن لو۔ جناب محمد وارث شاد! صرف آپ بات ڪر لیں۔ میں ان ڪے الفاظ expunge ڪر تا ہوں اگر آپ مزید بولیں گے تو میں آپ کی ممبر شپ suspend ڪروں گا۔

جناب سميع اللہ خان: جناب سپيڪر! میں بولوں گا۔

جناب سپيڪر: میں آپ کو نہیں بولنے دے رہا۔ آپ نے ڪل جوابات کی ہیں میں نے اُن کا جواب نہیں دیا اور آج پھر آپ نے وہی بات کی ہے۔ (قطع ڪلا مياں)

جناب محمد وارث شاد! آپ بات ڪر لیں اور کوئی بات نہیں ڪرے گا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپيڪر! يہ سارا بل Part-3 Consideration of Bill سے شروع ہوتا ہے ڪہ آپ بلز کو ڪيے consider ڪرتے ہیں۔ اس کا سيشن 95 ہے Time of Consideration of Bills ڪہ آپ کا يہ سارا ڪب اور ڪيے ہونا ہے اس کا سارا procedure lay down ہے۔ اس میں سيشن 95 کی سب ڪلاز (a) 1 ہے میں يہ پڑھ دیتا ہوں اور اس پر فيصلہ آپ نے ڪرنا ہے اس لئے میں آپ سے بھی request ڪروں گا ڪہ آپ پليز! تھوڑا سا ٹھنڈا ہو ڪر اس بات پر غور ڪر ڪے يہ سوچیں۔۔۔

جناب سپيڪر: جناب محمد وارث شاد! اڪي منٹ میری بات سُن لیں۔ میں ہميشہ سب کی عزت ڪر تا ہوں ليڪن ہر چيز taken for granted نہیں ہوتی۔ آپ صرف بل کی بات ڪریں اور کوئی بات نہ ڪریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپيڪر! ٺھيڪ ہے۔ سب ڪلاز (a) 95.1 کسی بھی بل کا start ہے ڪہ کوئی بل ڪيے start ہوتا ہے۔ آپ جج ہیں اور يہ ہمارے لئے لازم ہے ڪہ ہم اس ڪرسی کا احترام ڪریں اور انشاء اللہ ہم اس ڪرسی کا احترام ڪرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ (a) 95.1 پڑھتا ہوں:

1(a). Cause the occupiers of the Bill as introduced together with the modification, if any, recommended by the Standing Committee, to be supplied to each member.....

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! وہ تو بات آگئی ہے۔ وہ تو آپ کے آفس کی receiving بھی آگئی ہے۔ آپ کے سٹینڈنگ کمیٹی کے ممبران کی suggestions پر جو changes آئی ہیں اور اُس کے بعد پھر آپ کے آفس میں اس کی receiving میرے پاس ہے اور یہ timely receive ہوئی ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب محمد وارث شاد! اگر آپ نے اس Rules of Procedure کے مطابق چلنا ہے تو پھر تو آپ کی ساری ترامیم disallow ہو گئی ہیں۔ اگر ویسے بات کرنی ہے تو پھر میں صرف ملک محمد احمد خان کو allow کر رہا ہوں کہ وہ ترامیم کے اوپر بول لیں۔ جی، ملک محمد احمد خان! ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اگر اس میں کوئی confusion ہوئی تو وہ کیسے ہوئی؟ وہ میں آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں اور میں repetition کی cost پر آپ کا وقت ضائع نہیں کروں گا۔ جناب سپیکر! میں نے آپ کو بتایا ہے کہ laying of reports کے حوالے سے ہاؤس کا جو normal procedure رہا اُس دن ہمیں report نہیں مل سکی۔ شام 6:00 بجے کے بعد ایک خط لکھا جس کے نتیجے میں ہمیں کاپی receive ہوئی۔

جناب سپیکر! اب گزارش یہ ہے کہ ایک procedure جو میرے ساتھ adopt ہونا تھا وہ میرے ساتھ ہی adopt ہونا تھا جیسے میں نے ترامیم جمع کروانی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ ان ساری باتوں کو چھوڑیں اور ترامیم پر بول لیں ناں اب! ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! Very kind of you! گزارش یہ ہے کہ before making any comment on the Bill and amendments میں آپ کے توسط سے وزیر قانون سے صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ time of Assembly and Secretariat on Fridays کو بھی consider کریں۔ اگر میں نے لیٹ وصول کر لیا تھا تو کچھ چیزیں propriety demand

کرتی ہیں ان کا اعتراض ایسے نہیں بنتا تھا اور چہ جائیکہ وہ مجھ سے کہیں تو پھر ذرا خود اس بات پر غور کریں۔

جناب سپیکر! جو ہم کہہ رہے ہیں کہ اس بل کو elicit کریں۔ کمیٹی proceedings میں بھی ہمارا اعتراض یہی تھا ہم کہہ رہے تھے کہ اس کو propagate کریں، ہم یہ کیوں کہہ رہے تھے؟ اس کی jurisdictional sense correct نہیں ہے، This Bill is a bad legislation میں آج آپ کو متنبہ کر رہا ہوں آپ کے سامنے یہ بات رکھ رہا ہوں اور وزیر قانون سے یہ درخواست کر رہا ہوں کہ bad legislation تین یا چار موٹی بنیادوں پر طے پاتی ہے کہ bad legislation کیا ہے۔

جناب سپیکر! ہم کیوں کہتے ہیں کہ اس کو elicit کریں، اس کو propagate کریں، اس پر experts کی opinion لیں۔ پتا نہیں شاید حکومت نے اس پر اپنا thoughtful mind apply نہیں کیا کہ یہ بل Article 140, particularly 140(a) of the Constitution اپنی authority drive کرتا ہے اور Constitution گورنمنٹ اور اسمبلی کو یہ prerogative دیتا ہے کہ ایک سسٹم کو establish کرے، لوکل گورنمنٹ کے سسٹم کو establish کرنے کی بات کرتا ہے۔

جناب سپیکر! اب یہاں پر کیا ہو رہا ہے کہ ایک سسٹم established ہے اُس کے ساتھ لوگوں کے politically اعتراضات ہو سکتے ہیں لیکن وہ ایک statute تھا اور statute نے ایک body create کر دی، لوگوں نے اُس کے اوپر ووٹ کر دیا، ووٹ کے نتیجے میں elected representation کا right create ہو گیا۔

جناب سپیکر! اب ہو کیا رہا ہے کہ آپ ایک نئے Act کے ساتھ ایک mandate جو مخصوص مدت کے لئے دیا گیا تھا اس کو usurp کرنا تو this will be amounting to a bad legislation اور آرٹیکل 140-A لوکل گورنمنٹ کی establishment کی بات کرتا ہے۔ وہ dissolution کی بات نہیں کرتا۔

جناب سپیکر! یہ بہت بڑا فرق ہے۔ یہ ایک نظام وضع کر سکتے ہیں کہ اس elected mandate کو in-between during the tenure or pendency of tenure کے درمیان اگر ایسا کریں گے تو اس constitutional provision کی بھی violation کریں گے۔

جناب سپیکر! ہمارا یہ اعتراض تھا جس پر ہم نے یہ درخواست کی تھی کہ آپ اس کو لے جائیں اور اس پر وکلاء کی رائے لیں اور stakeholders کی رائے لیں۔ سٹینڈنگ کمیٹی میں آپ نے دو دن کے اندر 48 گھنٹے میں through کر لیا۔

جناب سپیکر! اس ہاؤس کی روایت رہی ہے کہ جو ممبران interest لیتے ہیں ان کو coopt کیا جاتا ہے ان کو بلوا لیا جاتا ہے۔ ہمارے جو ممبران اپوزیشن کی طرف سے گئے تھے اور جو حکومتی ممبران اس کمیٹی میں بیٹھے تھے ہم نے ان سے کہا کہ اس نظام کے ساتھ آپ نے پورا سسٹم دینا ہے جو governance کا ماڈل ہو گا۔ اگر آپ کی عددی اکثریت ہے تو آپ کی حکومت ہے ہم تو بحیثیت اپوزیشن اس کے اندر اپنا point of view دے سکتے ہیں آپ اس کو دو دن میں کمیٹی سے پاس کروا کر نہ لے کر جائیں۔ اگر اس پر چند دن اور لگ جائیں اور thoughtful application of mind ہو جائے تو بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر! definitions کے بعد dissolution کا chapter شروع ہوتا ہے it start with capping اور یہاں dissolution کے بارے میں تو لکھا گیا۔ Dissolution کے chapter کو آرٹیکل 140-A خود expressly prohibit کر رہا ہے جب ایک constitutional provision کی express demand ہے کہ آپ establish کر سکتے ہیں dissolve نہیں کر سکتے تو وہ بل جو رائے عامہ کے لئے نہ جائے تو پھر اس بل نے لوگوں کی slick life پر matter کرنا ہے، اس بل نے لوگوں کے ٹیکس پر matter کرنا ہے، اس بل نے لوگوں کی روزمرہ sanitation کے معاملات کو matter کرنا ہے اور اس بل میں لوکل گورنمنٹ کا ambit بہت broad ہے۔ اس کے اندر بہت stakeholders involve ہیں۔

جناب سپیکر! اس ملک میں کیا بد قسمتی رہی ہے کہ آرٹیکل A-140 نے ایک barrier provide کیا تھا، آپ جانتے ہیں کیونکہ آپ خود لوکل گورنمنٹ کے نظام کو نزدیک سے دیکھتے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ صوبہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ بھی رہے ہیں اور اس کرسی پر دوسری دفعہ بیٹھے ہیں۔ 1961 میں قانون بنا اگلے کی خواہش نہیں تھی اس نے آکر اس کو 1967 میں توڑ دیا پھر نیا قانون بنا بنیادی جمہوریت (BD) کا نظام آیا پھر لوکل گورنمنٹ کا 2001 PLGO آیا LFO کے تحت نظام بنے تب جا کر اٹھارہویں ترمیم میں یہ سوچا گیا اور ضروری جانا گیا کہ establishment کی ایک provision دیں dissolution کی شق اس میں نہ رکھیں۔ یہ win and trice نہیں ہونا چاہئے کہ آج میری سیاسی قیادت تبدیل ہو۔

جناب سپیکر! ہم نے تو اس کو تجربہ گاہ بنا دیا ہے۔ میں یہ بات قومی مفاد میں کر رہا ہوں۔ اگر میں نے ایک قانون کو ختم کیا تھا، اگر اس سے پہلے لوکل گورنمنٹ کا نظام تھا، اس سے پہلے 1979 کا نظام تھا، اس سے پہلے بنیادی جمہوریت کا نظام تھا یہ کہانی 1961 سے شروع ہے اور چھ متواتر سال کوئی ایک قانون لاگو نہیں رہا تب law makers نے یہ سمجھا کہ اس کو Constitution میں frame کر دیا جائے اور آرٹیکل A-140 کی bar provide کر دی جائے کہ اس کو اس طریقے سے ختم نہیں کیا جاسکتا۔ کہاں change of regime کے ساتھ change of system لکھا ہے اور دنیا میں کہاں یہ practice ہوتا ہے؟

جناب سپیکر! اس ترمیم میں ہم یہ درخواست کر رہے ہیں کہ اس بل کو elicit کیا جائے، propagate کیا جائے۔ ہم یہ جو نکات اٹھا رہے ہیں اور میں باقی ترمیم ان کے پاس لے جاؤں تو میں بل کی صحت کو قبول کروں گا، میں کہوں گا کہ یہ تحصیل کا نظام ابھی نہ دیں، آپ ڈسٹرکٹ کا نظام لائیں۔

جناب سپیکر! میں کہوں کہ آپ کی ویلج کونسلوں کی composition درست نہیں

آپ اس کو یونین کونسلوں پر رکھیں یعنی Sir I agree to that I don't agree to that

جناب سپیکر! میرا نکتہ صرف اتنا ہے کہ We are opposition fink کہ security of tenure ہے۔ اس کو ختم مت کریں اور اس کو select committee کے پاس بھیجیں، اس کو elicit کریں، اس پر لوگوں کی رائے لیں، stakeholders کو بلائیں اور سب سے رائے لینے کے بعد اس بل کو آگے لے کر جائیں۔ بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

جناب سپیکر! میں پھر کہوں گا کہ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جس طرح misinterpret کیا جاتا ہے۔ میرے محترم بھائی پہلے آئین کا مذاق اڑا رہے تھے۔ A-140 میں لکھا ہے کہ

"140-A. Local Government.- Each Province shall, by law, establish a local government system and devolve political, administrative and financial responsibility and authority to the elected representatives of the local governments."

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ انہوں نے پہلے کہا ہے کہ یہ bad legislation ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے بھائی کو یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اصل bad legislation وہ تھی جس کو آج ہم ختم کرنے جا رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ لوکل گورنمنٹ کے نمائندوں کو سن لیتے تو یہ ذرا ایوان سے باہر نکل کر دیکھیں کہ پورے شہر میں سینکڑوں بینرز ان کے دیئے ہوئے سسٹم کے خلاف لگے ہوئے ہیں۔ یہ کس نے لگائے ہیں تو یہ آپ کے بلدیاتی نمائندوں نے لگائے ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے رات 11:30 بجے یونین کونسلوں کے وائس چیئرمین کا وفد آکر ملا۔ انہوں نے کہا کہ ہم موجودہ حکومت کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جو ہماری بے اختیار نظام سے جان چھڑوا رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! موجودہ نظام جو ہم لے کر آرہے ہیں اس کے تحت ہم اپنے سب سے نچلے tier کو باختیار بنانے جارہے ہیں۔ اس صوبہ کی تاریخ میں پہلی بار یہ ہونے جا رہا ہے کہ اربوں روپے ہماری پچائیت اور Neighbourhood کو نسلوں کو مل رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں ایک اور سوال کرنا چاہتا ہوں کہ 1979 سے میں بھی لوکل گورنمنٹ سسٹم سے منسلک ہوں۔ آپ کی قیادت نے 1979 کے لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کو adopt کیا۔ میں 1979 میں اس کا حصہ تھا اور میں چیئر مین ڈسٹرکٹ کو نسل تھا۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! 1983 میں بھی یہ سسٹم تھا میں بھی چیئر مین تھا۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، آپ بھی اس سسٹم کا حصہ تھے۔ میں 2002 کی بات کرتا ہوں کہ 2002 میں بھی ایک قانون آیا۔ آج اگر ہم 2013 کے قانون کو ختم کرنے جارہے ہیں تو آپ کو اعتراض ہے لیکن جس وقت آپ نے 2002 کے قانون کو 2013 میں ختم کیا تھا تو اس وقت آپ کا اعتراض کہاں تھا۔ اس وقت کیا بات تھی اور اس قانون کو کیوں ختم کیا گیا؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جب خود کام کریں تو وہ سارا آئین اور قانون کے مطابق ہے لیکن اگر ان کی مرضی سے نہ ہو تو ہر بات غیر آئینی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی چیز یہاں پر غیر قانونی ہے اور نہ غیر آئینی ہے۔ ہم آئین اور قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے یہ قانون سازی کرنے جارہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں صرف ایک بات واضح کرنا چاہتا ہوں اور انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جب آپ اس معزز ایوان میں بیٹھ کر اسی ایوان کا جو قانون سازی کا اختیار ہے اس کو چیلنج کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے کے مترادف ہے۔ خدا کے لئے اس ہاؤس کا جو تقدس اور اختیار ہے اس میں رکاوٹ نہ بنیں۔ بہت شکریہ

MR SPEKAER: Now, the question is:

"That the Punjab Local Government Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Local Government & Community Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st May 2019."

(The motion was lost.)

(اذانِ عصر)

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں حکومتی ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے Ayes کہا ہے۔

جناب سپیکر: رانا محمد اقبال خان! Ayes کے بعد Noes تو ہوتا ہے نا۔ جناب محمد وارث شاد! آپ ترمیم move کریں۔

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:---

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ بے شک اس ترمیم پر بات کر لینا لیکن آپ کی طرف سے یہ ترمیم کوئی اور ممبر پڑھ لے کیونکہ آپ نے پہلے ہی ترمیم move کر لی ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! وہ تو آپ نے kill کر دی تھی اور مجھے اس پر بات ہی نہیں کرنے دی۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! جو ترمیم kill ہوئی ہے وہ پیچھے ہوئی ہے لہذا کوئی اور ممبر یہ ترمیم move کر لے اس کے بعد آپ اس پر بات کر لیں، ملک ندیم کامران یا کسی ممبر کو دے دیں وہ یہ ترمیم move کر لے۔ جناب محمد ارشد ملک! آپ پڑھ دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

MR SPEAKER: Second amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Ms Kanwal Pervaiz Ch., Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Naseer Ahmad, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Naveed Ali, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Saba Sadiq, Ms Tahia Noon, Ms Aneez Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Khawaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Chaudhary Ashraf Ali, Malik Muhammad Waheed, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Ramzan Saddique, Ms Bushra Anjum Butt, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muneeb-ul-Haq, Rana Mashhood Ahmad Khan, Mr Manazar Hussain Ranjha, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ms Mehwish Sultana, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed. Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD ARSHAD MALIK: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st May 2019.

1. Mr Jahangir Khanzada
2. Rana Muhammad Tariq
3. Mr Muhammad Naeem Safdar
4. Mr Muhammad Jamil
5. Mr Muneeb-ul-Haq
6. Ms Sania Ashiq Jabeen
7. Mr Muhammad Mamoon Tarar
8. Mr Muhammad Muneeb Sultan Cheema
9. Mr Ghazanfar Abbas
10. Ms Saleem Bibi
11. Mr Saeed Ahmad
12. Ms Uzma Kardar

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st May 2019.

1. Mr Jahangir Khanzada
2. Rana Muhammad Tariq
3. Mr Muhammad Naeem Safdar
4. Mr Muhammad Jamil
5. Mr Muneeb-ul-Haq
6. Ms Sania Ashiq Jabeen
7. Mr Muhammad Mamoon Tarar
8. Mr Muhammad Muneeb Sultan Cheema
9. Mr Ghazanfar Abbas
10. Ms Saleem Bibi

11. Mr Saeed Ahmad

12. Ms Uzma Kardar

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT
(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose it.

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں اس پر کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، ملک ندیم کامران! آپ اس پر بات کر لیں کیونکہ رولز میں لکھا ہوا ہے کہ آپ دوبارہ بات نہیں کر سکتے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ نے مجھے پہلے بولنے ہی نہیں دیا تھا۔ اگر آپ چاہیں تو اجازت دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، بات کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! جیسا کہ ابھی جناب محمد بشارت راجا نے بھی آئین کا آرٹیکل 140(A) پڑھا ہے۔ Basically ہم سب اور ہمارے ادارے بھی constitution کے تحت ہی چل رہے ہیں۔ آئین کا آرٹیکل 140(A) یہ کہتا ہے کہ لوکل گورنمنٹ نظام بنے گا۔ آئین کا آرٹیکل 140(A) جس طرح direction دیتا ہے اور جناب محمد بشارت راجا نے بھی کہا کہ آپ نے ایسے کیوں کیا تھا؟ تو کچھ لوگ 2013 میں سپریم کورٹ آف پاکستان گئے اور سپریم کورٹ آف پاکستان نے چاروں صوبوں کو یہ direction دی کہ آپ اپنے نئے ایکٹ بنائیں اور ایکٹ بنانے کے بعد لوکل گورنمنٹ کا الیکشن کروائیں۔

جناب سپیکر! آپ کو یاد ہو گا یہ الیکشن سب سے پہلے بلوچستان، اس کے بعد سندھ اور اس کے بعد خیبر پختونخوا نے کروایا تھا لہذا سپریم کورٹ کی direction پر یہ ایکٹ بنانا تھا اور ایکٹ بننے کے بعد یہ الیکشن ہوا تھا۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں سپریم کورٹ کی direction involve ہے اور ان کا جو tenure ہے اس کو پورا تحفظ حاصل ہے۔ یہ جو اس طرح کا اعتراض ہے کہ ہم نے یہ ایکٹ کیوں بنایا تھا تو ہم نے جو ایکٹ بنایا وہ under the order of the Supreme Court بنایا تھا اور اسی کے تحت ہم نے الیکشن کروائے تھے۔

جناب سپیکر! ایک اور بات میں آپ کی ضرور سمجھ خراشی کروں گا کہ یقیناً مائیں ادھر ہمارے میاں محمد اسلم اقبال، جناب محمد سبطین خان اور دوسرے بہت سارے دوست بیٹھے ہیں تو اس وقت دو ماہ تک لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 پر سوچ بچار ہوتی رہی اور میں نے حکومتی پنجہ کی طرف سے اس بل کی کئی clauses پر جو کہ کمیٹی میں discuss ہو رہی تھیں ان پر اعتراض کیا کہ یہ یہ چیزیں اس بل میں غلط ہیں لہذا مجھے پھر اس کمیٹی میں ڈال دیا گیا اور اس کے بعد میں اس کمیٹی کی میٹنگز میں جاتا رہا۔ اپوزیشن کے صرف وہی لوگ نہیں جو کہ لوکل گورنمنٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی کے ممبر تھے اس کے علاوہ جس جس کسی نے بھی وہاں opt کیا ان کو باقاعدہ بلایا گیا ایک وقت میں ہم نے 20/20 اور 25/25 ممبران کو باقاعدہ بلایا کیونکہ یہ پبلک interest کا بل تھا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اگر میرے الفاظ وزیر قانون mind نہ کریں تو یہ رگی کا کھیل نہیں ہے یہ ہم پبلک ویلفیئر کے لئے ایک قانون بنانے جا رہے ہیں۔ یہ رگی کا کھیل نہیں کھیل رہے کہ جمعہ کے دن شام کو ہم یہ بل پیش کر دیں۔

جناب سپیکر! مثال کے طور پر میں اپنی بات کرتا ہوں کہ میرے کسی عزیز کی death ہو گئی تھی تو میں ادھر چلا گیا وہاں سے میں واپس آیا تو مجھے پتا چلا کہ ابھی ترامیم دینی ہیں مجھے تو یہ بل ہی کل ملا ہے میں تو اپنے گاؤں میں تھا۔

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے یہ عرض کروں گا کہ اس کے لئے پوری طرح سے سوچ بچار ہوئی چاہئے۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ ادھر حکومتی پنجہ پر بیٹھے ممبران کے ذہنوں میں بھی بے شمار سوال ہیں۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: آپ ممبران نہ بولیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو جلد بازی ہے اور گول کرنے کی جلدی ہے تو یہ رگبی کا کھیل نہیں ہے لہذا اس حوالے سے ہمیں full time دینا چاہئے تاکہ ہم اس کو تسلی سے دیکھ سکیں کیونکہ اس میں بے شمار Lacunae ہیں۔ مثال کے طور پر سب سے پہلے میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کی constitutional violation ہے، آپ آئین کو violate کر رہے ہیں۔ 2013 کے ایکٹ کے تحت جو بلدیاتی نمائندے بنے تھے ان کا حق ہے کہ وہ اپنا tenure پورا کریں۔ ان پر شب خون مارنے کی کیا ضرورت ہے اور اتنی جلدی ہے؟ میری استدعا ہے کہ ان کا حق پورا ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! دوسرا اس بل میں ڈھیر ساری خرابیاں یہ بھی ہیں کہ الیکٹورل گروپ اور جو اینٹ اتھارٹی دی گئی ہے کہ لوکل گورنمنٹ سے چار/چار، پانچ/پانچ یا چھ/چھ لوگوں کی ایک جو اینٹ اتھارٹی بنے گی، اس جو اینٹ اتھارٹی پر مزید ایک اتھارٹی بنے گی جس میں بی اے یا ایم اے پاس لوگ ہوں گے اور افسران آئیں گے۔ اس بل میں بے شمار ایسی چیزیں ہیں جو thrash out ہونے والی ہیں۔ اتنی جلدی میں ہم اس وقت اس بل میں سوچ بچار بھی نہیں کر سکتے لہذا اس کے لئے ٹائم چاہئے۔

جناب سپیکر! آپ مجھے سن لیں کیونکہ مجھے پتا ہے کہ آپ نے اس کے بعد ووٹنگ کروا لینی ہے۔ آپ نے ابھی خود بتایا ہے لیکن آپ نہ بھی بتاتے تو ہم سب لوگوں کو پتا تھا کہ آپ 1979 میں چیئر مین ضلع کوئٹہ گجرات تھے۔

جناب سپیکر: جی، 1983 میں تھا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ لوکل گورنمنٹ کی itself interpretation کیا ہے؟ اس کی interpretation یہ ہے جس کا آپ کو بھی یاد ہو گا کہ پاکستان بننے سے پہلے اس کا نام ڈسٹرکٹ بورڈ ہوا کرتا تھا۔

جناب سپیکر: مجھے آپ partition سے پہلے نہ لے جائیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں اس پر کچھ بولتا ہوں۔

جناب محمد وارث شاد: او یا خدا کا واسطہ ہے مجھے تو بول لینے دو۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ایک اہم بات جو آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کیونکہ شاید آپ نے نہ پڑھی ہو۔ ضلع کونسل کی properties جو اربوں روپے میں ہے وہ ہمارے کسانوں، مزدوروں اور ٹرانسپورٹروں کے خون پینے کی کمائی ہے۔

جناب سپیکر: چودھری مظہر اقبال! اب آپ بل پر دو منٹ بول لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ان پر شب خون مارا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، اب بات ہو گئی ہے۔ چودھری مظہر اقبال! اب آپ جلدی سے دو منٹ بات کر لیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں اور جناب محمد وارث شاد زیر عتاب نہ ہوں تو کچھ عرض کرتا ہوں۔ جیسے فرما رہے تھے کہ سپریم کورٹ کی direction کے تحت 2013 میں یہ الیکشن ہوا۔ اُس وقت سپریم کورٹ نے direction میں کہا کہ:

Public money can't be spent by any other department
then the Local Government.

جناب سپیکر! آپ کو یاد ہو گا کہ انہوں نے صوبائی حکومتوں کو ban کر دیا تھا کہ لوکل گورنمنٹ کے فنڈز آپ استعمال نہ کریں۔

جناب سپیکر! یہاں پر یہ نظر آ رہا ہے کہ حکومتی بنچوں نے الیکشن نہیں کروانے بلکہ صرف موجودہ بلدیاتی اداروں کو suspend کرنے کی ساری exercise کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے بتایا ہے کہ ایک سال تک الیکشن کروائیں گے اور پھر Village Panchayat اور Neighborhood councils کے ساتھ منسلک کر کے delay کریں گے۔

جناب سپیکر! In the mean time یہ سارے فنڈز اپنے ایڈمنسٹریٹرز کے ذریعے استعمال کریں گے۔ میں یہاں پر صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس میں کوئی چھپی ہوئی بات نہیں ہے کہ انہوں نے بل پاس کروانا ہے کیونکہ اس کو bulldoze کیا ہے اور stakeholders کو نہیں بلوایا لیکن بنیادی طور پر ان کی intention to use that money ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے ڈیڑھ سال سے جو ٹینڈرز نہیں ہوئے اور فنڈز جمع ہیں اس کو یہاں make sure کیا جائے کہ یہ فنڈز صرف آنے والی elected body ہی استعمال کرے گی بے شک پاکستان تحریک انصاف، نواز لیگ، پیپلز پارٹی یا دیگر پارٹیوں کی حکومت آئے لیکن اس پر آپ کا important decision required ہے۔

جناب سپیکر! جناب محمد وارث شاد آپ کو بہت پرانا کہہ رہے تھے لیکن میں آپ کو بتانا چاہوں گا کہ جس طرح آپ چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل تھے تو 1979 میں میرے والد صاحب بھی چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل تھے۔
جناب سپیکر: جی، وہ بھی تھے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! آپ بل کو اس context میں دیکھیں اور اس پوائنٹ پر میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):
جناب سپیکر! میں ایک منٹ کے لئے بات کرنا چاہتا ہوں۔
جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):
جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہر جماعت کی اپنی ایک سوچ ہوتی ہے لیکن لوکل گورنمنٹ کے اداروں کو encourage کرنا ان کی جماعت کی سوچ نہیں ہے۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ حقیقت اس معزز ایوان میں سب پر عیاں ہے کہ 2013 کے قانون کے تحت الیکشن ہوئے وہ سپریم کورٹ کی direction پر ہوئے لیکن انہوں نے خود اپنے طور پر الیکشن نہیں کروائے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ کہ 2013 میں یہ قانون بنا۔ بلدیاتی اداروں کے ساتھ عوام کو باختیار بنانا اور چلی سطح پر اقتدار منتقل کرنے کی ان کی اتنی بڑی سوچ تھی کہ 2013 میں قانون بنا لیکن 2015 میں الیکشن ہوئے اور الیکشن میں جو لوگ جیت کر آئے ان سے حلف نہیں لیا گیا بلکہ حلف 2017 میں لیا گیا۔

جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر ہمارے ضلع راولپنڈی کے ایم پی اے صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں جو بتائیں گے کہ آج تک راولپنڈی میں بلدیاتی اداروں کا الیکشن مکمل نہیں ہو سکا۔ ان کی بلدیاتی اداروں کے متعلق عوام کو چلی سطح پر باختیار بنانے کی یہ سوچ ہے اس لئے ہم ان کی سوچ سے اتفاق نہیں کر سکتے۔ ہم نیا قانون بھی لائیں گے، الیکشن بھی کروائیں گے اور اداروں کو باختیار بھی بنائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

MR SPEKAER: Now, the question is:

"That the Punjab Local Government Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st May 2019.

1. Mr Jahangir Khanzada
2. Rana Muhammad Tariq
3. Mr Muhammad Naeem Safdar
4. Mr Muhammad Jamil
5. Mr Muneeb-ul-Haq
6. Ms Sania Ashiq Jabeen
7. Mr Muhammad Mamoon Tarar
8. Mr Muhammad Muneeb Sultan Cheema
9. Mr Ghazanfar Abbas
10. Ms Saleem Bibi

11. Mr Saeed Ahmad

12. Ms Uzma Kardar.

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That the Punjab Local Government Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3 & 4

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 & 4 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 & 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaiz, Mr Ali Abbas Khan, Mr Naseer Ahmad, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal

Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Naveed Ali, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Saba Sadiq, Ms Tahia Noon, Ms Aneez Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Khawaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Chaudhary Ashraf Ali, Malik Muhammad Waheed, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Ramzan Saddique, Ms Bushra Anjum Butt, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muneeb-ul-Haq, Rana Mashhood Ahmad Khan, Mr Manazar Hussain Ranjha, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ms Mehwish Sultana, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):
جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):
جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح پہلے میں نے ابتدا میں عرض کیا کہ یہ تمام ترامیم time barred ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے بہت بڑی grace show کرتے ہوئے
ممبران کو سنا ہے۔ اب براہ مہربانی ان کی مزید ترامیم کو قانون اور ضابطے کے مطابق لیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، آپ کا پوائنٹ valid ہے۔

Now, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی سیٹوں

کے سامنے کھڑے ہو کر احتجاج کرنے لگے)

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس میں ہماری ترامیم ہیں۔

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration.
There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaiz, Mr Ali Abbas Khan, Mr Naseer Ahmad, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Naveed Ali, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Saba Sadiq, Ms Tahia Noon, Ms Aneez Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Khawaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Chaudhary Ashraf Ali, Malik Muhammad Waheed, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Ramzan Saddique, Ms Bushra Anjum Butt, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muneeb-ul-Haq, Rana Mashhood Ahmad Khan, Mr Manazar Hussain Ranjha, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ms Mehwish Sultana, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani,

Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed. Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

Since no one wants to move it, the same is taken as disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 7 to 23

MR SPEAKER: Now, Clauses 7 to 23 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 7 to 23 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس میں ہماری ترامیم ہیں اور ہم نے اس پر بولنا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی سیٹوں

کے سامنے کھڑے ہو کر احتجاج کرتے رہے)

CLAUSE 24

MR SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas

Khan, Mr Naseer Ahmad, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Naveed Ali, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Saba Sadiq, Ms Tahia Noon, Ms Aneez Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Khawaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Chaudhary Ashraf Ali, Malik Muhammad Waheed, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Ramzan Saddique, Ms Bushra Anjum Butt, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muneeb-ul-Haq, Rana Mashhood Ahmad Khan, Mr Manazar Hussain Ranjha, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ms Mehwish Sultana, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed. Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

Since no one wants to move it, the same is taken as disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 24 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 25 to 62

MR SPEAKER: Now, Clauses 25 to 62 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 25 to 62 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 63

MR SPEAKER: Now, Clause 63 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Ms Kanwal Pervaiz Ch., Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Naseer Ahmad, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Naveed Ali, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Saba Sadiq, Ms Tahia Noon, Ms Aneez Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Khawaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Chaudhary Ashraf Ali, Malik Muhammad Waheed, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Ramzan Saddique, Ms Bushra Anjum Butt, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muneeb-ul-Haq, Rana Mashhood Ahmad Khan, Mr Manazar Hussain Ranjha, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ms Mehwish Sultana, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed. Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

Since no one wants to move it, the same is taken as disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 63 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 64

MR SPEAKER: Now, Clause 64 of the Bill is under consideration.

Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 64 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے احتجاجاً واک آؤٹ کر گئے)

CLAUSE 65

MR SPEAKER: Now, Clause 65 of the Bill is under consideration.

There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Naseer Ahmad, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Naveed Ali, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Saba Sadiq, Ms Tahia Noon, Ms Aneza Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Khawaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Chaudhary Ashraf Ali, Malik Muhammad Waheed, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Ramzan Saddique, Ms Bushra Anjum

Butt, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muneeb-ul-Haq, Rana Mashhood Ahmad Khan, Mr Manazar Hussain Ranjha, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ms Mehwish Sultana, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed. Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

Since no one wants to move it, the same is taken as disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 65 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 66 to 68

MR SPEAKER: Now, Clauses 66 to 68 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 66 to 68 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

کورم کی نشاندہی

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی گئی ہے اور کورم پورا ہے لہذا کارروائی آگے بڑھائی جاتی ہے۔

مسودہ قانون لوکل گورنمنٹ پنجاب 2019
(--- جاری)

CLAUSE 69

MR SPEAKER: Now, Clause 69 of the Bill is under consideration.
There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Ms Kanwal Pervaiz Ch., Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Naseer Ahmad, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Naveed Ali, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Saba Sadiq, Ms Tahia Noon, Ms Aneeza Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Khawaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Chaudhary Ashraf Ali, Malik Muhammad Waheed, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Ramzan Saddique, Ms Bushra Anjum Butt, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muneeb-ul-Haq, Rana Mashhood Ahmad Khan, Mr Manazar Hussain Ranjha, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ms Mehwish Sultana, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed. Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

Since no one wants to move it, the same is taken as disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 69 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 70 to 319

MR SPEAKER: Now, Clauses 70 to 319 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 70 to 319 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

محترمہ زینب النساء: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ کورم پورا ہے۔

CLAUSE 320

MR SPEAKER: Now, Clause 320 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Naseer Ahmad, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Naveed Ali, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq

Anwar, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Saba Sadiq, Ms Tahia Noon, Ms Aneezah Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Khawaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Chaudhary Ashraf Ali, Malik Muhammad Waheed, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Ramzan Saddique, Ms Bushra Anjum Butt, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muneeb-ul-Haq, Rana Mashhood Ahmad Khan, Mr Manazar Hussain Ranjha, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ms Mehwish Sultana, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed. Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

Since no one wants to move it, the same is taken as disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 320 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULES 1 TO 16, CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Schedules 1 to 16, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Schedules 1 to 16, Clause 2, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT**

(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government Bill 2019, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That the Punjab Local Government Bill 2019, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون دیہات پنچائتیں اور نیبرہڈ کونسلز پنجاب 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT**

(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Naseer Ahmad, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Naveed Ali, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Saba Sadiq, Ms Tahia Noon, Ms Aneez Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Khawaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Chaudhary Ashraf Ali, Malik Muhammad Waheed, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Muhammad Saqib Khursheed, Malik Khalid Mehmood Babar, Mr Manazar Hussain Ranjha, Mr Muneeb-ul-Haq, Ms Mehwish Sultana, Mr Ramzan Saddique, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Rana Mashhood Ahmad Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ms Bushra Anjum Butt, Mr Sohaib Ahmad Malik, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman

Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed. Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

Since none is present, the same is taken as withdrawn.

The second amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Naseer Ahmad, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Naveed Ali, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Saba Sadiq, Ms Tahia Noon, Ms Aneez Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Khawaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Chaudhary Ashraf Ali, Malik Muhammad Waheed, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Muhammad Saqib Khursheed, Malik Khalid Mehmood Babar, Mr Manazar Hussain Ranjha, Mr Muneeb-ul-Haq, Ms Mehwish Sultana, Mr Ramzan Saddique, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Rana Mashhood Ahmad Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ms Bushra Anjum Butt, Mr Sohaib Ahmad Malik, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed. Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

Since none is present, the same is taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That the Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Naseer Ahmad, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Naveed Ali, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Saba Sadiq, Ms Tahia

Noon, Ms Aneeza Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Khawaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Chaudhary Ashraf Ali, Malik Muhammad Waheed, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Muhammad Saqib Khursheed, Malik Khalid Mehmood Babar, Mr Manazar Hussain Ranjha, Mr Muneeb-ul-Haq, Ms Mehwish Sultana, Mr Ramzan Saddique, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Rana Mashhood Ahmad Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ms Bushra Anjum Butt, Mr Sohaib Ahmad Malik, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed. Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

Since none is present, the same is taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 5 to 9

MR SPEAKER: Now, Clauses 5 to 9 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 5 to 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Ms Kanwal Pervaiz

Ch, Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Naseer Ahmad, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Naveed Ali, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Saba Sadiq, Ms Tahia Noon, Ms Aneez Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Khawaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Chaudhary Ashraf Ali, Malik Muhammad Waheed, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Muhammad Saqib Khursheed, Malik Khalid Mehmood Babar, Mr Manazar Hussain Ranjha, Mr Muneeb-ul-Haq, Ms Mehwish Sultana, Mr Ramzan Saddique, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Rana Mashhood Ahmad Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ms Bushra Anjum Butt, Mr Sohaib Ahmad Malik, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed. Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

Since none is present, the same is taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 11 to 22

MR SPEAKER: Now, Clauses 11 to 22 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 11 to 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it but same has lapsed.

Now the question is:

"That Clause 23 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 24 to 94

MR SPEAKER: Now, Clauses 24 to 94 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That the Clauses 24 to 94 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULES 1 to 13, CLAUSE 2 CLAUSE 1,**PREAMBLE, LONG TITLE**

MR SPEAKER: Now, the Schedules 1 to 13, Clause 2, Clause 1 the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That the Schedules 1 to 13, Clause 2, Clause 1 the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT**

(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move is:

"That the Punjab Village Panchayats and
Neighbourhood Councils Bill 2019, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That the Punjab Village Panchayats and
Neighbourhood Councils Bill 2019, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 2- مئی 2019 دوپہر
2:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

جمعرات، 2- مئی 2019

(یوم انجیس، 26- شعبان المعظم 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: نواں اجلاس

جلد 9: شمارہ 8

513

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 2۔ مئی 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

1۔ لینڈ ریکارڈ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم، بورڈ آف ریونیو ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب

کی پرفارمنس آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16

ایک وزیر لینڈ ریکارڈ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم، بورڈ آف ریونیو ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی

پرفارمنس آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ ڈیزاسٹر مینجمنٹ آرگنائزیشنز پنجاب کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ

سال 2016-17

ایک وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ آرگنائزیشنز پنجاب کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال

2016-17 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

514

- 3۔ حکومت پنجاب کے مالیاتی گوشوارے برائے مالی سال 2015-16
ایک وزیر حکومت پنجاب کے مالیاتی گوشوارے برائے مالی سال 2015-16 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔
- 4۔ مد بندی حسابات محکمہ جنگلات، حکومت پنجاب برائے سال 2016-17
ایک وزیر مد بندی حسابات محکمہ جنگلات، حکومت پنجاب برائے سال 2016-17 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔
- 5۔ سرکاری شعبے میں تجارت کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2017-18
ایک وزیر سرکاری شعبے میں تجارت کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2017-18 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

515

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کانواں اجلاس

جمعرات، 2- مئی 2019

(یوم النہیس، 26- شعبان المعظم 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 6 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى ۖ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى ۝ بَلْ
تُؤْتِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۖ وَالْآخِرَةَ خَيْرٌ ۚ وَأَنْتُمْ ۝ إِنَّ
هَذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَى ۖ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى ۝

سُورَةُ الْأَعْلَى آيَات 14 تا 19

بے شک وہ مراد کو پہنچ گیا جو پاک ہوا (14) اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا (15) مگر تم لوگ تو دنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو (16) حالانکہ آخرت بہت بہتر اور پائندہ تر ہے (17) یہی بات پہلے صحیفوں میں (مرقوم) ہے (18) (یعنی) ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں (19)

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ ۝

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
عمل کی میرے اساس کیا ہے بجز ندامت کے پاس کیا ہے
رہے سلامت بس اُن کی نسب میرا تو اک آسرا یہی ہے
عطا کیا مجھ کو درد الفت کہاں تھی یہ پُر خطا کی قسمت
میں اس کرم کے کہاں تھا قابل حضور کی بندہ پروری ہے
کسی کا احسان کیوں اٹھائیں کسی کو حالات کیوں بتائیں
تمہی سے مانگا ہے تم ہی دو گے تمہارے در سے ہی لو لگی ہے

پوائنٹ آف آرڈر

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

صوبہ میں پولیو پر ایوان میں بحث کا مطالبہ

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں ایک اہم matter کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ آپ کو پتا ہے کہ پولیو پاکستان کا ایک بہت بڑا ایشو ہے اس بارے میں آپ سے آدھامنٹ لوں گا۔ اس کی وجہ سے پوری دنیا میں ہمارے اوپر سفری پابندیاں بھی لگتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خواجہ سلمان رفیق! آپ کی آواز کم آرہی ہے آپ دوسرے مائیک پر آجائیں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! آج میڈیا رپورٹ کے مطابق لاہور میں دوسرا patient بچہ جس کی عمر دس سال سے زائد ہے وہ پولیو کا مریض declare ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ پورے پاکستان میں ہر صوبے، ہر حکومت نے اس پر بڑی محنت کی ہے پر patient immunizes ہوئے ہیں لیکن لاہور میں دوسرا patients بالترتیب پورے پنجاب کے لئے threat ہے۔ میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ 2016 تک ہم نے پولیو کو پنجاب میں زیر و کر دیا تھا۔

جناب سپیکر! اب میری request اور submission یہ ہے کہ منسٹر ہماری بہن پروفیسر صاحبہ ہیں کسی دن ایک سیشن میں دو تین گھنٹے کی sitting رکھ لیں جس میں پولیو پر پروفیسر صاحبہ بھی ذرا ہاؤس کو بریف کر دیں کیونکہ لاہور میں دوسرا patients کا آنا اور پھر اس سے بچہ معذور ہو جاتا ہے تو خدا نخواستہ پنجاب کے کسی بھی شہر میں کوئی بچہ یا بچی patient آسکتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ ایک اہم matter ہے آپ ذرا consultation کر کے next session میں یا کل کوئی گھنٹہ آدھ گھنٹہ اس پر رکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! آپ اس پر respond کریں گے؟ ہیلتھ منسٹر صاحبہ تشریف نہیں رکھتی کیونکہ یہ بہت ہی important issue ہے جو خواجہ سلمان رفیق نے raise کیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

جناب سپیکر! ہیلتھ منسٹر صاحبہ آجائیں تو ان سے consult کر کے بات کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خواجہ سلمان رفیق! ہیلتھ منسٹر صاحبہ تشریف لے آئیں تو پھر اس پر respond کریں گی۔

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہائر ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 932 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فردوس رعنا کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ فردوس رعنا: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1069 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں خواتین یونیورسٹیوں کی تعداد اور ملازمین سے متعلق تفصیلات

* 1069: محترمہ فردوس رعنا: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) صوبہ بھر میں کتنی خواتین یونیورسٹی کے قیام کا چارٹر دیا گیا ہے؟
- (ب) جن اداروں کو خواتین یونیورسٹی کا چارٹر دیا گیا ہے ان میں سے کتنی جامعات نے باقاعدہ کام شروع کر دیا ہے؟

- (ج) صوبہ بھر کی خواتین یونیورسٹیوں میں کتنے مرد اور خواتین ملازمین ہیں؟
- (د) صوبہ بھر کی خواتین یونیورسٹیوں میں کتنے / کتنی ریگولر وائس چانسلر / قائم مقام وائس چانسلر کام کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا):

(الف) پنجاب گورنمنٹ کی جانب سے صوبہ بھر میں خواتین کی 7 یونیورسٹیز کے قیام کا چارٹر دیا گیا ہے۔

(ب) جن اداروں کو خواتین یونیورسٹی کا چارٹر دیا گیا ہے ان میں سے چھ جامعات نے باقاعدہ کام شروع کر دیا ہے۔ گورنمنٹ کالج آف ہوم اکنامکس لاہور نے ابھی یونیورسٹی کے طور پر کام شروع نہیں کیا۔

(ج) صوبہ پنجاب میں خواتین کی جامعات میں تعینات مرد اور خواتین ملازمین کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

یونیورسٹی	مرد ملازمین کی تعداد	خواتین ملازمین کی تعداد
دومن یونیورسٹی ملتان	340	329
جی سی دومن یونیورسٹی سیالکوٹ	112	181
فاطمہ جناح برائے خواتین، راولپنڈی	307	338
لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور	508	712
دی گورنمنٹ صادق کالج دومن یونیورسٹی بہاولپور	56	142
گورنمنٹ کالج دومن یونیورسٹی، فیصل آباد	318	253
ٹوٹل	1641	1947

(د) صوبہ پنجاب کی پانچ خواتین یونیورسٹیز میں خواتین اور ایک خواتین یونیورسٹی میں مرد بطور قائم مقام وائس چانسلر کام کر رہے ہیں جبکہ ایک خواتین یونیورسٹی میں اس وقت کوئی ریگولر / قائم مقام وائس چانسلر تعینات نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

MS FIRDOUS RANA: Mr Speaker! I am fully satisfied with the answer of our Minister but I have a question for the University of Home Economics

جناب سپیکر! جو یونیورسٹی بنی ہے اس کالج کو انہوں نے ابھی تک یونیورسٹی نہیں بنایا تو میرا ان سے سوال ہے کہ وہ کب تک اس کو بنائیں گے اور ان کا کیا ارادہ ہے اگر کام شروع نہیں کیا تو کب تک شروع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ اس کا مجھے جواب چاہئے۔ بہت شکریہ

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! ہوم اکنامکس کالج کو چارٹرڈ دے دیا گیا ہے لیکن اُس نے ابھی کام شروع نہیں کیا تو اس کا کام جلد ہی شروع ہونے والا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سپیکر ٹری صاحب! آپ دوسرے مائیک پر آجائیں۔ ساؤنڈ کو چیک کیا جائے audio میں کیا مسئلہ ہے۔ آواز دوبارہ آرہی ہے، شور آرہا ہے۔ اس میں distortion ہے۔

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس Act منظور ہو چکا ہے۔ ہوم اکنامکس کالج کو چارٹرڈ دے دیا گیا ہے۔ VC's کے انٹرویو ہو رہے ہیں جیسے ہی VC's کا انٹرویو مکمل ہو گا یہ یونیورسٹی کام شروع کر دے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال بھی محترمہ فردوس رعنا کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ فردوس رعنا: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1079 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں یونیورسٹیوں میں بطور

وائس چانسلر سٹڈیٹ ممبران کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

***1079:** محترمہ فردوس رعنا: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت صوبہ بھر کی پبلک سیکٹر یونیورسٹیوں کے اندر سٹڈیٹ میں کتنے ایسے وائس چانسلر ہیں جو کہ دیگر یونیورسٹیوں میں سٹڈیٹ کے ممبر تعینات ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ قواعد و ضوابط کی رو سے وائس چانسلر کی حیثیت کے حامل افراد کو دیگر یونیورسٹیوں کی سٹڈیٹ میں بطور ممبر سٹڈیٹ تعینات نہیں کیا جاسکتا؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ایسے تمام وائس چانسلر جن کو ماضی میں قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے دیگر یونیورسٹیوں میں سٹڈیٹ میں بطور ممبر تعینات کیا گیا تھا وہ احکامات واپس لینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا):

(الف) اس وقت صوبہ بھر کی پبلک سیکرٹری یونیورسٹیوں کے اندر سٹڈیٹ میں چھ ایسے وائس چانسلر ہیں جو کہ دیگر یونیورسٹیوں میں سٹڈیٹ کے ممبر تعینات ہیں۔

(ب) یہ درست نہیں ہے، جن یونیورسٹیز کے ایکٹ میں لکھا گیا ہے کہ دیگر یونیورسٹیز کے وائس چانسلر سٹڈیٹ کے ممبر ہوں گے ان میں قواعد و ضوابط کی رو سے وائس چانسلر کی حیثیت رکھنے والے افراد کو دیگر یونیورسٹیز کی سٹڈیٹ میں بطور ممبر سٹڈیٹ تعینات کیا جاسکتا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے، قواعد و ضوابط کی رو سے وائس چانسلر کی حیثیت رکھنے والے افراد کو دیگر یونیورسٹیوں کی سٹڈیٹ میں بطور ممبر سٹڈیٹ تعینات کیا جاسکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

MS FIRDOUS RANA: Mr Speaker! I am very much satisfied.

جناب ڈپٹی سپیکر: تو you are satisfied? چلیں ماشاء اللہ مطمئن ہیں۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1131 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

یونیورسٹی آف نارووال سے متعلقہ تفصیلات

* 1131: چودھری اشرف علی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) یونیورسٹی آف نارووال کی تعمیر کا آغاز کب کیا گیا؟
- (ب) مذکورہ یونیورسٹی کا تخمینہ لاگت مع مدت تکمیل اور رقبہ کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟
- (ج) کیا مذکورہ یونیورسٹی کی تعمیر مقررہ میعاد تک مکمل کر دی جائے گی اور تدریس کا عمل بروقت شروع کر دیا جائے گا نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا):

(الف) اس یونیورسٹی کی تعمیر کا کام اگست 2018 میں شروع ہوا تھا۔ یونیورسٹی آف نارووال کی تعمیر کا پراجیکٹ بعنوان "Strengthening of University of Narowal" مورخہ 16.08.2018 کو منظور ہوا۔

(ب) یونیورسٹی سے متعلق دیگر معلومات درج ذیل ہیں:

تخمینہ لاگت	2034.803 ملین روپے
مدت تکمیل	تین سال
رقبہ (کورڈ ایریا)	402,820 مربع فٹ
رقبہ (کل رقبہ)	800 کنال

(ج) موجودہ وقت میں یونیورسٹی ہذا میں محدود وسائل کے ساتھ تدریسی عمل جاری ہے۔ نیز یونیورسٹی کی مقررہ میعاد میں تعمیر کا انحصار ہائر ایجوکیشن کمیشن کی فنڈز کی دستیابی پر ہے۔ اگر دوران تعمیر ہائر ایجوکیشن کمیشن کی طرف سے بلا تعطل فنڈز ملتے رہیں تو مقررہ میعاد میں تعمیری کام مکمل ہو سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! سوال کا جز (ب) ہے اس کی جو تفصیل دی گئی ہے۔ اس میں تخمینہ لاگت 2034.803 ملین روپے، مدت تکمیل تین سال، کورڈ ایریا کی تفصیل دی گئی ہے جو 402,820 مربع فٹ ہے، اس کا کل رقبہ 800 کنال ہے۔

جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو موجودہ financial year جاری ہے اس میں کتنی رقم اس کی تکمیل کے لئے محکمہ نے release کر دی ہے اور کتنا ڈویلپمنٹ work اب تک ہو چکا ہے اس کی تفصیل سے ہاؤس کو آگاہ کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! یہ ان کا fresh question بنتا ہے لیکن میں پھر بھی بتاتا چلوں یہ معاملہ ہائر ایجوکیشن کمیشن کا ہے۔ یہ یونیورسٹی ہائر ایجوکیشن کمیشن کے تحت بنی ہے جو فیڈرل ادارہ ہے۔ بہر حال اگر آپ یہ fresh question put کرنا چاہ رہے ہیں تو اس کا جواب میں معزز ممبر کو fresh منگوا دوں گا۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آئی کہ پارلیمانی سیکرٹری نے کیا فرمایا ہے۔ میں نے صرف یہ پوچھا ہے کہ اس کی تعمیر جاری ہے اس میں سے کتنا اس کا کام مکمل ہو چکا ہے اس کی تفصیل بتادیں اور موجودہ سال میں کتنی رقم release کی گئی ہے؟ اس میں کوئی ایسی بات تو نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! میں نے بتایا ہے کہ یہ پراجیکٹ ہائر ایجوکیشن کمیشن کا ہے، فیڈرل گورنمنٹ کا ہے اس لئے اس کے بارے میں جو آپ نے پوچھا کہ کتنا کام مکمل ہوا ہے تو وہ جواب ہم نے آپ کو دے دیا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گا کہ جب کوئی ممبر سوال کرتا ہے اگر وہ سوال متعلقہ ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہو تو وہ ڈیپارٹمنٹ اس کا جواب دے دیتا ہے اور اگر وہ سوال اس ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ نہیں ہوتا تو پھر رولز آف بزنس کے مطابق وہ سوال متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو refer کر دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! اگر یہ سوال ان کے متعلقہ نہیں تھا تو پھر انہیں متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو refer کرنا چاہئے تھا ان کو یہاں جواب نہیں دینا چاہئے تھا۔ اگر انہوں نے اس کو own کیا ہے، جواب دیا ہے تو پھر اس کے ضمنی سوالات کے جوابات بھی انہی کو دینے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ جو یہ ضمنی سوال کرنا چاہ رہے ہیں یہ اس کا fresh question دے دیں ہم ان کو جواب دے دیتے ہیں۔ اس میں واضح لکھا ہوا ہے کہ موجودہ وقت میں یونیورسٹی ہذا میں محدود وسائل کے

ساتھ تدریسی عمل جاری ہے نیز مقررہ میعاد میں تعمیر کرنے کا انحصار ہائر ایجوکیشن کمیشن کے فنڈز کی دستیابی پر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! وہ فنڈز کی دستیابی کا ہی پوچھ رہے ہیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں یہی پوچھ رہا ہوں کہ جو فنڈز ریلیز کئے گئے ہیں وہ کتنے ہیں اس کی تفصیل بتادیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! میں ان کو یہی کہہ رہا ہوں کہ یہ اس کا fresh question کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری اشرف علی! آپ موجودہ سال کے فنڈز کا پوچھ رہے ہیں یا next year کا پوچھ رہے ہیں؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں موجودہ سال کے فنڈز کا پوچھ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! وہ موجودہ سال کے فنڈز کا پوچھ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! موجودہ فنڈز کی تفصیلات دے دی گئی ہے جو استعمال ہوئے ہیں لیکن ابھی کام مکمل نہیں ہو سکا کیونکہ فنڈز ہائر ایجوکیشن کمیشن سے آنے ہیں۔ اگر وہاں سے فنڈز آتے رہیں گے تو انشاء اللہ جلدی مکمل ہو جائے گا۔ یہ ان پر depend کرتا ہے ہم پر نہیں کرتا۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! پھر ان کو جواب نہیں دینا چاہئے تھا آپ بے شک سیکرٹری اسمبلی سے پوچھ لیں کہ Rules of Business کیا کہتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! یہ یونیورسٹی پنجاب میں بن رہی ہے اس لئے ہم اس سوال کا جواب دینے کے لئے تیار ہیں اگر یہ اس سوال کا fresh question کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ نے سوال کا جواب دے ہی دیا اور اب آپ کہہ رہے ہیں کہ فیڈرل گورنمنٹ سے معلومات آئیں گی۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! یہ پراجیکٹ فیڈرل گورنمنٹ کا ہے لیکن ہم پھر بھی ان کو معلومات فراہم کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! کیا آپ نے فیڈرل گورنمنٹ کو لکھ کر بھیج دیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! ہم وہاں سے معلومات لے کر ان کو فراہم کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، آپ معلومات لے لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! آپ ان کو کہہ دیں کہ یہ fresh question کر لیں ہم اس کی معلومات فیڈرل گورنمنٹ سے لے کر دے دیں گے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں ایک بات گزارش کرنا چاہوں گا باقی آپ کی description ہے جیسا آپ مناسب سمجھیں۔ یہ یونیورسٹی آف نارووال جس کی construction ہو رہی ہے یہ پنجاب گورنمنٹ کا منصوبہ ہے، وہی اس کو execute کر رہی ہے اور اسی نے سارے فنڈز allocate کئے تھے اس لئے پارلیمانی سیکرٹری کو اس کی مکمل انفارمیشن ہونی چاہئے تھی۔

جناب سپیکر! میری submission یہ ہے کہ یا تو آپ اس سوال کو pending کر دیں یا کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس سوال کو pending کیا جاتا ہے تاکہ پوری detail کے ساتھ اس کا جواب دیا جاسکے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال جناب محمد وارث شاد کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1143 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع خوشاب میں بوائز و گرلز کالجز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

* 1143: جناب محمد وارث شاد: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع خوشاب میں کتنے بوائز و گرلز کالجز کہاں کہاں ہیں؟
- (ب) کس کس کالج میں ٹیچنگ کیڈر کی کون کون سی اسامیاں خالی ہیں اور کتنی نان ٹیچنگ کیڈر کی اسامیاں خالی ہیں؟
- (ج) ان کالجوں کی عمارت کی حالت کیسی ہے کس کالج کی بلڈنگ خطرناک حالت میں ہے اور کس کالج کی بلڈنگ طالب علموں کے لئے ناکافی ہے؟
- (د) ان کالجوں کے لئے سال 19-2018 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟
- (ه) ان کالجوں کی missing facilities کون کون سی ہیں؟
- (و) کیا حکومت ان کالجوں کی بلڈنگ کی حالت بہتر بنانے، خالی اسامیاں پُر کرنے اور missing facilities فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا):

(الف)

1- گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج جوہر آباد	2- گورنمنٹ ڈگری کالج نورپور قلعہ
3- گورنمنٹ ڈگری کالج نوشہرہ	4- گورنمنٹ ڈگری کالج قائد آباد
5- گورنمنٹ ڈگری کالج روڈہ	6- گورنمنٹ ڈگری کالج 147 ایم پی
7- گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج 147 ایم پی	8- گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج جوہر آباد
9- گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج خوشاب	10- گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج نوشہرہ
11- گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج قائد آباد	12- گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج نورپور قلعہ
13- گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج رنگ پور بھور	14- گورنمنٹ کالج آف کامرس جوہر آباد
15- گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس نورپور قلعہ	16- گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس نوشہرہ

- (ب) ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ کیڈر کی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) ضلع خوشاب کے کسی بھی کالج کی عمارت خطرناک حالت میں نہیں ہے تاہم گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج جوہر آباد کا صرف ایک بلاک ناقابل استعمال ہے اور اسے بند کر دیا گیا

— ہے۔

مندرجہ ذیل کالجوں میں مزید کلاس روم اور لیبارٹریز کی ضرورت ہے تفصیل درج ذیل

ہے:

نمبر شمار	کالج کا نام	اضافی ضروریات کی تفصیل
1-	گورنمنٹ گرلز کالج نور پور قتل	چھ کلاس روم
2-	گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج خوشاب	آٹھ 8 کلاس روم
3-	گورنمنٹ ڈگری کالج نور پور قتل	چھ کلاس روم، تین لیبارٹریز
4-	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج جوہر آباد	آٹھ کلاس روم

مندرجہ بالا کالجوں کے علاوہ گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس نور پور قتل اور گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس نوشہرہ 2012 سے محکمہ اعلیٰ تعلیم کو ٹیوٹا سے منتقل کئے گئے ہیں ان دونوں اداروں کی اپنی عمارت نہیں ہے تاہم نور پور قتل کا انسٹیٹیوٹ بوائز کالج نور پور قتل میں منتقل کیا گیا ہے اور نوشہرہ کا انسٹیٹیوٹ سکول کی مستعار شدہ عمارت میں کام کر رہا ہے۔

(د)

نمبر شمار	کالج کا نام	بجٹ
1-	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج جوہر آباد	8,938,000
2-	گورنمنٹ ڈگری کالج نور پور قتل	18,609,336
3-	گورنمنٹ ڈگری کالج نوشہرہ	19,216,170
4-	گورنمنٹ ڈگری کالج قائد آباد	12,677,187
5-	گورنمنٹ ڈگری کالج روڈ	15,400,614
6-	گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج جوہر آباد	23,901,247
7-	گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج خوشاب	21,550,826
8-	گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج نوشہرہ	16,768,240
9-	گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج قائد آباد	16,989,939
10-	گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج نور پور قتل	15,894,072
11-	گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج رنگپور بکھور	15,321,330
12-	گورنمنٹ کالج آف کامرس جوہر آباد	16,329,104
13-	گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس نور پور قتل	8,527,585
14-	گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس نوشہرہ	9,784,805

- 15- گورنمنٹ ڈگری کالج 147 ایم پی کالج اس سال قائم ہوا ہے اور بجٹ محکمہ خزانہ سے حاصل کیا جا رہا ہے
- 16- گورنمنٹ ڈگری کالج 147 ایم پی کالج اس سال قائم ہوا ہے اور بجٹ محکمہ خزانہ سے حاصل کیا جا رہا ہے۔

(۵)

نمبر شمار	کالج کا نام	اضافی ضروریات کی تفصیل
1-	گورنمنٹ گرلز کالج نور پور قتل	آٹھ کلاس روم اور سائنس لیبارٹری کے آلات
2-	گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج خوشاب	آٹھ کلاس روم
3-	گورنمنٹ ڈگری کالج نور پور قتل	چھ کلاس روم، تین لیبارٹریز
4-	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج جوہر آباد	آٹھ کلاس رومز، کمپیوٹر لیبارٹری اور ہاسٹل
5-	گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس نور پور قتل	مکمل عمارت
6-	گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس نوشہرہ	مکمل عمارت
7-	گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج رگپور نکھور	سائنس لیبارٹری کے آلات
8-	گورنمنٹ ڈگری کالج، قائد آباد	کمپیوٹر لیبارٹری

(۶)

خالی اسامیوں پر بھرتی کے لئے معاملات زیر غور ہیں اور عنقریب پنجاب پبلک سروس کمیشن کو سفارشات بھیج دی جائیں گی۔ جہاں تک سائنس لیبارٹری کے آلات اور کمپیوٹرز کی فراہمی کا تعلق ہے تو اس ضمن میں یہ وضاحت کی جاتی ہے کہ اگلے مالی سال کے دوران زیادہ تر کالجوں میں ان آلات کی فراہمی کر دی جائے گی اور جہاں تک مزید کلاس رومز اور ہاسٹل کی تعمیر کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں صوبے بھر کے کالجوں میں ایک جامع سروے مرتب کر لیا گیا ہے اور مرحلہ وار ان مسنگ فسیلٹیز کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد وارث شاہ: جناب سپیکر! جزی (ب) میں جو تفصیل دی گئی ہے اس میں teaching and non-teaching اسٹاف کی خالی اسامیاں ہیں جو تقریباً ڈیڑھ پونے دو سو بنتی ہیں اور یہ صرف ضلع خوشاب کی ہیں۔ میں اس میں تھوڑا input بھی دوں گا کہ پچھلے ادوار میں ایک concept CTI رکھنے کا چلا تھا اور وہ اس لئے تھا کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن والے ذرا دیر

کرتے ہیں کیونکہ ان کا اپنا ایک procedure ہے اس تاخیر سے بچنے کے لئے گورنمنٹ ایم اے پاس لڑکے اور لڑکیوں کو CTI کے طور پر رکھ لیتی تھی لیکن اب وہ ختم ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! میری استدعا ہے اور میرا یہ سوال بھی ہے کہ یہ جو ڈیڑھ پونے دو سو teaching and non-teaching کی اسامیاں خالی ہیں اور یہ صرف خوشاب میں ہیں تو پورے پنجاب کا کیا حال ہو گا۔ بچے اور بچیوں کی پڑھائی کا بہت نقصان ہو رہا ہے جب تک پنجاب پبلک سروس کمیشن کی طرف سے ٹیچر نہ آجائیں تو کیا یہ پچھلے ادوار کی طرح alternative arrangement کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! یہ سوال تو نہیں ہے یہ انہوں نے assurance مانگی ہے تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ کو شش کریں گے کہ جلد از جلد جو سیٹیں خالی ہیں ان کو پُر کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! وہ on the floor of the House آپ کے ساتھ commitment کر رہے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! مجھے بتایا جائے کہ یہ کیا commitment کر رہے ہیں، کیا یہ CTI رکھیں گے یا پنجاب پبلک سروس کمیشن سے سیٹیں پُر کروائیں گے؟ مجھے categorically commitment چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! ہم اس کو قواعد و ضوابط کے مطابق fill کریں گے اور کئی جگہوں پر پبلک سروس کمیشن کو درخواست بھی دے رکھی ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں نے قواعد و ضوابط کے اندر رہ کر بات کی ہے۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن یہ اسامیاں fill کر کے بھیجے گا اس وقت تک بچے اور بچیوں کا بہت نقصان ہو جائے گا۔ میں پورے پنجاب کی بات نہیں کرتا میں صرف خوشاب کی بات کرتا ہوں کہ بچوں کا

جو تعلیمی نقصان ہو رہا ہے اس کو پورا کرنے کے لئے یہ CTI رکھنے کے لئے تیار ہیں کیونکہ یہ بھی قواعد و ضوابط کے اندر ہے؟ اس طرح کرنے سے ایک فائدہ تو یہ ہو گا کہ جو انہوں نے روزگار کا نعرہ لگایا ہے وہ پورا ہو جائے گا، وہ بچے جو ایم اے کر کے پھر رہے ہیں ان کو تیس ہزار روپے کی نوکری مل جائے گی اور دوسری طرف جو بچے پڑھ رہے ہیں ان کے لئے teaching کا arrangement ہو جائے گا۔ یہ سارا کچھ قواعد و ضوابط کے اندر ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری یہ commitment دے دیں کہ یہ دونوں میں سے کون سا کام کریں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! جو انہوں نے CTI کا کہا ہے وہ already رکھے ہوئے ہیں جہاں پر ضرورت ہے وہاں پر رکھے ہوئے ہیں۔۔۔ جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! آپ ادھر بھی دیکھ لیں اگر یہاں ضرورت ہے تو یہاں بھی رکھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ جو موجودہ سال کے لئے CTI ہیں وہ موجود ہیں، یہ actually ہم اگست سے مئی تک شروع کرتے ہیں۔ موجودہ سال کے لئے تقریباً تمام کالج میں CTI موجود ہیں اور اگلے سال کے لئے اگر ضرورت ہوئی تو وہ بھی رکھ لیں گے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ان کے پاس جو چٹ آئی ہے میں اس کو چیلنج کرتا ہوں۔۔۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب محمد وارث شاد! آپ بات تو سن لیں۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! وہ جو سی ٹی آئی رکھے گئے تھے وہ تقریباً 9 سے 10 مہینے کے لئے رکھے جاتے ہیں۔ اب وہ سی ٹی آئی ختم ہو گئے ہیں، وہ گھر چلے گئے ہیں اور اب وہ سی ٹی آئی کام نہیں کر رہے تو میرا یہی سوال ہے کہ یہ بے شک چٹ لے کر بھی یہ کہہ دیں کہ ہم سی ٹی آئی پورے پنجاب میں رکھیں گے اور اگر وہ پنجاب میں نہیں رکھتے تو ضلع خوشاب میں رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے اور میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ سی ٹی آئی پچھلے سال موجود تھے اور اب ختم ہو گئے ہیں۔ اب نئی بھرتی اگست میں شروع ہوگی تو دوبارہ ان کی تعیناتی ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ اگست میں شروع کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! ہم وہاں پر بھرتی کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ اگست میں بھرتی کریں گے۔ وہ commitment کر رہے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال لیتے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میرا ایک اور ضمنی سوال ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اسی سوال میں سے ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! جی، اسی سوال میں ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ضمنی سوال کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! سوال کا جز (ج) ہے اس میں میرا سوال تھا کہ کس کس کالج میں خطرناک بلڈنگز ہیں اور کس کس کالج میں بلڈنگز ناکافی ہیں تو اس سلسلے میں ان کا جواب آیا ہے اور انہوں نے فرمایا ہے کہ ضلع خوشاب کے کسی بھی کالج کی عمارت خطرناک حالت میں نہیں ہے، آگے اسی سوال میں contradiction ہے اور یہ خود ہی کہہ رہے ہیں کہ کالجز میں کوئی بھی خطرناک بلڈنگ نہیں ہے اور خود ہی پھر اسی میں جواب کہہ رہے ہیں کہ تاہم گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج جوہر آباد کا صرف ایک بلاک ناقابل استعمال ہے اور اسے بند کر دیا گیا ہے۔ اب اس کی مجھے تو سمجھ نہیں آرہی کہ یہ کس قسم کا جواب ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وہ اسی بات پر respond کریں؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! وہ اس پر clarification دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس پر clarification دے دیں۔

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! کالج کی باقی سب بلڈنگز ٹھیک ہے، قابل استعمال ہے اور خطرناک حالت میں نہیں ہے تاہم گورنمنٹ کالج جوہر آباد کا صرف ایک بلاک خراب ہے لیکن پورا کالج خراب اور خطرناک حالت میں نہیں ہے۔ باقی مزید ان کالجوں میں کلاس رومز کی ضرورت ہے اور ہم نے وہ کلاس رومز بنانے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کیا اس کو renovate کر رہے ہیں، اس پر کام جاری ہے؟

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! اس کو renovate کر رہے ہیں، اس کے لئے فنڈز allocate کئے جا رہے ہیں اور اس کا کام ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کو جلد از جلد مکمل کروادیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! انہوں نے commitment دے دی ہے اور کہہ دیا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! بات تو سن لیں۔ جب ہم سب کچھ چھوڑ کر ادھر آتے ہیں تو ہمیں یہی کام ہوتا ہے، ہمیں اور کون سے کام کرنے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! جی، last question.

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس سلسلے میں، میں صرف یہ عرض کر دوں کہ جو خطرناک بلاک ہے انہوں نے یہ بھی درست کرنا اور اس کے علاوہ جو ضروریات ہیں جیسے گورنمنٹ گرلز نورپور تھل میں چھ کلاس روم چاہئیں، گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج خوشاب میں آٹھ کلاس روم چاہئیں، گورنمنٹ ڈگری کالج نورپور تھل میں چھ کلاس روم اور تین لیبارٹریز چاہئیں، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج جوہر آباد میں آٹھ کلاس روم چاہئیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ ضمنی سوال کریں۔ ناں!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! سن لیں، اس پر اہم پوائنٹ ہے۔ 2012 میں جو کالج پہلے غالباً کمرس منسٹری کے under آتے تھے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فیڈرل گورنمنٹ کے under آتے تھے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! نہیں، پنجاب کی کمرس منسٹری کے under آتے تھے۔ اب وہ سارے کے سارے کالج ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے under آگئے ہیں۔ اب اس میں مسئلہ یہ ہے اور یہ لکھا ہے کہ مندرجہ بالا کالجوں کے علاوہ گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کمرس نور پور تھل اور گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کمرس نوشہرہ 2012 سے محکمہ ہائر ایجوکیشن کو ٹیوٹا سے منتقل کئے گئے ہیں۔ ان دونوں اداروں کی اپنی عمارت نہ ہے۔

جناب سپیکر! اب مسئلہ یہ ہے کہ یہ دونوں ادارے بہت اچھی ایجوکیشن دے رہے تھے ان میں غریب کے بچے کمرس پڑھتے تھے۔ اب کیونکہ ان کے پاس عمارت نہیں ہے۔۔۔ محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! یہ ضمنی سوال کریں ایسے تو یہ ہاؤس کا وقت ضائع کر رہے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، No, cross talk. ان کو بات کرنے دیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اگر میں کوئی بات کر رہا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، آپ بات کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ان کو educate کریں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ بات کریں۔ آپ چیز سے بات کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، No, cross talk. This is not the way. ان کو بات کرنے

دیں۔ یہ غلط بات ہے۔ جی، جناب محمد وارث شاد! آپ بات کریں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! ان سے پوچھیں کہ ان کا ضمنی سوال کیا ہے۔ یہ ہاؤس کا وقت ضائع کر رہے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، Please, this is not the way آپ ان کو بات کرنے دیں۔
جی، جناب محمد وارث شاد! آپ بات کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اب دونوں کامرس کالج اس وقت ایک ایک کمرے میں چل رہے ہیں، ایک گورنمنٹ کالج نور پور تھل سے ادھار لیا ہوا ہے اور۔۔۔
جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! آپ سوال کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس سلسلے میں میرا سوال یہ ہے کہ اس بجٹ میں ان کالجوں کی بلڈنگز رکھیں گے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ان کی بلڈنگز complete ہو جائیں گی یا نہیں ہوں گی؟
پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! ان کی آواز سمجھ نہیں آئی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! میں بتاتا ہوں۔ انہوں نے کہا ہے کہ کچھ ایسے کالج ہیں جن کی بلڈنگز نہیں ہیں تو کیا آپ اس بجٹ میں ان کو complete کر دیں گے؟ یہ ان کا سوال ہے۔
پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! جی، ہم نے یہ propose کیا ہوا ہے۔ انشاء اللہ امید ہے کہ بجٹ میں جو ایجوکیشن فنڈز ہیں وہ آئیں گے اور ان کو مکمل کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ اگلا سوال۔
جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ sorry اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں!

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1217 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راجن پور میں بوائز و گرلز کالجز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1217: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں کتنے کالج ہیں اور ان میں کتنے طلباء و طالبات تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟

(ب) ان کالجز میں ٹیچنگ و ننان ٹیچنگ سٹاف کی کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں نیز کتنی پراور کتنی کب سے خالی ہیں، خالی اسامیوں کی تفصیل، گریڈ وار اور مضمون وار آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا ان کالجز میں فرنیچر، طلباء کی تعداد کے مطابق ہے کیا حکومت ان کالجز کی مسنگ فسیلیز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا):

(الف) ضلع راجن پور میں 10 کالجز ہیں ان کالجوں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کی کلاس وار تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	کالج کا نام	انٹر	ڈگری	پوسٹ گریجویٹ	کل
1-	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، راجن پور	916	471	183	1570
2-	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، جام پور	2420	393	59	2872
3-	گورنمنٹ ڈگری کالج (بوائز)، روہمان	341	14	00	355
4-	گورنمنٹ ڈگری کالج (بوائز)، قاضی پور	332	52	00	384
5-	گورنمنٹ ڈگری کالج (بوائز)، عمر کوٹ	36	04	00	40
6-	گورنمنٹ ڈگری کالج (گرلز)، راجن پور	1273	401	00	1674
7-	گورنمنٹ ڈگری کالج (گرلز)، جام پور	1586	594	00	2180

290	00	202	450	8- گورنمنٹ ڈگری کالج (گرنل)، فاضل پور
195	00	106	89	9- گورنمنٹ ڈگری کالج (گرنل)، داہل
290	00	127	163	10- گورنمنٹ ڈگری کالج (گرنل)، کوٹ مٹھن
10212	242	2364	7606	کل تعداد

(ب) ان کالجوں میں تدریسی اور غیر تدریسی عملہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	کالج کا نام	تدریسی عملہ			غیر تدریسی عملہ		
		مختور شدہ	پر شدہ	خالی	مختور شدہ	پر شدہ	خالی
		اسامیاں	اسامیاں	اسامیاں	اسامیاں	اسامیاں	اسامیاں
1-	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج راجن پور	44	22	22	26	17	09
2-	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، جام پور	35	23	12	27	19	08
3-	گورنمنٹ ڈگری کالج (یو اے)، راجمان	22	08	14	28	08	20
4-	گورنمنٹ ڈگری کالج (یو اے)، فاضل پور	23	13	10	28	07	21
5-	گورنمنٹ ڈگری کالج (یو اے)، عمر کوٹ	19	02	17	22	01	21
6-	گورنمنٹ ڈگری کالج (گرنل)، راجن پور	24	10	14	32	13	19
7-	گورنمنٹ ڈگری کالج (گرنل)، جام پور	22	13	09	24	14	10
8-	گورنمنٹ ڈگری کالج (گرنل)، فاضل پور	23	08	15	30	10	20
9-	گورنمنٹ ڈگری کالج (گرنل)، داہل	22	04	18	22	01	21
10-	گورنمنٹ ڈگری کالج (گرنل)، کوٹ مٹھن	22	07	15	28	08	

نیز تدریسی عملہ کی خالی اسامیوں کی گریڈ اور مضمون وار تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور غیر تدریسی عملہ کی خالی اسامیوں کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع راجن پور کے 10 میں سے 6 کالجز میں فرنچیز طلباء و طالبات کی تعداد کے مطابق ہے جبکہ باقی ماندہ کالجوں میں فرنچیز کی کمی ہے جس کا جائزہ لیا جا رہا ہے کیونکہ فرنچیز کی فراہمی کے لئے موجودہ کلاس رومز کی گنجائش کو مد نظر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ تاہم یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ موجودہ مالی سال میں فرنچیز کی فراہمی کا منصوبہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل ہے جس کا PC-I 94.737 ملین روپے کی لاگت کا تیار کر لیا گیا ہے اور موجودہ مالی سال میں کالجوں میں فرنچیز کی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میرا سوال تھا کہ ضلع راجن پور میں کتنے کالج ہیں اور ان میں کتنے طلباء و طالبات تعلیم حاصل کر رہے ہیں تو انہوں نے یہ details فراہم کر دی ہے اور دوسرا جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ ان کالجوں میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ اسٹاف کی کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں، نیز کتنی پُر اور کتنی کب سے خالی ہیں؟

جناب سپیکر! اگر اب ہم ان کی یہ details دیکھیں تو گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج راجن پور میں 44 منظور شدہ اسامیاں ہیں جس میں سے 22 اسامیاں خالی ہیں، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج جام پور میں 35 منظور شدہ اسامیاں ہیں اور جس میں 12 اسامیاں خالی ہیں۔ گورنمنٹ ڈگری کالج رو جھان میں 22 منظور شدہ اسامیاں ہیں اور اس میں 14 اسامیاں خالی ہیں۔ ایسے ہی فاضل پور میں 23 اسامیوں میں سے 10 اسامیاں خالی ہیں، گورنمنٹ ڈگری کالج عمر کوٹ میں 19 منظور شدہ اسامیوں میں سے 17 اسامیاں خالی ہیں اور وہاں صرف 2 اسامیاں پُر کی ہوئی ہیں۔ گورنمنٹ ڈگری کالج راجن پور میں اس طرح 24 میں سے 14 اسامیاں خالی ہیں اور یہ ان کی اپنی دی ہوئی details ہیں۔ یہ باقی بھی ایسے ہی ہے تو میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جب کالجوں میں اتنی بڑی تعداد میں اسامیاں خالی ہیں تو وہاں پڑھائی کیا ہوتی ہوگی، یہ ان خالی اسامیوں کو کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان اسامیوں کو کب تک fill کریں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! محترمہ کی بات بالکل درست ہے لیکن میں نے پہلے بتایا ہے کہ جن کالجوں میں seats خالی ہیں یا ضرورت ہے تو وہاں پر سی ٹی آئی رکھے جاتے ہیں، وہ normally ایم فل ہوتے ہیں اور ان کو handsome pay دی جاتی ہے تاکہ بچوں کا نقصان نہ ہو سکے۔ Secondly جو منظور شدہ خالی اسامیاں ہیں ان اسامیوں کے لئے پبلک سروس کمیشن میں اشتہار دے رکھا ہے اور کچھ جگہوں پر particular issues matters ہیں تو یہاں پر ساؤتھ پنجاب کا کوٹا رکھا گیا تھا، اس پر لوگوں نے ہائی کورٹ سے stay لے لیا تھا اور اب یہ معاملہ court میں ہے جب کورٹ فیصلہ کرے گی تو یہ بالکل fill کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! دیکھیں، جب تک پبلک سروس کمیشن کام پورا کرے گی تو اس کو ٹائم لگے گا۔ آپ اس کا کوئی alternative بتادیں کہ اس پر alternative کیا کر سکتے ہیں تاکہ جو سٹوڈنٹس کو problem آرہی ہے وہ problem ختم ہو۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! جو problem آتی ہے اس کے لئے سی ٹی آئی رکھے جاتے ہیں جو کہ normal طور پر ایم فل ہوتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ پھر کب تک سی ٹی آئی رکھیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! وہ اگست میں ہر سال رکھے جاتے ہیں، مئی تک چلتے ہیں اور پھر اگست میں ان کو دوبارہ لیا جاتا ہے۔ اب یہ matter کورٹ میں ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ کورٹ میں pursue کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! ہم اس کو pursue کر رہے ہیں۔ اس میں ساؤتھ پنجاب کا کوٹا رکھا گیا تھا کیونکہ یہ کالج ساؤتھ پنجاب کے ہیں تو اس کوٹا کے خلاف لوگ کورٹ میں گئے ہیں جب کورٹ کا فیصلہ آئے گا تو اس کے مطابق عملدرآمد کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو شش کریں، اس میں جتنی جلدی ہو سکے وہ کریں۔
پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! ہم کو شش کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کو شش کریں کہ جتنا جلدی ہو سکے اس پر عملدرآمد کیا جائے۔
پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! ہم کو شش کر رہے ہیں کہ معزز عدالت اس بارے میں جلد از جلد فیصلہ کر دے اور جو فیصلہ ہو گا اس کے مطابق عملدرآمد کیا جائے گا۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں نے جزی (ج) میں missing facilities کے حوالے سے پوچھا تھا۔ اس کا جواب دیتے ہوئے محکمہ کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ 10 میں سے 6 کالجز میں فرنیچر طلباء و طالبات کی تعداد کے مطابق ہے جبکہ باقی ماندہ کالجز میں فرنیچر کی کمی ہے۔ تو یہ فرنیچر کی کمی کب تک پوری کریں گے؟ یہ تو court matter نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل یہ تو court matter نہیں ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!
پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! جواب میں لکھا گیا ہے کہ:

"موجودہ مالی سال میں فرنیچر کی فراہمی کا منصوبہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل ہے جس کا PC-I 94.737 ملین روپے کی لاگت کا تیار کر لیا گیا ہے اور موجودہ مالی سال میں کالجز میں فرنیچر کی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا اس سال کے بجٹ میں فرنیچر کی فراہمی کے لئے رقم مختص کر دی گئی ہے؟
پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! اس منصوبے کے لئے موجودہ مالی سال میں 94.737 ملین روپے کی رقم رکھی گئی ہے تاکہ پنجاب کے جن کالجز میں فرنیچر کی کمی ہے اس کو پورا کیا جاسکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبر محترمہ شازیہ عابد تو specifically راجن پور کے حوالے سے پوچھ رہی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! اس سکیم میں راجن پور بھی شامل ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا اس کی تفصیل آپ کے پاس موجود ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! راجن پور کی specific detail تو میرے پاس موجود نہیں لیکن اسی PC-I میں راجن پور بھی شامل ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! راجن پور والے کب تک امید رکھیں کہ ان کے کالجوں میں فرنیچر فراہم کر دیا جائے گا اور دوسری missing facilities کو بھی پورا کیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ اگلے بجٹ میں راجن پور کے کالجوں میں فرنیچر فراہم کر دیا جائے گا اور دوسری missing facilities کو بھی پورا کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کوئی واضح طور پر commitment کر دیں اور کوئی تاریخ دے دیں تاکہ ہم بھی خوش ہو جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ اگلے مالی سال میں راجن پور کے کالجوں کو فرنیچر کی فراہمی کر دی جائے گی۔ یہاں پر میں ایک وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ کالج کا کمرہ 12 x 18 کا ہوتا ہے اور اس کے اندر زیادہ سے زیادہ 60 کرسیاں رکھی جاسکتی ہیں۔

(اس مرحلہ پر آفیشل گیلری سے پارلیمانی سیکرٹری کو ایک پرچی بھجوائی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! پرچی پڑھ لیں شاید کوئی commitment آگئی ہو۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! اس پر لکھا ہوا ہے کہ ڈیرہ غازی خان ڈویژن میں فرنیچر کی کمی کو پورا کرنے کے لئے اگلے مالی سال میں 400 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ کالج کا کمرہ 12 x 18 کا ہوتا ہے اور اس میں زیادہ سے زیادہ 60 کرسیاں رکھی جاسکتی ہیں۔ جب طالب علموں کی تعداد بڑھ جاتی ہے تو پھر فرنیچر کی کمی کا مطالبہ کیا جاتا ہے لیکن فی کمرہ کے حساب سے 60 سے زیادہ کرسیاں فراہم نہیں کی جاسکتیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! پہلی گزارش تو یہ کروں گا کہ ہاؤس کے مائیک خراب ہیں اور پارلیمانی سیکرٹری کے جواب کی بالکل سمجھ نہیں آرہی۔ دوسری بات یہ کہوں گا کہ آفیشل گیلری سے منسٹر صاحب یا پارلیمانی سیکرٹری کے لئے پرچی تو آتی رہتی ہے لیکن میں نے یہ پہلی دفعہ دیکھا ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری کی طرف سے وہ پوری پرچی پڑھ کر سنائی گئی ہے۔ ہمیشہ پرچی سے points لئے جاتے ہیں اور پھر خود explain کیا جاتا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے پارلیمانی سیکرٹری سے درخواست کروں گا کہ وہ پرچی کو ضرور follow کریں لیکن اس کو بالکل اسی طرح نہ پڑھا کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک ندیم کامران! پارلیمانی سیکرٹری کو تھوڑی سی guideline کی ضرورت ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! میں guide کرنے پر ملک ندیم کامران کا شکریہ گزار رہوں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں بھی یہی عرض کرنا چاہتی ہوں کہ مجھے پارلیمانی سیکرٹری کی کوئی بات سمجھ نہیں آئی۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! ہاؤس میں شور بہت زیادہ ہے جس کی وجہ سے پارلیمانی سیکرٹری کے جواب کی بالکل سمجھ نہیں آرہی۔ آپ ہاؤس میں خاموشی کروائیں اور ہاؤس کو in order کریں تاکہ ہمیں ان کے جواب کی سمجھ آ سکے۔ مہربانی کر کے دونوں اطراف کے معزز ممبران کو خاموش کروا

دیں۔ پارلیمانی سیکرٹری کو تو سوالات کی ویسے ہی سمجھ نہیں آرہی اور ہم بھی ان کے جوابات صحیح طرح سے سن نہیں سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مہربانی کر کے ہاؤس میں خاموشی اختیار کی جائے۔ اگلا سوال بھی محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1218 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راجن پور میں گورنمنٹ کے زیر انتظام گرلز و بوائز کالجز سے متعلقہ تفصیلات

* 1218: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں سرکاری کالجز (بوائز و گرلز) میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد اور خالی اسامیوں کی تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

(ب) ان کالجز کو سال 18-2017 کے دوران کتنی رقم کس کس مد میں فراہم کی گئی ہے؟

(ج) کس کس کالج کی بلڈنگ کی تعمیر کب سے جاری ہے کب تک بلڈنگ کی تعمیر مکمل ہو جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا):

(الف) ضلع راجن پور کے کالجز کی ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد اور خالی اسامیوں کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع راجن پور میں سال 18-2017 کے فراہم کردہ بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	کالج کا نام	بجٹ
1-	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج راجن پور	33,563,221 روپے
2-	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، جام پور	26,286,158 روپے
3-	گورنمنٹ کالج (بوائز)، روہماں	13,413,189 روپے
4-	گورنمنٹ کالج (بوائز)، فاضل پور	13,306,130 روپے
5-	گورنمنٹ کالج (گرلز)، راجن پور	19,493,241 روپے
6-	گورنمنٹ کالج (گرلز)، جام پور	24,518,530 روپے

7-	گورنمنٹ کالج (گرنل)، فاضل پور	14,550,409 روپے
8-	گورنمنٹ کالج (گرنل)، داہل	2,032,260 روپے
9-	گورنمنٹ کالج (گرنل)، کوٹ مٹھن	10,778,273 روپے
10-	گورنمنٹ کالج (بوانی)، عمرکوٹ	828,000 روپے

مندرجہ بالا بجٹ کی مدوار تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع راجن پور میں مندرجہ ذیل دو کالجز کی عمارت کی تعمیر کا کام ہو رہا ہے جس کی تفصیل

نمبر	کالج کا نام	تعمین لاگت	خرچ شدہ رقم	منصوبہ کے	مختل
				آئندہ سال	کال سال
1-	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے	142.319 ملین روپے	29.986 ملین روپے	2017	2020
	خواتین محمد پور، راجن پور				
2-	گورنمنٹ ڈگری کالج فاضل پور	106.574 ملین روپے	89.719 ملین روپے	2014	2019
	راجن پور				

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! محکمہ کی طرف سے جواب میں جو تفصیل دی گئی ہے یہ اپنی جگہ ایک المیہ ہے کیونکہ اس کے مطابق تقریباً تمام کالجوں میں science subjects کی اسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں۔ ساؤتھ پنجاب کے پسماندہ ترین اضلاع میں پہلے ہی معاشی طور پر بہت بد حالی ہے۔ ان علاقوں کے کالجوں میں science subjects اور انگلش کے اساتذہ نہیں ہیں تو پھر بچے کہاں جائیں؟

جناب سپیکر! آپ کا تعلق بھی اسی ضلع سے ہے۔ وہاں کی بچیوں کو دور دراز علاقوں میں پڑھنے کے لئے بھجوانا بہت دشوار ہے بلکہ آج کل کے حالات میں والدین کے لئے یہ تقریباً ناممکن ہے۔ میں پارلیمانی سیکرٹری سے انتہائی ادب سے پھر وہی سوال کرنا چاہتی ہوں کہ ہمارے علاقے کے کالجوں میں main subjects کے لیکچرارز موجود نہیں ہیں تو کب تک ان اسامیوں کو fill کیا جائے گا؟ اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی گزارش کروں گی کہ پارلیمانی سیکرٹری ذرا اونچی آواز میں جواب دیں تاکہ میں سن سکوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! میں نے ابھی اسمبلی سٹاف سے پوچھا ہے کہ معزز ممبران کو میری آواز کیوں نے پہنچ رہی؟ انہوں نے بتایا ہے کہ مائیک اور بجلی کا مسئلہ ہے جس کی وجہ سے سوال اور جواب کی صحیح طرح سے سمجھ نہیں آرہی۔ میں محترمہ شازیہ عابد کا سوال سُن نہیں سکا تو مہربانی کر کے وہ اپنے سوال کو دہرائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ انہوں نے پوچھا ہے کہ سائنس کے main subjects کے اساتذہ کی بہت زیادہ اسمیاں خالی پڑیں ہیں تو آپ کب تک ان کو fill کریں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! جو اسمیاں خالی ہیں ان کے against CTIs رکھے جاتے ہیں تاکہ بچوں کی تعلیم کا حرج نہ ہو۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ science subject کے اساتذہ کی خالی اسمیاں جلد از جلد fill کر دی جائیں۔ جہاں پر اساتذہ کی کمی ہے وہاں پر CTIs رکھ کر اس کمی کو پورا کر لیا جاتا ہے۔ ہم یہ بھی کوشش کر رہے ہیں کہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ان اسمیوں کو اگست تک fill کر لیا جائے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! مجھے پارلیمانی سیکرٹری کے جواب کی بالکل سمجھ نہیں آئی۔ آپ مہربانی کر کے مجھے بتادیں کہ انہوں نے کیا کہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! میں ایسے کرتا ہوں کہ ان کی جگہ پر چلا جاتا ہوں اور انہیں اپنی کرسی پر بٹھا دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا ہے کہ اگست تک یہ خالی اسمیاں fill کر لی جائیں گی۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری نے ابھی بتایا ہے کہ انہوں نے ان خالی اسمیوں کو fill کرنے کے لئے پبلک سروس کمیشن کو requisition بھیجوا دی ہے۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے کتنی اسمیوں کے لئے request بھیجوائی ہے، کب یہ request بھیجوائی گئی اور کب تک پبلک سروس کمیشن کے ذریعے یہ اسمیاں fill ہو جائیں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! یہ تو fresh question بنتا ہے۔ آپ اس کے لئے fresh question دے دیں تو میں جواب دے دوں گا۔
محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری موصوف نے جواب دیا ہے کہ انہوں نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو requisition بھیجی ہے تو میں نے اُسی پر ان سے ضمنی سوال پوچھا ہے کہ انہوں نے کتنی خالی اسامیوں کی requisition بھیجی ہے اور کب تک یہ اسامیاں پُر ہو جائیں گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! محترمہ کا یہ ضمنی سوال پورے پنجاب کے حوالے سے ہے تو اس وقت جتنی اسامیاں خالی ہیں ان کی تفصیل فی الحال میرے پاس موجود نہیں ہے لہذا یہ fresh question جمع کرادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ fresh question کر دیں آپ کو اس کا پورا جواب مل جائے گا۔ اگلا سوال جناب محمد وارث شاد کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1235 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خوشاب: پی پی-84 میں کالجز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1235: جناب محمد وارث شاد: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) خوشاب پی پی-84 میں کل کتنے کالجز ہیں اور کتنے کالجز ابھی زیر تعمیر ہیں زیر تعمیر کالجز کا کتنے فیصد کام مکمل ہو چکا ہے؟

(ب) ان کالجز کا بقایا تعمیراتی کام کب تک مکمل ہو جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا):

(الف) خوشاب پی پی۔84 میں کل پانچ کالجز ہیں جن میں دو بوائز دو گرلز اور ایک کامرس کالج ہے۔ ایک کالج (گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج روڈ) زیر تعمیر ہے جس کا تقریباً اکتیس فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔

(ب) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج روڈ، خوشاب کی عمارت کی تعمیر کا منصوبہ مالی سال 18-2017 میں 150,000 ملین روپے کی لاگت سے شروع کیا گیا۔ اب تک اس منصوبہ پر 47 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ منصوبہ کی باقی ماندہ رقم 103,000 ملین روپے اگلے مالی سال برائے 20-2019 کے ترقیاتی بجٹ میں فراہم کر کے کالج کی تعمیر کے منصوبہ کو مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! انہوں نے جزی (الف) کا جواب دیا ہے کہ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج روڈ زیر تعمیر ہے اور انہوں نے اس کے جواب میں مزید بتایا ہے کہ اس کا 31 فیصد کام ہو چکا ہے۔ انہوں نے جزی (ب) کے جواب میں کہا ہے کہ 103 ملین روپے کا ابھی کام رہتا ہے اور ہم 20-2019 کے ترقیاتی بجٹ میں یہ رقم فراہم کر دیں گے۔

جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری موصوف سے یہاں commitment لینا چاہتا ہوں کہ اس جواب کے مطابق 20-2019 میں یہ budgeting کریں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! انشاء اللہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری نے commitment دے دی ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1239 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خانیوال بوائز کالج کی نئی بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

*1239: محترمہ شاہدہ احمد: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ پوسٹ گریجویٹ گریجویٹ کالج خانیوال میں طالبات کی تعداد 4000 سے زائد ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ طالبات کی تعداد کے پیش نظر خانیوال گریجویٹ کالج کی بلڈنگ چھوٹی ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 2002 میں سابقہ گورنر جناب خالد مقبول نے کالج کا وزٹ کیا تھا اور اس کمی کے پیش نظر بوائز کالج کے لئے الگ بلڈنگ بنانے کا حکم دیا تاکہ بوائز کالج کی بلڈنگ گریجویٹ کالج کو دی جاسکے؟
- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ خانیوال بوائز کالج کی نئی بلڈنگ مکمل ہے حکومت کب تک بوائز کالج کو اس کی نئی بلڈنگ میں شفٹ کرنے اور خانیوال گریجویٹ کالج کو پرانی بوائز کالج کی بلڈنگ دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا):

(الف) جی درست ہے۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج خانیوال میں 4227 طالبات زیر تعلیم ہیں۔

(ب) یہ کالج 47 کنال 7 مرلے قطعہ اراضی پر قائم کیا گیا ہے۔ اس کالج میں 19 کلاس روم، ایڈمن بلاک، لائبریری، پانچ لیبارٹریز، ایک ڈسپنسری، ایک کنٹینر، ایک کمپیوٹر لیب، ملٹی پریز ہال اور کالج ہاسٹل کی سہولت موجود ہے۔ تاہم مزید کمروں کی ضرورت ہے۔

(ج) جی، درست ہے تاہم سابقہ گورنر پنجاب خالد مقبول صاحب نے 2002 کی بجائے 2006-04-23 کو خانیوال کا دورہ کیا اور اس دوران یہ حکم صادر کیا کہ بوائز ڈگری کالج خانیوال کے لئے نئی عمارت تعمیر کی جائے اور گرلز ڈگری کالج خانیوال کو بوائز ڈگری کالج کی پرانی عمارت میں منتقل کر دیا جائے۔

(د) یہ درست نہ ہے گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، خانیوال کی نئی عمارت کی تعمیر جس کی لاگت کا تخمینہ 80.110 ملین روپے مالی سال برائے 18-2017 میں شروع ہوا اس میں اب تک 13.250 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں جبکہ باقی ماندہ رقم اگلے مالی سال میں فراہم کی جائے گی تاکہ عمارت کو مکمل کیا جاسکے۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ اس منصوبہ کے تحت 20 کمرے، ایک ملٹی پرپز ہال اور سٹاف روم زیر تعمیر ہیں۔ جہاں تک گرلز کالج کو بوائز کالج کی خالی شدہ عمارت میں منتقل کرنے کا تعلق ہے تو خالی شدہ عمارت گرلز کالج سے متصل نہ ہے اور گرلز کالج کو دو علیحدہ علیحدہ عمارتوں میں منتقل کرنے کا جائزہ لیا جا رہا ہے دو عمارتوں میں کالج کو منتقل کرنے کا جائزہ لیا جائے گا تاہم ابھی بوائز کالج کی نئی عمارت زیر تعمیر ہے اور اس کی تکمیل کے بعد ہی اس تجویز پر عملدرآمد کیا جاسکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! اس پوسٹ گریجویٹ گرلز کالج خانیوال میں بچیوں کی تعداد 4227 ہے، اس کالج کا رقبہ 45 کنال ہے اور اس میں صرف 19 کلاس روم ہیں اس کا مطلب ہے کہ 222 بچیوں کے لئے ایک کلاس روم ہے۔ اس کالج کی بچیاں گرمیوں اور سردیوں میں باہر گراؤنڈ میں بیٹھ کر تعلیم لینے پر مجبور ہیں۔ پچھلی کسی حکومت نے تو اس کی طرف توجہ نہیں دی لیکن ہماری حکومت اس طرح کے مسائل کو دیکھ رہی ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری موصوف سے میرا ضمنی سوال ہے کہ اس مسئلے کا حل کب تک ہو جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! 2006 میں جناب خالد مقبول نے خانیوال کا دورہ کیا تھا اُس دوران انہوں نے کہا تھا کہ بوائز کالج خانیوال میں بچیوں کو shift کر دیا جائے گا۔ معاملہ یہ ہے کہ بوائز کالج کی نئی عمارت زیر تعمیر ہے جیسے ہی وہ عمارت تعمیر ہو جائے گی تب ہی بچیوں کو وہاں shift کیا جاسکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ عمارت کب تک مکمل ہو جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اگلے سال میں یہ عمارت مکمل ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! خیال نہیں آپ commitment دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! یہ سوال بوائز کالج کے حوالے سے نہیں تھا اس لئے میرے پاس اُس کی proper انفارمیشن نہیں ہے لیکن commonly یہ تین سال کا پراجیکٹ ہوتا ہے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! اگر لڑکوں کے قریب ہی بوائز کالج ہے تو اگر محکمہ بوائز کالج کو جلدی تعمیر کرا دیں اور وہاں پر لڑکیوں کی classes shift کر دی جائیں تو اس سے بچیوں کو فائدہ ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! بوائز کالج زیر تعمیر ہے اور اس بوائز کالج کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کی proposal بھی موجود ہے لہذا اس کالج کی تعمیر مکمل ہونے پر ہی یہ ممکن ہو سکے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال بھی محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1278 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

امتحانات میں کامیابی کے تناسب کے لئے پاننگ مارکس سے متعلقہ تفصیلات

*1278: محترمہ شاہدہ احمد: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے سکولوں اور یونیورسٹی میں طلباء و طالبات کے لئے پاننگ مارکس 33 فیصد ہونا لازمی ہے؟

(ب) کیا حکومت اس سال پاننگ مارکنگ percentage کو بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا):

(الف) سکول محکمہ سکول ایجوکیشن کے ماتحت ہیں تاہم صوبہ بھر کی تمام یونیورسٹیز میں سمسٹر سسٹم ہے اور پیپر مارکنگ CGPA کے تحت کی جاتی ہے۔

(ب) صوبہ بھر کی یونیورسٹیز خود مختار ہیں۔ اگر یونیورسٹیز چاہیں تو پاننگ مارکس percentage کو بڑھایا کم کر سکتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! ہماری یونیورسٹیوں میں passing marks چالیس فیصد ہیں، aggregate 45% ہے لیکن NTS میں کسی ملازمت پر درخواست دینے کے لئے پچاس فیصد مارکس ضروری ہیں تو یہ بڑا عجیب ساسٹم بنا ہوا ہے جبکہ ہمارے بورڈز میں پاننگ مارکس 33 فیصد ہیں تو جو بچے 33 percent or 40 percent marks لیتے ہیں ان کے لئے آگے کا لجز اور یونیورسٹیز کے راستے بند ہو جاتے ہیں تو محکمہ کوئی ایسا طریق کار نہیں بنا سکتا کہ پاس اور فیل ہونے کا کوئی ایک معیار ہو؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! محترمہ کی بات بالکل ٹھیک ہے لیکن یونیورسٹیز خود مختار ہیں وہ خود اپنا سسٹم بناتی ہیں۔ مزید جہاں تک بورڈز کے پاننگ مارکس کا تعلق ہے اس کا فیصلہ حکومت خود کر سکتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ ملک صاحب! آپ موجود ہیں لیکن میرے پاس یہ written آیا ہوا ہے۔

As desired by Mr Muhammad Arshad Malik, MPA (PP-198)
kindly keep his two starred questions, pending which are on today's the
2nd May 2019 on agenda of Punjab Assembly, for next session.

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں ساہیوال سے لاہور کی طرف on road تھا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ پریشان لگ رہے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں ابھی آیا ہے پریشان نہیں ہوں۔

(اذان عصر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ ساہیوال میں ایک پبلک میٹنگ تھی۔ میں نے وہاں سے یہ درخواست بھیجی تھی۔ یہ سوال بہت اہم تھا اس لئے میں نے پہنچنے کی کوشش کی۔ میں ابھی ابھی پہنچا ہوں۔ اگر آپ اجازت فرمادیں تو میں سوال پوچھ لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک! آپ سوال پوچھئے۔ جی، ملک صاحب سوال نمبر بولیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1313 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: ایجوکیشن بورڈ کے ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*1313: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت بورڈ آف ایجوکیشن انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ساہیوال میں کتنے ملازمین

مستقل کتنے ڈیلی وجرز کتنے کنٹریکٹ پر کتنے عرصہ سے کن شرائط و ضوابط پر کام کر رہے

ہیں چیئرمین، سیکرٹری اور کنٹرولر سمیت تمام سٹاف کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ساہیوال کو زمین کی الاٹمنٹ ہو چکی ہے کب تک اس کی علیحدہ بلڈنگ / کمپلیکس بنانے کا ارادہ ہے تو کتنا فنڈ کس کس اکاؤنٹ میں موجود ہے اور کتنے اخراجات ماہانہ ہیں مزید کمپلیکس پر کتنے اخراجات آئیں گے کب تک مکمل ہو گا؟

(ج) بورڈ ہذا طلباء و طالبات کی بہتری کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھا رہا ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا):

(الف) بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، ساہیوال میں سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے:

- (i) مستقل ملازمین کی تعداد = 118 (سکیل 18 تا 1 ہے)
- (ii) کنٹریکٹ ملازمین کی تعداد = 40 (سکیل 1 تا 17 ہے)
- (iii) سیزل ورکرز کی تعداد = 95 (رٹ ٹیشنرز برائے مستقل ملازمت)
- (iv) سیزل ورکرز کی تعداد = 16 (ریٹائرڈ ملازمین، CSO سٹاف میں کام کر رہے ہیں)

نوٹ: سیزل ورکرز کو گورنمنٹ آف دی پنجاب اور ڈپٹی کمشنر، ساہیوال کے منظور شدہ

معاوضہ جات برائے Skilled Worker (مبلغ / 577 روپے) اور Un-Skilled

Worker (مبلغ / 577 روپے) یومیہ کے حساب سے ادائیگی کی جاتی ہے۔

(ب) یہ بات درست ہے کہ بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، ساہیوال کو زمین کی الاٹمنٹ ہو چکی ہے اور اس پر بلڈنگ کی تعمیر کے لئے مبلغ 350 ملین روپے کا فنڈ بورڈ کے Capital Expenditure اکاؤنٹ کے ذیلی ہیڈ کیمپس کنسٹرکشن میں موجود ہے۔ اس بابت آرکیٹیکچر آفس، ساہیوال میں بلڈنگ کی ڈرائنگز کی تیاری کا کام جاری ہے۔

تفصیلی ڈرائنگز (Detailed Drawings) بننے کے بعد Cost Estimate کا پراسس شروع ہو گا جس سے معلوم ہو گا کہ بلڈنگ کی تعمیر پر کتنے اخراجات آئیں گے، فی الحال اس بابت کوئی ماہانہ اخراجات نہ ہیں۔

(ج) بورڈ ہذا نے طلباء و طالبات کی سہولت کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:

1. تمام اقسام کے بورڈ معاوضہ جات کے لئے آن لائن چالان فارم
2. طلباء و طالبات کے مسائل کے فوری حل کے لئے ون ونڈو آپریشن کا قیام
3. Migration/ NOC کے آن لائن حصول کا طریق کار
4. طلباء و طالبات کی طرف سے جمع کروائے کیسز برائے درستی تارخ پیدائش، نام، ولدیت کا تیز ترین نظام اور فوری disposal اور یہی وجہ ہے کہ 3500 سے زائد کیسز نمٹا دیئے گئے ہیں۔
5. گورنمنٹ آف دی پنجاب کی ہدایات کے پیش نظر مضمون نویسی، تقریری مقابلہ جات کا کامیاب انعقاد
6. ساہیوال تعلیمی بورڈ کے زیر اہتمام طلباء و طالبات کے لئے غیر نصابی سرگرمیوں (سپورٹس) کا بہترین انعقاد، جن میں انٹر بورڈ مقابلہ جات میں 5 میں سے 3 ٹیمیں فرسٹ رہیں۔ سپورٹس گالا منعقدہ اسلام آباد جس میں پاکستان کے 32 تعلیمی بورڈ نے شرکت اور اٹھلیٹ مقابلہ جات میں ساہیوال بورڈ کی ٹیم نے پہلی فی میل ٹیم نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔
7. ساہیوال بورڈ کے زیر اہتمام امتحانات میں کامیاب امیدواران کو تعلیمی اسناد کی ترسیل کا اجراء تیزی سے جاری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جس طرح گورنمنٹ نے پچھلے دنوں اعلان کیا ہے کہ جن ملازمین کو چار سال ہو گئے ہیں ان کو مستقل کر دیا جائے گا۔ یہاں پر کتنے ملازمین ہیں جن کو مستقل کیا گیا ہے اور جو بندے ہائی کورٹ یا کسی بھی کورٹ سے stay لے کر بیٹھے ہیں اور جو کورٹ میں نہیں جاسکے ان کا کیا status ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ relevant question ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! جو لوگ کورٹ میں گئے ہیں ان کا فیصلہ کورٹ سے فیصلہ آنے کے بعد ہی کیا جاسکتا ہے کہ باقی ملازمین کے کنٹریکٹ کا کیا کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! کیا آپ کو سمجھ آئی ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! نہیں مجھے سمجھ نہیں آئی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! انہوں نے خود ہی کہا ہے کہ کچھ ملازمین اس معاملہ میں کورٹ میں گئے ہوئے ہیں تو جب کورٹ کا فیصلہ آئے گا تو پھر ہم کچھ کر سکیں گے کہ باقیوں کا بھی کیا کرنا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال وہی ہے میں دوبارہ دہرا دیتا ہوں کیونکہ یہ سوال بڑی اہمیت عامہ کا سوال ہے۔ وہ ملازمین جن کا کورٹ کیس چل رہا ہے وہ علیحدہ معاملہ ہے میں اس کو discuss نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ کیا جو لوگ ساہا سال سے کنٹریکٹ یا ڈیلی ویجز پر ہیں جن کے لئے موجودہ گورنمنٹ نے اعلان کیا تھا کہ جن کے چار سال پورے ہو گئے ہیں ان کو ریاست مدینہ میں مستقل ملازمت کا لیٹر مل جائے گا۔ وہ کتنے لوگ ہیں جن کو ساہیوال بورڈ آف انٹرمیڈیٹ میں مستقل ملازمت دی گئی ہے اور کتنے بقایا ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! گورنمنٹ کی پالیسی ہوگی۔ یہ بات بالکل درست ہے لیکن جو کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز ملازمین اس issue پر کورٹ میں گئے ہوئے ہیں تو جب تک کورٹ ان کے بارے میں فیصلہ نہیں کر دیتی تو باقی کے بارے میں فیصلہ کیسے کیا جاسکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا آپ pursue کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! pursue کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! وہ کہہ رہے ہیں کہ جب تک کورٹ سے فیصلہ نہیں آ جاتا ہم کچھ نہیں کر سکتے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے بھی سن لیا ہے لیکن میں آپ کی توجہ اس جانب دلوانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کہا ہے کہ "پالیسی ہوگی" یہ گورنمنٹ جواب دے رہی ہے تو یہ کیا جواب ہے؟

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے گورنمنٹ سے یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ بہت سے محکموں میں بہت سے ملازمین ایسے ہیں جن کی مدت ملازمت چار سال کنٹریکٹ یا ڈیلی ویجرز پر مکمل ہو چکی تھی وہ مستقل ہو گئے ہیں۔ اسی گورنمنٹ میں مستقل ہوئے ہیں۔ یہ ہمیں صرف یہ بتادیں کہ سائیو ال بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن میں کتنے ڈیلی ویجرز ملازمین ہیں، کتنے عرصہ سے ہیں، ان میں سے کتنے ملازمین کا چار سال کا tenure مکمل ہو چکا ہے۔ ان کو یہ کب لیٹر دے دیں گے؟ میں نے کورٹ میں جانے والے ملازمین کا ذکر ہی نہیں کر رہا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! اگر یہ معلومات چاہتے ہیں تو نیا سوال دے دیں کیونکہ اس کی تفصیل موجود نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں نیا سوال کیا ہو گا، کیا آپ کے پاس ڈیلی ویجرز کی تعداد نہیں ہے؟ پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! میرے پاس ڈیلی ویجرز ملازمین کی تعداد نہیں ہے۔ کنٹریکٹ ملازمین کی تعداد 40 جن کا سکیل ایک تا 17 ہے۔ سیزنل ورکرز کی تعداد 95 ہے۔ ان کی رٹ پٹیشن برائے مستقل ملازمت کورٹ میں already چل رہی ہے۔ اس کا فیصلہ کورٹ کرے گی ہم نے نہیں کرنا۔ سیزنل ورکرز میں 16 ریٹائرڈ ملازمین CSO سٹاف میں کام کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ شاید پارلیمانی سیکرٹری کو کسی پرچی کا انتظار ہے۔ میرے خیال میں سیکرٹری ہائر ایجوکیشن بھی نہیں بیٹھے جو انہیں پرچی دے دیں۔ یہ کیسے نیا سوال بنتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ سوال کریں۔ پرچی کو چھوڑیں سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ کتنے ڈیلی ویجز ملازمین ہیں؟ میرا یہ relevant question ہے۔ اس پر نیا سوال تو بنتا ہی نہیں ہے۔ آپ میرا سوال آرام سے پڑھ لیں۔ میرے سوال کا جز (الف) ہے کہ اس وقت بورڈ آف ایجوکیشن انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ساہیوال میں کتنے ملازمین مستقل کتنے ڈیلی ویجز کتنے کنٹریکٹ پر کتنے عرصہ سے کن شرائط و ضوابط پر کام کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر! میں نے یہ سوال clear cut کیا ہے۔ میں نے اس پر یہ ضمنی سوال کیا ہے کہ جن کا چار سال کا کنٹریکٹ پورا ہو گیا ہے وہ کتنے ملازمین ہیں اور ان کو کب مستقل کیا جائے گا؟ پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ اس میں figure involve ہے تو میں کیسے اس کا جواب دے سکتا ہوں۔ اس کو نئے سوال کے طور پر لے لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا آپ کے پاس figure موجود ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! نہیں ہے۔ انہوں نے نیا سوال کیا ہے جس میں figures involve ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ان کے جواب میں seriousness نہیں ہے۔ میرا یہ سوال کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ یہ بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ساہیوال کے ملازمین کا معاملہ ہے جن کے کنٹریکٹ چار سال کے ہو گئے ہیں۔ ان کا کوئی پُرسان حال نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ایک نیا سوال دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا یہ سوال ہے۔ اس سے آگے میں کیا سوال دوں پھر بھی تو آپ نے سننا ہے۔ آپ میرا یہ سوال کمیٹی کے سپرد کریں۔ میں وہاں پر figures دوں گا۔ یہ حکومت کی non seriousness ہے۔ یہ ریاست مدینہ میں مذاق بن رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا سوال بڑا relevant ہے۔ یہ بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ساہیوال کے ملازمین کا سوال ہے۔ آپ میرے سوال کو کمیٹی کے سپرد کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اس سوال کا جواب تو دیا گیا ہے۔ آپ آگے جواب بھی پڑھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ مجھے بتائیں کہ کتنے ملازمین ہیں جن کے چار سال مکمل ہو گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ جواب پڑھ لیں۔ اس میں تفصیل دی گئی ہوئی ہے۔
جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے پڑھا ہے اس میں نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ جز (الف) کا جواب پڑھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ مطمئن ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے سوال پوچھا ہے۔ میں نے مطمئن کیا ہونا ہے۔ آپ جز (الف) کا جواب پڑھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں پڑھ کر عرض کر رہا ہوں۔ یہ سوال بہت اہم ہے۔ آپ مہربانی فرمائیں۔ یہ میرا کوئی ذاتی سوال نہیں ہے۔ یہ پبلک کا سوال ہے۔ یہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ساہیوال کے ملازمین کا معاملہ ہے جن کو کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز پر دھکے کھاتے ہوئے چار سال ہو گئے ہیں۔ آپ مہربانی فرمادیں کیونکہ سوال کا نام مکمل جواب آیا ہے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں تفصیل دی ہوئی ہے۔ آپ پڑھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ مطمئن ہیں تو ٹھیک ہے۔ آپ میرا سوال کمیٹی کے سپرد کر دیں۔ میں وہاں بتاؤں گا کہ حقیقت کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! میں مطمئن ہوں۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس سوال کو اگلے اجلاس تک pending فرمادیں۔ یہ اس وقت جواب دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ اس سوال کے جواب میں تفصیل دی ہوئی ہے میں نے خود پڑھی ہے۔ یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب محمد ارشد ملک آپ کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں سوال کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ میرے سوال کا جواب نہیں آیا۔ آپ چونکہ Chair ہیں اس لئے آپ کے تقدس اور احترام میں، میں اگلا سوال لے لیتا ہوں لیکن مہربانی کر کے آپ میرے سوال کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! انہوں نے جواب میں پوری تفصیل فراہم کی ہوئی ہے لہذا اس سوال کو pending نہیں کیا جاسکتا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ چیز ہیں لہذا آپ کے ساتھ کوئی بات ہی نہیں ہو سکتی۔ جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! جی، اب آپ اگلا سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1317 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: میونسپل کمیٹی کمر میں گرلز و بوائز ڈگری کالج کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*1317: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میونسپل کمیٹی کمر ضلع ساہیوال میں گرلز ڈگری کالج اور بوائز ڈگری کالج کا قیام عمل میں آیا تھا تو کب اور کتنے اخراجات ان پر ہوئے، مزید کتنے فنڈز ان کے لئے درکار ہیں؟

(ب) اس وقت گرلز ڈگری کالج کمر میں کون کون سی کلاسز جاری ہیں، کتنا سٹاف مستقل اور کتنا عارضی ہے۔ کتنی طالبات کس کس کلاس میں زیر تعلیم ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بوائز کالج کمر ضلع ساہیوال میں داخلہ جات اور پڑھائی شروع نہیں ہوئی ہے اس کالج میں کب تک کلاسز کا اجراء ہوگا، مکمل تفصیل سے بتائیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ PC-1 میں ان کا لجز کے لئے ایک ایک بس طلباء و طالبات کے لئے منظور ہوئی کب تک خرید کر ان کو فراہم ہو جائے گی مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا):

(الف) جی، درست ہے۔ میونسپل کمیٹی کمر ضلع ساہیوال میں دو کالج (بوائز اور گرلز) کا قیام 2016 اور 2018 میں عمل میں لایا گیا۔ ان کالجوں کی تعمیر پر اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	کالج کا نام	اخراجات کی تفصیل
1-	گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج کمر ساہیوال	120.833 ملین روپے
2-	گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج کمر ساہیوال	137.440 ملین روپے

ان کالجوں کی تعمیر کے لئے کل منظور شدہ رقم فراہم کر دی گئی ہے مزید رقم کے لئے فی الحال کوئی خط محکمہ تعمیرات و مواصلات سے موصول نہیں ہوا۔

(ب) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج کمر میں اس وقت ایف ایس سی (پری میڈیکل) اور (پری انجینئرنگ)، آئی سی ایس، آرٹس، بی ایس سی اور بی اے کی کلاسز کا اجراء ہو چکا ہے۔ مضمون و ار طالبات کی تعداد درج ذیل ہے:

نمبر شمار	مضمون	طالبات کی تعداد
1-	ایف ایس سی (پری میڈیکل)	117
2-	ایف ایس سی (پری انجینئرنگ)	39
3-	آئی سی ایس	85
4-	آرٹس	95
5-	بی اے	102
6-	بی ایس سی	47
	کل تعداد	485

مستقل اور عارضی سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے:

1-	مستقل ٹیچنگ سٹاف	07
2-	عارضی ٹیچنگ سٹاف (CTD)	09
3-	نان ٹیچنگ سٹاف	04

(ج) درست نہ ہے۔ گورنمنٹ ہوائز ڈگری کالج کیرساہیوال میں موجودہ تعلیمی سیشن 20-2018 میں تھرڈائر کی کلاسز کا اجراء ہو چکا ہے اور 20 طلباء زیر تعلیم ہیں۔

(د) گورنمنٹ ہوائز ڈگری کالج کیرساہیوال اور گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج کیرساہیوال کے لئے ایک ایک بس پچھلے مالی سال کے ترقیاتی بجٹ کے دوران خریدی لی گئی تھی اور دونوں بسیں کالجز کو فراہم کر دی گئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں اپنے سوال کا جز (د) پڑھ دیتا ہوں اور اس کا جواب وہ پڑھ دیں۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ PC-1 میں ان کالجز کے لئے ایک ایک بس طلباء و طالبات کے لئے منظور ہوئی وہ کب تک خرید کر ان کو فراہم ہو جائے گی مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! اس کا جواب یہ ہے کہ دونوں کالجز میں پچھلے سال ایک ایک بس خرید کر دی گئی تھی یعنی وہاں پر بسیں فراہم کر دی گئی تھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جن صاحب نے اس سوال کا جواب پڑھا ہے میں on the floor of the House ان کو اور ان کے ڈیپارٹمنٹ کو یہ چیلنج کر رہا ہوں کہ انہوں نے جو یہاں پر بسیں فراہم کرنے کے حوالے سے جواب دیا ہے یہ بالکل جھوٹ ہے۔ آج دس منٹ پہلے میری گرلز کالج کیرساہیوال کے پرنسپل سے بات ہوئی ہے تو آج تک گرلز ڈگری کالج کیرساہیوال اور ہوائز ڈگری کالجز کیرساہیوال میں کوئی بسیں فراہم نہیں کی گئیں۔ کیا یہ یہاں پر جھوٹ بولنے کے لئے آتے ہیں، انہوں نے cheat کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ میری بات سنیں۔

جناب محمد ارشد ملک: سپیکر! میں ذمہ داری کے ساتھ یہ بات کرتا ہوں آپ اس پر ایک کمیٹی بنادیں اگر وہاں پر بسیں فراہم کر دی گئی ہوں تو مجھے hang کر دیا جائے ورنہ ان کو فارغ کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ میری بات سنیں۔ آپ بیٹھ جائیں۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! اس سوال کا جواب یہ ہے کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ تشریف رکھیں۔ جناب محمد ارشد ملک! جب ہائر ایجوکیشن منسٹر صاحب آئیں گے تو ہم ان سے explanation اور answer لیں گے۔ جب منسٹر صاحب یہاں موجود ہوں گے تو ہم ان سے explanation لیں گے کہ وہ اس چیز کو make sure کریں کہ وہاں اگر بسیں فراہم نہیں کی گئیں تو بسیں فراہم کریں اور دوسرا کیوں پارلیمانی سیکرٹری نے on the floor of the House یہ اس طرح کا جواب دیا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وہاں ان کو بسیں دی ہی نہیں گئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! تو منسٹر صاحب ان کا لجز کو buses provide کر دیں گے لہذا اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ اس سوال کو pending کر دیں یا کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں، جب منسٹر صاحب آئیں گے تو ہم اس پر بات کر لیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ اس سوال کو pending کر دیں تاکہ ہم ان سے جواب لے لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اس سوال کو pending کیا جاتا ہے اور جب منسٹر صاحب آئیں گے تو ہم ان سے جواب لیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھے دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

سرائیکی زبان کے لیکچرارز کی تقرریوں سے متعلقہ تفصیلات

*932: سید عثمان محمود: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جنوبی پنجاب کے اکثر کالجوں اور یونیورسٹیوں میں سرائیکی کی تعلیم دی جا رہی ہے لیکن وہاں پر سرائیکی پڑھانے کے لئے لیکچرارز موجود نہ ہیں؟

(ب) کیا حکومت جنوبی پنجاب کے جن اضلاع میں جہاں جہاں سرائیکی زبان کے لیکچرارز نہ ہیں وہاں پر تقرریاں کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) جنوبی پنجاب کے کتنے ڈویژن کے کالجوں / یونیورسٹیوں میں سرائیکی زبان کے لیکچرارز موجود ہیں اور کتنے کالجوں میں اسامیاں خالی ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف)

1. جنوبی پنجاب کی تین یونیورسٹیز جن میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور، بہاؤ الدین

ذکر یا یونیورسٹی ملتان، دی گورنمنٹ صادق کالج یونیورسٹی بہاولپور شامل ہیں، میں

سرائیکی کی تعلیم دی جا رہی ہے۔

2. جنوبی پنجاب اور ضلع میانوالی کے اکثر کالجوں میں سرانجی کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ جنوبی پنجاب کے تین ڈویژن ملتان، ڈیرہ غازی خان، بہاولپور اور سرگودھا کے میانوالی ضلع (سرگودھا ڈویژن) کے 63 کالجوں میں 53 لیکچرارز / اسسٹنٹ پروفیسرز سرانجی مضمون کی تعلیم دے رہے ہیں 10
3. اسمبلیاں خالی ہیں جن کو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سے مشتہر کیا جا رہا ہے۔

(ب)

1. جنوبی پنجاب کے جن اضلاع کی یونیورسٹیوں میں سرانجی کی تعلیم دی جا رہی ہے وہاں مناسب تعداد میں اساتذہ اکرام خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔
2. ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے خالی اسمبلیوں کو پُر کرنے کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو مراسلہ تحریر کر دیا ہے۔ عنقریب پنجاب پبلک سروس کمیشن کی طرف سے اشتہار مشتہر ہو جائے گا۔

(ج) جنوبی پنجاب کی یونیورسٹیوں میں شعبہ سرانجی سے منسلک تفصیلی معلومات درج ذیل ہیں:

1. بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی میں سرانجی زبان کے ایک پروفیسر ایک اسسٹنٹ پروفیسر اور چار لیکچرارز کام کر رہے ہیں۔ کوئی اسمبلی خالی نہیں ہے۔
2. اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں ایک ایسوسی ایٹ پروفیسر، چار اسسٹنٹ پروفیسر اور ایک لیکچرار موجود ہے کوئی اسمبلی خالی نہیں ہے۔
3. گورنمنٹ صادق کالج دو من یونیورسٹی بہاولپور میں ایک لیکچرار سرانجی زبان کی تعلیم کے لئے تعینات ہے۔ طالبات کی تعداد انتہائی کم ہونے کے باعث مزید اساتذہ کی ضرورت نہیں ہے۔
4. جنوبی پنجاب کے تین ڈویژن ملتان، ڈیرہ غازی خان، بہاولپور اور سرگودھا کے میانوالی ضلع (سرگودھا ڈویژن) کے 63 کالجوں میں 53 لیکچرارز / اسسٹنٹ پروفیسرز سرانجی مضمون کی تعلیم دے رہے ہیں 10 اسمبلیاں خالی ہیں جن کو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سے مشتہر کیا جا رہا ہے۔

فیصل آباد: دو من کالج غلام محمد آباد میں مرد و خواتین

اساتذہ کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1326: محترمہ خالدہ منصور: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) غلام محمد آباد فیصل آباد دو من کالج میں مرد اساتذہ اور خواتین اساتذہ کی تعداد کتنی ہے ٹیچنگ کیڈر کی کتنی اسامیاں پر اور کتنی خالی ہیں، مکمل تفصیل فراہم کریں؟
- (ب) مذکورہ کالج میں لیکچرار کی تعداد کتنی ہے طلباء و طالبات کی تعداد کتنی ہے، کیا لیکچرار کی تعداد طلباء و طالبات سے مطابقت رکھتی ہے؟
- (ج) کیا حکومت اس کالج میں لیکچرار کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

- (الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین غلام محمد آباد فیصل آباد میں کوئی بھی مرد استاد کام نہیں کرتا۔ اس کالج میں ٹیچنگ سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 26 ہے۔ جن میں سے 25 خواتین اساتذہ کام کرتی ہیں اور ایک اسامی اسسٹنٹ پروفیسر کنناکس کی خالی ہے۔

- (ب) اس کالج میں ٹیچنگ سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 26 ہے اور طالبات کی تعداد 2957 ہے جو کہ طالبات کی تعداد سے مطابقت نہیں رکھتی جس کے لئے اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے 15 سی ٹی آئی رکھے گئے ہیں۔

Total Enrollment	No of Working Teachers	STR
2957	25	118:1

- (ج) حکومت اس کالج میں اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کا جلد ارادہ رکھتی ہے۔ اس سلسلہ میں اقدامات بھی کئے جا رہے ہیں۔

فیصل آباد: طلباء و طالبات کے لئے مزید کالج بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*1329: محترمہ خالدہ منصور: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ آبادی کے تناسب کے حساب سے فیصل آباد میں اس وقت گورنمنٹ کے تحت کتنے کالجز طلباء و طالبات کے کام کر رہے ہیں، تفصیل سے بتائیں؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ شہر میں کالجز کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے طالب علم پرائیویٹ کالجز کا رخ کر رہے ہیں؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرائیویٹ کالجز کی فیس بہت زیادہ ہے جو عام آدمی برداشت نہیں کر سکتا؟
- (د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت طلباء و طالبات کے مزید کالجز فیصل آباد میں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
- وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

- (الف) ڈسٹرکٹ فیصل آباد میں 44 سرکاری کالجز کام کر رہے ہیں جن میں سے پندرہ کالجز طلباء اور بچیں طالبات کے ہیں اور چار کامرس کالجز بھی موجود ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) سرکاری کالجز کی تعداد مناسب ہے تاہم صاحب حیثیت طلباء و طالبات ہی پرائیویٹ کالجوں کا رخ کرتے ہیں۔
- (ج) پرائیویٹ کالجوں کی فیسیں سرکاری کالجوں سے زیادہ ہیں۔
- (د) فیصل آباد میں مزید چھ نئے کالجز زیر تعمیر ہیں اور ان میں سے پانچ کالجز طالبات اور ایک کالج طلباء کے لئے قائم کئے جا رہے ہیں اور ان میں سے پانچ کالجز میں آنے والے سیشن 20-2019 میں کلاسز کا آغاز کر دیا جائے گا۔ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ بھر میں پنجاب یونیورسٹی کے قائم کیمپس اور سب کیمپس سے متعلق تفصیلات

* 1331: چودھری اشرف علی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) پنجاب یونیورسٹی کے صوبہ بھر میں کتنے کیمپس اور سب کیمپس ہیں۔ ان میں کتنے طلباء و طالبات تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟

- (ب) کیا مذکورہ یونیورسٹی کے مین کیمپسز اور سب کیمپسز میں ایک جیسے ڈسپلنر میں تعلیم دی جا رہی ہے یا ان میں کمی بیشی کی گئی ہے؟
- (ج) کیا حکومت مذکورہ یونیورسٹی کے مزید سب کیمپسز قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک کن شہروں میں، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟
- وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) جامعہ پنجاب کے حسب ذیل دو مین اور دو سب کیمپسز ہیں:

مین کیمپسز	سب کیمپسز
1- قائد اعظم کیمپس، لاہور	1- گوجرانوالہ کیمپس، گوجرانوالہ
2- علامہ اقبال کیمپس، لاہور	2- جہلم کیمپس، جہلم

مندرجہ بالا کیمپسز میں طلباء و طالبات کی کل تعداد 45,678 ہے

- (ب) جی ہاں! یونیورسٹی ہذا کے مین اور سب کیمپسز میں ایک جیسے ڈسپلنر اور سلیبس میں تعلیم دی جا رہی ہے۔
- (ج) بوجہ مالی مشکلات فی الحال مزید سب کیمپسز بنانے کا کوئی منصوبہ جامعہ پنجاب کے زیر غور نہ ہے۔

راولپنڈی: گرلز کالجوں میں کھیلوں کے لئے

گراؤنڈز کی سہولیات کی دستیابی سے متعلقہ تفصیلات

*1385: محترمہ عابدہ بی بی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع راولپنڈی میں کتنے گرلز کالجوں میں کھیلوں کی سرگرمیوں کے لئے گراؤنڈز کی سہولت موجود ہے؟
- (ب) کتنے کالجوں میں سپورٹس اور فزیکل ایجوکیشن کے ٹیچرز کی اسامیاں پُر اور کتنی خالی ہیں؟
- (ج) ان کالجوں کو گزشتہ تین سالوں میں سپورٹس کی مد میں کتنا فنڈ دیا گیا۔ سال وار تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ضلع راولپنڈی میں 33 گرلز کالج ہیں جن میں سے 9 کالجز میں کھیلوں کے چھوٹے بڑے گراؤنڈ موجود ہیں۔ ان کالجز کے نام درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	کالج کا نام
1-	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین سیٹلائٹ ٹاؤن، راولپنڈی
2-	گورنمنٹ وقار النساء پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین، راولپنڈی
3-	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین مری روڈ، راولپنڈی
4-	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین بی۔ بلاک، راولپنڈی
5-	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ڈھوک رحہ، راولپنڈی
6-	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین گوجر خان، راولپنڈی
7-	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین پشاور روڈ، راولپنڈی
8-	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ٹیکسلا، راولپنڈی
9-	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین واہ کینٹ، راولپنڈی

(ب) ضلع راولپنڈی کے 33 گرلز کالجز میں سے 21 کالجوں میں سپورٹس اور فزیکل ایجوکیشن کی خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

منظور شدہ اسامیاں	پُر اسامیاں	خالی اسامیاں
22	10	12

مندرجہ بالا اسامیوں کی کالجز اور گریڈوار کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گزشتہ تین سالوں میں حکومت پنجاب نے ضلع راولپنڈی کے گرلز کالجز میں کھیلوں کی مد میں تیس لاکھ انیس ہزار آٹھ سو تینتیس روپے فراہم کئے گئے۔ فراہم کردہ فنڈز کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم یہ وضاحت ضروری ہے کہ اس کے علاوہ ہر کالج کھیلوں کی مد میں داخلہ کے وقت طالب علموں سے 180 روپے فی کس وصول کرتا ہے جس کو علیحدہ فنڈ کے طور پر جمع کرنے کے بعد کھیلوں کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

میاں جلیل احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ماہ رمضان المبارک میں غرباء کو زکوٰۃ دینے کا مطالبہ

میاں جلیل احمد: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ رمضان شریف آنے والا ہے اور ہم نے دیکھا ہے کہ پورے پنجاب میں ابھی تک زکوٰۃ کمیٹیاں جو کہ غریب لوگوں کو زکوٰۃ دیتی ہیں تو کئی ماہ سے ان لوگوں کو جو ایک ایک ہزار روپے ملا کرتے تھے وہ نہیں مل رہے لہذا اس پر آپ متعلقہ منسٹر صاحب سے پوچھیں تاکہ کم از کم رمضان شریف شروع ہوتے ہی غریبوں کو جو ان کا حق ہے انہیں وہ دے دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ اس پر respond کریں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! پورے پنجاب میں ایڈمنسٹریٹر زبنا دیئے گئے ہیں اور اس حوالے سے procedure شروع ہو گیا ہے اور رمضان شریف میں انشاء اللہ definitely زکوٰۃ تقسیم ہوگی اور پورے پنجاب میں ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں جلیل احمد! منسٹر صاحب نے on the floor of the House یہ commitment کی ہے کہ رمضان میں زکوٰۃ تقسیم ہوگی۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں جب آج اسمبلی میں داخل ہو رہی تھی تو ہماری پولیس کی بہنیں جو کہ یونیفارم میں ملبوس ہماری سکیورٹی پر تعینات ہوتی ہیں ان میں سے ایک میری بہن اپنا چھوٹا سا بچہ گود میں لے کر باہر گرمی میں بیٹھی ہوئی تھی۔

جناب سپیکر! میں دوسری خواتین کو بھی جانتی ہوں جن کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں ہم نے ایک request کی تھی کہ اسمبلی میں بچوں کے لئے daycare centre ہونا چاہئے کیونکہ ہماری ایسی بہنیں جو باہر یونیفارم میں ڈیوٹی کر رہی ہیں لیکن وہ مائیں بھی ہیں اور وہ اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو گھر چھوڑ کر نہیں آسکتیں۔ ہماری اپوزیشن کی بھی ایسی معزز ممبران ہیں جن کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور وہ ان کو اپنی گاڑی میں بٹھا کر آتی ہیں۔ ہماری بہن محترمہ زینب اور محترمہ سین گل خان کے بھی چھوٹے چھوٹے بچے ہیں لہذا جتنی جلدی ہو سکے کوئی کمرہ بنا کر activate کریں تاکہ ہم اپنی بہنوں اور بچوں کی ماؤں کو facilitate کیا جاسکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! ممبرز کے لئے تو یہاں پر daycare موجود ہے۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! پنجاب اسمبلی کے سامنے ایم پی اے ہاسٹل میں daycare بنانا ہوا ہے یہ بھی وہاں پر اپنے بچوں کو لے آئیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اس اسمبلی کے سامنے ہاسٹل میں ایک daycare centre بننا ہوا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! یہ daycare centre اسمبلی میں ہونا چاہئے کیونکہ working place Assembly is our working place تو یہ daycare centre ہمارے working place کی premises میں ہونا چاہئے یہ آپ سے request ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! یہاں پر جگہ نہیں ہے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب!

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! ہمارے معزز ممبر نے ابھی زکوٰۃ کی تقسیم کے بارے میں پوچھا ہے کہ یہ معاملہ کس طرح ہو گا تو ہمارے معزز منسٹر صاحب نے اس کے جواب میں فرمایا ہے کہ یہ تقسیم رمضان میں شروع ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! میرے علم میں ایک بات آئی ہے اور مجھے بڑے افسوس سے یہ بات کہنا پڑ رہی ہے کہ منسٹر صاحب نے ہمارے ڈسٹرکٹ میں ایک visit کیا اور وہاں پر 585 کمیٹیاں ہیں انہوں نے فوراً وہاں پر آرڈر کیا کہ ان تمام کمیٹیوں کو توڑ دیا جائے۔ اگر آپ اس کا قانونی پہلو

دیکھیں تو منسٹر صاحب کے حکم کے تحت یہ کمیٹیاں ٹوٹ نہیں سکتیں کیونکہ اس حوالے سے لاء موجود ہے اور ان کمیٹیوں کے بننے کا کوئی طریق کار ہے۔ اگر یہ کمیٹیاں ٹوٹ بھی جائیں تو ان کمیٹیوں کو بنانے کے لئے تقریباً ایک یا دو ماہ درکار ہوں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسا یہاں پر بیان نہیں دینا چاہئے جو possible نہیں اور یہ احکام بالکل غیر قانونی ہے کہ آپ یہ تمام کمیٹیاں توڑ دیں اور new committees form کریں اور ان کمیٹیوں کے ذریعے سے اب آپ زکوٰۃ تقسیم کریں گے which is not possible ہمیں ان کمیٹیوں کے ٹوٹنے پر اعتراض نہیں ہے لیکن ان کمیٹیوں کو توڑنے کا بھی ایک procedure ہے اور ان کو بنانے کا بھی ایک procedure ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ وزیر موصوف اس حوالے سے تھوڑا study کر لیں کہ یہ کیا طریق کار ہو گا جس سے یہ سارے معاملات چلیں گے اور تب جا کر یہ کمیٹیاں ٹوٹیں گی اور بنیں گی البتہ ان کمیٹیوں کو توڑنے کا اس کے پاس اختیار ہے اور نہ ہی قانون اس کی اجازت دیتا ہے لیکن اس طرح کا بیان دینا یہ کوئی مناسب بات نہیں ہے اس پر غور کریں کیونکہ غریب لوگوں کو زکوٰۃ کی رقم جو عرصہ دراز سے بند ہے اس کو یہ فوری طور پر جاری کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! مجھے یہ بات بڑے افسوس سے کہنا پڑ رہی ہے کہ ایم پی اے صاحب جو کہ سابقاً زکوٰۃ و عشر کے منسٹر بھی رہے ہیں تو ساہیوال اور پورے پنجاب میں ان کے پانچ سالہ دور میں 4400 کمیٹیاں بنائی ہی نہیں گئیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات کہ پانچ سے چھ کروڑ روپے ڈسٹرکٹ ساہیوال میں تقسیم ہی نہیں کئے گئے اس کے بعد میں یہ بات دعویٰ سے کہہ رہا ہوں کہ جو پانچ سال پرانی کمیٹیاں بنائی گئی تھیں ان میں غلط لوگوں کے نام دیئے گئے ہیں اور یونٹ کا جو غلط چیئر مین بنے گا اس کو ایڈمنسٹریٹر نکال سکتا ہے اور legally طور پر نکال سکتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں on the floor of the House یہ کہہ رہا ہوں کہ پنجاب میں زکوٰۃ صحیح تقسیم نہیں کی گئی زکوٰۃ کو معاف نہیں کیا گیا۔ میں نے پنجاب میں تقریباً ہر جگہ کا visit کیا اور میں جس ڈسٹرکٹ میں بھی گیا ہوں میں چیلنج سے سابقاً منسٹر صاحب کو کہہ رہا ہوں کہ غلط لوگوں

کو زکوٰۃ دی گئی اور غلط لوگ کمیٹی کے ممبر بنائے گئے تو انشاء اللہ ہم ان کو نکالیں گے اور قانونی طور پر نکالیں گے۔

جناب سپیکر! یہ جو کہہ رہے ہیں یہ جھوٹ ہے تو آپ اس کو check کروالیں اگر میں جھوٹا ہوا تو میں resign کروں گا اگر یہ جھوٹے ہوئے تو یہ resign کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک ندیم کامران!

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں ان کا یہ چیلنج قبول کرتا ہوں۔ یہ clapping شروع کر دیتے ہیں لہذا یہ شور ایسے نہ ڈالا کریں۔ اگر کوئی کمیٹی ہے تو ہم آپس میں بیٹھ کر ہاؤس میں بات کرتے ہیں۔ پہلے نمبر پر بات یہ ہے کہ یہ کیسے assess کر سکتے ہیں جو 585 کمیٹیاں بنی ہیں؟ ان میں تقریباً ساڑھے چار ہزار لوگ involve ہیں تو کیا یہ ان تمام لوگوں کو جانتے ہیں کہ یہ ٹھیک بنے ہیں یا غلط؟

جناب سپیکر! دوسرا وزیر موصوف کو یہ نہیں پتا کہ 24 ہزار کمیٹیاں پنجاب میں ہیں اور یہاں پر چار ہزار کا شور ڈلو اگر clapping کروا رہے ہیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! یہ 24 ہزار 400 کمیٹیاں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! منسٹر موصوف پہلے یہ بات کرتے ناں۔ آپ نے بس ادھوری بات کر دی ہے۔ ساڑھے 24 ہزار کمیٹیوں میں سے اگر 20 ہزار کمیٹیاں بن گئی ہیں تو یہ کوئی کم figure نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کی بڑی respect کرتا ہوں کیونکہ یہ معزز منسٹر ہیں بلکہ کہیں پر میں ان کو help out بھی کر سکتا ہوں۔ یہاں پر یہ بات کی گئی کہ ہم ان کمیٹیوں کو توڑ دیں گے اور ان کو نکال دیں گے لیکن پہلے اس کا قانون تو پڑھیں جس کو اسمبلی نے پاس کیا ہے۔ آپ کے پاس تو یہ اختیار ہی نہیں ہے۔ کسی کے اوپر الزام لگا کر ایڈمنسٹریٹر کو کہہ سکتے ہیں کہ یہ چیئر مین غلط ہے لہذا اس کو فارغ کر دیا جائے تو اس پر ایڈمنسٹریٹر لگ جاتا ہے۔ اگر چار پانچ کمیٹیاں ایسی ہوں

تو اس کے لئے آپ کام کر سکتے ہیں لیکن سٹیٹمنٹ جاری کر دیں کہ 585 کمیٹیاں ساری توڑ دی جائیں گی تو کس نے آپ کو اجازت دی ہے اور کون سا قانون آپ کو اجازت دیتا ہے؟

جناب سپیکر! میں یہاں House on the floor the یہ چیلنج کرتا ہوں کہ منسٹر صاحب کے ان الفاظ پر یہ کمیٹیاں نہیں ٹوٹ سکتیں۔ جب (ق) لیگ نے کمیٹیاں بنائی تھیں تو ہم اپنے دور میں ایک بھی عدالت کے حکم کے بغیر نہیں توڑ سکے تھے۔ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ہم کمیٹیاں توڑ سکتے ہیں؟ البتہ اگر کہیں پر شکایت ہے یا غلط نظر آیا ہے تو اس کی تحقیق کروالیں۔ 585 کمیٹیوں میں آپ ایک شخص کو بھی نہیں جانتے ہوں گے جبکہ آپ کہہ رہے ہیں کہ سارے غلط ہیں۔ یہ غلط الزام لگانا اللہ تعالیٰ کو بھی پسند نہیں ہے اور ہاؤس میں غلط بیانی کرنا بالکل زیب نہیں دیتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم توجہ دلائو نوٹس کی طرف آتے ہیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

میاں جلیل احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں جلیل احمد: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اب رمضان کا بابرکت مہینہ آرہا ہے۔ اگر کسی وجہ سے پچھلی گورنمنٹ نے کوئی غلط کیا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ انہوں نے بھی غلط کرنا ہے اور اکثر ہم نے یہ رواج دیکھا ہے۔ اپنی خامیوں کو چھپانے کے لئے پچھلی خامیوں کو highlight کرنا کوئی عقلمندی نہیں ہے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! پہلے کوئی غلط نہیں ہوا۔

میاں جلیل احمد: جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ غرباء پر سیاست نہ کریں۔ گزارش ہے کہ زکوٰۃ سب کو دیں اور پھر چاہے نئی کمیٹیاں بنالیں لیکن یہ نہیں کہ اس کی سزا غریبوں کو دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! ایم پی اے صاحب میری بات شاید محسوس کر گئے ہیں۔ میں نے یہی بات کی تھی کہ جو آدمی غلط ہوں گے اور جن پر allegations لگیں گے وہ نکال دیئے جائیں گے۔ ویسے بھی قانون کے مطابق legally ایڈمنسٹریٹر آسکتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے چیلنج دیا ہے تو ہم ان کا چیلنج قبول کرتے ہیں اور صرف ضلع ساہیوال میں زکوٰۃ صحیح تقسیم ہوئی ہو تو جو سزا دیں گے میں قبول کروں گا۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! یہ ہاؤس میں بحث کروالیں۔ اگر کہیں پر غلط ہے تو ہم یقیناً اس کی سزا کے لئے تیار ہیں لیکن جو کچھ ہو گا اسی ہاؤس میں سب کے سامنے ہو گا۔ مجھ سے زیادہ ان کا علم نہیں ہے کیونکہ میں نے تین سال یہ منسٹری چلائی ہے اور ان کو آئے ابھی جمعہ جمعہ آٹھ دن ہوئے ہیں۔ یہ اپنا خیال کر لیں کیونکہ ہم study کر کے کام کرتے تھے۔ آپ اس قانون کو دیکھ کر پڑھ لیں اور اس کے بعد سٹیٹمنٹ جاری کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اب آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی (جناب احمد شاہ کھگہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب ڈپٹی سپیکر: جی، تمام ممبران بیٹھ جائیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 203 محترمہ شازیہ عابد کا ہے جو بڑا اہم ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

ضلع راجن پور: تحصیل رو جھان دو گروپوں کی فائرنگ سے چھ افراد کا قتل

203: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 27-اپریل 2019 کو تحصیل رو جھان ضلع راجن پور کے علاقہ میں دو گروپوں کی فائرنگ سے چھ افراد کو قتل کر دیا گیا؟
- (ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور اس میں ملوث ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ واقعہ کی تفتیش سے آگاہ فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):
جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا ہے جس کے نتیجے میں ایف آئی آر نمبر
42/19 مورخہ 27-04-2019 بمقام 302, 324, 395, 148, 149 مقدمہ درج ہو چکا
ہے۔

جناب سپیکر! آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں کہ دولانی قبیلہ اور بنوں قبیلہ کے درمیان یہ
لڑائی ہوئی تھی۔ اس لڑائی میں دولانی قبیلہ کے نذر حسین، شہباز، قطب علی، عبدالکریم اور
عبدالشکور جاں بحق ہوئے اور ایک یار علی مضروب ہوا۔
جناب سپیکر! دوسرے قبیلے کا ایک آدمی عبدالملک جان بحق ہوا اور ایک آدمی مضروب
ہوا۔ اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے، پولیس تفتیش کر رہی ہے اور ابھی تک اس میں کوئی
گرفتاری نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر! یہاں ایوان میں حاضر ہونے سے پہلے میں نے ریکارڈ لے کر آئے متعلقہ
افسران سے کہا کہ مجھے بتائیں کہ اس سلسلے میں ابھی تک کوئی گرفتاری کیوں نہیں ہوئی؟ ان کی
پولیس رپورٹ کے مطابق گرفتاری کے لئے ایک آپریشن ترتیب دیا جا رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ
جب وہ آپریشن ہو گا تو گرفتاریاں عمل میں آئیں گی۔ میں نے ان سے یہ کہا ہے کہ وقفہ سوالات
کے بعد بیٹھ کر ان سے باقاعدہ تفصیلات اور time line لیں گے کہ یہ آپریشن کب سے شروع کیا
جائے گا۔

جناب سپیکر! مجھے معلوم ہے کہ یہ جناب کے علاقہ سے متعلقہ ہے اس لئے آپ کو بھی
confidence میں لیں گے اور آپ کی راہنمائی میں انشاء اللہ تعالیٰ ملزمان کو گرفتار کرنے کے لئے
کام کیا جائے گا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! میں آپ کو اس پر بتا دیتا ہوں کہ ڈسٹرکٹ راجن پور
میں کچے کے ایریا میں تقریباً پچھلے ادوار میں اور ابھی بھی 12/13 آپریشن ہو چکے ہیں۔ اس
میں زیادہ casualties ہماری Law Enforcement Agencies کی ہوئی ہیں لیکن

criminals کی زیادہ سے زیادہ تین چار casualties ہوئی ہیں۔ ہم نے اس چیز کو بہت serious لینا ہے کیونکہ یہ جرائم کم نہیں بلکہ بڑھتے جا رہے ہیں۔ ابھی تو قبائلی جنگ چھڑ چکی ہے جس پر میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو شش کریں کہ اس میں ملوث لوگوں کو فوری طور پر گرفتار کروائیں تاکہ جو قیمتی جانیں ضائع ہوئی ہیں ان کے خاندان کو کچھ نہ کچھ آسرا مل سکے۔ اس پر آپ make sure کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):
جناب سپیکر! انشاء اللہ اس پر ضرور کارروائی ہوگی۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ کہوں گا کہ جیسے ابھی زکوٰۃ کے سلسلے میں بات ہو رہی تھی لیکن لوگ بچیں گے تو زکوٰۃ لگے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ اس بات کو چھوڑیں۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! میں نے چار ماہ پہلے اپنے شہر بورے والا کے ڈی کلاس ونگن سٹینڈ کے متعلق پوچھا تھا جس کا جواب آج تک نہیں آیا لیکن اس کی پاداش میں ان تین ماہ میں تین بار لڑائی ہوئی۔ Last time مورخہ 2019-03-19 کو وہاں دو گروپوں کی لڑائی ہوئی جس کے دوران سواریاں لے جانے والا ایک رکشا ڈرائیور، ایک خاکروب اور ایک گاؤں سے آنے والا مزدور تھا جو اپنے بچوں کے لئے چیزیں لینے آیا تھا ان تینوں کو فائر لگے جو تینوں کے تینوں جاں بحق ہو گئے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر قانون سے یہ request کرنا چاہوں گا کہ بورے والا میں جتنے بھی ڈی کلاس ونگن سٹینڈ ہیں وہ totally illegal ہیں جس کا یہ ریکارڈ منگوا کر چیک کروالیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس پر تحریک التوائے کار لے آئیں۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! میری humbly request ہے کہ تین لوگ جو راگیر معصوم مارے گئے ہیں ان کا خیال کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ اس پر تحریک التوائے کار لے آئیں ہم اُس کو take care کر لیں گے اور وزیر قانون سے اس پر respond لے لیں گے۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! جو تین راگیر مارے گئے ہیں ان کے لئے financial aid کا ضرور سوچیں کیونکہ وہ مسافر تھے اور نہایت ہی غریب آدمی تھے بے شک یہ ان کی verification کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خالد محمود! آپ اس پر ایک تحریک التوائے کار لے آئیں تو اس پر وزیر قانون سے پوری detail لے لیں گے۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ شکریہ

تحریر استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحریر استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریر استحقاق رئیس نبیل احمد کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

چیف انجینئر ڈویلپمنٹ واپڈا کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ناروا سلوک

رئیس نبیل احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں نے مورخہ 10۔ اپریل 2019 کو چیف انجینئر ڈویلپمنٹ واپڈا چودھری صدیق کو عوامی مسائل کے سلسلے میں فون کیا اور اپنا تعارف کروایا تو موصوف فون attend کرتے ہی بولا کہ جلدی بتائیں کیونکہ میرے پاس ٹائم نہیں ہے۔ میرے پاس اور بھی بہت سے کام ہیں۔ میں نے کہا کہ آپ کا ایک عوامی نمائندے کے ساتھ کیسا رویہ ہے؟ تو موصوف بڑی

بد تمیزی سے بولا کہ آپ عوامی نمائندہ ہیں تو میں کیا ہوں؟ میں نے آپ کی طرح کے بڑے عوامی نمائندے دیکھے ہیں، آپ سے جو ہوتا ہے کر لیں۔ یہ کہہ کر فون بند کر دیا۔

جناب سپیکر! ایک سول سرونٹ کے اس ناروا سلوک اور ہتک آمیز رویہ سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! I don't oppose it. اسے کمیٹی کو refer کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے اس تحریک کو کمیٹی کو refer کیا جاتا ہے اور دو مہینے کے اندر اندر کمیٹی اپنی رپورٹ پیش کرے۔

رئیس نمیل احمد: جناب سپیکر! شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلی تحریک استحقاق جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔ وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

ڈسٹرکٹ فوڈ آفیسر پاکپتن کا معزز ممبر اسمبلی کا فون سننے سے انکار

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی (جناب احمد شاہ کھگہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 15- اپریل 2019 بوقت تقریباً 11:00 یا 11:15 بجے دوپہر میں نے ڈسٹرکٹ فوڈ آفیسر پاکپتن اسرار خان کو فون کر کے اپنا تعارف کروایا اور اپنے حلقے کے ووٹروں کے کام کے سلسلے میں بات کرنے ہی لگا تو جناب آفیسر مذکور نے within seconds سخت لہجے میں کہا کہ میں ڈی سی صاحب کے پاس جانے لگا ہوں اور ساتھ ہی call drop کر دی۔ اس کے بعد میں نے کئی بار فون کیا لیکن ان کا نمبر بند تھا۔

جناب سپیکر! میں ایک عوامی نمائندہ ہوں اور اپنے ووٹروں کی خاطر سرکاری افسران کو فون کرنا میرا حق ہے۔ جناب اسرار خان ڈسٹرکٹ فوڈ آفیسر کا سخت لہجہ اختیار کرنا اور call drop کر دینا ایک عوامی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے میرا استحقاق مجروح کیا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! I don't oppose it. اسے کمیٹی کو refer کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے اس تحریک کو بھی استحقاق کمیٹی کو refer کیا جاتا ہے اور دو مہینے کے اندر اندر کمیٹی سے detailed report لے لیتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

صوبہ میں پولیو وائرس کو سکیورٹی فراہم کرنے کا مطالبہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ اجلاس کے شروع میں خواجہ سلمان رفیق نے پولیو وائرس کے بارے میں point raise کیا تھا لیکن میرا point Health Minister کے لئے نہیں ہے بلکہ Interior Minister کی توجہ کے لئے ہے کہ recently شاد باغ میں لقمان نامی ایک پولیو وائرس کو پرچھریوں سے حملہ ہوا جسے میو ہسپتال لے جایا گیا۔ آج یہ اخبار میں بھی خبر آئی ہے کہ پولیو وائرس کا نواں case لاہور میں سامنے آیا ہے۔ Last 2 months میں سنگھ پورہ اور اقبال ٹاؤن لاہور میں پولیو وائرس کے case سامنے آئے ہیں۔ پنجاب میں 13 ہزار ایسے والدین ہیں جنہوں نے اپنے بچوں کو پولیو سے بچاؤ کے قطرے پلوانے سے انکار کر دیا ہے۔ 5600 ایسے والدین ہیں جو راولپنڈی کے علاقے میں ہیں جنہوں نے کہا ہے کہ ہم نے اپنے بچوں کو پولیو سے بچاؤ کے

قطرے نہیں پلوئے۔ اسی طرح لاہور میں ایسے 600 cases ہیں تو first of all جو پولیو ٹیم پر حملہ ہوا ہے تو ہم اس کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ آپ سے request کرتے ہیں کہ پولیو ورکرز کی سکیورٹی کو یقینی بنایا جائے۔

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے ایک قرارداد بھی لائی تھی اگر رو لنز suspend کر کے اس قرارداد کو joint اسمبلی میں لائیں تاکہ ہماری next generation پولیو وائرس سے totally safe رہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جیسے محترمہ نے خود فرمایا ہے کہ یہ ایک قرارداد بھی لے کر آرہی ہیں چونکہ اس وقت متعلقہ منسٹر موجود نہیں ہیں جنہوں نے جواب دینا تھا لیکن جہاں تک پولیو ورکرز کی سکیورٹی کا تعلق ہے تو ہم اسے ensure کر رہے ہیں اور ہم اس بات کو admit کرتے ہیں کہ پچھلے کچھ دنوں سے ایسی باتیں سامنے آئی ہیں کہ پولیو ورکرز پر حملے ہوئے ہیں لیکن ہم اس کا سدباب کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر! میں محترمہ سے request کروں گا کہ یہ ایک تحریک التوائے کار لے آئیں جس پر ہم تفصیلی جواب دے دیں گے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اس حوالے سے ایک تحریک التوائے کار لے آئیں تو اس پر تفصیلی جواب لے لیں گے۔

جناب نوید اسلم خان لودھی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب نوید اسلم خان لودھی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس ایوان کی توجہ اس جانب دلانا چاہتا ہوں کہ آج کل گندم کی خریداری ہو رہی ہے تو ضلع ساہیوال میں بہادر شاہ سنٹر بنایا گیا تھا جو کہ پچھلے بیس سال سے چل رہا ہے۔ اب بار دانہ دینے کا وقت آیا تو محکمہ خوراک کے ڈپٹی ڈائریکٹر اور ڈی ایف سی نے order pass کر دیا ہے کہ اس سنٹر کو ختم کر کے نور شاہ میں ضم کر دیا جائے جو کہ وہاں سے تقریباً 40 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ ایک دم آکر یہ step اٹھانا اور ایک سنٹر کو ہی ختم کر

دینا کسانوں کے ساتھ زیادتی ہے تو اس حوالے سے اس ایوان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ kindly یہ تو بتادیں کریں کہ اب وہ کسان کہاں جا کر اپنی گندم دیں گے کیونکہ موسمی حالات کی وجہ سے بھی فصلیں بہت زیادہ خراب ہوئی ہیں اور ان کا جھاڑ ہی پورا نہیں ہو رہا لہذا ساہیوال کے ختم کئے جانے والے بہادر شاہ سنٹر کو دوبارہ بحال کیا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فوڈ منسٹر صاحب آجائیں تو اس پر respond کر دیں گے۔

تحریریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحریریک التوائے کار لیتے ہیں۔ سید حسن مرتضیٰ اور محترمہ شازیہ عابدی تحریریک التوائے کار ہے۔ کون اسے پیش کرنا چاہیں گے؟
سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جیسے آپ کو suit کرتا ہے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، میرے suit کرنے سے کیا ہونا ہے؟
سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جیسے آپ حکم دیں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، محترمہ! اسے پڑھ دیں۔
سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

لاہور کالج یونیورسٹی برائے خواتین میں وائس چانسلر کی خلاف پالیسی تعیناتی

محترمہ شازیہ عابدی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبہ بھر کی تمام یونیورسٹیوں میں وائس چانسلرز منتخب کرنے کے لئے ایک سرچ کمیٹی بنائی گئی ہے تاکہ ان اہم اسامیوں پر اہل اور competent لوگ آئیں جن کا ماضی بے داغ ہو اور ان پر کرپشن وغیرہ کا بھی کوئی الزام نہ ہو تاکہ ایسے اچھے کردار کے حامل لوگوں کے ہاتھوں قوم کے بچوں کا مستقبل سنورے اور وہ آگے بڑھ کر ملک و قوم کی باگ ڈور سنبھال سکیں اور خصوصاً خواتین یونیورسٹیوں میں مقرر شدہ معیار پر سختی سے عمل کرنے کی ضرورت ہے چونکہ یہ بچیوں کا

معاملہ ہے اور ان سے ہی آگے چل کر قوم کا مستقبل سنورتا ہے۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ حکومت نے وائس چانسلرز کی اسامیوں کے لئے جو معیار مختص کیا تھا سرچ کمیٹی اس پر من و عن عمل کرتے ہوئے اہل، ایماندار اور قابل لوگوں کو موقع دے کر حکومتی نیک نامی میں اضافے کا سبب بنتی لیکن سرچ کمیٹی اس کے بالکل برعکس کر رہی ہے۔ لاہور کالج یونیورسٹی برائے خواتین میں وائس چانسلر کے لئے دو ایسی خواتین کو انٹرویو کے لئے بلایا گیا ہے جنہیں پچھلے tenure میں بھی نوازا گیا، ان میں سے ایک پرنسپل میں کرپشن کے cases چل رہے ہیں اور دوسری خاتون کو عدالت عظمیٰ کے احکامات کی روشنی میں اس سیٹ سے ہاتھ دھونا پڑے تھے لیکن یہ سرچ کمیٹی عدالت عظمیٰ اور نہ ہی نیب کو خاطر میں لا رہی ہے بلکہ اپنی مرضی سے اقرباء پروری کا فارمولا لئے اہل، ایماندار اور competent امیدواروں کو چھوڑ کر ان دو خواتین کو انٹرویو کے لئے بلایا ہے جو نہ صرف حکومتی پالیسی کی خلاف ورزی ہے بلکہ نیب قوانین اور عدالت عظمیٰ کے احکامات کی بھی کھلی خلاف ورزی ہے۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اتنی اہم ذمہ داری والی post fill کرنے کے لئے پالیسی کے مطابق عمل کیا جاتا لیکن سرچ کمیٹی اس کے برعکس کرنے پر بضد ہے جس سے نہ صرف یونیورسٹی تباہی کے دہانے پر پہنچے گی بلکہ ہزاروں طالبات کا مستقبل بھی تاریک ہونے کا خدشہ ہے جس سے خصوصی طور پر وہاں زیر تعلیم بچیوں، ان کے والدین اور بالعموم صوبہ بھر کی عوام میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیتے ہیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب تحریک التوائے کار نمبر 19/354 ہے۔ یہ تحریک التوائے کار محترمہ کنول پرویز چودھری کی ہے۔ Order in the House, Members please be seated، جی، محترمہ! اسے پڑھ دیں۔

صوبہ میں اقساط پر اشیاء کے کاروبار کے لئے واضح پالیسی تشکیل دینے کا مطالبہ

محترمہ کنول پروین چودھری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پورے ملک میں اور بالخصوص صوبہ پنجاب میں اقساط پر اشیاء کی فراہمی کا کاروبار اس وقت پورے عروج پر ہے۔ مگر مسئلہ اصل یہ ہے کہ یہ ادارے کس قانون کے تحت کام کرتے ہیں اور ساری صورت حال پر نظر رکھنے کا کون سا حکومتی ادارہ موجود ہے۔ عوام کو اس سے آگاہی ہے اور نہ ہی اس بارے میں آگاہی ہے کہ ان کی ریکوری کا کیا طریق کار ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ مجبوری کے عالم میں اقساط پر اشیاء خریدتے ہیں اور پھر ان اداروں کی ظالمانہ اور غیر قانونی پالیسیوں کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں نیز یہ ادارے اسٹیٹ بینک کی مقرر کردہ شرح سے بھی زیادہ شرح پر سود وصول کر رہے ہوتے ہیں جس کی ادائیگی عوام کے بس کی بات نہیں ہوتی لیکن عوام اپنی مجبوری میں ان سے اشیاء لیتے ہیں لہذا اس بارے میں حکومت کو اپنی پالیسی واضح کرنی چاہئے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! میں اس پر مزید یہ add کرنا چاہتی ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ وزیر قانون respond کرتے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

جناب سپیکر! یہ منسٹر انڈسٹریز اور منسٹر فنانس سے متعلقہ ہے گزارش کروں گا کہ اس کو pending فرمائیں۔ متعلقہ منسٹرز تشریف لائیں گے تو وہ جواب دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی
رپورٹیں
(جوائوان کی میز پر رکھی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم گورنمنٹ بزنس لیتے ہیں۔ جی، وزیر قانون رپورٹیں پیش کرنا چاہتے ہیں۔

لینڈ ریکارڈ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم کے بارے میں،
بورڈ آف ریونیو ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی پرفارمنس آڈٹ
رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT
(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Performance
Audit Report on Land Record Management Information System, Board
of Revenue Department, Government of the Punjab for the Audit Year
2015-16.

MR DEPUTY SPEAKER: The Performance Audit Report on Land
Record Management Information System, Board of Revenue
Department, Government of the Punjab for the Audit Year 2015-16 has
been laid and is referred to the Public Accounts Committee-II for
examination and report within one year. Minister for Law!

ڈیزاسٹر مینجمنٹ آرگنائزیشنز پنجاب کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ
برائے آڈٹ سال 2016-17 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT
(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Audit Report on
the Accounts of Disaster Management Organizations Punjab, for the
Audit Year 2016-17.

MR DEPUTY SPEAKER: The Audit Report on the Accounts
of Disaster Management Organizations Punjab, for the Audit Year
2016-17 has been laid and is referred to the Public Accounts
Committee-II for examination and report within one year. Minister for
Law!

حکومت پنجاب کے مالیاتی گوشوارے برائے مالی
سال 2015-16 کی رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT
(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Financial
Statements of the Government of Punjab for the Financial
Year 2015-16.

MR DEPUTY SPEAKER: The Financial Statements of the
Government of Punjab for the Financial Year 2015-16 have been laid
and are referred to the Public Accounts Committee-II for examination
and report within One year. Minister for Law!

مدبندی حسابات محکمہ جنگلات، حکومت پنجاب

کی رپورٹ برائے سال 2016-17 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT
(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Appropriation
Accounts of Government of the Punjab, Forest Department for the
Year 2016-17.

MR DEPUTY SPEAKER: The Appropriation Accounts of
Government of the Punjab, Forest Department for the Year
2016-17 have been laid and are referred to the Public Accounts
Committee-II for examination and report within one year. Minister for
Law!

سرکاری شعبے میں تجارت کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے

آڈٹ سال 2017-18 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT
(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Audit Report on
the Accounts of Public Sector Enterprises, Government of the Punjab,
for the Audit Year 2017-18.

MR DEPUTY SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of
Public Sector Enterprises, Government of the Punjab, for the Audit
Year 2017-18 has been laid and is referred to the Public Accounts
Committee-II for examination and report within one year.

جناب محمد معاویہ Ramadan Transmission کے حوالے سے ایک قرارداد پیش

کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب محمد معاویہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ: "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے احترام رمضان المبارک کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے احترام رمضان المبارک کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے احترام رمضان المبارک کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

جناب محمد معاویہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ

جناب محمد یوسف: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محمد جناب یوسف! احترام رمضان المبارک کے حوالے سے قرارداد پیش ہو رہی ہے اور آپ کورم پوائنٹ آؤٹ کر رہے ہیں۔ آپ تھوڑا سا یہ دھیان تو کر لیں۔

جناب محمد یوسف: جناب سپیکر! قرارداد پیش کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی withdraw ہو گئی ہے۔ جی، جناب محمد معاویہ! اپنی قرارداد پیش کریں۔

رمضان المبارک کے مقدس ماہ میں ٹی وی چینلز پر
رمضان ٹرانسمیشن میں علماء کرام کو مدعو کرنے کا مطالبہ

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ
رمضان المبارک کی آمد کے پیش نظر ٹی وی چینلز پر رمضان ٹرانسمیشن میں
ماہ مقدس کے احترام کا خصوصی خیال رکھا جائے اور ان پروگراموں میں
علماء کرام کو مدعو کیا جائے۔"

جناب سپیکر! اگر آپ کی اجازت ہو میں اس پر ایک دو باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے
اس قرارداد کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ پچھلے چند سالوں سے ماہ مقدس میں علماء کرام کو
رمضان ٹرانسمیشن میں شامل کرنے کی بجائے ان مرد و خواتین کو شامل کیا جاتا ہے جن کو صرف یہ
کہ دین اسلام کے بارے میں پورا پورا پتا نہیں ہے بلکہ وہ سال کے گیارہ مہینوں میں میڈیا پر اس طور پر
سامنے آتے ہیں کہ رمضان میں دین کی بات کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اُس کا استہزا ہوتا ہے اس
لئے اس کی ضرورت پیش آئی کہ علماء کرام کا ہی حق ہے کہ وہ بہتر طور پر رہنمائی کریں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد معاویہ! میں یہ قرارداد پڑھ لوں اُس کے بعد ہاؤس کی رائے لیتے ہیں۔
یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ
رمضان المبارک کی آمد کے پیش نظر ٹی وی چینلز پر رمضان ٹرانسمیشن میں
ماہ مقدس کے احترام کا خصوصی خیال رکھا جائے اور ان پروگراموں میں
علماء کرام کو مدعو کیا جائے۔"

جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:
 "صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ
 رمضان المبارک کی آمد کے پیش نظر ٹی وی چینلز پر رمضان ٹرانسمیشن میں
 ماہ مقدس کے احترام کا خصوصی خیال رکھا جائے اور ان پروگراموں میں
 علماء اکرام کو مدعو کیا جائے۔"
 (قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

زیر وارنٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم زیر وارنٹس ہیں۔ پہلا زیر وارنٹس محترمہ حنا پرویز بٹ، محترمہ خدیجہ
 عمر، محترمہ سہرینہ جاوید اور محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

پی ایم ڈی سی کی جانب سے

صوبہ کے میڈیکل اور ڈینٹل کالجز کی فیسوں میں اضافہ

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری
 نوعیت کے معاملہ کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری داخل اندازی کا متقاضی ہے مسئلہ یہ ہے
 کہ صوبہ بھر کے پرائیویٹ میڈیکل اور ڈینٹل کالجز کی فیسوں میں پی ایم ڈی سی نے اضافہ کر دیا ہے
 جس کی بناء پر صوبہ بھر کے تمام پرائیویٹ میڈیکل اور ڈینٹل کالجز نے سیشن 19-2018 کے زیر
 تعلیم ایم بی بی ایس اور بی ڈی ایس کے طالب علموں کو 15 مئی 2019 تک 2 لاکھ 38 ہزار
 8 سو 24 روپے جمع کروانے کی ہدایت کی ہے جو کہ final year کے طالب علموں کے ساتھ سراسر
 زیادتی ہے لہذا مجھے اس مسئلہ پر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ! موجود نہیں ہیں اس زیر وارنٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ جی،
 اگلا زیر وارنٹس محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ آپ اپنا زیر وارنٹس پڑھیں۔ محترمہ کے پاس کاپی
 نہیں ہے انہیں زیر وارنٹس کی کاپی فراہم کی جائے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد یوسف: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پوائنٹ آؤٹ ہو گیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں گورنمنٹ بزنس تو ختم ہو چکا ہے یہ تو ممبرز کے interest کی بات ہو رہی تھی اس لئے ہم خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

جناب سپیکر! یہ پیپلز پارٹی کے ساتھ زیادتی ہے اور سید حسن مرتضیٰ کے ساتھ یہ زیادتی ہو رہی ہے۔ میں شاہ صاحب کو کہنا چاہتا ہوں کہ ہم تو گورنمنٹ بزنس ختم کرنے کے باوجود آپ کی خاطر بیٹھے ہوئے تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! یہ ممبران کے ساتھ زیادتی ہے حالانکہ گورنمنٹ بزنس تو complete ہو چکا ہے۔ جی، سید حسن مرتضیٰ! آپ بات کرنا چاہ رہے تھے۔

پوائنٹ آف آرڈر

پنجاب پولیس کا پیپلز پارٹی کے کارکنوں کو حراساں کرنا

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں وزیر قانون کے نوٹس میں پہلے بھی کئی دفعہ یہ مسئلہ لایا ہوں اور انہوں نے مہربانی بھی کی تھی۔ انہوں نے ایس پی صاحب کو بھی یہاں بلایا تھا لیکن وہ سلسلہ رکنے اور تھمنے کو نہیں آرہا ہے۔ آئے روز مختلف اضلاع کے اندر ہمارے کارکنان کے ساتھ، ہمارے مقامی راہنماؤں کے ساتھ victimization ہو رہی ہے۔ یہ victimization کہیں پر قبضہ مافیا کے ذریعے اور کہیں پر جھوٹے پرچوں کے ذریعے کروائی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! پرسوں کی بات ہے کہ منڈی بہاؤالدین میں ہمارے گوجرانوالہ ڈویژن کے دیوان شمیم صاحب جو divisional President ہیں ان کی عمر 70 سال سے زیادہ ہے۔ وہ اپنی زمینوں پر گئے، وہاں ان کو زد و کوب کیا گیا، ان کی ٹانگ دو جگہ سے fracture ہو گئی اور اب وہ لاہور میں hospitalized ہیں۔

جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا ہوں کہ اس سلسلے کو رکنا چاہئے، یہ مناسب نہیں ہے۔ اس سے پہلے قمر زمان کارہ کے عزیز کی زمین پر قبضہ ہو گیا پھر سرگودھا میں ہمارے ناظم کے خلاف ایف آئی آر درج ہو گئی اور وہ ایف آئی آر اس وجہ سے کروائی گئی کہ وہاں انہوں نے ایک سٹیڈیم بنوایا تھا جس کا نام بے نظیر شہید سٹیڈیم رکھا تھا۔ صرف نام لکھنے پر انہیں کہا گیا کہ یہ "وال چانگ" ہے اور ان کے خلاف پرچہ دے دیا۔ وزیر قانون نے ان کو یہاں بلایا بھی تھا، ان کو سنا بھی تھا اور انہوں نے وعدہ بھی فرمایا تھا کہ میں یہ پرچہ خارج کروادوں گا لیکن وہ آج تک خارج نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! میری بڑی humble گزارش ہے کہ اس پر توجہ دی جائے۔ ہمیں اس طرح corner نہ کیا جائے، ہمیں ایک political party consider کیا جائے اور الحمد للہ ہم political party ہیں۔ تعداد میں زیادہ ہونا کوئی ضروری نہیں ہے۔ ایک وقت تھا یہ ہاؤس (ق) لیگ سے بھرا ہوا تھا اور آج وہ آٹھ، دس ہیں اور ہم بھی چھ، سات ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ تعداد زیادہ ہو تو پھر political force ہوتی ہے۔ آپ kindly اس پر توجہ دیں اور لاء منسٹر صاحب اگر respond کر دیں تو میں ان کا بڑا ممنون ہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اس پر direction دیتا ہوں۔ وزیر قانون! آپ اس چیز کو firstly take care کریں، جو ان کے grievances ہیں ان کو دور کریں اور ان کو مطمئن کریں۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد یوسف: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم point out ہوا ہے لہذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):
 جناب سپیکر! آپ اجلاس adjourn فرمادیں ہمارا تو بزنس ہی کوئی نہیں ہے۔ آپ ان کے ساتھ
 مہربانی فرما رہے تھے اگر وہ نہیں چاہتے تو نہ چاہیں۔
 جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اب اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس کل
 بروز منگل مورخہ 3۔ مئی 2019 صبح 9:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

جمعۃ المبارک، 3- مئی 2019

(یوم الجمع، 27- شعبان المعظم 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: نواں اجلاس

جلد 9: شمارہ 9

595

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 3- مئی 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جاتا)

- 1- حکومت پنجاب کا مالیاتی گوشوارہ برائے مالی سال 2016-17
ایک وزیر حکومت پنجاب کا مالیاتی گوشوارہ برائے مالی سال 2016-17 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔
- 2- چیف میٹروپولیٹن پلانر اور چیف ٹاؤن پلانریو ڈی ونگ ایل ڈی اے، لاہور کے ریکارڈ پر سیشنل
آڈٹ رپورٹ برائے سال 2014
ایک وزیر چیف میٹروپولیٹن پلانر اور چیف ٹاؤن پلانریو ڈی ونگ ایل ڈی اے، لاہور کے ریکارڈ پر سیشنل
رپورٹ برائے سال 2014 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔
- 3- محکمہ جات سی اینڈ ڈبلیو، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای، آبپاشی، ایل جی اینڈ سی ڈی حکومت پنجاب
اور بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن راولپنڈی کے حسابات پر آڈٹ رپورٹیں
برائے سال 2017-18
ایک وزیر محکمہ جات سی اینڈ ڈبلیو، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای، آبپاشی، ایل جی اینڈ سی ڈی حکومت پنجاب اور بورڈ آف
انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن راولپنڈی کے حسابات پر آڈٹ رپورٹیں برائے سال 2017-18
ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

597

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کانواں اجلاس

جمعۃ المبارک، 3- مئی 2019

(یوم الجمع، 27- شعبان المعظم 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیئر زلاہور میں صبح 11 بج کر 18 منٹ پر زیر صدارت

جناب چیئر مین میاں شفیق محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمٍ
الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ
كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ① فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ
وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ②
وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ
قَائِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ③
وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِالزَّاهِقِينَ ④

سُورَةُ الْجُمُعَةِ آيَات 9 تا 11

مومنو! جب جمعے کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کی یاد (یعنی نماز) کے لئے جلدی کرو اور (خرید و فروخت ترک کر دو۔ اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے) (9) پھر جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرتے رہو تاکہ نجات پاؤ (10) اور جب یہ لوگ سودا بکنا یا تماشا ہوتا دیکھتے ہیں تو اُدھر بھاگ جاتے ہیں اور تمہیں (کھڑے کا) کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔ کہہ دو کہ جو چیز اللہ کے ہاں ہے وہ تماشے اور سودے سے کہیں بہتر ہے۔ اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے (11) و ما علینا الا البلاغ

نعت رسول مقبول ﷺ حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

یا محمدؐ نور مجسم یا حبیبؐ یا مولائی
تصویر کمالِ محبت تنویر جمالِ خدائی
تیرا وصف بیاں ہو کس سے
تیری کون کرے گا بڑائی نبیؐ جی
اس گردِ سفر میں گم ہے جبریل امین کی رسائی
تیری ایک نظر کے طالب تیرے ایک سخن پر قربان نبیؐ جی
ہم سب تیرے دیوانے ہم سب تیرے شیدائی

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئر مین: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئر مین! بہت شکریہ۔ میرا سوال نمبر 971 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں کچرا اٹھانے سے متعلق تفصیلات

* 971: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) شہر لاہور میں کچرا اٹھانے کا کیا طریق کار ہے؟
- (ب) کیا اس کا ٹھیکہ پرائیویٹ کمپنی کو پچھلے ادوار میں دیا گیا تھا اگر ہاں تو ان پر حکومت کا کتنا خرچہ آیا؟
- (ج) میونسپل کارپوریشن کے کتنے ملازمین کچرا اٹھانے پر مامور ہیں کیا حکومت کچرا ٹیکس لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف)

پرائمری کو لیکشن:

لاہور میں موجود 274 یونین کونسلوں میں تقریباً 9000 سینٹری ورکر تعینات کئے گئے جو کہ روزانہ کی بنیاد پر assign کئے ہوئے علاقوں میں صفائی کا کام کرتے ہیں۔ سینٹری ورکرز دو طریقے سے کوڑا اکٹھا کرتے ہیں۔

پہلا طریقہ:

جھاڑو کے ساتھ مینول سوپنگ کرنا ہے اور کوڑا کرکٹ نزدیکی کنٹینر میں ڈالنا ہے۔

دوسرا طریقہ:

گھروں سے کوڑا کرکٹ ہتھ ریڈھی اور pickup کی مدد سے اکٹھا کرنا ہے اور متعلقہ کنٹینر میں ڈالنا ہے کوڑے کی پرائمری سٹور تاج کے لئے لاہور میں تقریباً 9000 کنٹینر رکھے گئے ہیں۔

سیکنڈری کو لیکشن:

کنٹینر کو خالی کرنے کے لئے compactor اور آرم رولز گاڑیاں مہیا کی گئی ہیں جو کہ کوڑے کو اکٹھا کر کے ٹرانسفر سٹیشن یا لینڈ فل سائٹ تک لے جاتی ہیں اس مقصد کے لئے تقریباً 321 گاڑیاں مہیا کی گئی ہیں جو کہ لاہور میں موجود dump site پر dump کیا جاتا ہے۔

(ب) مارچ 2012 سے جون 2018 تک انٹرنیشنل کنٹریکٹر کو کی گئی ادائیگیوں کی معلومات

درج ذیل ہیں:

الہیراک :	13,679.26 ملین روپے
اونپاک :	16,226.65 ملین روپے
ٹوٹل رقم :	29,905.91 ملین روپے

(ج) 15306 ملازمین کچرا اٹھانے اور اٹھوانے میں مامور ہیں۔ بذریعہ میٹروپولیٹن کارپوریشن نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی دکانداروں سے 50 اور 100 روپے Sanitation Fee کی مد میں ٹیکس MCL کے اکاؤنٹ میں جمع کراتی ہے جبکہ رہائشی علاقوں سے Sanitation Fee, Tax پانی کے بل میں چارج کیا جاتا ہے جو MCL خود وصول کرتا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! میرا سوال لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کے حوالے سے ہے لیکن اس کا جواب معلوم نہیں کون دے گا کیونکہ وزیر صاحب تو میرے خیال میں تشریف نہیں رکھتے؟

جناب چیئرمین: محترمہ! پارلیمانی سیکرٹری موجود ہیں وہ جواب دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! محترمہ سوال کریں جواب دیں گے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! ٹھیک ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان) جواب دیں گے۔ I am so sorry میں معافی چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال جز (ب) سے ہے جواب میں دو انٹرنیشنل کنٹریکٹرز کو دی گئی ادائیگیوں کی معلومات دی گئی ہیں ٹوٹل ادائیگی 29 ملین روپے ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ جو اتنا پیسا باہر کی کمپنیوں کو دیا گیا ہے۔ کیا اس کا audit کروایا گیا ہے اگر audit کیا گیا ہے تو اس کی تفصیل بتادیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! یہ جو ٹھیکے ان دونوں کمپنیوں کے ساتھ ہوئے تھے، ایک البیراک کمپنی ہے، ایک اوزپاک کمپنی ہے تو یہ پچھلی گورنمنٹ کا کنٹریکٹ ہے۔ ایک ٹھیکہ تقریباً 13 ڈالرفی ٹن کا ہوا تھا اور ایک ٹھیکہ اٹھارہ ڈالرفی ٹن کا ہوا تھا۔ اس کا بھی audit ہوا ہے اور نہ ہی اس کی کوئی رپورٹ ہے۔ اب کوشش

کرتے ہیں کہ اس کا audit ہو کیونکہ مارچ 2020 تک ہم پابند ہیں کہ ہم ان کو چھیڑ سکتے ہیں، ان کے ملازموں کو کچھ کیا ہے اور نہ ہی اس کی رقم میں ہم کمی پیشی کر سکتے ہیں تو اگر چیز اجازت دے تو ہم اس کا audit کروادیتے ہیں لیکن ابھی تک اس کا audit نہیں ہوا۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئر مین! میرا دوسرا ضمنی سوال بھی جز (ب) سے ہے اگر ہم ان کو اتنے پیسے دے ہی رہے ہیں اور ابھی تک کوئی audit بھی نہیں کروایا گیا تو کیا ایسے نہیں ہو سکتا کہ جو ہمارے اپنے municipality کے سینٹری ورکرز ہیں ان کی building capacity کے لئے ان سے کم از کم کوئی ٹریننگ ہی کروادی جائے کیونکہ آگے جا کر ہم ان کے اوپر dependent نہ ہوں اس کے متعلق حکومت نے کچھ سوچا ہے؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئر مین! مارچ 2020 تک ہم ان کے پابند ہیں۔ مجھے ابھی پتا چلا ہے کہ اس کا forensic audit ہو چکا ہے۔ اس کی رپورٹ جیسے ہی ہمیں ملتی ہے ہم ہاؤس میں lay کر دیں گے اور جو ورکرز کی تربیت یا ان کے ساتھ اپنا عملہ لگانے کی بات کی ہے ایسی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے اس کے لئے معزز ممبر بیٹھ کر ہمیں بتادیں گی تو ہم اس پر بھی بات کر لیں گے لیکن ابھی یہ تجویز محکمہ میں زیر غور نہیں ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئر مین! ایک آخری سوال یہ ہے کہ اگر یہ لوگ اتنا ہی کام کر رہے ہیں اور ہمارے اپنے بھی 15 ہزار لوگ ہیں تو پھر لاہور میں صفائی کی feeling کیوں نہیں آتی؟ آخری ضمنی سوال جز (ج) سے ہے کہ کیا گورنمنٹ کا مزید کوئی کچرا ٹیکس لگانے کا ارادہ تو نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئر مین! یہ کچرا ٹیکس 2001 میں لگا ہے، یہ 50 روپے per month فی دکاندار، جو ڈل کلاس کے دکاندار ہوتے ہیں کو لگایا گیا ہے۔ ہم 600 روپے collect کرتے ہیں، یہ SAMA میرے پاس ہے، Services and Asset Management Agreement اس کے آرٹیکل نمبر 10 کے

تحت collect کرتے ہیں۔ مزید کچرا ٹیکس ابھی تو ارادہ نہیں ہے کہ next اس کو لگائیں لیکن میں بار بار معزز ممبر صاحبہ کو یہ گزارش کر رہا ہوں کہ 2020 تک پچھلی گورنمنٹ کا یہ agreement ہے تو ہم اس کو مارچ 2020 تک نہیں چھیڑ سکتے۔

جناب چیئر مین: بہت شکریہ۔ اگلا سوال بھی محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئر مین! بہت شکریہ۔ میرا سوال نمبر 981 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں صفائی کے بارے میں بلدیہ کے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات
* 981: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں جگہ جگہ کچرے کے ڈھیروں کو آگ لگائی جاتی ہے تو میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور نے اس کی روک تھام کے لئے کیا لائحہ عمل اختیار کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

لاہور میں گلی محلوں میں سے کوڑا کرکٹ کو اکٹھا کرنے کے لئے تقریباً 9000 سینٹری ورکرز تعینات کئے گئے ہیں جو کہ کوڑے کو اکٹھا کر کے نزدیکی کنٹینرز میں ڈال دیتے ہیں۔ بعض اوقات سگریٹ نوشی کرنے والے لوگ سگریٹ پینے کے بعد سگریٹ کو کوڑا دان میں پھینک دیتے ہیں جس سے کوڑے کو آگ لگ جاتی ہے جس پر علاقے میں موجود ہمارے سینٹری ورکرز قابو پالیتے ہیں تاہم کچھ علاقوں میں (نیم دیہاتی علاقے) لوگ کوڑا کرکٹ کے ڈھیر کو آگ لگا دیتے ہیں جس کی روک تھام کے لئے ماحولیاتی ادارہ لائحہ عمل اختیار کرتا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! اس سوال میں کچرے کے حوالے سے پوچھا ہے تو جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ ہمارے 9000 سینٹری ورکرز ہیں جو یہ کچرا اکٹھا کرتے ہیں کئی دفعہ سگریٹ کو کوڑا دان میں پھینکنے کی وجہ سے کوڑے کو آگ لگ جاتی ہے لیکن میں ان سے یہ سوال کرنا چاہ رہی ہوں کہ یہاں پر خاص even in Gulberg بہت جگہ پر دیکھا گیا ہے کہ ان کے اپنے سینٹری ورکرز پتے جمع کرتے ہیں اور ان کو تیلی لگا دیتے ہیں کیونکہ ان کے لئے یہ سب سے آسان کام ہوتا ہے کیا ان کو اس چیز کی خبر ہے کہ یہ ابھی بھی ہو رہا ہے اور اس سے بہت بری طرح ماحول affect ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ معزز ممبر غلط کہہ رہی ہوں گی لیکن ایسا ہو نہیں سکتا۔ ایسا ممکن نہیں ہے کیونکہ ان کمپنیوں میں سے ایک کا 13.4 ڈالر فی ٹن اور دوسری کمپنی کا 18 ڈالر فی ٹن کا ٹھیکہ ہے۔ اگر وہ کمپنیاں اپنے کچرے کو خود ہی آگ لگانا شروع کر دیں گی تو پھر وہ پیسے کہاں سے لیں گی؟ جناب چیئرمین! میں یہ تجویز دیتا ہوں کہ اگر معزز ممبر کو کسی جگہ پر شک ہے تو یہ ہمیں بتائیں ہم وہاں physically ڈیوٹی لگا دیں گے اور یہ ان کے ساتھ coordinate کر لیں گی تو انشاء اللہ تعالیٰ اس معاملے کا حل نکل آئے گا۔ ویسے ایسا ہوتا نہیں کیونکہ اس کے لئے 9 ہزار سینٹری ورکرز ہیں جو پچھلی حکومت میں ہی تعینات ہوئے تھے، ہم نے ان کو نہیں چھیڑا اور ہم اسی طرح ان کو آگے لے کر جا رہے ہیں۔ اتنے مہنگے ٹھیکے کو ہم as it is چلا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری! انہوں نے observation دی ہے آپ kindly اس کو چیک کیجئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! ہم اس کو چیک کر لیتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! میں actually ان foreign companies کے ورکرز کے متعلق نہیں کہہ رہی ہوں بلکہ میونسپل کارپوریشن کے ورکرز کے بارے میں کہہ رہی ہوں کیونکہ میں نے ان کو خود آگ لگاتے ہوئے دیکھا ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کی observation آگئی ہے اور انہوں نے بھی assurance دے دی ہے کہ ہم اس کو چیک کر لیں گے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جیسا کہ انہوں نے کہا ہے کہ pollution کی روک تھام کے لئے محکمہ تحفظ ماحول لائحہ عمل اختیار کرتا ہے تو انہوں نے اس نوعیت کے کتنے کیسز اس ادارے کو report کئے ہیں اور اس ادارے نے ان پر کیا ایکشن لیا ہے؟ پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! ویسے تو یہ fresh question بنتا ہے لیکن ان کی تسلی کے لئے میں عرض کر دیتا ہوں کہ ہمارا یہ کام ہی نہیں ہے اور ہم اس کو deny کر رہے ہیں لیکن اگر ان کو specifically کسی جگہ پر کوئی شک ہے تو ہم ان کے ساتھ coordinate کر کے اس مسئلے کو resolve کر لیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ شعوانہ بشیر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شعوانہ بشیر: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میرا سوال نمبر 1123 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور شہر میں صفائی سے متعلقہ تفصیلات

* 1123: محترمہ شعوانہ بشیر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں صفائی کی صورت حال غیر تسلی بخش ہے جگہ جگہ کوڑے کے ڈھیر نہ اٹھانے کے باعث بیماریوں کا سبب بن رہے ہیں اس کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

- (ب) لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے پاس کتنی گاڑیاں استعمال میں ہیں اور کتنی خراب ہیں؟
- (ج) اس کمپنی میں کل ملازمین، آفیسر اور official کتنے ہیں؟
- (د) اہلکاروں اور افسران کی حاضری کارکردگی کو یقینی بنانے کے لئے کیا کوئی سخت لائحہ عمل بنایا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

- (الف) درست نہ ہے۔ لاہور میں موجود 274 یونین کونسل میں تقریباً 9000 سینٹری ورکرز تعینات کئے گئے۔ جو کہ روزانہ کی بنیاد پر تفویض کئے ہوئے علاقوں میں صفائی کا کام کرتے ہیں۔

- (ب) لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے پاس 268 گاڑیاں اور بین الاقوامی ٹھیکیدار کے پاس 622 گاڑیاں لاہور کی صفائی کے لئے موجود ہیں۔ ان گاڑیوں کی مرمت اور دیکھ بھال روزانہ کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔ ٹھیکیدار کی پانچ گاڑیاں ناکارہ ہو کر ورکشاپ میں کھڑی ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ج) لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں کل 15239 افسران اور ملازمین ہیں جن کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (د) فیلڈ ورکرز کی حاضری کے لئے اینڈ رائیڈ سسٹم زیر استعمال ہے اور آفس میں ملازمین کے لئے بائیو میٹرک سسٹم نصب ہیں۔ ایم ڈی ایل ڈبلیو ایم سی کے حکم کے مطابق اسسٹنٹ میجر روزانہ کی بنیاد پر نگرانی کرتے ہیں اور جو ورکرز غیر حاضر ہوتے ہیں ان کی تنخواہ میں سے کی کٹوتی کی جاتی ہے۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شہوانہ بشیر: جناب چیئر مین! میں پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ لاہور میں جو صفائی کے نظریے سے انتظامات کئے گئے ہیں اور اس میں ترکش کمپنی کو بھی ویسٹ مینجمنٹ کے حوالے سے شامل کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! پچھلی حکومت کا نظریہ تھا کہ لاہور کو پیرس بنایا جائے گا لیکن وہ خواب شرمندہ تعبیر تو نہیں ہو سکا۔

جناب چیئرمین! میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ کیا لاہور شہر کی صفائی کے لئے متعلقہ محکمے کے افراد پر سختی سے عملدرآمد کروایا جا رہا ہے کیونکہ شہر میں صفائی کی صورت حال بہتر نہیں ہے؟ یہاں جگہ جگہ کوڑے کے ڈھیر ہیں ان علاقوں کی نشاندہی بھی کر سکتی ہوں۔ ان میں بڑے پوش ایریا بھی شامل ہیں، گارڈن ٹاؤن کے بلاک ہیں جہاں سے کوڑا اٹھایا ہی نہیں جاتا۔ کیا کوڑا اٹھانے کے لئے عملے کے لئے کوئی سخت قانون بنایا گیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! ان کا سوال کوئی relevant تو نہیں ہے لیکن میں یہ گزارش کر دیتا ہوں کہ جیسے انہوں نے کہا کہ کیا آپ نے کوئی سخت mechanism بنایا ہے؟

جناب چیئرمین! اگر یہ جز (د) میں جائیں گی تو ان کو یہ جواب مل جائے گا کہ فیلڈ ورکرز کی حاضری کے لئے biometric system ہے جو بھی ورکر غیر حاضر ہوتا ہے اس کی روزانہ کی بنیاد پر تنخواہ کاٹ لی جاتی ہے۔ جہاں تک شہر کی صفائی کے حوالے سے بات ہے تو اس سلسلے میں پوری کوشش جاری ہے اور جو دو کمپنیوں کے ساتھ agreement چل رہا ہے وہ بھی صفائی کی پوری کوشش کر رہی ہیں۔

جناب چیئرمین! میں تو پہلے بھی یہ عرض کر چکا ہوں کہ اس معاملے میں ہم نے ان کمپنیوں کو بھی نہیں چھیڑا باوجود اس کے کہ ہمیں پتا ہے کہ وہ ٹھیکے اور agreement میرٹ پر نہیں ہوئے تھے۔ میں اب پھر وہی گزارش کروں گا کہ یہ نشاندہی کر دیں ہم اس مسئلے کو resolve کروا دیتے ہیں لیکن overall لاہور میں یہ پوزیشن نہیں ہے۔ اگر یہاں ایسی پوزیشن ہوتی تو ضرور آوازیں اٹھتیں اس لئے میں اس سے agree نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ

محترمہ شہوانہ بشیر: جناب چیئر مین! میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ یہاں جو نشاندہی کی گئی ہے کہ گاڑیاں خراب ہیں۔ کیا محکمہ ان خراب گاڑیوں کے لئے کوئی انتظامات کر رہا ہے کہ ان کو ٹھیک کرایا جائے یا کوئی نئی گاڑیاں منگوائی جائیں؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئر مین! جو انہوں نے بات کی ہے تو میں یہ بتانا چاہوں گا کہ یہ daily basis پر ہوتا ہے۔ ہم نے جو پانچ گاڑیوں کی تعداد بتائی ہے یہ اس دن کی ہے جس دن ہمیں جواب موصول ہوا تھا۔ یہ daily basis پر ہوتا ہے کہ کتنی گاڑیاں فیلڈ میں ہیں، کتنی گیراج میں کھڑی ہیں اور کتنی ورکشاپ میں ہیں تو جس دن جواب آیا تھا اس دن پانچ گاڑیاں خراب تھیں۔ چونکہ یہ دونوں کمپنیوں کی گاڑیاں ہیں جن کی تعداد دی گئی ہے۔ میں آج کے دن کا تو نہیں کہہ سکتا ہے کہ ایک گاڑی خراب ہے یا دو گاڑی خراب ہیں لیکن اُس دن پانچ گاڑیاں خراب تھیں اور ظاہر ہے جب ان کی گاڑیاں ہیں تو انہوں نے ٹھیک کرواہی لی ہوں گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین: جی، شکریہ۔ محترمہ! اب آپ کا یہ آخری سوال ہے۔

محترمہ شہوانہ بشیر: جناب چیئر مین! میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ جو ترکش کمپنی کے ساتھ معاہدہ کیا گیا ہے وہ کتنے سالوں کا ہے؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئر مین! میں پچھلے سوال میں بھی گزارش کر چکا ہوں کہ یہ معاہدہ 20۔ مارچ 2020 تک ہے۔

جناب چیئر مین: بہت شکریہ۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! سوال نمبر 1126 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد سال 18-2017 میں سی سی بی کو دی گئی رقم سے متعلق تفصیلات

*1126: جناب محمد طاہر پروین: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میئر فیصل آباد نے سال 18-2017 کے دوران کتنی رقم کن کن سی سی بی کو کن کن مقاصد کے لئے دی؟

(ب) کیا جن سی سی بی کو یہ رقم فراہم کی گئی تھی ان کا آڈٹ ہوا ہے؟

(ج) سی سی بی کو رقم کن کن منصوبوں کے لئے فراہم کی گئی تھی؟

(د) سی سی بی کا نام اور وہ کتنے ممبران پر مشتمل ہے؟

(ہ) ہر سی سی بی کو رقم کتنی دی جاسکتی ہے؟

(و) کیا حکومت اس سی سی بی کی تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) سال 18-2017 کے دوران سٹیزن کمیونٹی بورڈ پروگرام کے تحت میونسپل

کارپوریشن فیصل آباد کو کوئی بھی رقم منتقل نہ کی گئی ہے۔ اس وجہ سے اس پروگرام کے

تحت کوئی بھی سکیم تکمیل کو نہ پہنچی ہے۔

(ب) جب کوئی سی سی بی کے تحت سکیم منظور نہ ہوئی ہے تو آڈٹ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(ج) سی سی بی کے تحت کوئی رقم کسی بھی منصوبہ کے لئے فراہم نہ کی گئی ہے۔

(د) سی سی بی کے تحت کوئی بھی سکیم تکمیل کو نہ پہنچی ہے اس لئے سی سی بی کے ممبران کا نام

دینا ممکن نہ ہے۔

(ہ) سی سی بی سکیم کی منظوری کی صورت میں محکمہ سکیم کا 80 فیصد ادا کرتا تھا۔

(و) جب کوئی سی سی بی سکیم دوران سال 18-2017 منظور نہ ہوئی اس لئے تحقیقات کا

سوال پیدا نہ ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں نے سوال پوچھا تھا کہ کارپوریشن فیصل آباد نے سال 2017-18 کے دوران کتنی رقم کن کن CCB کو کن کن مقاصد کے لئے دی ہے؟ اس کا جواب یہ آیا ہے کہ 2017-18 کے دوران کارپوریشن فیصل آباد نے کوئی رقم بھی ادا نہیں کی ہے۔ بہت ساری applications تھیں اگر پارلیمانی سیکرٹری کہیں تو میں ان کا ریکارڈ بھی provide کرنے کو تیار ہوں۔ ہمارے فیصل آباد میں کافی آبادیاں ایسی ہیں جہاں پر لوگ CCB کے تحت کام کرانا چاہتے تھے لیکن ان applications کو کینسل کر دیا گیا۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ ان کو کن وجوہات کی بناء پر کینسل کیا گیا؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں یہ عرض کروں گا کہ یہ میرے چھوٹے بھائی ہیں، میرے عزیز ہیں اور پچھلی اسمبلی میں ہم colleague بھی رہے ہیں۔ اس وقت بھی ہم ان کو یہی کہتے تھے کہ CCB کو ختم نہ کیا جائے۔ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 میں Citizen Community Board ختم ہو چکا ہے۔ جب اس کا وجود ہی نہیں رہا تو اس لئے کوئی سکیم جمع ہوئی ہے اور نہ ہی اس کا کوئی آڈٹ ہوا ہے۔ میرے خیال میں یہ سوال valid نہیں ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کروں گا کہ ابھی بھی دیہاتوں میں پختہ کھالوں کے لئے CCB کی سکیمیں چل رہی ہیں۔ وہاں پر اریگیشن ڈیپارٹمنٹ یا دوسرے ڈیپارٹمنٹ اس کو دیکھتے ہیں۔ کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ ہم اسی سکیم کو جاری رکھیں تاکہ شہری اگر 20 فیصد پیسے رضامندی سے جمع کروا کر کام کروانا چاہیں تو ان کے کام ہو سکیں؟

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری! ان کا خیال ہے کہ جو سکیم 2013 میں بند ہو گئی تھی تو کیا آپ اسے شروع کرنا چاہتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں یہ عرض کروں گا کہ چونکہ اب نیا لوکل گورنمنٹ سسٹم آگیا ہے اور بل پاس ہو گیا ہے اگر اس ایکٹ میں اس کی provision ہوگی تو ہم اس کو دیکھ لیں گے اگر نہیں ہوگی تو پھر یہ اسمبلی موجود

ہے یہ اپنی ترمیم move کر دیں یہ معزز ایوان تمام فیصلے کر سکتا ہے۔ ویسے 2013 لوکل گورنمنٹ کے ایکٹ میں CCB ختم ہو چکا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! 2013 کا ایکٹ تو انہوں نے ختم کر کے رکھ دیا ہے۔۔

جناب چیئر مین: وہ فرما رہے ہیں کہ اگر نئے ایکٹ میں provision ہوئی تو پھر کر دیں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! میرا بڑا معصومانہ سا سوال ہے کہ کیا حکومت اس نئے ایکٹ میں اس سکیم کو جاری رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئر مین! یہ ایک ڈویلپمنٹ کمیونٹی پروگرام تھا اور یہ ایکٹ شامل تھا۔ CCP اصل میں ہوتا یہ تھا کہ اس میں 20 فیصد سے 25 فیصد کمیونٹی بورڈ ادا کرتا تھا اور 75 فیصد فنڈز گورنمنٹ دیتی تھی لیکن اب یہ پروگرام ختم ہو گیا ہے اور اس کو 2013 میں ختم کرنے والے آپ ہی تھے۔ ہم آپ کی منتیں کرتے تھے کہ اس کو ختم نہ کریں لیکن آپ نے اس کو ختم کر دیا۔

جناب چیئر مین! اب میرے خیال میں ہمارا نیا ایکٹ آچکا ہے تو اب میری ان سے گزارش ہے کہ ایک ترمیم لے کر آئیں اور ہم بیٹھ کر اس پر بات کر لیں گے۔

جناب چیئر مین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 1173 جناب صہیب احمد ملک کا ہے ان کی سوال کو pending کرنے کی request آئی ہوئی ہے لہذا اس سوال کو pending کرتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 1176 محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے ان کی بھی سوال pending کرنے کی request آئی ہوئی ہے لہذا اس سوال کو بھی pending کرتے ہیں۔ اب اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئر مین! اس سوال کو بھی pending فرمادیں۔

چودھری اشرف علی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ اگر معزز منسٹر صاحب چاہتے ہیں تو میں ویسے اس سوال کو withdraw کر لیتا ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین: چودھری صاحب! آپ سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1183 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ میں واٹر فلٹریشن پلانٹس سے متعلقہ تفصیلات

* 1183: چودھری اشرف علی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) گوجرانوالہ میں کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹس کہاں کہاں پر لگائے گئے ہیں؟
- (ب) ان میں سے کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹس چالو حالت میں اور کتنے خراب ہیں؟
- (ج) خراب یا بند واٹر فلٹریشن پلانٹس کب تک چالو کر دیئے جائیں گے؟
- (د) مذکورہ فلٹریشن پلانٹس روزانہ کتنے گیلن پانی شہریوں کو فراہم کرتے ہیں؟
- (ه) کیا حکومت گوجرانوالہ میں مزید واٹر فلٹریشن پلانٹس لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اور کتنے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

- (الف) میونسپل کارپوریشن گوجرانوالہ کی حدود میں 39 واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) میونسپل کارپوریشن گوجرانوالہ کی حدود میں تمام 39 واٹر فلٹریشن پلانٹس چالو حالت میں ہیں۔
- (ج) تمام واٹر فلٹریشن پلانٹس چالو حالت میں ہیں۔
- (د) ان فلٹریشن پلانٹس سے تقریباً 117000 گیلن پانی روزانہ شہریوں کو فراہم کیا جا رہا ہے۔

(۵) میونسپل کارپوریشن گوجرانوالہ کی حدود میں ورلڈ بینک کے تعاون سے مزید RO10 فلٹریشن پلانٹس نصب کئے جائیں گے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ گوجرانوالہ شہر کی حدود میں 39 واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب ہیں ان کا فلٹر کتنے عرصے بعد change کیا جاتا ہے اور محکمہ نے اس کا کیا mechanism بنایا ہے، کس طرح سے اس کو چیک کرتے ہیں، کس طرح سے فلٹر change کرتے ہیں، کس کی ڈیوٹی ہے اور کون اس کی monitoring کرتا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! ان کی maintenance کا معاملہ ٹیکنیکل سٹاف کرتا ہے ویسے یہ ان کا fresh question بنتا ہے۔ یہ میرے ساتھ بیٹھ جائیں، میں ٹیکنیکل سٹاف کو بلا لیتا ہوں اور ان کے جتنے بھی فلٹریشن پلانٹس ہیں ان کی موجودہ حالت بھی ان کو بتا دیں گے اور جو ان میں خرابی ہوگی تو وہ بھی ان کو بتا دیں گے کہ کیوں خراب ہیں۔

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! انہوں نے جس طرح سے فرمایا ہے کہ بیٹھ کر اور یہ انفارمیشن لے کر یعنی یہ acknowledge کر رہے ہیں کہ ان کی تیاری نہیں ہے۔۔۔ (شور و غل)

جناب چیئرمین: جی، Please Order in the House.

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! محکمہ نے ان کو بریف نہیں کیا یا انہوں نے ذاتی طور پر بریفنگ نہیں لی یعنی ان کو حقائق کا علم نہیں ہے۔ یہ مفروضے پر بات کر رہے ہیں کہ بیٹھیں گے تو پھر پوچھیں گے لیکن ہاؤس میں سوال لانے کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ ہاؤس کو apprise کیا جائے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، میں بھی سوال پڑھ رہا ہوں تو اس میں maintenance کا ذکر نہیں ہے۔
چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! maintenance کا ذکر تو آپ نے فرمایا ہے۔ میں نے تو
maintenance کا ذکر نہیں کیا اور میں نے تو صرف اتنا سا پوچھا ہے کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب احمد خان! آپ ان کی بات سن لیں۔ پلیز!
چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! میرا سوال صرف یہ ہے کہ یہ جو 39 واٹر فلٹریشن
پلانٹس نصب ہیں ان کے جو فلٹر change کرتے ہیں، وہ کتنی دیر بعد change کرتے ہیں اور
وہ طریق کار کیا ہے جس کے تحت وہ change کرتے ہیں؟

جناب چیئرمین: یہ تو simple question ہے۔
پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین!
میں عرض کرتا ہوں کہ فلٹریشن پلانٹ کے عموماً جو فلٹر change ہوتے ہیں وہ تین یا چار ماہ بعد
change ہوتے ہیں لیکن۔۔۔ (قطع کلامیاں)

MR CHAIRMAN: No, interruption please. Let him complete.

آپ ان کو complete کرنے دیں پھر آپ بات کریں۔
پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین!
میں نے اس لئے عرض کیا ہے کہ اگر یہ اپنے شہر کے اس تمام تر کام میں سنجیدہ ہیں جو کہ ہمارا پانی کا
basic کام ہے تو اس کے لئے میں نے ان کو دعوت دی ہے کہ آپ تشریف لے آئیں، ہماری
راہنمائی کریں، اگر کسی جگہ پر آپ کا فلٹریشن پلانٹ خراب ہے تو ہم اس کو چالو کر دیتے ہیں۔
جناب چیئرمین: جی، اگر آپ کا maintenance کا issue ہے تو اس کو حل کر دیتے ہیں۔
پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین!
میں نے تو as a good gesture کہا ہے۔۔۔

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، چودھری اشرف علی! یہ آپ کا last question ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب چیئر مین! میرا ابھی پہلا سوال وہیں کا وہیں ہے۔ میرے پہلے سوال کا تو جواب لے دیں۔۔۔

جناب چیئر مین: انہوں نے maintenance کی assurance دی ہے کہ وہ maintenance کرادیں گے۔

چودھری اشرف علی: جناب چیئر مین! میرا سوال تو وہی ہے اور صرف سادہ سا سوال ہے کہ یہ جو فلٹریشن پلانٹس لگے ہوئے ہیں ان کا فلٹر کتنے عرصے بعد چیک کرتے ہیں۔۔۔

جناب چیئر مین: وہ چار مہینے بعد change کرتے ہیں یہ بات پورے ہاؤس نے سن لی ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب چیئر مین!۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئر مین: جی، Please no, cross talk. انہوں نے فرمایا ہے کہ چار مہینے بعد فلٹر change ہوتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئر مین! تین سے چار ماہ بعد فلٹر change ہوتے ہیں۔ میں ان کو مزید تفصیل میں بتا دیتا ہوں۔۔۔

چودھری اشرف علی: جناب چیئر مین! ادھر ہاؤس میں ہی بتائیں۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئر مین! میں ادھر ہاؤس میں ہی بتا دیتا ہوں۔۔۔ (شور و غل)

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئر مین! اگر آپ House in order کریں گے تو میں ان کو پوری بات سمجھا دوں گا۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، Order please order.

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ ویسے جو فلٹریشن پلانٹس کا normal طریق کار ہے وہ تین ماہ میں فلٹر change ہوتا ہے لیکن اس طرح بھی ہوتا ہے کہ اگر کوئی فلٹریشن پلانٹ زیادہ چلے اور کوئی کم چلے تو مدت میں کمی بیشی ہو جاتی ہے۔ یہ کوئی راکٹ سائنس نہیں ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، accordingly maintenance ہوتی ہے کسی فلٹر پلانٹ کی مہینے بعد maintenance ہوتی ہے تو کسی فلٹر پلانٹ کی تین مہینے بعد ہوتی ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جس طرح سے جواب میں بیان فرمایا گیا ہے کہ 39 واٹر فلٹریشن پلانٹس ہیں تو یہ ہماری حکومت کی کارکردگی ہے اور ہماری حکومت نے یہ کام کئے ہیں جس کا یہاں پر بار بار ذکر ہوتا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: چلیں! اس کو مان لیا۔ اب آپ آگے چلیں۔

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! یہ 39 فلٹریشن پلانٹ ہماری حکومت نے لگائے ہیں تو اب جز (ح) کے جواب میں ہے کہ ورلڈ بینک کے تعاون سے مزید دس فلٹریشن پلانٹس لگنے ہیں تو یہ جو ورلڈ بینک کے تعاون سے فلٹریشن پلانٹس لگنے ہیں یہ کب تک لگا دیئے جائیں گے اور اس کی تیاری کے حوالے سے اس کا موجودہ statue کیا ہے کچھ ذرا بتادیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! ہمارا ایک اربن یونٹ ہے اس کا ورلڈ بینک سے رابطہ ہے تو میرے خیال میں اسی مالی سال میں ان کے اگلے دس یونٹ لگ جائیں گے۔

جناب چیئرمین! میں ایک اور بات بھی اپنے بھائی کی خدمت گزارش کر دوں کہ یہ جو آج کل فلٹریشن پلانٹس چل رہے ہیں یہ ان کی حکومت کی کارکردگی ہے لیکن یہ جو دیکھ رہے ہیں وہ اصل میں ہے نہیں، انہوں نے کیا یہ ہے کہ فلٹریشن پلانٹس اور یہ واٹر سپلائی یونٹس لگا دیئے ہیں۔ پورے پنجاب میں مسئلہ بنا ہوا ہے یہ یونٹس تو لگ گئے ہیں لیکن اب کوئی محکمہ ان کو own کرنے کو تیار نہیں ہے چونکہ جو تھرڈ پارٹی agreement تھا وہ ان کے کسی بھی اس agreement

میں شامل نہیں ہے۔ حالانکہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ یا لوکل گورنمنٹ موجود تھی اور جب یہ فلٹریشن پلانٹس یا واٹر سپلائی سکیم لگا رہے تھے تو ان کو کم از کم ان میں سے کسی ایک محکمے کو اس وقت bound کرنا تھا۔ اب یہ مشکلات آرہی ہیں تو میں یہ on the floor of the House اپنے معزز ممبر سے عرض کر رہا ہوں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ اسی مالی سال میں یہ دس واٹر فلٹریشن پلانٹس بھی لگ جائیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، انشاء اللہ۔ بہت شکریہ۔ اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں، پلیز! آپ کے تین سوال ہو گئے ہیں۔

جناب منیب الحق: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1265 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ میں فلتھ ڈپو کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

* 1265: جناب منیب الحق: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اوکاڑہ شہر میں فلتھ ڈپو کی تعداد کیا ہے ایک فلتھ ڈپو بنانے پر کتنی رقم خرچ آتی ہے؟

(ب) کیا حکومت اوکاڑہ شہر میں مزید فلتھ ڈپو بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) موجودہ مالی سال میں حکومت کتنے فلتھ ڈپو بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس کی مد میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) فی الوقت اوکاڑہ شہر میں 6 فلتھ ڈپو کام کر رہے ہیں فلتھ ڈپو کی تعمیر پر خرچ Scope of

Work کے مطابق ہوتا ہے۔

(ب) میونسپل کمیٹی اوکاڑہ اکبر روڈ پر نیا فلتھ ڈپو تعمیر کر رہی ہے۔

(ج) موجودہ مالی سال میں PFC شمیر کی وساطت سے ڈویلپمنٹ فنڈ موصول نہ ہو رہے ہیں تاہم شدید عوامی دباؤ کے پیش نظر میونسپل کمیٹی اوکاڑہ دستیاب وسائل سے صرف ایک فلتھ ڈپو تعمیر کر رہی ہے جس کی تعمیر پر 4 لاکھ 75 ہزار روپے خرچ آئیں گے۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منیب الحق: جناب چیئر مین! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اوکاڑہ میں کوئی earth filling site ہیں وہ پارلیمانی سیکرٹری بیان کریں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئر مین! یہ سوال repeat کریں۔

جناب چیئر مین: آپ سوال repeat کریں۔

جناب منیب الحق: جناب چیئر مین! سوال نمبر 1265 ہے۔۔۔

جناب چیئر مین: آپ کا جو ضمنی سوال ہے اس سوال کو repeat کر دیں۔

جناب منیب الحق: جناب چیئر مین! اوکاڑہ میں کوئی earth filling site ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئر مین! لوکل گورنمنٹ 4 لاکھ 75 روپے کی cost سے ایک فلتھ ڈپو اکبر روڈ پر تیار کر رہی ہے جو 20/60 کا ہے لیکن اوکاڑہ میں کوئی ایسی لینڈ فلتھ یونٹ نہیں ہے جو ادھر ہو لیکن ہم ایک جگہ پر کام کر رہے ہیں جو اکبر روڈ زمان پارک کی back side پر وہاں dumping ہو رہی ہے اور ہم ساتھ ساتھ وہ fill بھی کر رہے ہیں۔

جناب منیب الحق: جناب چیئر مین! یہ بتایا گیا ہے کہ اوکاڑہ میں چھ فلتھ ڈپو ہیں تو یہ جو چھ کے چھ فلتھ ڈپو ہیں، یہ سڑکوں کے کنارے کوڑا پڑا ہے یہ کوئی پراپر فلتھ ڈپو نہیں ہیں اور اوپر صرف ایک بورڈ لگا ہوا ہے جس پر لکھا ہوا ہے کہ یہ فلتھ ڈپو ہیں۔ ان کی چار دیواری نہ ہے، جس طرح لوگوں نے سڑکوں کے کنارے random کوڑا پھینک دیا ہے ویسے وہ فلتھ ڈپو کی site بن چکی ہوئی ہیں۔

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئر مین! میرا خیال ہے کہ اسی زمان پارک کی back side کی بات کر رہے ہیں۔۔۔

جناب منیب الحق: جناب چیئر مین! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جو چھ کے چھ فلتھ ڈپو sites ہیں جن میں اکبر روڈ کی site ہے، جن میں ہسپتال کے ساتھ ایک site ہے اور 5 چک میں ایک site ہے تو یہ جو چھ کی چھ sites ہیں لیکن یہ کوئی پراپر sites نہیں ہیں۔ یہ روڈز کے کنارے پر کوڑا پڑا ہے اور وہاں پر ایک بورڈ لگا دیا گیا ہے کہ یہ فلتھ ڈپو ہیں لیکن وہ پراپر فلتھ ڈپو نہیں ہیں۔ ان کی چار دیواری ہے، نہ ان کا وہاں پر کوئی پراپر سسٹم ہے randomly وہاں پر لوگوں نے کوڑا پھینک دیا ہے اور ایم سی نے بعد میں بورڈ لگا دیئے ہیں کہ فلتھ ڈپو ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئر مین! ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ individually وہاں پر لوگ کوڑا وغیرہ ڈال رہے ہوں۔ محکمہ کی طرف سے جو جواب موصول ہوا ہے اس کے مطابق اکبر روڈ زمان پارک کی back side پر ایک فلتھ ڈپو ہے۔ لوکل گورنمنٹ کی طرف سے بھی اس جگہ پر ایک فلتھ ڈپو بنایا جا رہا ہے۔ اس کا سائز 20 x 60 ہے۔ یہ اکبر روڈ پر ہی تیار کیا جا رہا ہے۔ معزز ممبر جس جگہ کا ذکر کر رہے ہیں اس کی نشاندہی کر دیں اگر کہیں سڑک کے ساتھ کوڑا وغیرہ پڑا ہوا ہے تو اسے اٹھوا دیتے ہیں۔

جناب منیب الحق: جناب چیئر مین! فلتھ ڈپو کے ساتھ earth filling site کا ہونا ضروری ہے جبکہ اوکاڑہ شہر میں ایسی کوئی site نہیں ہے لہذا اس معاملے کو پارلیمانی سیکرٹری دیکھ لیں۔ جناب چیئر مین! دوسرا بھی جواب دیتے ہوئے پارلیمانی سیکرٹری نے بتایا ہے کہ اوکاڑہ میں چھ فلتھ ڈپو بنے ہوئے ہیں۔

جناب چیئر مین! میں عرض کرتا ہوں کہ یہ proper فلتھ ڈپو نہیں ہیں بلکہ سڑکوں کے کنارے کوڑا پڑا ہوا ہے اور وہاں پر صرف بورڈ لگا دیا گیا ہے کہ یہ فلتھ ڈپو ہے حالانکہ ایسا نہیں کیونکہ وہ کوڑا بالکل main road کے کنارے کے اوپر پڑا ہے، اس کی کوئی چار دیواری اور نہ ہی کوئی proper system ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کی طرف سے انفارمیشن اور تجویز آگئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ محکمہ اس کا نوٹس لے گا۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1274 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: میونسپل کمیٹی کمر میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

*1274: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ اذراہ نوازش بیان

فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میونسپل کمیٹی کمر ضلع ساہیوال میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی دو سکیمیں منظور ہوئی تھیں اگر ہاں تو کب منظور ہوئیں اور ان کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا

گیا ان پر کتنا خرچ ہوا اور مزید کتنا بجٹ درکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا دونوں سکیمیں مکمل طور پر آپریشنل نہیں ہوئی ہیں

اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(ج) مندرجہ بالا دونوں سکیموں کی تکمیل کب تک ہو جائے گی اور ان پر کام کب تک مکمل

ہو جائے گا مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) میونسپل کمیٹی کمر نے واٹر سپلائی کی کوئی سکیم منظور نہیں کی۔ ایک سکیم محکمہ پبلک ہیلتھ

کی جانب سے لگائی گئی ہے جو کہ ابھی نامکمل ہے۔

(ب) اس کی تفصیل محکمہ ہاؤسنگ اور بن ڈویلپمنٹ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلقہ ہے۔

(ج) ایضاً۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! میں آپ کی توجہ سوال کے جز (الف) کی جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ میں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ میونسپل کمیٹی کمر ضلع ساہیوال میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی دو سکیمیں منظور ہوئی تھیں اگر ہاں تو کب منظور ہوئیں، ان کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا، ان پر کتنا خرچ ہوا اور مزید کتنا بجٹ درکار ہے؟

جناب چیئر مین! ایوان میں اس وقت حکومتی اور حزب اختلاف کے بچوں پر senior parliamentarians بیٹھے ہوئے ہیں۔ چودھری ظہیر الدین، جناب محمد بشارت راجا، جناب شوکت علی لالیکا، ملک ندیم کامران، جناب سمیع اللہ خان اور رانا محمد اقبال خان ایوان میں تشریف فرما ہیں۔ آپ اور یہ سب معزز ممبران اس جواب کو پڑھ لیں۔ جب ہم سوال دیتے ہیں تو کسی محکمہ کا نام نہیں لکھتے کہ وزیر مواصلات یا وزیر لوکل گورنمنٹ یہ جواب دیں۔

جناب چیئر مین! میں نے اپنا سوال اسمبلی میں جمع کروایا تھا۔ محکمہ نے اس کا جواب دیا ہے آپ اس کو پڑھیں گے تو آپ کو محکمہ کی seriousness کا پتا چل جائے گا۔ جواب میں کہا گیا ہے کہ میونسپل کمیٹی کمر ضلع ساہیوال میں واٹر سپلائی کی کوئی سکیم منظور نہیں کی، ایک سکیم محکمہ پبلک ہیلتھ کی جانب سے لگائی گئی ہے جو کہ ابھی نامکمل ہے۔ محکمہ والے اس طرح کر رہے ہیں جیسے ہاکی کے کھیل میں اگر second half میں کوئی ٹیم ایک گول کر لیتی ہے، دوسری ٹیم zero پر ہوتی ہے اور میچ ختم ہونے میں دس پندرہ منٹ رہتے ہوں تو پھر گول کرنے والی ٹیم کے کھلاڑی آپس میں پاس لینے دینے شروع کر دیتے ہیں۔ محکمہ میرے ساتھ ایسا ہی کام کر رہا ہے۔

جناب چیئر مین! میں نے جو سوال پوچھا تھا مجھے اس کا جواب دیا جائے۔ میں نے اپنے سوال میں پوچھا ہے کہ میونسپل کمیٹی کمر ضلع ساہیوال میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی دو سکیموں کا کیا status ہے؟ محکمہ نے مجھے ٹرک کی بتی کے پیچھے لگا دیا ہے۔ اگر پارلیمانی سیکرٹری جواب نہیں دے سکتے تو میں اس کی update دے دیتا ہوں۔ میں نے پچھلے پانچ سالوں میں یہ سکیمیں شروع کروائی تھیں اور اب ماشاء اللہ یہ مکمل ہیں۔

جناب چیئر مین: جناب محمد ارشد ملک! آپ تشریف رکھیں اور پارلیمانی سیکرٹری کو جواب دینے دیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئر مین! معزز ممبر نے خود ہی ساری update دے دی ہے۔ یہ میرے بڑے پیارے بھائی ہیں۔ اصل میں ان کے سوال میں ابہام ہے۔ انہوں نے specifically کچھ point out نہیں کیا کہ آیا میونسپل کمیٹی کیر کی طرف سے یا لوکل گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے یہ سکیمیں منظور ہوئی ہیں۔

جناب چیئر مین! میں سمجھتا ہوں کہ سوال اور جواب دونوں میں ابہام ہے اس لئے میں گزارش کروں گا کہ معزز ممبر اس حوالے سے ایک نیا سوال دے دیں تو پھر میں تفصیل کے ساتھ اس کا جواب پیش کر دوں گا۔

جناب چیئر مین: جناب محمد ارشد ملک! اگلا سوال بھی آپ کا ہے تو میرا خیال ہے کہ اب اس کو take up کر لیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! ابھی تو میں نے صرف ایک ضمنی سوال پوچھا ہے۔ آج جمعۃ المبارک کا مقدس دن ہے اس لئے مہربانی کر کے مجھے تھوڑا سا وقت دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئر مین! معزز ممبر جن دو سکیموں کا ذکر فرما رہے ہیں یہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی ہیں۔ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے لئے وہ ایک نیا سوال جمع کروادیں یا اسی سوال کو محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کو بھجوا دیا جائے تو انہیں اس کا تفصیلی جواب مل جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! ماشاء اللہ سیکرٹری اسمبلی اور جناب عنایت اللہ لک بیٹھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے میرا سوال کس محکمہ کو بھجوا یا مجھے اس بارے میں کچھ علم نہیں کیونکہ یہ اسمبلی سیکرٹریٹ کی ذمہ داری ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! میں آپ کی وساطت سے جناب محمد ارشد ملک سے کہوں گا کہ انہوں نے اسمبلی کے سارے لوگوں کو گنوا دیا ہے لہذا اب جلدی سے فائنل بات کر لیں۔ ملک صاحب! گل مکدی کرو۔

جناب چیئر مین: سید حسن مرتضیٰ کی request valid ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! پارلیمانی سیکرٹری نے فرمایا ہے کہ اس سوال کو pending کر کے concerned department کو بھیجا دیا جائے۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں لیکن میں اس حوالے سے حکومت کو تھوڑا سا update کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئر مین: جناب محمد ارشد ملک! آپ اس حوالے سے fresh question دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! یہ fresh question نہیں بتا۔ میں عرض کرتا ہوں کہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے یہ وائر سپلائی سکیم مکمل کر کے میونسپل کمیٹی کمر کو hand over کر دی ہے اور میونسپل کمیٹی کمر اس سکیم کو چلا رہی ہے۔ پچھلے 9 ماہ سے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ساہیوال والے میونسپل کمیٹی کمر کو خط لکھ رہے ہیں کہ یہ وائر سپلائی سکیم مکمل ہو چکی ہے اور اس کے چار یوب ویلز چل رہے ہیں۔

جناب چیئر مین: جناب محمد ارشد ملک! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ساہیوال نے میونسپل کمیٹی کمر کو خط لکھا ہے کہ یہ سکیمیں مکمل ہیں۔۔۔

جناب چیئر مین: ملک صاحب! یہ تو آپ سیاق و سباق بتا رہے ہیں۔ آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! چونکہ یہ سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں لہذا لوکل گورنمنٹ ان کو take over کرے۔

جناب چیئر مین: جناب محمد ارشد ملک! میں پھر کہوں گا کہ اس میں آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟ کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ ان سکیموں کو لوکل گورنمنٹ take over کر لے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! میں یہی چاہتا ہوں کہ محکمہ لوکل گورنمنٹ ان سکیموں کو take over کر لے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ محکمہ لوکل گورنمنٹ ان سکیموں کو کب take over کرے گا؟

جناب چیئر مین: اب take over کا issue آگیا ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! جناب محمد ارشد ملک میرے بھائی اور میرے لئے بہت قابل احترام ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے ان سے کہوں گا کہ وہ اس کے لئے fresh question دے دیں تو ہم اس کا جواب دے دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری! کیا آپ ان کو یہ سکیمیں take over کرنے کی assurance دیتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں ایسے assurance نہیں دے سکتا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے جناب احمد خان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ پہلے اس سکیم کا visit کر لیں اور پھر اسے take up کر لیا جائے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! اگر آپ نے دعوت دینی ہے تو جن دوستوں کے آپ نے پہلے نام لئے ہیں ان سب کو دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں تو پورے ہاؤس کو دعوت دیتا ہوں۔ یہ میرا بڑا valid question ہے۔ یہ سکیم مکمل ہے اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی طرف سے لوکل گورنمنٹ کو خط لکھا گیا ہے کہ وہ اس کو take over کر لے۔ پارلیمانی سیکرٹری مجھے time دے دیں کہ وہ اس سکیم کو کب take over کریں گے؟ میرا تو ایک جائز مطالبہ اور سوال ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں معزز ممبر کی دعوت قبول کرتا ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ اگر وہ اس سکیم کو hand over کریں گے تو ہم take over بھی کر لیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، مہربانی۔ اگلا سوال بھی جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! پارلیمانی سیکرٹری مجھے اس سکیم کو take over کرنے کی assurance دی ہے۔

جناب چیئر مین: جناب محمد ارشد ملک! آپ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کو کہیں کہ وہ اس سکیم کو hand over کریں کیونکہ اگر وہ hand over کریں گے تو تب ہی لوکل گورنمنٹ اس سکیم کو take over کرے گی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! انہوں نے تو باقاعدہ خط لکھ دیا ہے۔ یہ پورا ہاؤس اور میڈیا سُن رہا ہے۔ میں on the floor of the House ذمہ داری سے بات کر رہا ہوں۔

جناب چیئر مین: جناب محمد ارشد ملک! اب مہربانی کریں کیونکہ اس سوال پر کافی ضمنی سوالات ہو چکے ہیں۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہے اور آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! سوال نمبر 1308 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: چک نمبر 90/9-L میں ماڈل قبرستان بنانے سے متعلقہ تفصیلات

* 1308: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-198 ضلع ساہیوال کے چک نمبر 90/9-L میں ماڈل قبرستان بنانے کے لئے عرصہ دراز سے پٹہ داران سے زمین حاصل کی گئی جو کہ تاحال ویران اور بے آباد ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہر خوشاں اتھارٹی نے مذکورہ ماڈل قبرستان کے لئے مزید کوئی کارروائی نہیں کی اور فنڈز بھی مختص نہ کئے ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک یہ ماڈل قبرستان مکمل کرنے جن مزارعین / پٹہ داران کی زمینیں یا گھر حاصل کئے گئے ہیں ان کا ازالہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ماڈل قبرستان کی تعمیر کے لئے شہر خموشاں اتھارٹی کو بورڈ آف ریونیو کی جانب سے حلقہ پی پی 198 ضلع ساہیوال کے چک نمبر 90/9-L میں 80 کنال اراضی فراہم کی گئی اس کی الاٹمنٹ اکتوبر 2018 میں کی گئی تھی۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ شہر خموشاں اتھارٹی نے مذکورہ ماڈل قبرستان کے لئے مزید کوئی کارروائی نہیں کی اور فنڈز بھی مختص نہ کئے ہیں۔

(ج) یہ بات درست نہ ہے کہ حلقہ پی پی 198 ضلع ساہیوال کے چک نمبر 90/9-L میں ماڈل قبرستان مکمل کرنے کے لئے مزار عین / پٹہ داران کی زمینیں یا گھر حاصل کئے گئے ہیں بلکہ یہ زمین بورڈ آف ریونیو نے شہر خموشاں اتھارٹی کو مفت الاٹ کی ہے اس وجہ سے اس زمین پر کوئی دعوے دار نہ ہے محکمہ لوکل گورنمنٹ نے ایک سمری شہری خموشاں اتھارٹی کے بورڈ آف ڈائریکٹر کی منظوری کے لئے وزیر اعلیٰ کو ارسال کی ہے۔ جس کی منظوری کے بعد سٹاف کی بھرتی اور شہر خموشاں کی ترقیاتی سکیموں پر پیشرفت شروع ہو جائے گی۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! میرے سوال کا جز (الف) اور (ج) ایک ہی issue کے حوالے سے ہے لیکن محکمہ نے جز (الف) کے جواب میں کہا ہے کہ "جی، ہاں یہ درست ہے" اور جز (ج) کے جواب میں کہا ہے کہ "یہ بات درست نہ ہے۔" تو اب جز (الف) کا جواب مانا جائے یا جز (ج) کا جواب مانا جائے؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئر مین! میں ممبر موصوف سے گزارش کروں گا کہ اللہ کرے کہ شہر خموشاں کے لئے جو زمین الاٹ ہوتی ہے وہ آباد نہ ہی ہو تو بہتر ہے یعنی اللہ تعالیٰ آپ کے شہر اور آپ کے علاقے کو آباد رکھے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ جز (ج) میں ہم اس بات سے deny کر رہے ہیں کہ وہاں کسی پٹہ دار سے زمین نہیں لی گئی اور کسی کا کوئی گھر خالی نہیں کروایا گیا۔ وہ 80 کنال زمین بورڈ آف ریونیو نے الاٹ کی ہے ہم اُس کو deny کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! پارلیمانی سیکرٹری موصوف نے on the floor of the House جو جواب دیا ہے یہ غلط ہے۔ یہاں پر 1970 سے پٹہ داران موجود ہیں اور اس زمین کی گرداوری تب سے اُن پٹہ داران کے نام چلی آرہی تھی۔ پارلیمانی سیکرٹری موصوف کا یہ جواب دینا کہ اس زمین کا کوئی دعویدار نہیں ہے یہ بات بالکل غلط ہے۔

جناب چیئرمین! یہ گزارش کرتا ہوں کہ وہ سارے دعویدار یہاں پر آنے کے لئے تیار ہیں لہذا آپ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں تو میں وہ سب دعویدار بھی لے آؤں گا اور پارلیمانی سیکرٹری موصوف اس بے آباد زمین کے حوالے سے بھی بتا دیں کہ اب اس کا کیا کرنا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! ممبر موصوف میرے قابل احترام بھائی ہیں انہوں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں خود فرمایا ہے کہ "تاحال ویران اور بے آباد ہے۔" بات یہ ہے کہ پٹہ داروں کی زمین ویران اور بے آباد نہیں ہوتی۔

جناب چیئرمین! اس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں پر قبضہ تھا اور کچھ بھی نہیں آتا۔ ممبر موصوف کا بھی agricultural background ہے اور میرا بھی agricultural background ہے تو اپنے نام گرداوری کروانا کوئی مشکل کام نہیں ہوتا اور بندہ جہاں بھی بیٹھا ہو manual گرداوری تو ہو جاتی ہے۔

جناب چیئرمین! ممبر موصوف نے جو بات کی ہے اگر وہ ٹھیک تھی تو انہوں نے یہ فرمانا تھا کہ وہاں پر مونجی کاشت ہوئی ہے، کوئی جوار، باجرہ یا گندم کاشت ہوئی ہے وہ لوگوں کی برباد ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین! میں معزز ممبر کی تصحیح کر دوں کہ ہوا یہ ہو گا کہ لوگوں نے وہاں پر قبضے کے لئے گرداوریاں کرائی ہوں گی تو اس حد تک ان کی بات درست ہے لیکن وہاں پر ground reality یہ ہوگی کیونکہ ہمارے دیہات میں یہ ہوتا ہے کہ لوگ اپنے نام گرداوریاں کرا لیتے ہیں اور پھر وہاں پر جا کر راتوں رات قبضہ کر لیتے ہیں۔ Actual وہ زمین غیر آباد ہے اور وہ محکمہ ریونیو کی زمین ہے جو قبرستان کو الاٹ ہو چکی ہے۔

ملک ندیم کامران: جناب چیئرمین! یہ زمین الاٹ ہونے کے بعد transfer ہو چکی ہے جہاں پر ماڈل قبرستان بننا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری موصوف سے ہمیں اس بات کی surety چاہئے کہ ماڈل قبرستان کے منصوبے کو آگے کیسے لے کر چلانا ہے۔

جناب چیئرمین! میں نے ٹی وی پر بھی دیکھا تھا کہ پنجاب میں ایک دو جگہ پر قبرستانوں کو take up کرنے کے بعد ان کے لئے فنڈز بھی مختص کر دیئے گئے تھے۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ اس قبرستان کے لئے اس بجٹ میں پیسے رکھے جائیں تاکہ وہاں کے لوگوں کو قبرستان کی سہولت میسر ہو سکے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! ملک ندیم کامران بالکل صحیح فرما رہے ہیں محکمہ لوکل گورنمنٹ نے ایک سمری شہر خموشاں اتھارٹی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے لئے وزیر اعلیٰ کو بھیجی ہوئی ہے جو نہی یہ سمری واپس آتی ہے اس سکیم میں بھی پیشرفت شروع ہو جائے گی، سٹاف کی بھی بھرتی ہو جائے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ ممبر موصوف کے حلقہ پی پی۔198 کا قبرستان اس میں ضرور شامل کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! پارلیمانی سیکرٹری موصوف نے میرے ضمنی سوال کا assumption پر جواب دیا ہے۔ یہ 10 ایکڑ زمین مزار عین کے پاس 1970 سے تھی اور اس میں محکمہ نے غلط جواب دیا ہے تو وہ مزار عین اُس زمین کے آج بھی دعویٰ دہا رہیں اور انہی کوئی relief نہیں دیا گیا۔ پارلیمانی سیکرٹری موصوف assure کرتے ہیں کہ اس دس ایکڑ زمین پر اس سال یہ شہر خموشاں مکمل کر دیں گے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! ہم شہر خوشاں سکیم میں اس قبرستان کو ضرور شامل کریں گے، ہم across the board کام کریں گے یعنی ان کی طرح نہیں کریں گے کہ پاکستان تحریک انصاف کے 28 ممبران ہیں تو انہی باہر بٹھادیں اور دوسروں کا کام کریں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ سید حسن مرتضیٰ! میں آپ کو out of turn دے رہا ہوں But that should be valid.

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال ہے کہ جواب میں ماڈل قبرستان کا کہا گیا ہے۔ کیا ماڈل قبرستانوں میں حساب کتاب نہیں ہوگا؟ کیا قبریں ایئر کنڈیشنڈ ہوں گی؟ کیا حکومت ارادہ رکھتی ہے کہ اپوزیشن کے ممبران کے حلقوں میں بھی ایک ایک ماڈل قبرستان ہو؟ جناب چیئرمین: مہربانی۔ آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! ماڈل قبرستان کا نام ہم نے نہیں دیا بلکہ ماڈل قبرستان کا نام سابقہ حکومت نے دیا تھا۔ ہم آپ کے اس فارمولے سے مکمل اتفاق کرتے ہیں کہ قبرستان قبرستان ہے چاہے وہ ماڈل ہو یا عام ہو۔ جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ شمیم آفتاب کا ہے۔ جی، محترمہ! محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 1452 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: پی پی۔ 74 کوٹ مومن میں واٹر فلٹریشن پلانٹ سے متعلقہ تفصیلات

* 1452: محترمہ شمیم آفتاب: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔ 74 ضلع سرگودھا، میونسپل کمیٹی کوٹ مومن جس کی آبادی 51021 ہے اور وہاں واٹر فلٹریشن پلانٹ کی سہولت نہ ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کوٹ مومن اور ملحقہ قصبہ جات میں صاف پانی نہ ہونے کی وجہ سے لوگ پیپائٹس، پیچش اور جلدی امراض میں مبتلا ہیں؟

(ج) تحصیل کوٹ مومن کی یو این کونسلز اور میونسپل کمیٹی میں سال 19-2018 کے بجٹ میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) درست نہ ہے۔ اندر حدود میونسپل کمیٹی کوٹ مومن ضلع سرگودھا میں ایک واٹر فلٹریشن پلانٹ ہے۔ جو واقع مسلم بازار نزد گورنمنٹ گرلز کالج کوٹ مومن میونسپل کمیٹی کے زیر نگرانی ہے۔

(ب) اس بارے میں محکمہ لوکل گورنمنٹ کے پاس معلومات نہ ہیں۔

(ج) میونسپل کمیٹی کوٹ مومن کے بجٹ 19-2018 میں نیا فلٹریشن پلانٹ لگانے کے لئے رقم مختص نہ ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! میں جواب سے مطمئن ہوں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگلا سوال ملک محمد احمد خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! ملک صاحب نے مجھے کہا تھا کہ اس سوال کو pending کروا دیجئے گا۔ آپ اس سوال کو pending کر دیں۔ وہ ملک سے باہر ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، ملک محمد احمد خان کے سوال نمبر 1497 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1512 جناب بلال فاروق تارڑ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ سوالات ختم ہوئے اور وقفہ سوالات بھی ختم ہوا۔

نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

گوجرانوالہ: گلکھڑ منڈی میونسپل کمیٹی میں جاری ترقیاتی کاموں سے متعلقہ تفصیلات
*1512: جناب بلال فاروق تارڑ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش
بیان فرمائیں گے کہ:-

میونسپل کمیٹی گلکھڑ (ضلع گوجرانوالہ) میں جاری ترقیاتی کاموں کی تفصیل فراہم کی
جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):
میونسپل کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق مالی سال 19-2018 میں میونسپل کمیٹی گلکھڑ میں
کوئی ترقیاتی منصوبہ جاری نہ ہے۔

جناب نیاز حسین خان: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، جناب نیاز حسین!

جناب نیاز حسین خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئر مین! میرا نام نیاز حسین مشکوری ہے
اور میرا تعلق ضلع مظفر گڑھ سے ہے۔ اگر اجازت ہو تو میں آٹھ ماہ کے بعد ایک قرض سمجھ کر بات
کرنا چاہتا ہوں۔ میں دو منٹ میں اپنی بات ختم کر دوں گا۔

جناب چیئر مین! گزارش یہ ہے کہ میرے ضلع میں ترقیاتی کاموں اور انڈسٹری کو دیکھا
جائے تو یہ ہے کہ وہاں چار شوگر ملز ہیں، چار تھرمل پاور سٹیشن ہیں۔ میرے ضلع سے چیف منسٹر،
ون یونٹ کے گورنر اور کئی منسٹرز بھی رہے ہیں۔ 2010 کے سیلاب کے حوالے سے میں بات
کروں گا کہ اُس وقت سب سے زیادہ نقصان میرے ضلع میں ہوا تھا لیکن آج تک اس پر کسی نے
کوئی توجہ نہیں دی۔ اس ضلع کا کیا حال ہو گا جہاں سب سے زیادہ انڈسٹری ہے اور سب سے زیادہ
آمدنی ہے۔ اس ضلع کی محرومی کے حوالے سے بات کروں گا اور میں یہ اپنے اوپر ایک قرض سمجھ
کر یہ بات کر رہا ہوں کہ میں نو ماہ یہاں خاموش رہا ہوں۔ خدا را ان لوگوں کا حال ضرور دیکھیں کہ

جہاں اتنی بڑی انڈسٹری ہو پھر بھی لوگ بے روزگار ہوں۔ ہمارا ضلع 45 لاکھ سے زائد آبادی کا ضلع ہے جہاں تھرمل پاور سٹیشن اور شوگر ملز وہاں پر ہوں اور وہاں کے لوگوں کا جینا حرام ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس ایوان کی توجہ اس ضلع کی طرف ضرور دلاؤں تاکہ میرے ضلع کے لوگوں کے لئے یہ ایوان قیامت کے دن گواہی دے کہ میں نے ان کے حق کی بات یہاں کی تھی۔

جناب چیئر مین! گزارش یہ ہے کہ پانی کی وجہ سے وہاں گردوں کے اور پیٹائٹس کے مریض بہت بڑھ گئے ہیں۔ میرے ضلع میں پانی کا بہت برا حال ہے۔ وہاں سیم نالے ہیں جن میں ملوں کا پانی 24 سال سے ڈالا جا رہا ہے۔ یہ پبلک کے سیم نالے تھے لیکن اب وہاں پانی بہت خراب ہو گیا ہے۔ میرے حلقہ کی ایک لاکھ تیس ہزار سے زائد آبادی کا ایک ہسپتال RHC سناواں ہے۔

(اذان جمعۃ المبارک)

جناب چیئر مین: نیاز صاحب! آپ wind up کریں۔

جناب نیاز حسین خان: جناب چیئر مین! میں چاہتا ہوں کہ وہاں پر لوگوں کا رات کو سونا بھی حرام ہے۔ وہاں جو بچے پیدا ہوتے ہیں وہ دن دن میں پیدا ہوتے ہیں۔ وہاں بجلی کا سسٹم خراب ہے آپ کمیٹی تشکیل دے دیں۔ ہم صبح اجلاس میں آتے ہیں شام کو چلے جاتے ہیں۔ ہم کبھی ہنس کے چلے جاتے ہیں، کبھی لڑ کر چلے جاتے ہیں لیکن ہمیں اس مقدس ایوان میں ایسے فیصلے کرنے چاہئیں جس سے عوام کو فائدہ ہو۔ ہمیں ضرور کمیٹیاں تشکیل دینی چاہئیں اور میرے ضلع کا مکمل سروے کروایا جائے تو مہربانی ہوگی۔ میں جو بات کہہ رہا ہوں گارنٹی سے کہہ رہا ہوں۔

جناب چیئر مین: جی، بالکل اس معاملہ میں seriousness ہونی چاہئے۔

تحریک التوائے کار

جناب چیئر مین: اب ہم تحریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار سید عثمان محمود اور جناب ممتاز علی کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی محترمہ خدیجہ عمر کی تحریک التوائے کار نمبر 19/341 ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس

تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ عظمیٰ کاردار کی ہے۔ جی، محترمہ! اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

قصور کے علاقے مصطفیٰ آباد میں مضر صحت گوشت کی سرعام فروخت

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئر مین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ قصور کے علاقے مصطفیٰ آباد لیبانی میں مضر صحت پانی والے گوشت کی فروخت سرعام جاری ہے۔ انتظامیہ کے اہلکاروں کی مبینہ ملی بھگت سے جانور ذبح خانوں کے بجائے قصابوں کے گھروں میں ذبح ہونے لگے۔ قصاب بیمار اور لاغر جانور خرید کر ذبح کرتے ہیں۔ شہری یہ بیمار اور پانی بھرا گوشت کھانے سے مختلف بیماریوں میں مبتلا ہونے لگے۔ 20 سے 30 فیصد پانی ایک کلو گوشت میں ملا ہوتا ہے۔ یہ صورتحال دنیا بھر نے 17 اپریل 2019 کو بھی رپورٹ کی تاحال شہریوں کی شکایات کے باوجود اس پر قصابوں یا انتظامیہ کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں نہیں آئی لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئر مین: جی، وزیر خوراک!

کورم کی نشاندہی

محترمہ زیب النساء: جناب چیئر مین! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب چیئر مین: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔۔۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب چیئر مین: سب ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ گنتی کی جائے

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

the House is adjourned sine die. کو روم پورا نہیں لہذا۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(43)/2019/2016. Dated: 7th May, 2019. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar**, Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on **3rd May 2019 (Friday)** after the conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated: 4th May 2019

**MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"**

INDEX

	PAGE
	NO.
A	
ABIDA BIBI, MS.	
question REGARDING-	566
-Play grounds in Girls Colleges of Rawalpindi (<i>Question No. 1385*</i>)	
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
-Anxiety amongst farmers due to not fixing the price of potato	140
-Appointment of Advocate General Punjab in violation of rules	138, 282
-Appointment of Vice Chancellor in violation of policy in Lahore College University	580
-Demand for grant of Hard Area Allowance to teachers posted in district Rawalpindi	141
-Demand for making clear policy about business of selling goods by instalments	582
-Demand for payment of Fee Share to Doctors and paramedical staff	396
-Failure of Health Department to implement the Master Plan of Mayo Hospital Lahore	385
-Increase in Hepatitis in Punjab	236, 280
-Non-availability of facilities in THQ Hospital Pattoki	461
-Openly sale of narcotics in educational institutions of Lahore	284
-Sale of unhygienic meat in Mustafa Abad Kasur	633
AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-	
-22 nd April, 2019	3
-23 rd April, 2019	67
-24 th April, 2019	155
-25 th April, 2019	247
-26 th April, 2019	295
-29 th April, 2019	341
-30 th April, 2019	411
-2 nd May, 2019	513
-3 rd May, 2019	595
AGRICULTURE DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	311
-Agriculture development in Gujranwala (<i>Question No. 1017*</i>)	323
-Aims and objects of Fruit Research Institute Sargodha (<i>Question No. 1194*</i>)	333
-Details about government fruit farms in the province (<i>Question No. 482</i>)	336
-Details about Rice Research Institute Kala Shah Kaku (<i>Question No. 483</i>)	330
-Expenditures incurred upon Agriculture Research (<i>Question No. 453</i>)	322

	PAGE
NO.	
-Offices of Agriculture Department in Kasur (<i>Question No. 1127*</i>)	
-Officers and officials of Agriculture Engineering wing in Sahiwal (<i>Question No. 1299*</i>)	327
-Sale and purchase of seed by Punjab Seed Corporation (<i>Question No. 1300*</i>)	328
-Subsidy given on crops to farmers (<i>Question No. 1238*</i>)	326
AHMAD KHAN, MR. (<i>Parliamentary Secretary for Local Government & Community Development</i>)	
Answers to the questions REGARDING-	606
-Details about cleanliness in Lahore (<i>Question No. 1123*</i>)	
-Establishment of model graveyard in Chak No. 90/NL Sahiwal (<i>Question No. 1308*</i>)	626
-Funds allocated for Citizen Community Board Faisalabad for the year 2017-18 (<i>Question No. 1126*</i>)	609
-Installation of water filtration plant in PP-74 Sargodha (<i>Question No. 1452*</i>)	630
-Lifting of waste in Lahore (<i>Question No. 971*</i>)	600
-Number of filth depots in Okara (<i>Question No. 1265*</i>)	617
-Steps taken for cleaning by municipality of Lahore (<i>Question No. 981*</i>)	603
-Water filtration plants in Gujranwala (<i>Question No. 1183*</i>)	612
-Water supply and sewerage schemes in Municipal Committee Kameer (<i>Question No. 1274*</i>)	620
AHMAD SHAH KHAGGA, MR. (<i>Parliamentary Secretary for Energy</i>)	
Privilege motion REGARDING-	577
-Refusal to attend the telephone of MPA by District Food Officer Pakpattan	
AKHTAR ALI KHAN, MR.	
point of order REGARDING-	
-Demand for implementation of ruling of Mr. Speaker about provision of security to honourable member	380
ALI ABBAS KHAN, MR.	
question REGARDING-	271
-Provision of clean drinking water in PP-115 Faisalabad (<i>Question No. 1249*</i>)	
AMIN ULLAH KHAN, MR.	
point of order REGARDING-	301
-Passage of Local Government Bill in Standing Committee without voting	
AMMAR YASIR, MR. (<i>Minister for Mines & Minerals</i>)	
MOTION regarding-	
-Suspension of rules for taking up a resolution	372
Resolution REGARDING-	

	PAGE
	NO.
-Condemnation of blasphemy against the Holy Prophet, his wives and the Caliphs in the book titled "Islam-Beliefs and Practices" read in O-Level classes	373
ANEEZA FATIMA, MS.	
questions REGARDING-	108
-Budget of DHQ Hospital Okara (<i>Question No. 1169*</i>)	124
-Provision of medicines to Diabetic patients in Government Hospitals (<i>Question No. 1245*</i>)	47
-Supply of bags to farmers (<i>Question No. 1269*</i>)	
ASHRAF ALI, CHOUDHARY	
questions REGARDING-	
-Action taken against sellers of meat of dead animals in hotels of Gujranwala (<i>Question No. 230</i>)	53 311
-Agriculture development in Gujranwala (<i>Question No. 1017*</i>)	561
-Campuses of Punjab University in the province (<i>Question No. 1331*</i>)	45
-Control over unhygienic branded ice-creams in Lahore (<i>Question No. 1037*</i>)	333
-Details about government fruit farms in the province (<i>Question No. 482</i>)	521
-Details about University of Narowal (<i>Question No. 1131*</i>)	336
-Details about Rice Research Institute Kala Shah Kaku (<i>Question No. 483</i>)	330
-Expenditures incurred upon Agriculture Research (<i>Question No. 453</i>)	612
-Water filtration plants in Gujranwala (<i>Question No. 1183*</i>)	48
-Wheat stored by Food Department in the province (<i>Question No. 1333*</i>)	
AUTHORITIES-	
-Of the House	5
AZMA ZAHID BOKHARI, MRS.	
Fateha khwani (CONDOLENCE)-	
-On sad martyrdoms of incidents of Baluchistan and Marra and son of Mr. Muhammad Tahir Pervaiz MPA and father of Sardar Ahmad Ali Khan Darishak MPA	15 304
point of order REGARDING-	129
-PASSAGE OF LOCAL GOVERNMENT BILL IN STANDING COMMITTEE WITHOUT VOTING	326 207
questions REGARDING-	
-Officers working in Aids Control Programme (<i>Question No. 1321*</i>)	
-Subsidy given on crops to farmers (<i>Question No. 1238*</i>)	

	PAGE
	NO.
-Vacant posts of teachers in schools of Lahore (<i>Question No. 135</i>)	
B	
BILAL FAROOQ TARAR, MR.	
question REGARDING-	
-Ongoing development works in Chakar Mandi Gujranwala (<i>Question No. 1512*</i>)	631
BILLS-	
-The Alternative Dispute Resolution Bill 2019 (<i>Introduced in the House</i>)	63
-The Punjab Animal Health Bill 2019 (<i>Introduced in the House</i>)	64
-The Punjab Medical Teaching Institutions Reforms Bill 2019 (<i>Introduced in the House</i>)	397
-The Punjab Minimum Wages Bill 2019 (<i>Introduced in the House</i>)	63
-The Punjab Local Government Bill 2019 (<i>Introduced in the House</i>)	62
(<i>Considered and passed by the House</i>)	462-502
-The Punjab Village Panchayats and Neighborhood Councils Bill 2019 (<i>Introduced in the House</i>) & (<i>Considered and passed by the House</i>)	63, 502-509
C	
CABINET-	
	5
-OF THE PUNJAB	
Call attention Notices REGARDING-	378
-Child abuse and murder of eight years old child in 31 Southern Sargodha	278
-Details about dacoity in Khudian Choudharian wala Khoo Kasur	379
-Firing by accused persons in police uniform in Mughalpura Lahore	
-Murder of six persons due to firing of two groups in tehsil Rojhan, district Rajanpur	573
-Robbery of Rs. seven lac from Tariq Mehmood resident of Kot Momin Sargodha	378
-Sexual assault of four years old girl in 78/5-R Sahiwal	279
E	
EJAZ AHMAD NOON, RANA	
questions REGARDING-	
-Establishment and upgradation of schools in PP-221 Multan (<i>Question No. 1399*</i>)	205
-Stoppage of vaccination in PCR Lab Shujabad (<i>Question No. 1403*</i>)	133
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT of-	
-Special Committee No. 2	142

	PAGE NO.
F	
Fateha khwani (CONDOLENCE)-	251
-On sad demise of Mrs. Nighat Meer Ex MPA	
-On sad martyrdoms of incidents of Baluchistan and Marra and son of Mr. Muhammad Tahir Pervaiz MPA and father of Sardar Ahmad Ali Khan Darishak MPA	15
FIRDOUS RAHNA, MS.	
questions REGARDING-	
-Appointment of Syndicate Members as Vice Chancellor in Universities of the province (<i>Question No. 1079*</i>)	520
-Employees posted on deputation basis in Food Department (<i>Question No. 387</i>)	55
-Number of Women Universities and staff therein (<i>Question No. 1069*</i>)	518
FOOD DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	
-Action taken against sellers of meat of dead animals in hotels of Gujranwala (<i>Question No. 230</i>)	53
-Aims and objects of establishment of Punjab Food Authority (<i>Question No. 994*</i>)	19
-Control over unhygienic branded ice-creams in Lahore (<i>Question No. 1037*</i>)	45
-Employees posted on deputation basis in Food Department (<i>Question No. 387</i>)	55
-Expenditures incurred upon Sasti Roti Project (<i>Question No. 884*</i>)	16
-Fixing lattice at meat shops (<i>Question No. 1358*</i>)	52
-Fixing price of sugarcane in the province (<i>Question No. 394</i>)	57
-Names of sugar mills owners and payments to sugarcane growers in district Chiniot (<i>Question No. 381*</i>)	43
-Pasroor Sugar Mills (<i>Question No. 1227*</i>)	46
-Payable dues of Sugar Mills owner to be paid to farmers in Muzaffargarh (<i>Question No. 1335*</i>)	49
-Steps for control over sale of unhygienic edibles out of schools (<i>Question No. 1346*</i>)	50
-Steps taken for control over sale of substandard milk (<i>Question No. 340</i>)	54
-Supply of bags to farmers (<i>Question No. 1269*</i>)	47
-Wheat stored by Food Department in the province (<i>Question No. 1333*</i>)	48
-Wheat stored in godowns in the province (<i>Question No. 1253*</i>)	26
-Wheat stored in the province (<i>Question No. 1314*</i>)	39

	PAGE
	NO.
FORESTRY, WILDLIFE & FISHERIES DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	
-Appointment of Deputy Director Headquarter Wildlife, Lahore (<i>Question No. 1368*</i>)	451 436
-Area of Forest Department in district Rajanpur (<i>Question No. 1157*</i>)	434
-Area of Forest Department in district Sargodha (<i>Question No. 1108*</i>)	441
-Area of Forest Department in tehsil Jampur (<i>Question No. 1158*</i>)	
-Area, offices and staff of Forest Department in Mianwali (<i>Question No. 1507*</i>)	453 415
-Budget of Wildlife Department from 2008 to 2018 (<i>Question No. 1025*</i>)	430
-Employees of Forest Department in district Sargodha and illegal sale of timber therein (<i>Question No. 1107*</i>)	444
-Government programme of plantation in the province (<i>Question No. 1178*</i>)	448
-Plantation campaign in district Okara (<i>Question No. 1280*</i>)	
-Project of plantation of twenty million plants in the province (<i>Question No. 1104*</i>)	426
-Steps taken for control of Dengue by Fisheries Department (<i>Question No. 1056*</i>)	420
G	
GULNAZ SHAHZADI, MRS.	
questions REGARDING-	133
-Number of BHUs in district Sialkot and staff therein (<i>Question No. 1380*</i>)	
-Ranking of Sialkot district in Programme Monitoring and Implement Unit (PMIU) (<i>Question No. 1379*</i>)	204
H	
HAMEEDA MIAN, MS.	
question REGARDING-	
-Repair and construction of DHQ Hospital Mandi Bahauddin (<i>Question No. 1244*</i>)	123
HAMID RASHID, MR.	
question REGARDING-	273
-Sewerage system in areas of Faisalabad (<i>Question No. 1542*</i>)	
HASSAN MURTAZA, SYED	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Increase in Hepatitis in Punjab	236
point of order REGARDING-	589

	PAGE
NO.	
-Harassing workers of Pakistan People Party by Punjab Police	
questions REGARDING-	370
-Institutions of Technical Education in district Chiniot (<i>Question No. 1462*</i>)	43
-Names of sugar mills owners and payments to sugarcane growers in district Chiniot (<i>Question No. 381*</i>)	
HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	562
-Appointment of lecturers of Saraiki language (<i>Question No. 932*</i>)	520
-Appointment of Syndicate Members as Vice Chancellor in Universities of the province (<i>Question No. 1079*</i>)	547
-Buildings of colleges in Khanewal (<i>Question No. 1239*</i>)	561
-Campuses of Punjab University in the province (<i>Question No. 1331*</i>)	521
-Details about University of Narowal (<i>Question No. 1131*</i>)	
-Employees of Board of Intermediate & Secondary Education Sahiwal (<i>Question No. 1313*</i>)	551
-Establishment of colleges in Municipal Committee Kamair, Sahiwal (<i>Question No. 1317*</i>)	538
-Establishment of more colleges in Faisalabad (<i>Question No. 1329*</i>)	564
-Government colleges in district Rajanpur (<i>Question No. 1218*</i>)	542
-Increase in percentage of passing marks of students of Universities (<i>Question No. 1278*</i>)	550
-Number of colleges in district Khushab (<i>Question No. 1143*</i>)	526
-Number of colleges in district Rajanpur (<i>Question No. 1217*</i>)	535
-Number of colleges in PP-84 Khushab (<i>Question No. 1235*</i>)	545
-Number of teachers in Women College Ghulam Muhammadabad, Faisalabad (<i>Question No. 1326*</i>)	564
-Number of Women Universities and staff therein (<i>Question No. 1069*</i>)	518
-Play grounds in Girls Colleges of Rawalpindi (<i>Question No. 1385*</i>)	566
HINA PERVAIZ BUTT, MS.	
point of order REGARDING-	578
-Demand for provision of security to polio workers	
questions REGARDING-	459
-Booking and cancellation of dramas in Al-Hamra Cultural Complex and Al-Hamra Arts Council (<i>Question No. 1525*</i>)	456
-Financial aid to senior artists (<i>Question No. 988*</i>)	169
-Number of Girls Schools in the province and facilities provided therein (<i>Question No. 1034*</i>)	159
-Schools in Lahore (<i>Question No. 833*</i>)	

	PAGE
	NO.
HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	277
-Condition of sewerage system in Liaqat Abad Lahore (<i>Question No. 443</i>)	268
-Cutting of trees in Lahore (<i>Question No. 972*</i>)	252
-Details about vehicles in PHA Sahiwal (<i>Question No. 1276*</i>)	
-Mixing of sewerage water in supply of drinking water in Al Hamad Colony Shuja road Ichhra Lahore (<i>Question No. 1562*</i>)	274 257
-Outfall of sewerage water in Awami Colony Jampur (<i>Question No. 1416*</i>)	271
-Provision of clean drinking water in PP-115 Faisalabad (<i>Question No. 1249*</i>)	264
-Repair of old sewerage system in tehsil Jampur (<i>Question No. 1578*</i>)	273
-Sewerage system in areas of Faisalabad (<i>Question No. 1542*</i>)	269
-Water filtration plants in Liaqat Abad Lahore (<i>Question No. 1206*</i>)	275
-Water filtration plants in PP-150 Lahore (<i>Question No. 1564*</i>)	272
-Water supply scheme in Tola Bangi Khail, Mianwali (<i>Question No. 1505*</i>)	261
-Water supply schemes in district Rahim Yar Khan (<i>Question No. 1576*</i>)	
I	
IFTIKHAR HUSSAIN, CHAUDHARY	
questions REGARDING-	
-Aims and objects of Fruit Research Institute Sargodha (<i>Question No. 1194*</i>)	323 198
-Details about girls high schools in PP-81 Sargodha (<i>Question No. 1196*</i>)	196
-Details about unregistered schools in Shahpur (<i>Question No. 1195*</i>)	118
-Gynae ward in hospitals of Shahpur Sargodha (<i>Question No. 1191*</i>)	119
-Number of staff in THQ Hospital Shahpur (<i>Question No. 1192*</i>)	
IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CH.	
questions REGARDING-	277
-Condition of sewerage system in Liaqat Abad Lahore (<i>Question No. 443</i>)	269
-Water filtration plants in Liaqat Abad Lahore (<i>Question No. 1206*</i>)	
INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	347
-Expenditures and losses in "Sasti Roti" project (<i>Question No. 884-A*</i>)	364
-Formation of Price Control Committees (<i>Question No. 1511*</i>)	370
-Institutions of Technical Education in district Chiniot (<i>Question No. 1462*</i>)	
-Institutions of TEVTA in district Rahim Yar Khan and students therein	369

	PAGE
	NO.
(<i>Question No. 816*</i>)	
-Number of colleges of TEVTA in district Rahim Yar Khan and machinery therein (<i>Question No. 736*</i>)	368
-Training institutes and Technical Colleges in Sahiwal (<i>Question No. 996*</i>)	358
INFORMATION & CULTURE DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	423
-Appointment of Executive Director Al-Hamra Arts Council (<i>Question No. 1516*</i>)	459
-Booking and cancellation of dramas in Al-Hamra Cultural Complex and Al-Hamra Arts Council (<i>Question No. 1525*</i>)	456
-Financial aid to senior artists (<i>Question No. 988*</i>)	457
-Institutions of literature and culture (<i>Question No. 1515*</i>)	
ISHRAT ASHRAF, MS.	
question REGARDING-	
-Steps taken for control over sale of substandard milk (<i>Question No. 340</i>)	54
J	
JALIL AHMED, MIAN	
point of order REGARDING-	
-Demand for distribution of zakat amongst the poor during the month of Ramzan	568
question REGARDING-	136
-Number of BHUs, RHCs and THQ hospital in PP-139 and staff therein (<i>Question No. 487</i>)	
K	
KANWAL PERVAIZ CH, MS.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Demand for making clear policy about business of selling goods by instalments	582
KHADIJA UMER, MS.	
Call attention Notice REGARDING-	378
-Child abuse and murder of eight years old child in 31 Southern Sargodha	
KHALIDA MANSOOR, MS.	
questions REGARDING-	202
-Details about schools in Faisalabad (<i>Question No. 1325*</i>)	564
-Establishment of more colleges in Faisalabad (<i>Question No. 1329*</i>)	

	PAGE
	NO.
-Number of teachers in Women College Ghulam Muhammadabad, Faisalabad (<i>Question No. 1326*</i>)	564
KHALID MEHMOOD BABAR, MALIK	
question REGARDING-	210
-Details about schools in PP-251 (<i>Question No. 401</i>)	
L	
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	605
-Details about cleanliness in Lahore (<i>Question No. 1123*</i>)	625
-Establishment of model graveyard in Chak No. 90/NL Sahiwal (<i>Question No. 1308*</i>)	609
-Funds allocated for Citizen Community Board Faisalabad for the year 2017-18 (<i>Question No. 1126*</i>)	629
-Installation of water filtration plant in PP-74 Sargodha (<i>Question No. 1452*</i>)	599
-Lifting of waste in Lahore (<i>Question No. 971*</i>)	617
-Number of filth depots in Okara (<i>Question No. 1265*</i>)	631
-Ongoing development works in Chakar Mandi Gujranwala (<i>Question No. 1512*</i>)	603
-Steps taken for cleaning by municipality of Lahore (<i>Question No. 981*</i>)	612
-Water filtration plants in Gujranwala (<i>Question No. 1183*</i>)	620
-Water supply and sewerage schemes in Municipal Committee Kameer (<i>Question No. 1274*</i>)	
M	
MANAN KHAN, MR.	
questions REGARDING-	71
-Electricity and other facilities in BHUs of PP-48 Narowal (<i>Question No. 908*</i>)	211
-Power of Public Representatives about inspection of Government schools (<i>Question No. 410</i>)	212
-Transfers of teachers in PP-48 Narowal (<i>Question No. 411</i>)	
MANAZAR HUSSAIN RANJHA	
Call attention Notice REGARDING-	378
-Robbery of Rs. seven lac from Tariq Mehmood resident of Kot Momin Sargodha	
MAZHAR IQBAL, CHAUDHARY	

	PAGE
	NO.
	404
point of order REGARDING-	
-Demand for provision of facilities to MPAs in the Assembly Chambers	
MEHMOOD UR RASHEED, MIAN (<i>Minister for Housing, Urban Development & Public Health Engineering</i>)	
Answers to the questions REGARDING-	277
-Condition of sewerage system in Liaquat Abad Lahore (<i>Question No. 443</i>)	268
-Cutting of trees in Lahore (<i>Question No. 972*</i>)	252
-Details about vehicles in PHA Sahiwal (<i>Question No. 1276*</i>)	
-Mixing of sewerage water in supply of drinking water in Al Hamad Colony Shuja road Ichhra Lahore (<i>Question No. 1562*</i>)	275
-Outfall of sewerage water in Awami Colony Jampur (<i>Question No. 1416*</i>)	257
-Provision of clean drinking water in PP-115 Faisalabad (<i>Question No. 1249*</i>)	271
-Repair of old sewerage system in tehsil Jampur (<i>Question No. 1578*</i>)	265
-Sewerage system in areas of Faisalabad (<i>Question No. 1542*</i>)	273
-Water filtration plants in Liaquat Abad Lahore (<i>Question No. 1206*</i>)	270
-Water filtration plants in PP-150 Lahore (<i>Question No. 1564*</i>)	276
-Water supply scheme in Tola Bangi Khail, Mianwali (<i>Question No. 1505*</i>)	273
-Water supply schemes in district Rahim Yar Khan (<i>Question No. 1576*</i>)	261
MINISTER FOR AGRICULTURE	
-See under Nauman Ahmad Langrial, Malik	
MINISTER FOR FOOD	
-See under Samiullah Chaudhary, Mr.	
MINISTER FOR FORESTRY, WILDLIFE & FISHERIES	
-See under Muhammad Sibtain Khan, Mr.	
MINISTER FOR HIGHER EDUCATION & TOURISM	
-See under Yasir Humayun, Mr.	
MINISTER FOR HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING	
-See under Mehmood ur Rasheed, Mian	
MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT	
-See under Muhammad Aslam Iqbal, Mian	
MINISTER FOR INFORMATION & CULTURE	
-See under Sumsam Ali Shah Bukhari, Syed	
MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS AND LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT	
-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.	
MINISTER FOR MINES & MINERALS	
-See under Ammar Yasir, Mr.	
MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION	
-See under Yasmin Rashid, Ms.	
MINISTER FOR PUBLIC PROSECUTION	

	PAGE
	NO.
-See under Zaheer Ud Din, Ch.	
MINISTER FOR SCHOOL EDUCATION	
-See under Murad Raas, Mr.	
MINISTER FOR ZAKAT & USHR	
-See under Shoukat Ali Laleka, Mr.	
MOMINA WAHEED, MS.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Demand for payment of Fee Share to Doctors and paramedical staff	396
questions REGARDING-	347
-Expenditures and losses in "Sasti Roti" project (<i>Question No. 884-A*</i>)	16
-Expenditures incurred upon Sasti Roti Project (<i>Question No. 884*</i>)	
MOTIONS regarding-	
-Associating Law Graduate Researchers with Standing Committees for strengthening them	59
-Permission for amendment in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997	215
-Referring the Project Audit report on construction of Metro Bus Transit System, Ferozpur Road (Corridor-I) Lahore H,UD & PHE Government of Punjab for 2013 and Audit report on the Accounts of Public Sector Enterprises, Government of Punjab for audit year 2016-17 to Standing Committee No. II	58
-Suspension of rules for presentation of a resolution	214, 402, 586
-Suspension of rules for taking up a resolution	372
-Suspension of rules for taking up Government Business	371
MUHAMMAD AFZAL, MR.	
question REGARDING-	
-Project of plantation of twenty million plants in the province (<i>Question No. 1104*</i>)	426
MUHAMMAD AFZAL, RANA	
question REGARDING-	46
-Pasroor Sugar Mills (<i>Question No. 1227*</i>)	
MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK	
BILL (<i>Discussed upon</i>)-	
-THE PUNJAB LOCAL GOVERNMENT BILL 2019	464, 476
Call attention Notice REGARDING-	278
-DETAILS ABOUT DACOITY IN KHUDIAN CHOUDHARIAN WALAKHOO KASUR	387
	285

	PAGE
	NO.
	305
points of order REGARDING-	
-Demand for constitution of a House Committee on suspension of an Honorable Member	191
	82
-Demand for constitution of committee of the House to stop the usage of narcotics in educational institutions	322
-PASSAGE OF LOCAL GOVERNMENT BILL IN STANDING COMMITTEE WITHOUT VOTING	150
questions REGARDING-	
-Details about schools in Kasur (<i>Question No. 1125*</i>)	
-Number of RHCs and BHUs in PP-176 Kasur (<i>Question No. 1124*</i>)	
-Offices of Agriculture Department in Kasur (<i>Question No. 1127*</i>)	
zero hour notice REGARDING-	
-Nonpayment of salaries to employees of Municipal Committee Mustafa Abad Kasur	
MUHAMMAD ARSHAD JAVED, MR.	
question REGARDING-	
-Construction of building of Khanpur Cadet College and funds issued for it (<i>Question No. 780*</i>)	171
MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Anxiety amongst farmers due to not fixing the price of potato	140
Fateha khwani (CONDOLENCE)-	
-On sad martyrdoms of incidents of Baluchistan and Marra and son of Mr. Muhammad Tahir Pervaiz MPA and father of Sardar Ahmad Ali Khan Darishak MPA	15
questions REGARDING-	19
-Aims and objects of establishment of Punjab Food Authority (<i>Question No. 994*</i>)	127
	252
-Details about BHU Qutab Shahana (<i>Question No. 1290*</i>)	551
-Details about vehicles in PHA Sahiwal (<i>Question No. 1276*</i>)	
-Employees of Board of Intermediate & Secondary Education Sahiwal (<i>Question No. 1313*</i>)	558
-Establishment of colleges in Municipal Committee Kamair, Sahiwal (<i>Question No. 1317*</i>)	625
-Establishment of model graveyard in Chak No. 90/NL Sahiwal	128

	PAGE
	NO.
(Question No. 1308*)	327
-Facilities in BHUs and RHCs in Sahiwal (Question No. 1291*)	328
-Officers and officials of Agriculture Engineering wing in Sahiwal (Question No. 1299*)	358
-Sale and purchase of seed by Punjab Seed Corporation (Question No. 1300*)	200
-Training institutes and Technical Colleges in Sahiwal (Question No. 996*)	620
-Upgradation and start of classes in schools of Sahiwal (Question No. 1316*)	39
-Water supply and sewerage schemes in Municipal Committee Kameer (Question No. 1274*)	
-Wheat stored in the province (Question No. 1314*)	
MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN (Minister for Industries, Commerce & Investment)	
Answers to the questions REGARDING-	348
-Expenditures and losses in "Sasti Roti" project (Question No. 884-A*)	365
-Formation of Price Control Committees (Question No. 1511*)	370
-Institutions of Technical Education in district Chiniot (Question No. 1462*)	
-Institutions of TEVTA in district Rahim Yar Khan and students therein (Question No. 816*)	369
-Number of colleges of TEVTA in district Rahim Yar Khan and machinery therein (Question No. 736*)	368
-Training institutes and Technical Colleges in Sahiwal (Question No. 996*)	358
MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. (Minister for Law & Parliamentary Affairs and Local Government & Community Development)	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Appointment of Advocate General Punjab in violation of rules	282
Answer to the question REGARDING-	
-Ongoing development works in Chakar Mandi Gujranwala (Question No. 1512*)	631
BILLS (Discussed upon)-	63
-The Alternative Dispute Resolution Bill 2019	64
-The Punjab Animal Health Bill 2019	397
-The Punjab Medical Teaching Institutions Reforms Bill 2019	63
-The Punjab Minimum Wages Bill 2019	62, 462, 470, 480, 489
-The Punjab Local Government Bill 2019	
-The Punjab Village Panchayats and Neighborhood Councils Bill 2019	63, 502
	378
Call attention Notices REGARDING-	379
-Child abuse and murder of eight years old child in 31 Southern Sargodha	574
-Firing by accused persons in police uniform in Mughalpura Lahore	279
-Murder of six persons due to firing of two groups in tehsil Rojhan, district Rajanpur	

	PAGE
	NO.
-Sexual assault of four years old girl in 78/5-R Sahiwal	
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT of-	142
-Special Committee No. 2	
MOTIONS regarding-	59
-Associating Law Graduate Researchers with Standing Committees for strengthening them	215
-Permission for amendment in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997	
-Referring the Project Audit report on construction of Metro Bus Transit System, Ferozpur Road (Corridor-I) Lahore H,UD & PHE Government of Punjab for 2013 and Audit report on the Accounts of Public Sector Enterprises, Government of Punjab for audit year 2016-17 to Standing Committee No. II	58 214 371
-Suspension of rules for presentation of a resolution	61
-Suspension of rules for taking up Government Business	62
ORDINANCES (Laid in the House)-	
-The Provincial Employees Social Security (Amendment) Ordinance 2019	
-The Punjab Zakat Fund and Ushr (Amendment) Ordinance 2019	148
points of order REGARDING-	301
-DEMAND FOR BRINGING A RESOLUTION ABOUT ATTACKS ON CHURCHES IN SRI LANKA	584
-Passage of Local Government Bill in Standing Committee without voting	585
reports (LAI D I N T H E H O U S E) REGARDING-	585
-ACCOUNTS OF DISASTER MANAGEMENT ORGANIZATIONS PUNJAB FOR THE YEAR 2016-17	288
-ACCOUNTS OF PUBLIC SECTOR ENTERPRISES, GOVERNMENT OF THE PUNJAB FOR THE YEAR 2017-18	239
-APPROPRIATION ACCOUNTS OF GOVERNMENT OF THE PUNJAB, FOREST DEPARTMENT FOR THE YEAR 2016-17	401
-APPROPRIATION ACCOUNTS OF GOVERNMENT OF THE PUNJAB FOR THE YEAR 2015-16	239
	238
	584
	583

	PAGE NO.
-Audit on Construction of Arrar Mughlan Dam, Chakwal, Irrigation Department, Government of the Punjab for the year 2015-16	240
-AUDIT ON THE PROJECT "WATER RESOURCES DEVELOPMENT (THROUGH CONSTRUCTION OF 200 MINI DAMS REVISED 400 MINI DAMS ALONGWITH COMMAND AREA DEVELOPMENT) OF POTOHAR REGION BARANI AREAS OF PUNJAB" GOVERNMENT OF THE PUNJAB, P&D DEPARTMENT FOR THE YEAR 2015-16	238
	290
	290
-Audit Report on Construction of Small Dams in District Chakwal (Phase-II) Irrigation Department for the year 2013-14	401
-AUDIT REPORT ON REMODELING OF SIDHANI MAILSI LINK CANAL AND BAHAWAL CANAL LOWER, IRRIGATION DEPARTMENT, GOVERNMENT OF THE PUNJAB FOR THE YEAR 2012-13	289
	289
-FINANCIAL STATEMENTS OF THE GOVERNMENT OF THE PUNJAB FOR THE YEAR 2015-16	400
	398
-LAND RECORD MANAGEMENT INFORMATION SYSTEM, BOARD OF REVENUE DEPARTMENT, GOVERNMENT OF THE PUNJAB FOR THE YEAR 2015-16	399
	399
-PROJECT AUDIT REPORT ON CONSTRUCTION OF FLYOVER ON G.T ROAD, GUJRANWALA, C & W DEPARTMENT, GOVERNMENT OF THE PUNJAB, FOR THE YEAR 2014-15	400
	299
	299
-PROJECT AUDIT REPORT ON CONSTRUCTION OF NORTHERN AND SOUTHERN BYPASS MULTAN DEVELOPMENT AUTHORITY, GOVERNMENT OF THE PUNJAB FOR THE YEAR 2013-14	146
	152
	151
-PROJECT AUDIT REPORT ON CONSTRUCTION OF SIGNAL FREE JUNCTION AT NEW	149

PAGE

NO.

AZADI CHOWK LAHORE HUD AND PHE
DEPARTMENT, GOVERNMENT OF
THE PUNJAB FOR THE YEAR 2014-15

-PROJECT AUDIT REPORT ON FLOOD PROTECTION
WORKS IN MULTAN AND
DERA GHAZI KHAN ZONES IRRIGATION
DEPARTMENT GOVERNMENT OF THE
PUNJAB FOR THE AUDIT YEAR 2015-16

-SPECIAL AUDIT REPORT ON ADVANCEMENT OF
INFORMATION TECHNOLOGY AMONGST
STUDENTS THROUGH PROVISION OF LAPTOP
COMPUTERS, HIGHER EDUCATION
DEPARTMENT GOVERNMENT OF THE PUNJAB FOR
THE YEAR 2015-16

-SPECIAL AUDIT REPORT ON PRIVATE HOUSING
SCHEMES UNDER RDA,
RAWALPINDI HUD AND PHA DEPARTMENT
GOVERNMENT OF THE PUNJAB
FOR THE AUDIT YEAR 2015-16

-SPECIAL AUDIT REPORT ON URBAN WATER SUPPLY
AND DRAINAGE SCHEME
DINGA, DISTRICT GUJRAT HUD AND PHE
DEPARTMENT GOVERNMENT OF

THE PUNJAB FOR THE AUDIT YEAR 2015-16

-SPECIAL STUDY REPORT ON DEBT MANAGEMENT BY
FINANCE DEPARTMENT,
GOVERNMENT OF THE PUNJAB FOR THE YEAR 2015-
16

-SPECIAL STUDY REPORT ON MANAGEMENT OF
MEDICINE WITH REFERENCE
TO STORAGE AND ISSUANCE IN HOSPITALS FOR THE
YEAR 2015-16

-SPECIAL STUDY ON PROCUREMENT OF THE WHEAT
FOOD DEPARTMENT,
GOVERNMENT OF THE PUNJAB FOR THE AUDIT
YEAR 2015-16

PAGE

NO.

**-SPECIAL STUDY REPORT ON FUNCTIONING OF
CHILD PROTECTION AND
WELFARE BUREAU LAHORE, HOME DEPARTMENT,
GOVERNMENT OF THE
PUNJAB FOR THE AUDIT YEAR 2015-16**

**-SPECIAL STUDY REPORT ON SPECIAL DRAWING
ACCOUNTS (SDA)
GOVERNMENT OF THE PUNJAB FOR THE AUDIT
YEAR 2015-16**

**-THE PUNJAB LOCAL GOVERNMENT BILL 2019 (BILL
NO. 10 OF 2019)**

**-THE PUNJAB VILLAGE PANCHAYATS AND
NEIGHBORHOOD COUNCILS
BILL 2019 (BILL NO. 11 OF 2019)**

Resolution REGARDING-

-Demand for withdrawal of increase in prices of fertilizers

zero hour notices REGARDING-

-Failure of Waste Management Company Faisalabad in cleanliness of the city
-Nonpayment of salaries to employees of Municipal Committee
Mustafa Abad Kasur
-Nonpayment of salaries to employees of Tehsil Committee Jampur

MUHAMMAD MOAVIA, MR.

MOTION regarding-

-Suspension of rules for presentation of a resolution

586

question REGARDING-

-Non availability of water filtration plants in schools of PP-126 Jhang
(*Question No. 192*)

208

Resolution REGARDING-

-Demand for inviting religious scholars in Ramzan Transmissions
on TV Channels during Holy Month of Ramzan

MUHAMMAD SAQIB KHURSHED, MR.

587

questions REGARDING-

-BHUs, RHCs and dispensaries in district Vehari (*Question No. 1141**)

94

	PAGE
	NO.
-Construction of building of Girls High School Sharqi Colony Vehari (<i>Question No. 422</i>)	212
-Number of Doctors in DHQ Hospital Vehari (<i>Question No. 1140*</i>)	89
-Registered and unregistered schools in Vehari (<i>Question No. 1132*</i>)	192
MUHAMMAD SABBAIN RAZA, MR. (<i>Parliamentary Secretary for Higher Education</i>)	
Answers to the questions REGARDING-	
-Appointment of Syndicate Members as Vice Chancellor in Universities of the province (<i>Question No. 1079*</i>)	521
-Buildings of colleges in Khanewal (<i>Question No. 1239*</i>)	547
-Details about University of Narowal (<i>Question No. 1131*</i>)	522
-Employees of Board of Intermediate & Secondary Education Sahiwal (<i>Question No. 1313*</i>)	552
-Establishment of colleges in Municipal Committee Kamair, Sahiwal (<i>Question No. 1317*</i>)	559
-Government colleges in district Rajanpur (<i>Question No. 1218*</i>)	542
-Increase in percentage of passing marks of students of Universities (<i>Question No. 1278*</i>)	550
-Number of colleges in district Khushab (<i>Question No. 1143*</i>)	526
-Number of colleges in district Rajanpur (<i>Question No. 1217*</i>)	535
-Number of colleges in PP-84 Khushab (<i>Question No. 1235*</i>)	546
-Number of Women Universities and staff therein (<i>Question No. 1069*</i>)	519
MUHAMMADSIBTAIN KHAN, MR. (<i>Minister for Forestry, Wildlife & Fisheries</i>)	
Answers to the questions REGARDING-	
-Appointment of Deputy Director Headquarter Wildlife, Lahore (<i>Question No. 1368*</i>)	452
-Area of Forest Department in district Rajanpur (<i>Question No. 1157*</i>)	437
-Area of Forest Department in district Sargodha (<i>Question No. 1108*</i>)	435
-Area of Forest Department in tehsil Jampur (<i>Question No. 1158*</i>)	441
-Area, offices and staff of Forest Department in Mianwali (<i>Question No. 1507*</i>)	454
-Budget of Wildlife Department from 2008 to 2018 (<i>Question No. 1025*</i>)	416
-Employees of Forest Department in district Sargodha and illegal sale of timber therein (<i>Question No. 1107*</i>)	430
-Government programme of plantation in the province (<i>Question No. 1178*</i>)	444
-Plantation campaign in district Okara (<i>Question No. 1280*</i>)	448
-Project of plantation of twenty million plants in the province (<i>Question No. 1104*</i>)	426
-Steps taken for control of Dengue by Fisheries Department (<i>Question No. 1056*</i>)	420
MUHAMMAD TAHIR, MR. (<i>Parliamentary Secretary for Agriculture</i>)	
Answer to the question REGARDING-	311
-Agriculture development in Gujranwala (<i>Question No. 1017*</i>)	

	PAGE
	NO.
MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.	
questions REGARDING-	
-Area, offices and staff of Forest Department in Mianwali (<i>Question No. 1507*</i>)	453 194
-Details about single teacher transfer policy (<i>Question No. 1164*</i>)	609
-Funds allocated for Citizen Community Board Faisalabad for the year 2017-18 (<i>Question No. 1126*</i>)	209
-Number of schools in PP-112 Faisalabad and vacant posts therein (<i>Question No. 297</i>)	272
-Water supply scheme in Tola Bangi Khail, Mianwali (<i>Question No. 1505*</i>)	
QUORUM-	321
-INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTING HELD ON 26TH APRIL, 2019	405
zero hour notices REGARDING-	151
-Difficulties in getting leave encashment by retired employees of Schools Education Department in district Khanewal	
-Failure of Waste Management Company Faisalabad in cleanliness of the city	
MUHAMMAD WARIS SHAD, MR.	
BILL (<i>Discussed upon</i>)-	475, 485
-THE PUNJAB LOCAL GOVERNMENT BILL 2019	
questions REGARDING-	199
-Details about boundary walls of schools in PP-84 Khushab (<i>Question No. 1233*</i>)	121
-Dispensaries running under Health Department in PP-84 Khushab (<i>Question No. 1231*</i>)	526 545
-Number of colleges in district Khushab (<i>Question No. 1143*</i>)	199
-Number of colleges in PP-84 Khushab (<i>Question No. 1235*</i>)	122
-Number of elementary schools in PP-84 Khushab (<i>Question No. 1234*</i>)	
-Upgradation of THQ Hospital Noorpur Thal Khushab (<i>Question No. 1232*</i>)	
MUHAMMAD YOUSAF, MR.	
QUORUM-	
-INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTING HELD ON 2ND MAY, 2019	590
MUNAWAR HUSSAIN, RANA	

	PAGE
	NO.
questions REGARDING-	125
-Provision of medicines to BHUs, RHCs and THQ Hospital in PP-79 Sargodha (<i>Question No. 1251*</i>)	26
-Wheat stored in godowns in the province (<i>Question No. 1253*</i>)	
MUNEEB-UL-HAQ, MR.	
questions REGARDING-	132
-Hospitals and dispensaries in PP-189 Okara (<i>Question No. 1367*</i>)	617
-Number of filth depots in Okara (<i>Question No. 1265*</i>)	448
-Plantation campaign in district Okara (<i>Question No. 1280*</i>)	146
Resolution REGARDING-	
-Demand for withdrawal of increase in prices of fertilizers	
MURAD RAAS, MR. (<i>Minister for School Education</i>)	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Demand for grant of Hard Area Allowance to teachers posted in district Rawalpindi	141
Answers to the questions REGARDING-	
-Construction of building of Girls High School Sharqi Colony Vehari (<i>Question No. 422</i>)	213
-Construction of building of Khanpur Cadet College and funds issued for it (<i>Question No. 780*</i>)	171
-Details about boundary walls of schools in PP-84 Khushab (<i>Question No. 1233*</i>)	199
-Details about girls high schools in PP-81 Sargodha (<i>Question No. 1196*</i>)	182
-Details about Khanpur Cadet College Rahim Yar Khan (<i>Question No. 992*</i>)	196
-Details about schools in Bheera Sargodha (<i>Question No. 1172*</i>)	202
-Details about schools in Faisalabad (<i>Question No. 1325*</i>)	193
-Details about schools in Rajanpur (<i>Question No. 1154*</i>)	192
-Details about schools in Kasur (<i>Question No. 1125*</i>)	211
-Details about schools in PP-251 (<i>Question No. 401</i>)	195
-Details about single teacher transfer policy (<i>Question No. 1164*</i>)	197
-Details about unregistered schools in Shahpur (<i>Question No. 1195*</i>)	206
-Establishment and upgradation of schools in PP-221 Multan (<i>Question No. 1399*</i>)	
-Funds granted to Government Iqbal High School Ghari Shahu Lahore and audit thereof (<i>Question No. 1094*</i>)	187
-Handing over big government schools to NGOs (<i>Question No. 931*</i>)	178
-Include Arabic as language in syllabus of primary schools (<i>Question No. 1163*</i>)	194
-Introduction of new tariff under pre primary schooling (<i>Question No. 278</i>)	209
-Non availability of water filtration plants in schools of PP-126 Jhang (<i>Question No. 192</i>)	208
	203

	PAGE
	NO.
-Number of class rooms and teachers in Government Boys Secondary School Jajja Abbasian Khanpur (<i>Question No. 1378</i>)	200
-Number of elementary schools in PP-84 Khushab (<i>Question No. 1234*</i>)	170
-Number of Girls Schools in the province and facilities provided therein (<i>Question No. 1034*</i>)	210
-Number of schools in PP-112 Faisalabad and vacant posts therein (<i>Question No. 297</i>)	211
-Power of Public Representatives about inspection of Government schools (<i>Question No. 410</i>)	204
-Ranking of Sialkot district in Programme Monitoring and Implement Unit (PMIU) (<i>Question No. 1379*</i>)	193
-Registered and unregistered schools in Vehari (<i>Question No. 1132*</i>)	160
-Schools in Lahore (<i>Question No. 833*</i>)	212
-Transfers of teachers in PP-48 Narowal (<i>Question No. 411</i>)	201
-Upgradation and start of classes in schools of Sahiwal (<i>Question No. 1316*</i>)	207
-Vacant posts of teachers in schools of Lahore (<i>Question No. 135</i>)	407
zero hour notice REGARDING-	
-Difficulties in getting leave encashment by retired employees of Schools Education Department in district Khanewal	
N	
NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-	
-22 nd April, 2019	14
-23 rd April, 2019	70
-24 th April, 2019	158
-25 th April, 2019	250
-26 th April, 2019	298
-29 th April, 2019	346
-30 th April, 2019	414
-2 nd May, 2019	516
-3 rd May, 2019	598
NABEEL AHMAD, RAIS	
Privilege motion REGARDING-	576
-Improper behaviour of Chief Engineer WAPDA with MPA	
NADEEM KAMRAN, MALIK	
point of order REGARDING-	
-Demand for running business of the House according to decision of Business Advisory Committee	60

	PAGE
	NO.
NASEER AHMAD, MR.	
questions REGARDING-	
-Appointment of Deputy Director Headquarter Wildlife, Lahore (<i>Question No. 1368*</i>)	451 57
-Fixing price of sugarcane in the province (<i>Question No. 394</i>)	209
-Introduction of new tariff under pre primary schooling (<i>Question No. 278</i>)	
NASRIN TARIQ, MS.	
question REGARDING-	
-Include Arabic as language in syllabus of primary schools (<i>Question No. 1163*</i>)	194
NAUMAN AHMAD LANGRIAL, MALIK (<i>Minister for Agriculture</i>)	
Answers to the questions REGARDING-	
-Aims and objects of Fruit Research Institute Sargodha (<i>Question No. 1194*</i>)	324 334
-Details about government fruit farms in the province (<i>Question No. 482</i>)	337
-Details about Rice Research Institute Kala Shah Kaku (<i>Question No. 483</i>)	330 322
-Expenditures incurred upon Agriculture Research (<i>Question No. 453</i>)	
-Offices of Agriculture Department in Kasur (<i>Question No. 1127*</i>)	328
-Officers and officials of Agriculture Engineering wing in Sahiwal (<i>Question No. 1299*</i>)	
-Sale and purchase of seed by Punjab Seed Corporation (<i>Question No. 1300*</i>)	329 326
-Subsidy given on crops to farmers (<i>Question No. 1238*</i>)	
NIAZ HUSSAIN KHAN, MR.	
questions REGARDING-	
-Non availability of facilities in RHC Sanawan Kot Addu Muzaffargarh (<i>Question No. 1337*</i>)	130
-Payable dues of Sugar Mills owner to be paid to farmers in Muzaffargarh (<i>Question No. 1335*</i>)	49
NOTIFICATION of-	
-Prorogation of 9 th session of 17 th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 22 nd April, 2019	634
-Summoning of 9 th session of 17 th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 22 nd April, 2019	1

O

OFFICERS-

-Of the House

	PAGE
	NO.
	11
ORDINANCES (<i>Laid in the House</i>)-	
-The Provincial Employees Social Security (Amendment) Ordinance 2019	
-The Punjab Zakat Fund and Ushr (Amendment) Ordinance 2019	
	61
	62
P	
Panel of Chairmen-	
-Announcement regarding Panel of Chairmen for 9 th session of 17 th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 22 nd April, 2019	15
Parliamentary Secretaries-	9
-OF THE PUNJAB	
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR AGRICULTURE	
-SEE UNDER MUHAMMAD TAHIR, MR.	
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR ENERGY	
<i>-See under Ahmad Shah Khagga, Mr.</i>	
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT	
<i>-See under Ahmad Khan, Mr.</i>	

	PAGE
	NO.
points of order REGARDING-	
-Demand for bringing a resolution about attacks on Churches in Sri Lanka	148
-Demand for constitution of a House Committee on suspension of an Honorable Member	387
-Demand for constitution of committee of the House to stop the usage of narcotics in educational institutions	285
-Demand for distribution of zakat amongst the poor during the month of Ramzan	568
-Demand for holding discussion in the House on "Polio in the province"	517
-Demand for implementation of ruling of Mr. Speaker about provision of security to honourable member	380
-Demand for provision of facilities to MPAs in the Assembly Chambers	404
-Demand for provision of security to polio workers	578
-Demand for running business of the House according to decision of Business Advisory Committee	60
-Harassing workers of Pakistan People Party by Punjab Police	589
-Passage of Local Government Bill in Standing Committee without voting	300
PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	112
-Action against sellers of spurious medicines (<i>Question No. 1174*</i>)	104
-BHUs and RHCs in Sangla Hill (<i>Question No. 1152*</i>)	94
-BHUs, RHCs and dispensaries in district Vehari (<i>Question No. 1141*</i>)	108
-Budget of DHQ Hospital Okara (<i>Question No. 1169*</i>)	127
-Details about BHU Qutab Shahana (<i>Question No. 1290*</i>)	117
-Details about Gynae Centre Salamat pura Lahore (<i>Question No. 1153*</i>)	
-Dispensaries running under Health Department in PP-84 Khushab (<i>Question No. 1231*</i>)	121
-Electricity and other facilities in BHUs of PP-48 Narowal (<i>Question No. 908*</i>)	71
-Facilities for medical treatment of drug addicted persons and psychiatry patients in Rajanpur (<i>Question No. 1098*</i>)	75
-Facilities in BHUs and RHCs in Sahiwal (<i>Question No. 1291*</i>)	128
-Gynae ward in hospitals of Shahpur Sargodha (<i>Question No. 1191*</i>)	118
-Hospitals and dispensaries in PP-189 Okara (<i>Question No. 1367*</i>)	132
-Non availability of facilities in RHC Sanawan Kot Addu Muzaffargarh (<i>Question No. 1337*</i>)	130
-Number of BHUs in district Sialkot and staff therein (<i>Question No. 1380*</i>)	133
-Number of BHUs, RHCs and THQ hospital in PP-139 and staff therein (<i>Question No. 487</i>)	136
-Number of Doctors in DHQ Hospital Vehari (<i>Question No. 1140*</i>)	89
-Number of RHCs and BHUs in PP-176 Kasur (<i>Question No. 1124*</i>)	82
-Number of staff in THQ Hospital Darya Khan Bhakkar (<i>Question No. 428</i>)	135
	119

	PAGE
	NO.
-Number of staff in THQ Hospital Shahpur (<i>Question No. 1192*</i>)	129
-Officers working in Aids Control Programme (<i>Question No. 1321*</i>)	
-Provision of medicines to BHUs, RHCs and THQ Hospital in PP-79 Sargodha (<i>Question No. 1251*</i>)	125
-Provision of medicines to Diabetic patients in Government Hospitals (<i>Question No. 1245*</i>)	124
-Repair and construction of DHQ Hospital Mandi Bahauddin (<i>Question No. 1244*</i>)	123
-Stoppage of vaccination in PCR Lab Shujabad (<i>Question No. 1403*</i>)	133
	122
-UPGRADATION OF THQ HOSPITAL NOORPUR THAL KHUSHAB (QUESTION NO. 1232*)	

	PAGE
	NO.
Privilege motions REGARDING-	576
	577
-IMPROPER BEHAVIOUR OF CHIEF ENGINEER WAPDA WITH MPA	
-Refusal to attend the telephone of MPA by District Food Officer Pakpattan	
Prorogation-	634
-NOTIFICATION OF PROROGATION OF 9TH SESSION OF 17TH PROVINCIAL ASSEMBLY	
of the Punjab commenced on 22 nd April, 2019	
	Q
questions REGARDING-	
AGRICULTURE DEPARTMENT-	311
-Agriculture development in Gujranwala (<i>Question No. 1017*</i>)	323
-Aims and objects of Fruit Research Institute Sargodha (<i>Question No. 1194*</i>)	333
-Details about government fruit farms in the province (<i>Question No. 482</i>)	336
-Details about Rice Research Institute Kala Shah Kaku (<i>Question No. 483</i>)	330
-Expenditures incurred upon Agriculture Research (<i>Question No. 453</i>)	322
-Offices of Agriculture Department in Kasur (<i>Question No. 1127*</i>)	327
-Officers and officials of Agriculture Engineering wing in Sahiwal (<i>Question No. 1299*</i>)	328
-Sale and purchase of seed by Punjab Seed Corporation (<i>Question No. 1300*</i>)	326
-Subsidy given on crops to farmers (<i>Question No. 1238*</i>)	
FOOD DEPARTMENT-	
-Action taken against sellers of meat of dead animals in hotels of Gujranwala (<i>Question No. 230</i>)	53
-Aims and objects of establishment of Punjab Food Authority (<i>Question No. 994*</i>)	19
-Control over unhygienic branded ice-creams in Lahore (<i>Question No. 1037*</i>)	45
-Employees posted on deputation basis in Food Department (<i>Question No. 387</i>)	55
-Expenditures incurred upon Sasti Roti Project (<i>Question No. 884*</i>)	16
-Fixing lattice at meat shops (<i>Question No. 1358*</i>)	52
-Fixing price of sugarcane in the province (<i>Question No. 394</i>)	57
-Names of sugar mills owners and payments to sugarcane	43

	PAGE
	NO.
growers in district Chiniot (<i>Question No. 381*</i>)	46
-Pasroor Sugar Mills (<i>Question No. 1227*</i>)	
-Payable dues of Sugar Mills owner to be paid to farmers in Muzaffargarh (<i>Question No. 1335*</i>)	49
-Steps for control over sale of unhygienic edibles out of schools (<i>Question No. 1346*</i>)	50
-Steps taken for control over sale of substandard milk (<i>Question No. 340</i>)	54
-Supply of bags to farmers (<i>Question No. 1269*</i>)	47
-Wheat stored by Food Department in the province (<i>Question No. 1333*</i>)	48
-Wheat stored in godowns in the province (<i>Question No. 1253*</i>)	26
-Wheat stored in the province (<i>Question No. 1314*</i>)	39
FORESTRY, WILDLIFE & FISHERIES DEPARTMENT-	
-Appointment of Deputy Director Headquarter Wildlife, Lahore (<i>Question No. 1368*</i>)	451
-Area of Forest Department in district Rajanpur (<i>Question No. 1157*</i>)	436
-Area of Forest Department in district Sargodha (<i>Question No. 1108*</i>)	434
-Area of Forest Department in tehsil Jampur (<i>Question No. 1158*</i>)	441
-Area, offices and staff of Forest Department in Mianwali (<i>Question No. 1507*</i>)	453
-Budget of Wildlife Department from 2008 to 2018 (<i>Question No. 1025*</i>)	415
-Employees of Forest Department in district Sargodha and illegal sale of timber therein (<i>Question No. 1107*</i>)	430
-Government programme of plantation in the province (<i>Question No. 1178*</i>)	444
-Plantation campaign in district Okara (<i>Question No. 1280*</i>)	448
-Project of plantation of twenty million plants in the province (<i>Question No. 1104*</i>)	426
-Steps taken for control of Dengue by Fisheries Department (<i>Question No. 1056*</i>)	420
HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-	562
-Appointment of lecturers of Saraiki language (<i>Question No. 932*</i>)	
-Appointment of Syndicate Members as Vice Chancellor in Universities of the province (<i>Question No. 1079*</i>)	520
-Buildings of colleges in Khanewal (<i>Question No. 1239*</i>)	547
-Campuses of Punjab University in the province (<i>Question No. 1331*</i>)	561
-Details about University of Narowal (<i>Question No. 1131*</i>)	521
-Employees of Board of Intermediate & Secondary Education Sahiwal (<i>Question No. 1313*</i>)	551
-Establishment of colleges in Municipal Committee Kamair, Sahiwal (<i>Question No. 1317*</i>)	558
-Establishment of more colleges in Faisalabad (<i>Question No. 1329*</i>)	564
-Government colleges in district Rajanpur (<i>Question No. 1218*</i>)	542
-Increase in percentage of passing marks of students of Universities (<i>Question No. 1278*</i>)	550
-Number of colleges in district Khushab (<i>Question No. 1143*</i>)	526
-Number of colleges in district Rajanpur (<i>Question No. 1217*</i>)	535
	545

	PAGE
	NO.
-Number of colleges in PP-84 Khushab (<i>Question No. 1235*</i>)	
-Number of teachers in Women College Ghulam Muhammadabad, Faisalabad (<i>Question No. 1326*</i>)	564
-Number of Women Universities and staff therein (<i>Question No. 1069*</i>)	518
-Play grounds in Girls Colleges of Rawalpindi (<i>Question No. 1385*</i>)	566
HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH	
ENGINEERING DEPARTMENT-	277
-Condition of sewerage system in Liaquat Abad Lahore (<i>Question No. 443</i>)	268
-Cutting of trees in Lahore (<i>Question No. 972*</i>)	252
-Details about vehicles in PHA Sahiwal (<i>Question No. 1276*</i>)	
-Mixing of sewerage water in supply of drinking water in Al Hamad Colony Shuja road Ichhra Lahore (<i>Question No. 1562*</i>)	274
-Outfall of sewerage water in Awami Colony Jampur (<i>Question No. 1416*</i>)	257
-Provision of clean drinking water in PP-115 Faisalabad (<i>Question No. 1249*</i>)	271
-Repair of old sewerage system in tehsil Jampur (<i>Question No. 1578*</i>)	264
-Sewerage system in areas of Faisalabad (<i>Question No. 1542*</i>)	273
-Water filtration plants in Liaquat Abad Lahore (<i>Question No. 1206*</i>)	269
-Water filtration plants in PP-150 Lahore (<i>Question No. 1564*</i>)	275
-Water supply scheme in Tola Bangi Khail, Mianwali (<i>Question No. 1505*</i>)	272
-Water supply schemes in district Rahim Yar Khan (<i>Question No. 1576*</i>)	261
INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT DEPARTMENT-	347
-Expenditures and losses in "Sasti Roti" project (<i>Question No. 884-A*</i>)	364
-Formation of Price Control Committees (<i>Question No. 1511*</i>)	
-Institutions of Technical Education in district Chiniot (<i>Question No. 1462*</i>)	370
-Institutions of TEVTA in district Rahim Yar Khan and students therein (<i>Question No. 816*</i>)	369
-Number of colleges of TEVTA in district Rahim Yar Khan and machinery therein (<i>Question No. 736*</i>)	368
-Training institutes and Technical Colleges in Sahiwal (<i>Question No. 996*</i>)	358
INFORMATION & CULTURE DEPARTMENT-	
-Appointment of Executive Director Al-Hamra Arts Council (<i>Question No. 1516*</i>)	423
-Booking and cancellation of dramas in Al-Hamra Cultural Complex and Al-Hamra Arts Council (<i>Question No. 1525*</i>)	459
-Financial aid to senior artists (<i>Question No. 988*</i>)	456
-Institutions of literature and culture (<i>Question No. 1515*</i>)	457
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT-	605
-Details about cleanliness in Lahore (<i>Question No. 1123*</i>)	
-Establishment of model graveyard in Chak No. 90/NL Sahiwal (<i>Question No. 1308*</i>)	625
-Funds allocated for Citizen Community Board Faisalabad for the	609

	PAGE
	NO.
year 2017-18 (<i>Question No. 1126*</i>)	629
-Installation of water filtration plant in PP-74 Sargodha (<i>Question No. 1452*</i>)	599
-Lifting of waste in Lahore (<i>Question No. 971*</i>)	617
-Number of filth depots in Okara (<i>Question No. 1265*</i>)	
-Ongoing development works in Chakar Mandi Gujranwala (<i>Question No. 1512*</i>)	631
-Steps taken for cleaning by municipality of Lahore (<i>Question No. 981*</i>)	603
-Water filtration plants in Gujranwala (<i>Question No. 1183*</i>)	612
-Water supply and sewerage schemes in Municipal Committee Kameer (<i>Question No. 1274*</i>)	620
PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE DEPARTMENT-	112
-Action against sellers of spurious medicines (<i>Question No. 1174*</i>)	104
-BHUs and RHCs in Sangla Hill (<i>Question No. 1152*</i>)	94
-BHUs, RHCs and dispensaries in district Vehari (<i>Question No. 1141*</i>)	108
-Budget of DHQ Hospital Okara (<i>Question No. 1169*</i>)	127
-Details about BHU Qutab Shahana (<i>Question No. 1290*</i>)	117
-Details about Gynae Centre Salamat pura Lahore (<i>Question No. 1153*</i>)	
-Dispensaries running under Health Department in PP-84 Khushab (<i>Question No. 1231*</i>)	121
-Electricity and other facilities in BHUs of PP-48 Narowal (<i>Question No. 908*</i>)	71
-Facilities for medical treatment of drug addicted persons and psychiatry patients in Rajanpur (<i>Question No. 1098*</i>)	75
-Facilities in BHUs and RHCs in Sahiwal (<i>Question No. 1291*</i>)	128
-Gynae ward in hospitals of Shahpur Sargodha (<i>Question No. 1191*</i>)	118
-Hospitals and dispensaries in PP-189 Okara (<i>Question No. 1367*</i>)	132
-Non availability of facilities in RHC Sanawan Kot Addu Muzaffargarh (<i>Question No. 1337*</i>)	130
-Number of BHUs in district Sialkot and staff therein (<i>Question No. 1380*</i>)	133
-Number of BHUs, RHCs and THQ hospital in PP-139 and staff therein (<i>Question No. 487</i>)	136
-Number of Doctors in DHQ Hospital Vehari (<i>Question No. 1140*</i>)	89
-Number of RHCs and BHUs in PP-176 Kasur (<i>Question No. 1124*</i>)	82
-Number of staff in THQ Hospital Darya Khan Bhakkar (<i>Question No. 428</i>)	135
-Number of staff in THQ Hospital Shahpur (<i>Question No. 1192*</i>)	119
-Officers working in Aids Control Programme (<i>Question No. 1321*</i>)	129
-Provision of medicines to BHUs, RHCs and THQ Hospital in PP-79 Sargodha (<i>Question No. 1251*</i>)	125
-Provision of medicines to Diabetic patients in Government Hospitals (<i>Question No. 1245*</i>)	124
-Repair and construction of DHQ Hospital Mandi Bahauddin (<i>Question No. 1244*</i>)	123
-Stoppage of vaccination in PCR Lab Shujabad (<i>Question No. 1403*</i>)	133
-Upgradation of THQ Hospital Noorpur Thal Khushab (<i>Question No. 1232*</i>)	122
SCHOOL EDUCATION DEPARTMENT-	
-Construction of building of Girls High School Sharqi Colony	212

	PAGE
NO.	
Vehari (<i>Question No. 422</i>)	
-Construction of building of Khanpur Cadet College and funds issued for it (<i>Question No. 780*</i>)	171
-Details about boundary walls of schools in PP-84 Khushab (<i>Question No. 1233*</i>)	199
-Details about girls high schools in PP-81 Sargodha (<i>Question No. 1196*</i>)	198
-Details about Khanpur Cadet College Rahim Yar Khan (<i>Question No. 992*</i>)	182
-Details about schools in Bheera Sargodha (<i>Question No. 1172*</i>)	196
-Details about schools in Faisalabad (<i>Question No. 1325*</i>)	202
-Details about schools in Rajanpur (<i>Question No. 1154*</i>)	193
-Details about schools in Kasur (<i>Question No. 1125*</i>)	191
-Details about schools in PP-251 (<i>Question No. 401</i>)	210
-Details about single teacher transfer policy (<i>Question No. 1164*</i>)	194
-Details about unregistered schools in Shahpur (<i>Question No. 1195*</i>)	196
-Establishment and upgradation of schools in PP-221 Multan (<i>Question No. 1399*</i>)	205
-Funds granted to Government Iqbal High School Ghari Shahu Lahore and audit thereof (<i>Question No. 1094*</i>)	186
-Handing over big government schools to NGOs (<i>Question No. 931*</i>)	177
-Include Arabic as language in syllabus of primary schools (<i>Question No. 1163*</i>)	194
-Introduction of new tariff under pre primary schooling (<i>Question No. 278</i>)	209
-Non availability of water filtration plants in schools of PP-126 Jhang (<i>Question No. 192</i>)	208
-Number of class rooms and teachers in Government Boys Secondary School Jajja Abbasian Khanpur (<i>Question No. 1378</i>)	203
-Number of elementary schools in PP-84 Khushab (<i>Question No. 1234*</i>)	199
-Number of Girls Schools in the province and facilities provided therein (<i>Question No. 1034*</i>)	169
-Number of schools in PP-112 Faisalabad and vacant posts therein (<i>Question No. 297</i>)	209
-Power of Public Representatives about inspection of Government schools (<i>Question No. 410</i>)	211
-Ranking of Sialkot district in Programme Monitoring and Implement Unit (PMIU) (<i>Question No. 1329*</i>)	204
-Registered and unregistered schools in Vehari (<i>Question No. 1132*</i>)	192
-Schools in Lahore (<i>Question No. 833*</i>)	159
-Transfers of teachers in PP-48 Narowal (<i>Question No. 411</i>)	212
-Upgradation and start of classes in schools of Sahiwal (<i>Question No. 1316*</i>)	200
-Vacant posts of teachers in schools of Lahore (<i>Question No. 135</i>)	207

QUORUM-

**INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS
HELD ON-**

	PAGE
	NO.
-26 th April, 2019	321
-30 th April, 2019	498
-2 nd May, 2019	590
-3 rd May, 2019	633
R	
RABIA NASEEM FAROOQI, MS.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Openly sale of narcotics in educational institutions of Lahore	284
Call attention Notice REGARDING-	379
-Firing by accused persons in police uniform in Mughalpura Lahore	279
-Sexual assault of four years old girl in 78/5-R Sahiwal	
RABIA NUSRAT, MS.	
questions REGARDING-	
-Mixing of sewerage water in supply of drinking water in Al Hamad Colony	274
Shuja road Ichhra Lahore (<i>Question No. 1562*</i>)	275
-Water filtration plants in PP-150 Lahore (<i>Question No. 1564*</i>)	
RAHEELA NAEEM, MRS.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Appointment of Advocate General Punjab in violation of rules	138
questions REGARDING-	112
-Action against sellers of spurious medicines (<i>Question No. 1174*</i>)	52
-Fixing lattice at meat shops (<i>Question No. 1358*</i>)	364
-Formation of Price Control Committees (<i>Question No. 1511*</i>)	444
-Government programme of plantation in the province (<i>Question No. 1178*</i>)	
-Steps for control over sale of unhygienic edibles out of schools	50
(<i>Question No. 1346*</i>)	
RAMZAN SADDIQUE, MR.	
point of order REGARDING-	300
-Passage of Local Government Bill in Standing Committee without voting	

	PAGE NO.
RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -	13
-22 nd April, 2019	69
-23 rd April, 2019	157
-24 th April, 2019	249
-25 th April, 2019	297
-26 th April, 2019	345
-29 th April, 2019	413
-30 th April, 2019	515
-2 nd May, 2019	597
-3 rd May, 2019	
reports (LAID IN THE HOUSE) REGARDING-	584
-ACCOUNTS OF DISASTER MANAGEMENT ORGANIZATIONS PUNJAB FOR THE YEAR 2016-17	585
	585
-ACCOUNTS OF PUBLIC SECTOR ENTERPRISES, GOVERNMENT OF THE	288
PUNJAB FOR THE YEAR 2017-18	239
-APPROPRIATION ACCOUNTS OF GOVERNMENT OF THE PUNJAB, FOREST DEPARTMENT FOR THE YEAR 2016-17	401
-APPROPRIATION ACCOUNTS OF GOVERNMENT OF THE PUNJAB FOR THE YEAR 2015-16	239
-Audit on Construction of Arrar Mughlan Dam, Chakwal, Irrigation Department, Government of the Punjab for the year 2015-16	238
	584
-AUDIT ON THE PROJECT "WATER RESOURCES DEVELOPMENT (THROUGH CONSTRUCTION OF 200 MINI DAMS REVISED 400 MINI DAMS ALONGWITH COMMAND AREA DEVELOPMENT) OF POTOHAR REGION BARANI AREAS OF PUNJAB" GOVERNMENT OF THE PUNJAB, P&D DEPARTMENT FOR THE YEAR 2015-16	583
	240
	238
-Audit Report on Construction of Small Dams in District Chakwal (Phase-II) Irrigation Department for the year 2013-14	290

	PAGE
	NO.
-AUDIT REPORT ON REMODELING OF SIDHANI MAILSI LINK CANAL AND BAHAWAL CANAL LOWER, IRRIGATION DEPARTMENT, GOVERNMENT OF THE PUNJAB FOR THE YEAR 2012-13	290 401
-FINANCIAL STATEMENTS OF THE GOVERNMENT OF THE PUNJAB FOR THE YEAR 2015-16	289
-LAND RECORD MANAGEMENT INFORMATION SYSTEM, BOARD OF REVENUE DEPARTMENT, GOVERNMENT OF THE PUNJAB FOR THE YEAR 2015-16	289 400
-PROJECT AUDIT REPORT ON CONSTRUCTION OF FLYOVER ON G.T ROAD, GUJRANWALA, C & W DEPARTMENT, GOVERNMENT OF THE PUNJAB, FOR THE YEAR 2014-15	398 399 399
-PROJECT AUDIT REPORT ON CONSTRUCTION OF NORTHERN AND SOUTHERN BYPASS MULTAN DEVELOPMENT AUTHORITY, GOVERNMENT OF THE PUNJAB FOR THE YEAR 2013-14	400 299 299
-PROJECT AUDIT REPORT ON CONSTRUCTION OF SIGNAL FREE JUNCTION AT NEW AZADI CHOWK LAHORE HUD AND PHE DEPARTMENT, GOVERNMENT OF THE PUNJAB FOR THE YEAR 2014-15	
-PROJECT AUDIT REPORT ON FLOOD PROTECTION WORKS IN MULTAN AND DERA GHAZI KHAN ZONES IRRIGATION DEPARTMENT GOVERNMENT OF THE PUNJAB FOR THE AUDIT YEAR 2015-16	
-SPECIAL AUDIT REPORT ON ADVANCEMENT OF INFORMATION TECHNOLOGY AMONGST STUDENTS THROUGH PROVISION OF LAPTOP COMPUTERS, HIGHER EDUCATION DEPARTMENT GOVERNMENT OF THE PUNJAB FOR	

PAGE

NO.

THE YEAR 2015-16

-SPECIAL AUDIT REPORT ON PRIVATE HOUSING SCHEMES UNDER RDA, RAWALPINDI HUD AND PHA DEPARTMENT GOVERNMENT OF THE PUNJAB FOR THE AUDIT YEAR 2015-16

-SPECIAL AUDIT REPORT ON URBAN WATER SUPPLY AND DRAINAGE SCHEME DINGA, DISTRICT GUJRAT HUD AND PHE DEPARTMENT GOVERNMENT OF

THE PUNJAB FOR THE AUDIT YEAR 2015-16

-SPECIAL STUDY REPORT ON DEBT MANAGEMENT BY FINANCE DEPARTMENT, GOVERNMENT OF THE PUNJAB FOR THE YEAR 2015-16

-SPECIAL STUDY REPORTS ON MANAGEMENT OF MEDICINE WITH REFERENCE TO STORAGE AND ISSUANCE IN HOSPITALS FOR THE YEAR 2015-16

-SPECIAL STUDY ON PROCUREMENT OF THE WHEAT FOOD DEPARTMENT, GOVERNMENT OF THE PUNJAB FOR THE AUDIT YEAR 2015-16

-SPECIAL STUDY REPORT ON FUNCTIONING OF CHILD PROTECTION AND WELFARE BUREAU LAHORE, HOME DEPARTMENT, GOVERNMENT OF THE PUNJAB FOR THE AUDIT YEAR 2015-16

-SPECIAL STUDY REPORT ON SPECIAL DRAWING ACCOUNTS (SDA) GOVERNMENT OF THE PUNJAB FOR THE AUDIT YEAR 2015-16

-THE PUNJAB LOCAL GOVERNMENT BILL 2019 (BILL NO. 10 OF 2019)

-The Punjab Village Panchayats and Neighborhood Councils Bill 2019 (Bill No. 11 of 2019)

	PAGE
	NO.
Resolutions REGARDING-	
-Condemnation of blasphemy against the Holy Prophet, his wives and the Caliphs in the book titled "Islam-Beliefs and Practices" read in O-Level classes	373 403
-Condemnation of terrorism in Sri Lanka on the eve of Easter	587
-Demand for inviting religious scholars in Ramzan Transmissions on TV Channels during Holy Month of Ramzan	146
-Demand for withdrawal of increase in prices of fertilizers	
S	
SAJID MEHMOOD, CHAUDHARY	
point of order REGARDING-	302
-Passage of Local Government Bill in Standing Committee without voting	
SALMA SAADIA TAIMOOR, MS.	
questions REGARDING-	104
-BHUs and RHCs in Sangla Hill (<i>Question No. 1152*</i>)	117
-Details about Gynae Centre Salamat pura Lahore (<i>Question No. 1153*</i>)	
SALMAN RAFIQ, KHAWAJA	
point of order REGARDING-	517
-Demand for holding discussion in the House on "Polio in the province"	
SAMI ULLAH KHAN, MR.	
MOTION regarding-	
-Permission for amendment in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997	218
point of order REGARDING-	302
-Passage of Local Government Bill in Standing Committee without voting	
SAMIULLAH CHAUDHARY, MR. (Minister for Food)	
Answers to the questions REGARDING-	
-Action taken against sellers of meat of dead animals in hotels of Gujranwala (<i>Question No. 230</i>)	53
-Aims and objects of establishment of Punjab Food Authority (<i>Question No. 994*</i>)	19 46
-Control over unhygienic branded ice-creams in Lahore (<i>Question No. 1037*</i>)	56
-Employees posted on deputation basis in Food Department (<i>Question No. 387</i>)	16
-Expenditures incurred upon Sasti Roti Project (<i>Question No. 884*</i>)	52 57

	PAGE
NO.	
-Fixing lattice at meat shops (<i>Question No. 1358*</i>)	
-Fixing price of sugarcane in the province (<i>Question No. 394</i>)	43
-Names of sugar mills owners and payments to sugarcane growers in district Chiniot (<i>Question No. 381*</i>)	47
-Pasroor Sugar Mills (<i>Question No. 1227*</i>)	50
-Payable dues of Sugar Mills owner to be paid to farmers in Muzaffargarh (<i>Question No. 1335*</i>)	51
-Steps for control over sale of unhygienic edibles out of schools (<i>Question No. 1346*</i>)	55
-Steps taken for control over sale of substandard milk (<i>Question No. 340</i>)	47
-Supply of bags to farmers (<i>Question No. 1269*</i>)	48
-Wheat stored by Food Department in the province (<i>Question No. 1333*</i>)	27
-Wheat stored in godowns in the province (<i>Question No. 1253*</i>)	40
-Wheat stored in the province (<i>Question No. 1314*</i>)	
SCHOOL EDUCATION DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	
-Construction of building of Girls High School Sharqi Colony Vehari (<i>Question No. 422</i>)	212
-Construction of building of Khanpur Cadet College and funds issued for it (<i>Question No. 780*</i>)	171
-Details about boundary walls of schools in PP-84 Khushab (<i>Question No. 1233*</i>)	199
-Details about girls high schools in PP-81 Sargodha (<i>Question No. 1196*</i>)	198
-Details about Khanpur Cadet College Rahim Yar Khan (<i>Question No. 992*</i>)	182
-Details about schools in Bheera Sargodha (<i>Question No. 1172*</i>)	196
-Details about schools in Faisalabad (<i>Question No. 1325*</i>)	202
-Details about schools in Rajanpur (<i>Question No. 1154*</i>)	193
-Details about schools in Kasur (<i>Question No. 1125*</i>)	191
-Details about schools in PP-251 (<i>Question No. 401</i>)	210
-Details about single teacher transfer policy (<i>Question No. 1164*</i>)	194
-Details about unregistered schools in Shahpur (<i>Question No. 1195*</i>)	196
-Establishment and upgradation of schools in PP-221 Multan (<i>Question No. 1399*</i>)	205
-Funds granted to Government Iqbal High School Ghari Shahu Lahore and audit thereof (<i>Question No. 1094*</i>)	186
-Handing over big government schools to NGOs (<i>Question No. 931*</i>)	177
-Include Arabic as language in syllabus of primary schools (<i>Question No. 1163*</i>)	194
-Introduction of new tariff under pre primary schooling (<i>Question No. 278</i>)	209
-Non availability of water filtration plants in schools of PP-126 Jhang (<i>Question No. 192</i>)	208
-Number of class rooms and teachers in Government Boys Secondary School Jajja Abbasian Khanpur (<i>Question No. 1378</i>)	203
-Number of elementary schools in PP-84 Khushab (<i>Question No. 1234*</i>)	199
	169

	PAGE
	NO.
-Number of Girls Schools in the province and facilities provided therein (<i>Question No. 1034*</i>)	209
-Number of schools in PP-112 Faisalabad and vacant posts therein (<i>Question No. 297</i>)	211
-Power of Public Representatives about inspection of Government schools (<i>Question No. 410</i>)	204
-Ranking of Sialkot district in Programme Monitoring and Implement Unit (PMIU) (<i>Question No. 1329*</i>)	192
-Registered and unregistered schools in Vehari (<i>Question No. 1132*</i>)	159
-Schools in Lahore (<i>Question No. 833*</i>)	212
-Transfers of teachers in PP-48 Narowal (<i>Question No. 411</i>)	200
-Upgradation and start of classes in schools of Sahiwal (<i>Question No. 1316*</i>)	207
-Vacant posts of teachers in schools of Lahore (<i>Question No. 135</i>)	
SHAFI MUHAMMAD, MIAN	
questions REGARDING-	182
-Details about Khanpur Cadet College Rahim Yar Khan (<i>Question No. 992*</i>)	
-Number of class rooms and teachers in Government Boys Secondary School Jajja Abbasian Khanpur (<i>Question No. 1378</i>)	203
SHAHIDA AHMED, MS.	
questions REGARDING-	547
-Buildings of colleges in Khanewal (<i>Question No. 1239*</i>)	
-Increase in percentage of passing marks of students of Universities (<i>Question No. 1278*</i>)	550
-Number of staff in THQ Hospital Darya Khan Bhakkar (<i>Question No. 428</i>)	135
SHAMIM AFTAB, MS.	
questions REGARDING-	434
-Area of Forest Department in district Sargodha (<i>Question No. 1108*</i>)	
-Employees of Forest Department in district Sargodha and illegal sale of timber therein (<i>Question No. 1107*</i>)	430
-Installation of water filtration plant in PP-74 Sargodha (<i>Question No. 1452*</i>)	629
SHAWANA BASHIR, MS.	
question REGARDING-	605
-Details about cleanliness in Lahore (<i>Question No. 1123*</i>)	
SHAZIA ABID, MS.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Appointment of Vice Chancellor in violation of policy in Lahore College University	580
Call attention Notice REGARDING-	

	PAGE
	NO.
-Murder of six persons due to firing of two groups in tehsil Rojhan, district Rajanpur	573
questions REGARDING-	436
-Area of Forest Department in district Rajanpur (<i>Question No. 1157*</i>)	441
-Area of Forest Department in tehsil Jampur (<i>Question No. 1158*</i>)	193
-Details about schools in Rajanpur (<i>Question No. 1154*</i>)	75
-Facilities for medical treatment of drug addicted persons and psychiatry patients in Rajanpur (<i>Question No. 1098*</i>)	186
-Funds granted to Government Iqbal High School Ghari Shahu Lahore and audit thereof (<i>Question No. 1094*</i>)	542
-Government colleges in district Rajanpur (<i>Question No. 1218*</i>)	535
-Number of colleges in district Rajanpur (<i>Question No. 1217*</i>)	257
-Outfall of sewerage water in Awami Colony Jampur (<i>Question No. 1416*</i>)	264
-Repair of old sewerage system in tehsil Jampur (<i>Question No. 1578*</i>)	149
zero hour notice REGARDING-	
-Nonpayment of salaries to employees of Tehsil Committee Jampur	
SHOUKAT ALI LALEKA, MR. (<i>Minister for Zakat & Ushr</i>)	
point of order REGARDING-	
-Demand for distribution of zakat amongst the poor during the month of Ramzan	568
SOHAIB AHMAD MALIK, MR.	
question REGARDING-	196
-Details about schools in Bheera Sargodha (<i>Question No. 1172*</i>)	
SUMMONING-	
-Notification of summoning of 9 th session of 17 th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 22 nd April, 2019	1
SUMSAM ALI SHAH BUKHARI, SYED (<i>Minister for Information & Culture</i>)	
Answers to the questions REGARDING-	
-Appointment of Executive Director Al-Hamra Arts Council (<i>Question No. 1516*</i>)	424
-Booking and cancellation of dramas in Al-Hamra Cultural Complex and Al-Hamra Arts Council (<i>Question No. 1525*</i>)	460
-Financial aid to senior artists (<i>Question No. 988*</i>)	457
-Institutions of literature and culture (<i>Question No. 1515*</i>)	458
SUSPENSION of-	
-Membership of Mr. Muhammad Ashraf Rasool, MPA	319

	PAGE NO.
T	
TARIQ MASIH GILL, MR.	
MOTION regarding-	
-Suspension of rules for presentation of a resolution	402
point of order REGARDING-	
-Demand for bringing a resolution about attacks on Churches in Sri Lanka	148
QUORUM-	498
-INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTING HELD ON 30TH APRIL, 2019	403
Resolution REGARDING-	
-Condemnation of terrorism in Sri Lanka on the eve of Easter	
U	
USMAN MEHMOOD, SYED	
questions REGARDING-	
-Appointment of Executive Director Al-Hamra Arts Council (<i>Question No. 1516*</i>)	
-Appointment of lecturers of Saraiki language (<i>Question No. 932*</i>)	
-Handing over big government schools to NGOs (<i>Question No. 931*</i>)	423
-Institutions of literature and culture (<i>Question No. 1515*</i>)	
-Institutions of TEVTA in district Rahim Yar Khan and students therein (<i>Question No. 816*</i>)	562
-Number of colleges of TEVTA in district Rahim Yar Khan and machinery therein (<i>Question No. 736*</i>)	177
-Water supply schemes in district Rahim Yar Khan (<i>Question No. 1576*</i>)	457
	369
	368
	261
UZMA KARDAR, MS.	
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
-Non-availability of facilities in THQ Hospital Pattoki	
-Sale of unhygienic meat in Mustafa Abad Kasur	
questions REGARDING-	461

	PAGE
	NO.
-Budget of Wildlife Department from 2008 to 2018 (<i>Question No. 1025*</i>)	
-Cutting of trees in Lahore (<i>Question No. 972*</i>)	633
-Lifting of waste in Lahore (<i>Question No. 971*</i>)	
-Steps taken for cleaning by municipality of Lahore (<i>Question No. 981*</i>)	
-Steps taken for control of Dengue by Fisheries Department (<i>Question No. 1056*</i>)	415
	268
zero hour notice REGARDING-	599
-Increase in fee of Medical and Dental Colleges by Pakistan Medical and Dental Council	603
	420
	588
Y	
YASIR HUMAYUN, MR. (<i>Minister for Higher Education & Tourism</i>)	
Answers to the questions REGARDING-	562
-Appointment of lecturers of Saraiki language (<i>Question No. 932*</i>)	562
-Campuses of Punjab University in the province (<i>Question No. 1331*</i>)	565
-Establishment of more colleges in Faisalabad (<i>Question No. 1329*</i>)	
-Number of teachers in Women College Ghulam Muhammadabad, Faisalabad (<i>Question No. 1326*</i>)	564
-Play grounds in Girls Colleges of Rawalpindi (<i>Question No. 1385*</i>)	567
YASMIN RASHID, MS. (<i>Minister for Primary & Secondary Healthcare and Specialized Healthcare & Medical Education</i>)	
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
-Increase in Hepatitis in Punjab	280
-Failure of Health Department to implement the Master Plan of Mayo Hospital Lahore	385
-Non-availability of facilities in THQ Hospital Pattoki	461
Answers to the questions REGARDING-	113
-Action against sellers of spurious medicines (<i>Question No. 1174*</i>)	104
-BHUs and RHCs in Sangla Hill (<i>Question No. 1152*</i>)	94
-BHUs, RHCs and dispensaries in district Vehari (<i>Question No. 1141*</i>)	109
-Budget of DHQ Hospital Okara (<i>Question No. 1169*</i>)	127
-Details about BHU Qutab Shahana (<i>Question No. 1290*</i>)	117
-Details about Gynae Centre Salamat pura Lahore (<i>Question No. 1153*</i>)	
-Dispensaries running under Health Department in PP-84 Khushab (<i>Question No. 1231*</i>)	121

	PAGE
	NO.
-Electricity and other facilities in BHUs of PP-48 Narowal (<i>Question No. 908*</i>)	72
-Facilities for medical treatment of drug addicted persons and psychiatry patients in Rajanpur (<i>Question No. 1098*</i>)	75 128
-Facilities in BHUs and RHCs in Sahiwal (<i>Question No. 1291*</i>)	118
-Gynae ward in hospitals of Shahpur Sargodha (<i>Question No. 1191*</i>)	132
-Hospitals and dispensaries in PP-189 Okara (<i>Question No. 1367*</i>)	
-Non availability of facilities in RHC Sanawan Kot Addu Muzaffargarh (<i>Question No. 1337*</i>)	131 133
-Number of BHUs in district Sialkot and staff therein (<i>Question No. 1380*</i>)	
-Number of BHUs, RHCs and THQ hospital in PP-139 and staff therein (<i>Question No. 487</i>)	136 89
-Number of Doctors in DHQ Hospital Vehari (<i>Question No. 1140*</i>)	82
-Number of RHCs and BHUs in PP-176 Kasur (<i>Question No. 1124*</i>)	135
-Number of staff in THQ Hospital Darya Khan Bhakkar (<i>Question No. 428</i>)	120
-Number of staff in THQ Hospital Shahpur (<i>Question No. 1192*</i>)	129
-Officers working in Aids Control Programme (<i>Question No. 1321*</i>)	
-Provision of medicines to BHUs, RHCs and THQ Hospital in PP-79 Sargodha (<i>Question No. 1251*</i>)	126
-Provision of medicines to Diabetic patients in Government Hospitals (<i>Question No. 1245*</i>)	125
-Repair and construction of DHQ Hospital Mandi Bahaiddin (<i>Question No. 1244*</i>)	124 134
-Stoppage of vaccination in PCR Lab Shujabad (<i>Question No. 1403*</i>)	122
-Upgradation of THQ Hospital Noorpur Thal Khushab (<i>Question No. 1232*</i>)	
point of order REGARDING-	267
-Demand for constitution of committee of the House to stop the usage of narcotics in educational institutions	
Z	
ZAHEER UD DIN, CH. (<i>Minister for Public Prosecution</i>)	
MOTION regarding-	
-Permission for amendment in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997	228
point of order REGARDING-	
-Demand for running business of the House according to decision of Business Advisory Committee	60
ZAIB-UN-NISA, MS.	
Fateha khwani (CONDOLENCE)-	251
-On sad demise of Mrs Nighat Meer Ex MPA	
QUORUM-	

	PAGE
	NO.
-Indication of quorum of the House during sitting held on 3 rd May, 2019	633
zero hour notices REGARDING-	
-Difficulties in getting leave encashment by retired employees of Schools Education Department in district Khanewal	405
-Failure of Waste Management Company Faisalabad in cleanliness of the city	151
-Increase in fee of Medical and Dental Colleges by Pakistan Medical and Dental Council	588
-Nonpayment of salaries to employees of Municipal Committee Mustafa Abad Kasur	150
-Nonpayment of salaries to employees of Tehsil Committee Jampur	149
